**DDGC203CCT**

# مشاورت میں احتساب

## (Assessment in Counselling)

ڈپلوما اِن گائیڈینس اینڈ کاؤنسلنگ

(دوسرا سمسٹر)

Diploma in Guidance and Counselling
(Second Semester)

مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد-32، تلنگانہ-انڈیا

Copyright © 2025, Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad
*All right reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission in writing form the publisher (registrar@manuu.edu.in)*

ISBN : 978-81-68324-49-7
Course : Assessment in Counselling
First Edition : November 2026
Copies : 500
Price :

## Programme Coordinator (DDGC)

Prof. Shaikh Wasim, Professor (Education), CDOE, MANUU

## Editorial Board/Editors

Prof. Mushtaq Ahmed I. Patel (Chairperson)
Professor, CDOE, MANUU

Prof. M. Vanaja (Member)
Dean, School of Edu & Training, MANUU

Prof. Shaikh Shaheen Altaf (Member)
HOD, Dept. of Edu &Training, MANUU

Prof. Siddiqui Mohd Mahmood (Member)
Senior Professor, Dept. of Edu &Training, MANUU

Prof. Mohd. Mushahid (Member)
Professor, Dept. of Edu &Training, MANUU

Prof. Viqar Unnisa (Member)
Professor, Dept. of Edu &Training, MANUU

Prof. Sayyad Aman Ubed (Member)
Professor, CDOE, MANUU

Prof. V. S. Sumi (Member)
Professor, CDOE, MANUU

Prof. Sameena Basu (Member)
Professor, CDOE, MANUU

Prof. Shaikh Wasim (Member Convener)
Professor, CDOE, MANUU
(Content & Language Editor)

Mr. Mohd Gufran Barkati (Member)
Assistant Professor, CDOE, MANUU

## Production

Prof. Nikhath Jahan, Professor (Urdu), CDOE, MANUU

Dr. M.A. Quddus, Assistant Registrar, Purchase & Stores Section, MANUU

Dr. Mohd Akmal Khan, Assistant Professor (C), CDOE, MANUU

Mohd Abdul Naseer, Section Officer, CDOE, MANUU

Shaik Ismail, UDC, CDOE, MANUU

Faheemuddin, LDC, Purchase & Stores Section, MANUU

*On behalf of the Registrar, Published by:*

**Centre for Distance and Online Education**
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TG), India
*Director:*dir.dde@manuu.edu.in *Publication:*ddepublication@manuu.edu.in
Phone number: 040-23008314 Website: manuu.edu.in

CRC Prepared by: Dr. Sarmad Yyaseen Butt, Asst. Prof. (C), CDOE, MANUU
Title Page: Dr. Mohd Akmal Khan, Asst. Prof. (C), CDOE, MANUU

Printed at:

# فہرست


| | | | |
|---|---|---|---|
| پیغام | وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی | | 5 |
| پیغام | ڈائرکٹر، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم | | 6 |
| کورس کا تعارف | پروگرام کوآرڈینیٹر (ڈپلوما اِن گائیڈینس اینڈ کاؤنسلنگ) | | 7 |
| **اکائی نمبر** | **اکائی کا نام** | **مصنف** | **صفحہ نمبر** |
| **بلاک I: نفسیاتی احتساب / تشخیص کی بنیادیں (Foundations of Psychological Assessment)** | | | |
| 1- | نفسیاتی احتساب کا تعارف (Introduction to Psychological Assessment) | ڈاکٹر ذکی ممتاز<br>ایسوسیٹ پروفیسر<br>مانو سی ٹی ای، بھوپال<br>Dr. Jaki Mumtaj<br>Associate Professor<br>MANUU CTE, Bhopal | 9 |
| 2- | احتساب کے آلات کی اقسام اور درجہ بندی (Types and Classifications of Assessment Tools) | | 37 |
| 3- | آزمائش (ٹیسٹ) کا انعقاد اور اسکورنگ (Test Administration and Scoring) | | 75 |
| 4- | احتساب میں اخلاقی اور ثقافتی امور (Ethical and Cultural Considerations in Assessment) | | 112 |
| **بلاک II: احتساب / تشخیص کی تشریح اور اطلاق (Interpretation and Application of Assessment)** | | | |
| 5- | ٹسٹ کے نتائج کی تشریح (Interpreting Test Results) | ڈاکٹر محمد عادل<br>اسسٹنٹ پروفیسر<br>مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم، مانو<br>Dr. Mohd Adil<br>Assistant Professor<br>CDOE, MANUU | 134 |
| 6- | احتسابی / تشخیصی رپورٹوں کی تحریر اور پیشکش (Writing and Presenting Assessment Reports) | | 162 |
| 7- | تعلیمی اور کیریئر مشاورت میں احتساب / تشخیص (Assessment in Educational and Career Counselling) | | 186 |
| 8- | طبی اور خصوصی تناظرات میں احتساب / تشخیص (Assessment in Clinical and Special Contexts) | | 210 |
| | **نمونہ امتحانی پرچہ** | | |

# پیغام

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) 1998 میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے قائم کی گئی۔ یہ ایک مرکزی جامعہ ہے جس نے این اے اے سی کی جانب سے گریڈ +A حاصل کیا ہے۔ اس جامعہ کے قیام کے مقاصد ہیں: (1) اردو زبان کا فروغ، (2) پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کو اردو میڈیم میں قابل رسائی اور دستیاب بنانا، (3) روایتی اور فاصلاتی طریقۂ تعلیم کے ذریعے تعلیم فراہم کرنا، اور (4) خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینا۔ یہ وہ نکات ہیں جو اس مرکزی جامعہ کو دیگر تمام مرکزی جامعات سے ممتاز کرتے ہیں اور اسے ایک انفرادیت بخشتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری زبانوں اور علاقائی زبانوں میں تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

اردو کے ذریعے علم کے فروغ کا مقصد یہی ہے کہ اردو جاننے والے طبقے کے لیے عصری علوم اور مضامین تک رسائی آسان بنائی جائے۔ ایک طویل عرصے تک اردو میں درسی مواد کی کمی رہی ہے۔ اردو یونیورسٹی کے پاس اب اردو میں 350 سے زیادہ کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے اور ہر سمسٹر کے ساتھ اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اردو یونیورسٹی این ای پی 2020 کے وژن کے مطابق مادری/گھریلو زبان میں تعلیمی مواد فراہم کرنے کے قومی مشن کا حصہ بننے کو اپنے لیے ایک اعزاز سمجھتی ہے۔ مزید یہ کہ اردو بولنے والا طبقہ اردو میں مطالعہ کے مواد کی عدم دستیابی کے سبب نئے اُبھرتے شعبوں اور جدید تر معلومات کے موجودہ میدانوں میں تازہ ترین معلومات و اطلاعات کے حصول سے محروم نہیں رہے گا۔ مذکورہ بالا میدانوں میں مواد کی دستیابی کی بدولت حصولِ معلومات کا نیا شعور بیدار ہوا ہے جو یقیناً اردو داں طبقے کی دانشورانہ ترقی پر اثر انداز ہوگا۔

فاصلاتی اور آن لائن طلبہ کے لیے تعلیم و تدریس کے عمل کو سہل بنانے کے لیے یونیورسٹی کا سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) اردو اور متعلقہ مضامین میں خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری کو یقینی بناتا ہے۔

MANUU فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کے لیے SLM بلا معاوضہ فراہم کرتا ہے۔ یہ مواد اُردو کے ذریعے علم حاصل کرنے میں دلچسپی رکھنے والے ہر شخص کے لیے برائے نام قیمت پر دستیاب ہے۔ تعلیم تک رسائی کے دائرے کو مزید پھیلانے کے مقصد سے، اردو/ہندی/انگریزی/عربی میں eSLM یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر مفت ڈاؤن لوڈ کے لیے دستیاب رکھا گیا ہے۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ متعلقہ فیکلٹی کی محنت اور مصنفین کے مکمل تعاون کی بدولت FYUG بی۔اے، بی۔ایس سی اور بی۔کام کی کتابوں کی اشاعت کا عمل بڑے پیمانے پر شروع ہو گیا ہے۔ فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کی سہولت کے لیے خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری اور اشاعت کا عمل یونیورسٹی کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے خود تعلیمی مواد کے ذریعے اردو جاننے والے ایک بڑے طبقے کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوں گے اور اس یونیورسٹی کے مقصدِ قیام کو پورا کریں گے اور اپنے ملک میں اپنی موجودگی کو جائز ٹھہرا سکیں گے۔

نیک تمناؤں کے ساتھ!

**پروفیسر سید عین الحسن**
شیخ الجامعہ، مانو

# پیغام

موجودہ دور میں فاصلاتی تعلیم کو دنیا بھر میں ایک نہایت مؤثر اور مفید طریقۂ تعلیم کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور بڑی تعداد میں لوگ اس طریقۂ تعلیم سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے بھی اردو زبان بولنے والے عوام کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے قیام کے وقت سے ہی فاصلاتی تعلیم کا طریقہ متعارف کرایا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے 1998 میں ڈائریکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن (نظامتِ فاصلاتی تعلیم) کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور 2004 سے باقاعدہ پروگرام شروع ہوئے، اس کے بعد مختلف شعبہ جات قائم کیے گئے۔

یو جی سی نے ملک میں نظام تعلیم کو مؤثر طور پر منظم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ (ODL) موڈ کے تحت چلنے والے مختلف پروگرام، جو سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) میں چل رہے ہیں، یو جی سی-ڈی ای بی کے منظور شدہ ہیں۔ یو جی سی-ڈی ای بی نے فاصلاتی اور باقاعدہ تعلیم کے نصاب کو ہم آہنگ کرنے پر زور دیا ہے تاکہ فاصلاتی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے معیار کو بہتر بنایا جاسکے۔ چونکہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ایک دُہرے طرز (ڈوئل موڈ) کی یونیورسٹی ہے جو فاصلاتی اور روایتی دونوں طریقۂ تعلیم کی خدمات فراہم کرتی ہے، اس لیے اپنے مقاصد کو یو جی سی-ڈی ای بی کے رہنما خطوط کے مطابق حاصل کرنے کے لیے اس نے چوائس بیسڈ کریڈٹ سسٹم (CBCS) متعارف کرایا جس کا خود اکتسابی مواد (Self Learning Materials) یو جی سی کے قوانین اور کریڈٹ فریم کے مطابق نئے سرے سے تیار کیے جاچکا ہے۔

سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) کل انیس (19) پروگرام پیش کرتا ہے جن میں یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹ پروگرام شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تکنیکی مہارتوں پر مبنی پروگرام بھی شروع کیے جارہے ہیں۔ سی ڈی او ای نے جولائی 2025 سے این ای پی-2020 کے مطابق چار سالہ یو جی پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ بی اے، بی ایس سی اور بی کام کے آنرز پروگراموں کو این سی ایف کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے جس سے طلبہ کو آنرز ڈگری حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ سال 2025-2026 سے ایم بی اے پروگرام او ڈی ایل موڈ میں متعارف کرایا گیا ہے۔

مانو نے طلبہ کی سہولت کے لیے نو ریجنل سنٹرز (بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر) اور چھ سب ریجنل سنٹرز (حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امراوتی) کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ وجے واڑا میں ایک ایکسٹینشن سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ ان ریجنل اور سب ریجنل سنٹروں کے تحت ایک سو پچاس سے زیادہ لرنر سپورٹ سنٹر (LSCs) اور بیس پروگرام سنٹر بیک وقت چلائے جارہے ہیں تاکہ طلبہ کو تعلیمی اور انتظامی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا بھرپور استعمال کرتا ہے اور اپنے تمام پروگراموں میں صرف آن لائن موڈ کے ذریعے ہی داخلے فراہم کرتا ہے۔

طلبہ کے لیے سیلف لرننگ میٹیریل (SLM) کی سوفٹ کاپی سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن کی ویب سائٹ پر دستیاب کرائی جاتی ہیں اور آڈیو و ویڈیو ریکارڈنگ کے لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ کو ای۔ میل اور واٹس ایپ گروپ کی سہولت بھی فراہم کی جارہی ہے جن کے ذریعے انہیں پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس رجسٹریشن، اسائنمنٹ، کاؤنسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ باقاعدہ کاؤنسلنگ کے علاوہ گزشتہ دو برسوں سے طلبہ کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے زائد تدارکی (Remedial) آن لائن کاؤنسلنگ بھی فراہم کی جارہی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن تعلیمی اور معاشی طور پر پسماندہ آبادی کو عصری تعلیم کے دھارے میں شامل کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گا۔ تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے نئی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) کے مطابق مختلف پروگرامز میں تبدیلیاں کی گئی ہیں اور توقع ہے کہ اس سے اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ کے نظام کو مزید مؤثر اور کارآمد بنانے میں مدد ملے گی۔

**پروفیسر محمد رضا اللہ خان**

ڈائرکٹر، سی ڈی او ای، مانو

# کورس کا تعارف

مشاورت کے عمل میں مؤثر رہنمائی، مناسب مداخلت اور درست فیصلہ سازی کے لیے احتساب بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ احتساب کے ذریعے کسی فرد کی صلاحیتوں، دلچسپیوں، ضروریات، مسائل اور دیگر انفرادی خصوصیات کا منظم اور معروضی انداز میں جائزہ لیا جاتا ہے، جس کی بنیاد پر مناسب مشاورتی خدمات فراہم کی جاسکتی ہیں۔ اسی لیے جدید گائیڈینس اور کاؤنسلنگ میں احتساب کو ایک بنیادی پیشہ ورانہ مہارت کی حیثیت حاصل ہے۔ اسی اہمیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے **"مشاورت میں احتساب "** کو ڈپلومہ اِن گائیڈینس اینڈ کاؤنسلنگ کے ایک اہم کورس کے طور پر مرتب کیا گیا ہے۔ اس کورس کا مقصد طلبہ کو احتساب کے بنیادی تصورات، تشخیصی آلات، عملی طریقۂ کار، نتائج کی تشریح اور پیشہ ورانہ و اخلاقی تقاضوں سے روشناس کرانا ہے تاکہ وہ مختلف تعلیمی، پیشہ ورانہ، سماجی اور طبی تناظرات میں تشخیصی معلومات کو مؤثر، ذمہ دارانہ اور معروضی انداز میں استعمال کرنے کے قابل ہو سکیں۔

یہ کورس دو بلاکس پر مشتمل ہے جن میں مجموعی طور پر آٹھ اکائیاں شامل ہیں۔ کورس کی ترتیب اس انداز میں کی گئی ہے کہ طلبہ پہلے احتساب کے بنیادی نظریات، اصولوں اور تشخیصی عمل سے واقف ہوں، اس کے بعد تشخیصی نتائج کے تجزیے، رپورٹ نویسی اور مختلف عملی میدانوں میں ان کے مؤثر استعمال کی صلاحیت حاصل کریں۔ اس تدریجی ترتیب کے ذریعے نظریاتی علم اور عملی مہارت کے درمیان ایک مضبوط ربط قائم کیا گیا ہے، تاکہ سیکھنے والا احتساب کو مشاورت کے ایک لازمی اور مؤثر جزو کے طور پر سمجھ سکے۔

پہلا بلاک احتساب کی بنیادی بنیادوں پر مشتمل ہے۔ اس کی چار اکائیوں میں احتساب کے مفہوم، مقاصد، اہمیت، بنیادی اصولوں اور تشخیصی عمل سے متعلق بنیادی مباحث کو پیش کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ مختلف تشخیصی آلات، ان کے انتخاب اور استعمال، آزمائش کے انعقاد، اسکورنگ، دستاویز سازی، ریکارڈ کی نگہداشت اور احتساب کے اخلاقی، ثقافتی اور پیشہ ورانہ پہلوؤں پر بھی توجہ دی گئی ہے۔ اس بلاک کا بنیادی مقصد طلبہ میں احتساب کے سائنسی، معروضی اور ذمہ دارانہ استعمال کی مضبوط بنیاد قائم کرنا ہے۔

**دوسرا بلاک** احتساب کے عملی اطلاق پر مرکوز ہے۔ اس کی چار اکائیوں میں تشخیصی نتائج کی تشریح، پیشہ ورانہ رپورٹ نویسی، تعلیمی اور پیشہ ورانہ مشاورت میں احتساب کے استعمال، طبی اور خصوصی حالات میں تشخیصی عمل، مختلف شعبوں کے ماہرین کے ساتھ اشتراکِ عمل اور تشخیصی نتائج کی بنیاد پر مناسب مشاورتی منصوبہ بندی جیسے موضوعات شامل ہیں۔ اس بلاک کے ذریعے طلبہ یہ سیکھتے ہیں کہ تشخیصی معلومات کو مختلف عملی تناظرات میں مؤثر فیصلہ سازی، مناسب رہنمائی اور معیاری مشاورتی خدمات کی فراہمی کے لیے کس طرح استعمال کیا جائے۔

فاصلاتی نظامِ تعلیم کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس کورس کو خود تعلیمی انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔ ہر اکائی کو منطقی اور تدریجی ترتیب سے پیش کیا گیا ہے تاکہ طلبہ آسانی کے ساتھ اس کا مطالعہ کر سکیں۔ ہر اکائی میں تمہید، مقاصد، موضوع کی مرحلہ وار وضاحت، خلاصہ، اکتسابی نتائج، فرہنگ، خود جائزہ سرگرمیاں اور مزید مطالعے کے لیے منتخب مراجع شامل کیے گئے ہیں، جو طلبہ کو مؤثر انداز میں سیکھنے اور اپنے علم کا خود جائزہ لینے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

توقع ہے کہ اس کورس کے مطالعے کے بعد طلبہ احتساب کے بنیادی تصورات، تشخیصی آلات، نتائج کی تشریح، پیشہ ورانہ رپورٹ نویسی اور اخلاقی اصولوں سے بخوبی واقف ہو جائیں گے۔ وہ مختلف مشاورتی تناظرات میں تشخیصی معلومات کو ذمہ دارانہ، معروضی اور مؤثر انداز میں استعمال کرنے، مناسب مشاورتی فیصلے کرنے اور مؤکل کی ضروریات کے مطابق رہنمائی فراہم کرنے کی صلاحیت حاصل کریں گے۔ اس طرح **"مشاورت میں**

**احتساب** "کا یہ کورس طلبہ کو ایک باصلاحیت، پیشہ ور اور ذمہ دار مشیر کے طور پر اپنی عملی ذمہ داریاں انجام دینے کے لیے ضروری علمی بنیاد اور عملی مہارتیں فراہم کرتا ہے۔

**پروفیسر شیخ وسیم**

پروگرام کوآرڈینیٹر

# اکائی 1۔ نفسیاتی احتساب کا تعارف

(Introduction to Psychological Assessment)

اکائی کے اجزاء:


1.0 تمہید (Introduction)

1.1 مقاصد (Objectives)

1.2 احتساب کے معنی، نوعیت اور اہمیت (Meaning, Nature and Significance of Assessment)

1.3 ٹیسٹنگ / جانچ (Testing)، احتساب (Assessment) اور تعین قدر (Evaluation)

1.4 نفسیاتی احتساب کے اہداف (Goals of Psychological Assessment)

1.5 نفسیاتی احتساب کے استعمالات (Uses of Psychological Assessment)

1.6 اچھے ٹیسٹ کی خصوصیات اعتمادیت، معتبریت، معروضیت

Characteristics of a good test – reliability, validity, objectivity

1.7 اچھے ٹیسٹ کی دیگر خصوصیات (Other Characteristics of Good Test)

1.8 خلاصہ (Summary)

1.9 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

1.10 فرہنگ (Glossary)

1.11 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

1.12 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)


## 1.0 تمہید (Introduction)

نفسیاتی احتساب (Psychological Assessment) تعلیمی اور نفسیاتی نظام کا ایک بنیادی جزو ہے۔ یہ ایک منظم، سائنسی اور مسلسل عمل ہے جس کے ذریعے کسی فرد کی ذہنی صلاحیتوں، شخصیت، رویوں، جذباتی کیفیت اور کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ موجودہ دور میں تعلیم صرف معلومات دینے تک محدود نہیں رہی بلکہ طلبہ کی مکمل نشوونما (Holistic Development) پر زور دیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے احتساب نہایت ضروری ہے کیونکہ یہ اساتذہ، ماہرینِ نفسیات اور کونسلرز کو یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ طالب علم کہاں کھڑا ہے، اس کی طاقتیں کیا ہیں اور اسے کن مشکلات کا سامنا ہے۔ اس اکائی میں احتساب کے بنیادی تصورات، اس کی نوعیت، اہمیت، متعلقہ

اصطلاحات کے فرق، مقاصد، ایک اچھے ٹیسٹ کی خصوصیات اور کونسلنگ میں اس کے کردار کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

## 1.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہوں گے کہ:

- احتساب کے معنی، نوعیت اور اہمیت کو تفصیل سے بیان کر سکیں گے۔
- جانچ (ٹیسٹنگ)، احتساب اور تعین قدر میں واضح فرق کر سکیں گے۔
- نفسیاتی احتساب کے مقاصد اور عملی استعمالات کو سمجھ سکیں گے۔
- ایک اچھے ٹیسٹ کی بنیادی خصوصیات (Reliability, Validity, Objectivity) کو تفصیل سے بیان کر سکیں گے۔
- کونسلنگ کے عمل میں احتساب کے کردار کو سمجھ سکیں گے۔

## 1.2 احتساب کے معنی، نوعیت اور اہمیت (Meaning, Nature and Significance of Assessment)

احتساب ایک منظم اور بامقصد عمل ہے. یہ نہ صرف سیکھنے کی سطح کو جانچنے میں مدد دیتا ہے بلکہ بہتری کے مواقع بھی فراہم کرتا ہے۔ احتساب کی نوعیت مسلسل اور جامع ہوتی ہے جو مختلف پہلوؤں کو شامل کرتی ہے۔ تعلیمی اور نفسیاتی میدان میں اس کی اہمیت اس لیے زیادہ ہے کیونکہ یہ مؤثر فیصلہ سازی اور رہنمائی میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ درجِ ذیل میں احتساب کے معنی، نوعیت اور اہمیت کے بارے میں بیان کیا گیا ہے:

### 1.2.1 احتساب کے معنیٰ (Meaning of Assessment):

احتساب کے معنی جانچ پڑتال ہیں۔ احتساب (Assessment) ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے طلبا کا یا کسی فرد کی ذہنی، جسمانی، معاشرتی، صلاحیتوں، رویّے اور تعلیمی نشوونما کی ترقی کا پتہ چلتا ہے۔ اور ان کے بارے میں معلومات کو منظم انداز میں جمع کر کے ان کی تشریح کی جاتی ہے۔ یہ ہمیں کسی شخص کو سائنسی اور منظم طریقے سے سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔ احتساب صرف ٹیسٹ تک محدود نہیں ہوتا ہے بلکہ اس میں مشاہدہ، انٹرویو اور کیس اسٹڈی جیسے مختلف طریقے شامل ہوتے ہیں تاکہ فرد کی مکمل تصویر سامنے آسکے۔ آسان الفاظ میں، احتساب ہمیں یہ جاننے میں مدد دیتا ہے کہ "ایک فرد کیا جانتا ہے، کیسے سوچتا ہے اور کیسے برتاؤ کرتا ہے۔"

احتسابی طریقے (Assessment Practices) انیسویں صدی کے آغاز سے ہی پیشہ ورانہ کونسلنگ کا ایک اہم حصہ رہے ہیں، فرینک پارسنز کے زمانے سے لے کر آج تک۔ گزشتہ صدی کی پہلی دہائی میں Frank Parsons ، جنہیں "رہنمائی کا بانی" (Father of Guidance) کہا جاتا ہے، نے Boston Vocational Bureau قائم کیا تاکہ نوجوانوں کو پیشہ کے انتخاب میں مدد فراہم کی جاسکے اور اساتذہ کو پیشہ ورانہ کونسلرز کے طور پر تربیت دی جاسکے۔

پارسنز کے کام سے ہی رہنمائی (Guidance) کی تحریک نے جنم لیا جو بعد میں کونسلنگ کی بنیاد بنی۔ اپنی کتاب Choosing a Vocation (1909) میں انہوں نے پیشہ کے درست انتخاب کے لیے تین اہم عوامل بیان کیے:

(i) کام کے بارے میں علم،

(ii) اپنی ذات کے بارے میں علم، اور

(iii) ان دونوں کے درمیان "درست استدلال (True Reasoning) "کی بنیاد پر مطابقت پیدا کرنا۔

اس طرح انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ کلائنٹس کو خود کو سمجھنے میں مدد دینے کے لیے احتساب بہت ضروری ہے۔ ان کے خیالات کی بنیاد پر بعد میں ایسے طریقے تیار کیے گئے جن کے ذریعے طلبہ کی صلاحیتوں، رجحانات، دلچسپیوں، امنگوں، وسائل اور حدود کا جائزہ لیا جا سکے۔

### 1.2.1.1 احتساب کی تعریف (Definitions of Assessment):

احتساب ایک منظم عمل ہے جس کے ذریعے کسی فرد کی خصوصیات اور کارکردگی کو سمجھنے کے لیے معلومات جمع اور ان کی تشریح کی جاتی ہے۔

آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق احتساب تخمینہ سازی یا کسی چیز یا عمل کا قیمت طے کرنا ہوتا ہے۔

احتساب (Assessment) ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے کونسلرز مطلوبہ معلومات جمع کرتے ہیں تاکہ وہ کلائنٹ اور اس کے مسائل بارے میں جامع (ہمہ جہتی) سمجھ حاصل کر سکیں۔ اس اصطلاح کی تعریف اس طرح کی جا سکتی ہے": یہ ایک ایسا عمل ہے جو مختلف ذرائع سے حاصل کردہ معلومات (مثلاً مختلف ٹیسٹوں سے حاصل شدہ معلومات، فرد کی سماجی، تعلیمی، پیشہ ورانہ، صحت سے متعلق یا نفسیاتی تاریخ) کو یکجا کرتا ہے تاکہ افراد، اشیاء یا پروگرامز کی خصوصیات کے بارے میں نتائج اخذ کیے جا سکیں۔

اس تعریف سے واضح ہوتا ہے کہ احتساب میں کلائنٹ کے بارے میں مختلف ذرائع سے معلومات اکٹھی کی جاتی ہیں، جن میں براہِ راست ذرائع (خود کلائنٹ) اور بالواسطہ ذرائع (جیسے خاندان، دوست، ساتھی کارکن وغیرہ) شامل ہوتے ہیں۔ یہ معلومات مختلف رسمی اور غیر رسمی طریقوں کے ذریعے حاصل کی جاتی ہیں جیسے معیاری ٹیسٹ، ریٹنگ اسکیلز، مشاہدہ (Observation) اور انٹرویو وغیرہ۔

احتساب ایک مسلسل عمل ہے جس کے ذریعے مشیر (Counsellor) کسی فرد کے بارے میں جامع معلومات حاصل کرتا ہے۔ یہ معلومات مختلف ذرائع جیسے انٹرویوز، ٹیسٹس، مشاہدہ، سوالنامے اور ریکارڈز کے ذریعے حاصل کی جاتی ہیں۔ تشخیص کی مدد سے مشیر مسئلے کی نوعیت کو سمجھتا ہے اور مناسب حکمت عملی اختیار کرتا ہے۔

### 1.2.2 احتساب کے مقاصد (Objectives of Assessment)

مشاورت میں احتساب کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

- مسئلے کی شناخت (Problem Identification) کرنا۔
- فرد کی شخصیت اور رویّے کو سمجھنا
- تعلیمی، پیشہ ورانہ یا ذاتی رہنمائی فراہم کرنا

- مناسب علاج یا مداخلت کی منصوبہ بندی کرنا
- پیش رفت (Progress) کا جائزہ لینا

### 1.2.3 جانچ کی نوعیت (Nature of Assessment):

جانچ کی نوعیت کو درج ذیل نکات کے ذریعے سے تفصیل میں سمجھا جاسکتا ہے:

- **منظم (Systematic):** یہ ایک منصوبہ بند اور ترتیب وار عمل ہوتا ہے، جس میں ہر مرحلہ پہلے سے منصوبہ بندی کے تحت انجام دیا جاتا ہے۔ اس میں معلومات کو بے ترتیب انداز میں نہیں بلکہ ایک خاص طریقہ کار کے مطابق جمع اور تجزیہ کیا جاتا ہے تاکہ نتائج زیادہ درست اور قابلِ اعتماد ہوں۔
- **مسلسل (Continuous):** یہ ایک مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے۔ یہ صرف ایک وقت یا ایک امتحان تک محدود نہیں ہوتا بلکہ وقتاً فوقتاً فرد کی کارکردگی اور ترقی کا جائزہ لیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کی بہتری کے لیے مواقع کو پہچانا جاسکے۔
- **جامع (Comprehensive):** احتساب میں فرد کے مختلف پہلوؤں (ذہنی، جذباتی، سماجی) کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جاحتساب صرف ایک پہلو تک محدود نہیں ہوتی بلکہ یہ فرد کی ذہنی، جذباتی، سماجی اور تعلیمی خصوصیات کا مکمل جائزہ لیتی ہے۔ اس طرح فرد کی ہمہ جہتی شخصیت کو بہتر طریقے سے سمجھا جاسکتا ہے۔
- **معروضی اور سائنسی (Objective and Scientific):** احتساب حقائق اور سائنسی اصولوں پر مبنی ہوتا ہے۔ اس میں جانچ سائنسی اصولوں اور معروضی حقائق پر مبنی ہوتی ہے۔ اس میں ذاتی رائے یا تعصب کی گنجائش کم ہوتی ہے، اور نتائج کو معتبر بنانے کے لیے معیاری طریقے اور آلات (Tools) استعمال کیے جاتے ہیں۔
- **معیاری اور مقداری (Qualitative and Quantitative):** احتساب میں معیاری اور مقداری دونوں طرح کی معلومات شامل ہوتی ہیں۔ جاحتساب کے دوران دونوں قسم کی معلومات حاصل کی جاتی ہے۔ مقداری (Quantitative) معلومات اعداد و شمار کی شکل میں ہوتی ہیں، جبکہ معیاری (Qualitative) معلومات وضاحتی اور تشریحی نوعیت کی ہوتی ہیں، جیسے مشاہدات اور تاثرات۔ دونوں مل کر مکمل تصویر پیش کرتے ہیں۔
- **مقصد پر مبنی (Goal-Oriented):** احتساب کا ایک واضح مقصد ہوتا ہے جس کے مطابق جانچ کی جاتی ہے، جیسے احتساب کا مقصد سیکھنے کی سطح کو جانچنا یا کسی مسئلے کی نشاندہی کرنا بھی ہو سکتا ہے۔ اسی مقصد کے مطابق طریقے اور آلات منتخب کیے جاتے ہیں تاکہ درست نتائج حاصل کیے جاسکیں۔
- **تحرک (Dynamic):** احتساب ایک متحرک عمل ہے جو وقت، حالات اور ضروریات کے مطابق تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ مختلف افراد اور حالات کے لیے مختلف طریقے اپنائے جاتے ہیں، جس سے اس عمل کو زیادہ مؤثر اور لچکدار بنایا جاسکیں۔ احتساب حالات اور ضروریات کے مطابق تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

### 1.2.4 احتساب کی اہمیت (Significance of Assessment):

احتساب کی اہمیت کو درج ذیل کی بنیاد پر آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے:

- **انفرادی فرق کو سمجھنا** (Understanding Individual Differences): احتساب کی بنیاد پر افراد کے درمیان فرق کو بہتر طریقے سے سمجھا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ یہ افراد کے درمیان موجود فرق کو واضح کرتی ہے، جیسے ذہانت، صلاحیت، دلچسپی اور شخصیت کے مختلف پہلو۔ اس سے اساتذہ اور ماہرین کو یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ ہر فرد منفرد ہے اور اس کے مطابق رہنمائی کی جانی چاہیے۔
- **فیصلہ سازی میں مدد** (Decision Making): احتساب کا عمل تعلیم، مشاورت اور کیریئر سے متعلق فیصلوں میں بہت ہی معاون ہوتا ہے۔ یہ فرد کو چاہے وہ تعلیمی میدان میں ہو یا کیریئر کے انتخاب میں یا مشاورت کے عمل میں، ان سبھی میں درست اور مؤثر فیصلے کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ احتساب کے ذریعے سے کسی فرد کے متعلق حاصل شدہ معلومات کی بنیاد پر بہتر اور منطقی فیصلے کیے جاسکتے ہیں۔
- **خوبیوں اور کمزوریوں کی نشاندہی** (Identifying Strengths and Weaknesses): احتساب کا عمل سے فرد کی صلاحیتوں اور کمزوریوں کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔ فرد کو احتساب کے ذریعے اپنی مضبوط اور کمزور پہلوؤں کی معلومات کے بعد اسے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ کن شعبوں میں بہتری کی ضرورت ہے اور کن صلاحیتوں کو مزید فروغ دیا جاسکتا ہے۔
- **منصوبہ بندی میں مدد** (Planning Interventions): احتساب کی مدد سے مناسب تعلیمی یا نفسیاتی منصوبہ بندی کی جاسکتی ہے۔ اس کی بنیاد پر اساتذہ اور کونسلرز ایسے اقدامات ترتیب دیتے ہیں جو فرد کی ضروریات کے مطابق ہوں اور اس کی بہتری میں مدد دیں۔ اس طرح احتساب مناسب رہنمائی اور علاج کی منصوبہ بندی میں مدد فراہم کرتا ہے۔
- **تعلیم و تدریس میں بہتری** (Improving Teaching and Learning): یہ اساتذہ کو بہتر تدریسی حکمتِ عملی بنانے میں مدد دیتی ہے۔
- **ترقی کا جائزہ** (Monitoring Progress): احتساب وقت کے ساتھ-ساتھ طلبہ کی ترقی کو جانچنے میں مدد کرتی ہے۔ احتساب اساتذہ کو یہ سمجھنے میں مدد کرتا کے کہ طلبہ کس حد تک سیکھ رہے ہیں۔ اس کی بنیاد پر تدریسی طریقوں میں تبدیلی لاکر سیکھنے کے عمل کو مزید مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔
- **مشاورتی عمل کو مؤثر بنانا**(Enhancing Counselling Process): احتساب ایک ایسا عمل ہے جو کاؤنسلنگ (Counselling) کو زیادہ مؤثر اور بامقصد بناتا ہے۔ ۔ یہ کونسلر کو معقول اور مکمل معلومات فراہم کرتا ہے جس کی بنیاد پر وہ بہتر رہنمائی اور سائل کے بہتر حل پیش کیے جاسکتے ہے، اور فرد کے مسائل کو زیادہ مؤثر طریقے سے سمجھا جاسکتا ہے۔

احتساب ایک اہم اور مؤثر ذریعہ ہے جو افراد کو سائنسی انداز میں سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ تعلیم، نفسیات اور مشاورت کے میدان میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور بہتر فیصلوں اور نتائج کے حصول میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ یہ ایک نہایت اہم عمل ہے جو

نہ صرف فرد کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد فراہم کرتا ہے بلکہ تعلیم، رہنمائی اور فیصلہ سازی کے عمل کو بھی مؤثر بناتا ہے۔

### 1.2.5 احتساب کے عمل کے مراحل (Steps in the Assessment Process):

مشاورت کے دوران احتساب ایک منظم طریقے سے کی جاتی ہے، جس میں درج ذیل مراحل شامل ہوتے ہیں:

1. معلومات کا حصول (Data Collection) : اس مرحلے میں فرد کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل کی جاتی ہیں، جیسے خاندانی پس منظر، تعلیمی کارکردگی، اور ذاتی مسائل۔
2. مسئلے کی وضاحت (Problem Definition) : حاصل شدہ معلومات کی بنیاد پر مسئلے کی نوعیت کو واضح کیا جاتا ہے۔
3. تجزیہ (Analysis) : معلومات کا گہرائی سے تجزیہ کر کے مسئلے کی جڑ تک پہنچنے کی کوشش کی جاتی ہے۔
4. تشریح (Interpretation) : ٹیسٹ کے نتائج اور دیگر معلومات کو سمجھ کر ان کی وضاحت کی جاتی ہے۔
5. فیصلہ سازی (Decision Making): آخر میں مناسب مشاورتی حکمت عملی تیار کی جاتی ہے۔

**احتساب کے طریقے (Methods of Assessment) :** مشاورت میں مختلف طریقے استعمال کیے جاتے ہیں:

1. انٹرویو (Interview): یہ سب سے عام طریقہ ہے جس میں مشیر براہ راست فرد سے بات کر کے معلومات حاصل کرتا ہے۔
2. مشاہدہ (Observation): فرد کے رویّے کو براہ راست دیکھ کر اس کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔
3. نفسیاتی ٹیسٹ (Psychological Tests) : ان میں ذہانت (Intelligence) ، شخصیت (Personality) اور دلچسپیوں (Interests) کے ٹیسٹ شامل ہوتے ہیں۔
4. سوالنامہ (Questionnaire) : یہ ایک تحریری طریقہ ہے جس کے ذریعے معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔
5. کیس ہسٹری (Case History) : فرد کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کا ریکارڈ جمع کیا جاتا ہے۔

### 1.2.6 احتساب کے فوائد (Advantages of Assessment)

- درست اور مؤثر رہنمائی فراہم کرتا ہے۔
- فرد کے مسائل کو بہتر انداز میں سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔
- فیصلے کرنے میں آسانی پیدا کرتا ہے۔
- مشاورت کے نتائج کو بہتر بناتا ہے۔

### 1.2.7 احتساب کی حدود (Limitations of Assessment)

- بعض اوقات نتائج مکمل طور پر درست نہیں ہوتے۔
- ٹیسٹس میں تعصب (Bias) ہو سکتا ہے۔
- وقت اور وسائل کی کمی مسائل پیدا کر سکتی ہے۔

- فرد کی ذاتی معلومات کی رازداری (Confidentiality) کا مسئلہ ہو سکتا ہے۔

### 1.2.8 احتساب میں اخلاقی پہلو(Ethical Considerations in Assessment):

احتساب کرتے وقت چند اخلاقی اصولوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

- رازداری کو برقرار رکھنا
- درست اور غیر جانبدار نتائج فراہم کرنا
- فرد کی اجازت (Consent) حاصل کرنا
- ٹیسٹ کے نتائج کا غلط استعمال نہ کرنا

مشاورت کے عمل میں احتساب ایک کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ یہ نہ صرف مسئلے کی صحیح پہچان میں مدد دیتی ہے بلکہ مؤثر حل تلاش کرنے میں بھی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ ایک ماہر مشیر کے لیے ضروری ہے کہ وہ مختلف تشخیصی طریقوں کا درست استعمال کرے اور اخلاقی اصولوں کی پابندی کرے۔ اس طرح مشاورت کا عمل زیادہ مؤثر، منظم اور کامیاب ہو سکتا ہے۔

| **اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)** |
|---|
| 1. احتساب کے کوئی دو فائدہ بتائے؟ |
| 2. احتساب کی کوئی دو اہمیت لکھیں؟ |

## 1.3 ٹیسٹنگ / جانچ، احتساب اور تعین قدر(Evaluation, Assessment and Testing)

یہ تینوں اصطلاحات تعلیمی اور نفسیاتی میدان میں کثرت سے استعمال ہوتی ہیں، لیکن ان کے معنی اور مقاصد ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ جانچ ایک محدود عمل ہے جبکہ احتساب ایک وسیع اور جامع عمل کو ظاہر کرتا ہے، اور تعینِ قدر فیصلہ سازی سے متعلق ہوتا ہے۔ ان تینوں کے درمیان فرق کو سمجھنا مؤثر تدریس اور درست رہنمائی کے لیے نہایت ضروری ہے۔ درجِ ذیل میں ان کے درمیان فرق کو بتایا گیا ہے:

### 1.3.1 ٹیسٹنگ / جانچ (Testing)

ٹیسٹنگ ایک ایسا عمل ہے جس میں طالب علم سے مخصوص سوالات یا کام کروائے جاتے ہیں تاکہ اس کی معلومات یا مہارت کو جانچا جاسکے۔ یہ عام طور پر ایک ٹیسٹ یا امتحان کی صورت میں ہوتا ہے۔ جیسے استاد کلاس میں ریاضی کا ٹیسٹ لیتا ہے تاکہ یہ دیکھ سکیں کہ بچوں کو جمع اور تفریق آتی ہے یا نہیں۔

**ٹیسٹ(Test):** ٹیسٹ ایک ایسا آلہ(Instrument) ہے جو کسی مخصوص وقت پر رویے کے ایک نمونے (Sample of Behaviour) کی پیمائش کرتا ہے۔ عام طور پر ٹیسٹنگ کا عمل ایک یا ایک سے زیادہ ٹیسٹ دینے تک محدود ہوتا ہے۔ ٹیسٹنگ میں معلومات صرف براہِ راست ذریعے یعنی کلائنٹ سے اس کی کارکردگی کی بنیاد پر حاصل کی جاتی ہیں۔ Anne Anastasi اور Susana Urbina

(1997)کے مطابق، ٹیسٹ معیاری (Standardized) آلات ہوتے ہیں۔ ٹیسٹ کا ماحول عموماً مصنوعی اور کنٹرول شدہ ہوتا ہے، اس لیے یہ حقیقی زندگی کی کارکردگی سے کم مشابہت رکھتا ہے۔ ٹیسٹ عموماً مقداری (Quantitative) پیمائش فراہم کرتے ہیں۔

- یہ ایک مخصوص وقت پر ہوتا ہے۔
- عام طور پر تحریری یا زبانی امتحان ہوتا ہے۔
- صرف معلومات یا مہارت کی جانچ کی جاتی ہے۔

### 1.3.2 احتساب (Assessment)

احتساب ایک ایسا عمل ہے جس میں استاد طالب علم کی کارکردگی کو مختلف طریقوں (جیسے سوال جواب، ہوم ورک، پراجیکٹ) سے دیکھتا اور سمجھتا ہے۔ اس کا مقصد یہ جاننا ہوتا ہے کہ طالب علم ابھی کتنا سیکھ پایا ہے اور اسے مزید کیا سیکھنے کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر استاد روزانہ کلاس میں سوالات پوچھ کر اور کاپی چیک کر کے یہ اندازہ لگاتا ہے کہ کون سا طالب علم سبق سمجھ رہا ہے اور کون نہیں۔

- مختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے۔
- سیکھنے کو بہتر بنانے میں مدد دیتا ہے۔

احتساب (Assessment) ایک وسیع اور ہمہ جہتی جائزہ ہے جو رویے کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ احتساب میں معلومات مختلف ذرائع سے حاصل کی جاتی ہیں، جن میں براہِ راست ذرائع (جیسے کلائنٹ) اور بالواسطہ ذرائع (جیسے والدین، اساتذہ، دوست وغیرہ) شامل ہوتے ہیں۔ معلومات جمع کرنے کے لیے متعدد طریقے استعمال کیے جاتے ہیں جیسے مشاہدہ(Observation)، انٹرویو(Interview)، رٹینگ اسکیلز(Rating Scales) ، کیس ہسٹری (Case History) اور ٹیسٹنگ وغیرہ۔ معلومات جمع کرنے کے لیے رسمی(معیاری) اور غیر رسمی (غیر معیاری) دونوں طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔ احتساب عموماً فطری (قدرتی) حالات میں کیا جاتا ہے۔ جمع کی گئی معلومات مقداری (Quantitative) اور معیاری / کیفی (Qualitative) دونوں نوعیت کی ہو سکتی ہیں۔

### 1.3.3 تعین قدر(Evaluation):

تعین قدر ایک مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے، جس میں طالب علم کی مجموعی کارکردگی کو دیکھ کر اس کے بارے میں نتیجہ نکالا جاتا ہے، جیسے پاس یا فیل، گریڈ دینا وغیرہ مثال کے طور پر سال کے آخر میں امتحان کے بعد طالب علم کو A ، B یا C گریڈ دینا۔

- یہ آخری فیصلہ ہوتا ہے۔
- نتائج اور کارکردگی پر مبنی ہوتا ہے۔
- گریڈ یا درجہ بندی دی جاتی ہے۔

### 1.3.4 ٹیسٹ ، احتساب اور تعین قدر کے درمیان فرق:

(Difference among Testing, Assessment and Evaluation)

| پہلو | ٹیسٹنگ | احتساب | تعین قدر |
|---|---|---|---|
| قصد | علم کو جانچنا | سیکھنے کا جائزہ لینا | حتمی فیصلہ کرنا |
| وقت | مخصوص وقت پر | مسلسل عمل | آخر میں |
| طریقہ | ٹیسٹ یا امتحان | سوال، ہوم ورک، مشاہدہ | نتائج کی بنیاد پر فیصلہ |
| نوعیت | محدود | وسیع اور مسلسل | فیصلہ کن |
| مثال | کلاس ٹیسٹ | روزانہ سوال جواب | سالانہ گریڈ دینا |

**اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)**

1. جانچ اور تعین قدر میں کوئی ایک فرق بتائے۔؟
2. احتساب اور تعین قدر میں نوعیت کی بنیاد پر کیا فرق ہے؟

## 1.4 نفسیاتی احتساب کے اہداف (Goals of Psychological Assessment)

نفسیاتی احتساب کے اہداف نہایت وسیع اور اہم ہوتے ہیں، جن کا بنیادی ہدف فرد کو ہر پہلو سے سمجھنا اور اس کی بہتر رہنمائی کرنا ہے۔ نفسیاتی احتساب کا بنیادی مقصد کسی فرد کی ذہنی، جذباتی اور رویّاتی کیفیت کو گہرائی سے سمجھنا ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے فرد کی ذہانت (intelligence)، دلچسپیوں(interests)، رجحانات(aptitudes)، شخصیت(personality)اور ممکنہ مسائل کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ یہ عمل اس لیے اہم ہے تاکہ معلم، کونسلر یا ماہر نفسیات مکمل اور معقول رہنمائی فراہم کر سکے۔ نفسیاتی احتساب کا مقاصد فرد کی مکمل سمجھ بوجھ حاصل کرنا ہے۔ یہ فرد کی ذہنی اور جذباتی حالت کو واضح کرتا ہے اور اس کی صلاحیتوں اور کمزوریوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس کے ذریعے مسائل کی درست تشخیص ممکن ہوتی ہے، جس سے مؤثر حل نکالا جا سکتا ہے۔ پیش گوئی کے ذریعے مستقبل کی کارکردگی کا اندازہ لگایا جاتا ہے، جبکہ رہنمائی کے ذریعے بہتر تعلیمی اور پیشہ ورانہ فیصلے کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ فرد میں خود آگاہی پیدا کرتا ہے، جو اس کی ذاتی ترقی کے لیے نہایت ضروری ہے۔ نفسیاتی احتساب کے مختلف مقاصد ہے، جو درجہ ذیل ہیں۔

- **تشخیص (Diagnosis)** : نفسیاتی احتساب کا ایک اہم مقصد تشخیص (Diagnosis) ہے، جس میں یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ فرد کو کوئی سیکھنے کی مشکل، ذہنی دباؤ یا جذباتی مسئلہ تو نہیں۔ گر ایک طالب علم بار بار کم نمبر حاصل کر رہا ہو تو نفسیاتی احتساب کے ذریعے یہ پتہ لگا سکتے ہے کہ وہ learning disability کا شکار ہے یا صرف توجہ کی کمی (lack of attention) کا مسئلہ ہے۔

- **پیش گوئی (Prediction)** :نفسیاتی احتساب کا مقصد مستقبل میں فرد کی کارکردگی کا اندازہ لگانا بھ ہے۔مثال کے طور پر رجحانات (aptitudes) کے ٹیسٹ کے ذریعے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کون سا طالب علم انجینئرنگ یا آرٹس یا میڈکل میں کس بہتر کارکردگی دکھا سکتا ہے۔
- **رہنمائی اور منصوبہ بندی (Guidance and Planning) :** نفسیاتی احتساب کا مقصد رہنمائی اور منصوبہ بندی (Guidance and Planning) بھی ہے، جس کے ذریعے طالب علم کے لیے مناسب تعلیمی یا پیشہ ورانہ راستہ منتخب کیا جاتا ہے، جیسے ایک کونسلر نفسیاتی احتساب کے نتائج کی بنیاد پر طالب علم کو صحیح مضمون یا کیریئر منتخب کرنے میں مدد دیتا ہے۔
- **خود فہمی (Self-understanding)** :نفسیاتی احتساب کا مقصد خود فہمی (Self-understanding) کو فروغ دینا بھی ہے، تاکہ فرد اپنی طاقتوں اور کمزوریوں کو پہچان سکے اور خود کو بہتر بنا سکے۔
- **درجہ بندی (Classification)** :نفسیاتی احتساب کا ایک اہم مقصد درجہ بندی (Classification) ہے، جس کے ذریعے افراد کو ان کی صلاحیتوں، کارکردگی یا مسائل کی بنیاد پر مختلف گروپس میں تقسیم کیا جاتا ہے، جیسے اسکول میں طلبہ کو ان کی کارکردگی کی بنیاد پر مختلف سیکشنز (A, B, C) میں تقسیم کرنا۔ کسی طالب علم کو اس کی ذہنی سطح کے مطابق advanced یا remedialکلاس میں رکھنا۔
- **انتخاب (Selection)** : نفسیاتی احتساب کا ایک اور مقصد انتخاب (Selection) کرنا ہے، جس میں کسی خاص کام یا پروگرام کے لیے موزوں افراد کا انتخاب کیا جاتا ہے، جیسے کسی نوکری کے لیے امیدواروں کا انتخاب psychological tests کے ذریعے کیا جاتا ہے تاکہ بہترین امیدوار منتخب ہو سکے۔
- **نوکری کے لیے تقرّسی (Placement)** :احتساب کا مقصد کسی فرد کو اس کی صلاحیت، اہلیت کے مطابق کسی خاص جگہ، سطح یا کام پر تقرّسی کرنا ہے۔اس میں فرد کو اس کی صلاحیتوں کے مطابق مناسب جگہ یا سطح پر رکھا جاتا ہے۔
- **ترقی کی نگرانی (Progress)** :نفسیاتی احتساب کا مقصد وقت کے ساتھ طلبہ کی ترقی اور اس کی بہتری یا تبدیلی کو جانچنے کی کوشش کی جاتی ہے، جیسے ایک کونسلر وقتاً فوقتاً ٹیسٹ لے کر دیکھتا ہے کہ طالب علم کی کارکردگی میں بہتری آرہی ہے یا نہیں۔
- **تحریک (Motivation)** : احتساب طلبا میں تحریک پیدا کرنے کے لیے بھی کیا جاتا ہے، کیونکہ جب طالب علم کو اپنی کارکردگی کا علم ہوتا ہے تو وہ مزید بہتر کرنے کی کوشش کرتا ہے، جیسے ٹیسٹ کے نتائج دیکھ کر طالب علم اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
- **تحقیقی ترقی (Research Development)** :احتساب کے ذریعے نئی معلومات اور نظریات کو فروغ دیا جاتا ہے مثال کے طور پر ماہرین نفسیات مختلف tests کے ذریعے انسانی رویّوں پر تحقیق کرتے ہیں اور نئی تھیوریز یا نظریات پیش کرتے ہیں۔
- **مداخلت کی منصوبہ بندی (Intervention Planning)** :احتساب کے ذریعے مختلف مسائل کے حل کے لیے مناسب حکمتِ عملی تیار کی جاتی ہے، جیسے اگر کسی بچے میں anxiety پائی جائے تو کونسلر اس کے لیے counselling sessions

پلان کرتا ہے۔

نفسیاتی احتساب کے مقاصد میں تشخیص، پیش گوئی، رہنمائی، درجہ بندی، انتخاب اور جگہ کا تعین شامل ہیں۔ یہ فرد کی مکمل تصویر پیش کرتے ہیں اور اس کی صلاحیتوں اور مسائل کو واضح کرتے ہیں۔ اس کے ذریعے نہ صرف بہتر فیصلے کیے جاتے ہیں بلکہ تعلیمی، پیشہ ورانہ اور ذاتی ترقی کے مواقع بھی فراہم ہوتے ہیں۔ مزید یہ کہ یہ ترقی کی نگرانی، تحقیق اور مداخلتی منصوبہ بندی میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے، جس سے فرد اور معاشرے دونوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔

| **اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)** |
|---|
| 1. نفسیاتی احتساب کے کوئی دہ اہداف بتائے۔ |

## 1.5 نفسیاتی احتساب کے استعمالات(Uses of Psychological Assessment)

نفسیاتی احتساب کا استعمال مختلف شعبوں میں نہایت اہمیت رکھتا ہے، خاص طور پر تعلیم، کونسلنگ، کلینیکل نفسیات اور تحقیق میں بھی کیا جاتا ہے۔ نفسیاتی احتساب کے اہم استعمالات درج ذیل ہیں:

- تعلیمی میدان میں اس کا استعمال طلبہ کی کارکردگی، سیکھنے کی صلاحیت اور مشکلات کو سمجھنے کے لیے کیا جاتا ہے، جیسے استاد کلاس میں مختلف اسیسمنٹ کے ذریعے یہ دیکھتا ہے کہ کون سا طالب علم سبق جلدی سمجھ رہا ہے اور کس کو مزید مدد کی ضرورت ہے۔
- کیریئر کونسلنگ میں نفسیاتی جانچ کے ذریعے طالب علم کی دلچسپیوں اور صلاحیتوں کو جانچا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے لیے مناسب پیشہ منتخب کر سکے۔ **جیسے** ایک طالب علم کو aptitude اور interest tests کے ذریعے یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ سائنس، کامرس یا آرٹس میں سے کس فیلڈ میں بہتر کارکردگی دکھا سکتا ہے۔
- کلینیکل سیٹنگ میں اس کا استعمال ذہنی بیماریوں اور جذباتی مسائل کی تشخیص کے لیے کیا جاتا ہے، جیسے۔ depression یا anxiety کے مریض کی حالت کو سمجھنے کے لیے مختلف psychological tests استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ مناسب علاج کیا جا سکے۔
- تحقیقی میدان میں نفسیاتی جانچ ڈیٹا جمع کرنے اور نظریات کو جانچنے کے لیے استعمال ہوتی ہے، جیسے ایک محقق طلبہ کی ذہانت اور تعلیمی کارکردگی کے درمیان تعلق کو جانچنے کے لیے psychological tests استعمال کرتا ہے۔
- **عملے کی تربیت (Training of Personnel)** :نفسیاتی احتساب کا استعمال عملے کی تربیت (Training of Personnel) کے لیے کیا جاتا ہے، جس کے ذریعے ملازمین یا طلبہ کی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کے لیے تربیتی پروگرام ترتیب دیے جاتے ہیں۔ جیسے کسی ادارے میں psychological assessment کے ذریعے یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ ملازمین کو کس قسم کی تربیت کی ضرورت ہے۔
- **کارکردگی کی جانچ (Performance Appraisal)** : نفسیاتی احتساب کا استعمال کارکردگی کی جانچ (Performance Appraisal) ہے، جس میں فرد کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے تاکہ اس کی ترقی یا بہتری کے بارے میں فیصلہ کیا جا سکے، جیسے ایک

کمپنی اپنے ملازمین کی کارکردگی کو جانچنے کے لیے مختلف assessment tools استعمال کرتی ہے۔

- **تنازعات کا حل (Conflict Resolution)** :نفسیاتی احتساب کا استعمال تنازعات کے حل کے لیے ہوتا ہے۔، جس میں افراد کے درمیان اختلافات کو سمجھ کر ان کا حل نکالا جاتا ہے، جیسے کسی ادارے میں دو ملازمین کے درمیان اختلاف ہو تو psychological assessment کے ذریعے ان کے رویّوں کو سمجھ کر مسئلہ حل کیا جاتا ہے۔
- **رویّے کی تبدیلی (Behaviour Modification)** : نفسیاتی احتساب کا استعمال رویّے کی تبدیلی **(Behaviour Modification)** کے لیے بھی کیا جاتا ہے، جس میں فرد کے منفی رویّوں کو مثبت بنانے کے لیے منصوبہ بندی کی جاتی ہے، جیسے ایک بچے کی ضد یا غصے کے مسئلے کو دور کرنے کے لیے assessment کے بعد مناسب حکمتِ عملی اپنائی جاتی ہے۔
- **قیادت کی نشاندہی (Identification of Leadership Qualities)** :نفسیاتی احتساب کا استعمال **قیادت کی نشاندہی** ہے، جس کے ذریعے ایسے افراد کو پہچانا جاتا ہے جو قیادت کی صلاحیت رکھتے ہوں، جیسے کسی ادارے میں promotion کے لیے ایسے ملازمین کا انتخاب کیا جاتا ہے جن میں leadership qualities زیادہ ہوں۔
- **تعلیمی منصوبہ بندی (Educational Planning)** :نفسیاتی احتساب کے ذریعے نصاب اور تدریسی حکمتِ عملی کو بہتر بنایا جاتا ہے، جیسے اسکول میں طلبہ کی کارکردگی کو دیکھ کر syllabus اور teaching methods میں تبدیلی کی جاتی ہے۔
- **خصوصی ضروریات کی شناخت (Identification of Special Needs)** :نفسیاتی احتساب کے ذریعے ایسے افراد کو پہچانا جاتا ہے جنہیں خصوصی تعلیم یا مدد کی ضرورت ہو۔ جیسے کسی بچے میں autism یا learning difficulty کی نشاندہی کر کے اس کے لیے special education کا انتظام کیا جاتا ہے۔
- **خود اعتمادی میں اضافہ (Enhancing Self-confidence)** :نفسیاتی احتساب کے ذریعے فرد اپنی صلاحیتوں کو پہچانتا ہے اور ان پر کام کرتا ہے، جیسے جب طالب علم کو اپنی strengths کا علم ہوتا ہے تو اس کا اعتماد بڑھتا ہے اور وہ بہتر کارکردگی دکھاتا ہے۔

نفسیاتی جانچ کے استعمالات بہت وسیع ہیں اور یہ مختلف شعبوں میں کارآمد ہے۔ تعلیمی میدان میں یہ طلبہ کی سیکھنے کی صلاحیت کو بہتر بنانے میں مدد دیتی ہے۔ کیریئر کونسلنگ میں یہ درست پیشہ منتخب کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ کلینیکل نفسیات میں یہ ذہنی بیماریوں کی تشخیص اور علاج کی منصوبہ بندی کے لیے ضروری ہے۔ تحقیق میں یہ قابلِ اعتماد معلومات فراہم کرتی ہے۔ مزید برآں، یہ ترقی کی نگرانی اور مسائل کے حل کے لیے مناسب حکمتِ عملی بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ نفسیاتی جانچ کے استعمالات عملی زندگی کے ہر شعبے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ یہ نہ صرف تعلیمی اور پیشہ ورانہ رہنمائی فراہم کرتی ہے بلکہ افراد کی کارکردگی کو بہتر بنانے، تنازعات کو حل کرنے اور مثبت رویّے پیدا کرنے میں بھی مدد دیتی ہے۔ اس کے ذریعے قیادت کی صلاحیتوں کو پہچانا جاتا ہے اور مناسب تربیتی پروگرام ترتیب دیے جاتے ہیں۔ مزید برآں، یہ خصوصی ضروریات رکھنے والے افراد کی شناخت، تعلیمی منصوبہ بندی اور خود اعتمادی میں اضافے کے لیے بھی نہایت اہم ہے۔

**اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)**

1. نفسیاتی احتساب کے کوئی دہ استعمال بتائے۔

## 1.6 اچھے ٹیسٹ کی خصوصیات اعتمادیت ، معتبریت ، معروضیت،

Characteristics of a good test – reliability, validity, objectivity

تعلیمی عمل میں ٹیسٹ طلبہ کی معلومات، صلاحیتوں اور کارکردگی کو جانچنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ایک اچھے ٹیسٹ کے لیے ضروری ہے کہ وہ قابلِ اعتماد، معتبر اور معروضی ہو۔ اعتمادیت (Reliability) سے مراد ٹیسٹ کے نتائج میں یکسانیت ہے، معتبریت (Validity) کا مطلب ہے کہ ٹیسٹ اسی چیز کو جانچے جس کے لیے اسے تیار کیا گیا ہو، جبکہ معروضیت (Objectivity) اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ نتائج ممتحن کی ذاتی رائے یا تعصب سے متاثر نہ ہوں۔ یہ تینوں خصوصیات ٹیسٹ کو مؤثر، منصفانہ اور قابلِ اعتماد بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں

### 1.6.1 اعتمادیت (Reliability)

اعتمادیت سے مراد ٹیسٹ کے نتائج میں تسلسل (consistency) اور استحکام ہوتا ہے۔ اگر ایک ہی فرد کو ایک ہی ٹیسٹ مختلف اوقات میں دیا جائے اور ہر بار تقریباً ایک جیسے نتائج حاصل ہوں، تو ایسا ٹیسٹ قابلِ اعتماد سمجھا جاتا ہے۔

"Reliability refers to the consistency of scores obtained by the same persons when re-examined with the same test on different occasions." Anastasi (1988)

اعتمادیت اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ ٹیسٹ بار بار استعمال کرنے پر یکساں نتائج دیتا ہے۔

اعتمادیت سے مراد ٹیسٹ کے نتائج کی مستقل مزاجی، استحکام اور قابلِ اعتماد ہونا ہے (Mertler, 2016) ۔ ایسا ٹیسٹ جو ایک ہی حالات میں بالکل مختلف نتائج دے، غیر معتبر سمجھا جاتا ہے اور عملی طور پر کم مفید ہوتا ہے، چاہے نظریاتی طور پر وہ کتنا ہی درست (Valid) کیوں نہ ہو۔ اعتمادیت کی کئی اقسام ہوتی ہیں:

**اعتمادیت کا عددی اظہار یا رلائبیلیٹے کوفیشنٹ (Reliability Coefficient):**

اعتمادیت کو عموماً ایک عددی پیمانے (Coefficient) کی صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے، جس کی حد 0 سے 1 تک ہوتی ہے۔ معیاری تعلیمی (Standardized Achievement) ٹیسٹوں کی اعتمادیت عموماً 0.85 سے 0.95 کے درمیان ہوتی ہے۔ اساتذہ کے تیار کردہ ٹیسٹ (Teacher-made Tests) کی اعتمادیت نسبتاً کم ہو سکتی ہے، لیکن پھر بھی ان میں مناسب حد تک مستقل مزاجی ہونا ضروری ہے۔ عام طور پر 0.80 یا اس سے زیادہ کا عدد زیادہ تر تعلیمی مقاصد کے لیے قابلِ قبول سمجھا جاتا ہے۔

**ٹیسٹ–ری ٹیسٹ اعتمادیت:(Test-Retest Reliability):**

ٹیسٹ–ری ٹیسٹ اعتمادیت وقت کے ساتھ نتائج کے استحکام کو ناپتی ہے۔ اس طریقے میں ایک ہی ٹیسٹ کو ایک ہی گروہ کو دو مختلف

مواقع پر دیا جاتا ہے، اور دونوں مرتبہ حاصل ہونے والے اسکورز کے درمیان تعلق (Correlation) دیکھا جاتا ہے۔ اگر دونوں نتائج کے درمیان مضبوط تعلق ہو، تو اس کا مطلب ہے کہ ٹیسٹ وقت کے ساتھ مستقل اور یکساں نتائج فراہم کرتا ہے۔

اس میں دیکھا جاتا ہے کہ آیا ایک ہی گروہ کو مختلف اوقات میں دیا گیا ٹیسٹ یکساں نتائج دیتا ہے یا نہیں۔ مثال کے طور پر، اگر طلبہ کو ایک ہی ہفتے میں دو بار مطالعہ فہمی (Reading Comprehension) کا ٹیسٹ دیا جائے اور اس دوران کوئی خاص سیکھنے کا عمل نہ ہوا ہو، تو نتائج تقریباً یکساں ہونے چاہئیں(Nitko & Brookhart, 2014) ۔

یہ طریقہ خاص طور پر ان خصوصیات کو ناپنے کے لیے موزوں ہے جو وقت کے ساتھ نسبتاً مستقل رہتی ہیں، جیسے ذہانت (Intelligence) یا شخصیت کی خصوصیات(Personality Traits) ، نہ کہ وہ چیزیں جو بدلتی رہتی ہیں، جیسے مزاج(Mood) ۔

**انٹر–ریٹر قابلِ عتمادیت:(Inter–Rater Reliability) :**

یہ مختلف جانچنے والوں(Scorers)کے درمیان ہم آہنگی کی سطح کو ظاہر کرتا ہے۔ تحریری مضامین(Essay)یا پراجیکٹس جیسے موضوعی کاموں میں واضح معیار(Rubrics)اور مناسب تربیت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ تمام جانچنے والے یکساں انداز میں نمبر دیں (Popham, 2017)۔

یہ قابل عتمادیت کو جاننا اس وقت اہم ہو جاتی ہے جب جانچ میں انسانی رائے شامل ہو، جیسے مضامین(Essays) ، زبانی امتحانات یا کارکردگی پر مبنی جائزے۔ یہ اس بات کو ناپتی ہے کہ ایک ہی کام کو جانچنے والے دو یا زیادہ ممتحنین کے درمیان کس حد تک عتمادیت پایا جاتا ہے۔ اگر مختلف ممتحنین ایک ہی طالب علم کے مضمون کو بہت مختلف نمبر دیں، تو اس کا مطلب ہے کہ اس جائزے میں درجہ بندوں کے درمیان اعتمادیت کم ہے۔

اس اعتمادیت کو بہتر بنانے کے لیے واضح معیار (Rubrics) کا استعمال اور ممتحنین کی مناسب تربیت بہت ضروری ہوتی ہے، تاکہ سب یکساں اصولوں کے تحت نمبر دیں۔

**پیرلل فارمس عتمادیت (Parallel Forms Reliability) :**

اسے مساوی یا متبادل صورتوں کی قابلِ عتمادیت بھی کہا جاتا ہے، اس میں ایک ہی ٹیسٹ کی دو مختلف شکلیں تیار کی جاتی ہیں، جو ایک ہی مواد اور تقریباً یکساں مشکل سطح پر مبنی ہوتی ہیں۔ ان دونوں فارمس کو ایک ہی گروہ کو دیا جاتا ہے، اور پھر حاصل ہونے والے اسکورز کا آپس میں موازنہ کیا جاتا ہے۔ اگر دونوں نتائج کے درمیان مضبوط تعلق (Correlation) ہو، تو یہ اچھی قابل عتمادیت کی نشاندہی کرتا ہے۔

**داخلی ہم آہنگی کی اعتمادیت(Internal Consistency Reliability):**

اس سے مراد یہ ہے کہ ٹیسٹ کے تمام سوالات ایک ہی صلاحیت یا تصور (Construct) کو کس حد تک ناپتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ریاضی کے ٹیسٹ کے تمام سوالات ریاضی کی صلاحیت کو جانچیں، نہ کہ غیر متعلقہ مہارتوں جیسے گرامر کو۔ شماریاتی طریقے، جیسے کرونباخ الفا (Cronbach's Alpha) ، داخلی قابل عتمادیت کو ناپنے میں مدد دیتے ہیں(Mertler, 2016) ۔

داخلی ہم آہنگی کی اعتمادیت اس بات کا جائزہ لیتی ہے کہ ٹیسٹ کے مختلف سوالات، جو ایک ہی تصور (Construct) کو ناپنے کے لیے

بنائے گئے ہیں، کیا واقعی یکساں اور ملتے جلتے نتائج پیدا کرتے ہیں یا نہیں۔

اس کو ناپنے کا سب سے زیادہ استعمال ہونے والا طریقہ کرونباخ الفا (Cronbach's Alpha) ہے۔

ایک اور طریقہ نصف تقسیم (Split-Half Method) کہلاتا ہے، جس میں ٹیسٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے (مثلاً طاق اور جفت سوالات)، اور پھر دونوں حصوں کے اسکورز کے درمیان تعلق (Correlation) دیکھا جاتا ہے۔

اگر دونوں حصوں کے نتائج کے درمیان مضبوط تعلق ہو، تو اس کا مطلب ہے کہ ٹیسٹ کے سوالات ایک ہی بنیادی تصور کو مستقل انداز میں ناپ رہے ہیں۔

| **اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)** |
|---|
| 1. ٹیسٹ-ری ٹیسٹ اعتمادیت سے کیا سمجھتے ہے؟ |
| 2. اعتمادیت سے کیا سمجھتے ہے، اسکو معلوم کرنے کے کوئی دہ طریقے بتائے؟ |

### 1.6.2 معتبریت (Validity):

معتبریت سے مراد یہ ہے کہ ٹیسٹ جس بھی چیز پیائیش کے لیے بنایا گیا ہے، کیا وہ واقعی اسی پیائیش کر رہا ہے یا نہیں۔ اگر ٹیسٹ اپنے مقصد کے مطابق درست پیائش کرے تو اسے معتبر کہا جاتا ہے۔

"Validity refers to the extent to which a test measures what it is supposed to measure.

Gronlund (1981)

معتبریت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ ٹیسٹ اپنے مقصد کے مطابق درست نتائج فراہم کرتا ہے۔

**معتبریت** کو ہر اچھے ٹیسٹ کی بنیاد سمجھا جاتا ہے، کیونکہ یہی طے کرتی ہے کہ کوئی ٹیسٹ واقعی اسی چیز کو ناپ رہا ہے جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے (Creswell & Creswell, 2018)۔

اسے ٹیسٹ کی سب سے اہم خصوصیت سمجھا جاتا ہے۔ سادہ الفاظ میں، اس سے مراد یہ ہے کہ ٹیسٹ کس حد تک واقعی اسی چیز کو ناپتا ہے جسے ناپنے کا وہ دعویٰ کرتا ہے یا جسے ناپنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ اگر ذہانت کا کوئی ٹیسٹ، جس کا مقصد ذہانت کی پیائش کرنا ہو تو، اس صورت میں وہ ٹیسٹ فرد کی ذہانت کی پیائش کریں۔ درستگی کو عموماً تین بنیادی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

**مواد کی معتبریت (Content Validity):**

اس سے مراد یہ ہے کہ ٹیسٹ اس مواد (Content) کے پورے دائرے کی کس حد تک نمائندگی کرتا ہے جسے جانچنا مقصود ہو۔ مثال کے طور پر، ہائی اسکول الجبرا کے آخری امتحان میں تمام اہم ابواب اور موضوعات شامل ہونے چاہئیں، نہ کہ صرف چند منتخب حصے۔ اس مقصد کے لیے اساتذہ نصابی خاکہ (Curriculum Blueprint) یا ٹیسٹ کی تفصیلات (Test Specifications) کا استعمال کرتے ہیں

تاکہ مواد کی مکمل نمائندگی یقینی بنائی جاسکے(Nitko & Brookhart, 2014)۔

مواد کی صدقیت اس بات کو جانچتی ہے کہ آیا ٹیسٹ کے سوالات اس پورے مواد یا مہارتوں کے دائرے کی مناسب نمائندگی کرتے ہیں جسے ٹیسٹ کے ذریعے پرکھنا مقصود ہے۔ مثال کے طور پر، اگر حیاتیات (Biology) کے کسی آخری امتحان میں دس میں سے صرف تین ابواب شامل ہوں، تو اس کی مواد کی صدقیت کم سمجھی جائے گی۔

اساتذہ مواد کی صدقیت کو بہتر بنانے کے لیے ٹیسٹ بلیوپرنٹ (Test Blueprint) یا جدولِ تخصیص (Table of Specifications) استعمال کرتے ہیں۔ یہ ایک منصوبہ بندی کی دستاویز ہوتی ہے جو ہر تعلیمی مقصد (Learning Objective) کو مخصوص سوالات سے جوڑتی ہے، تاکہ نصاب کے تمام حصوں کی جامع کوریج یقینی بنائی جاسکے۔

**کنسٹرکٹ معتبریت (Construct Validity)**

یہ اس بات سے متعلق ہے کہ ٹیسٹ واقعی اس نظریاتی صلاحیت یا خصوصیت (Construct) کو ناپ رہا ہے جس کا وہ دعویٰ کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کسی ٹیسٹ کا مقصد "تنقیدی سوچ (Critical Thinking) " کو جانچنا ہو، تو اس میں ایسے سوالات ہونے چاہئیں جو تجزیہ، جانچ اور ترکیب (Analysis, Evaluation, Synthesis) کی صلاحیت کو پرکھیں، نہ کہ صرف معلومات یاد رکھنے (Recall) پر مبنی ہوں(Mertler, 2016) ۔

اس میں معتبریت کا جائزہ عموماً دو طریقوں سے لیا جاتا ہے:

- **ہم آہنگ (Convergent) طریقہ :** اس میں دیکھا جاتا ہے کہ ٹیسٹ کے نتائج اس تصور کو ناپنے والے دیگر پیمانوں کے ساتھ کس حد تک مطابقت رکھتے ہیں۔
- **امتیازی (Discriminant) طریقہ :** اس میں یہ جانچا جاتا ہے کہ ٹیسٹ کے نتائج غیر متعلقہ تصور کو ناپنے والے پیمانوں کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے۔

**معیاری/معیار سے متعلق معتبریت(Criterion-related Validity) :**

اس میں ٹیسٹ کے نتائج کا کسی بیرونی معیار (External Criterion) سے موازنہ کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، SAT کے اسکورز کا طلبہ کے پہلے سال کے کالج کے GPA سے مضبوط تعلق ہونا چاہیے۔ اگر یہ تعلق زیادہ ہو، تو کہا جاتا ہے کہ SAT میں پیش گوئی کرنے کی مضبوط صلاحیت (Predictive Validity) موجود ہے(Popham, 2017) ۔

معتبریت ایک مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے۔ ٹیسٹ بنانے والوں کو مسلسل شواہد جمع کرنے ہوتے ہیں تاکہ وہ یہ ثابت کر سکیں کہ ٹیسٹ کیا ناپ رہا ہے اور اس کے نتائج کو کس طرح سمجھا جانا چاہیے۔ جیسا کہ Creswell اور (2018) Creswell نے واضح کیا ہے، کوئی بھی ٹیسٹ مکمل طور پر سو فیصد درست (Valid) نہیں ہوتا، لیکن محتاط تیاری اور باقاعدہ جائزے کے ذریعے اس کی معتبریت کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

اس طرح معیار سے متعلق معتبریت ٹیسٹ کے اسکورز اور کسی بیرونی، حقیقی دنیا کے نتیجے کے درمیان تعلق کا جائزہ لیتی ہے۔ اس کی دو اقسام

ہوتی ہیں:

**ہم وقتی معتبریت (Concurrent Validity) :** اس میں دیکھا جاتا ہے کہ ٹیسٹ کے اسکورز اسی وقت لیے گئے کسی پہلے سے مستند پیمانے کے نتائج کے ساتھ کس حد تک مطابقت رکھتے ہیں۔

**پیش گوئی معتبریت (Predictive Validity):** اس میں یہ جانچا جاتا ہے کہ ٹیسٹ کے اسکورز مستقبل کی کارکردگی کی پیش گوئی کر سکتے ہیں یا نہیں۔ مثال کے طور پر، کیا کسی جامعہ کے داخلہ امتحان کے نتائج طلبہ کی پہلے سال کی تعلیمی کارکردگی کی درست پیش گوئی کرتے ہیں؟ تعلیمی پیمائش کی تحقیق کے مطابق، معیار سے متعلق معتبریت دراصل اس سوال کا جواب دیتی ہے کہ کیا یہ ٹیسٹ کسی بامعنی حقیقی نتیجے سے تعلق رکھتا ہے یا اس کی پیش گوئی کرتا ہے؟

**ظاہری معتبریت (Face Validity) :** ظاہری معتبریت سب سے سادہ اور سطحی نوعیت کی معتبریت ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ٹیسٹ بظاہر کتنا اس چیز کو ناپتا ہوا محسوس ہوتا ہے جس کا وہ دعویٰ کرتا ہے، یعنی طلبہ یا جائزہ لینے والوں کی رائے کے مطابق۔ اگرچہ ظاہری معتبریت کیلے مضبوط ثبوت نہیں سمجھی جاتی، لیکن یہ طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے اہم ہوتی ہے۔ اگر سیکھنے والے یہ محسوس کریں کہ ٹیسٹ غیر متعلقہ یا غیر منصفانہ ہے، تو وہ دلچسپی کھو سکتے ہیں، جس سے ان کی کارکردگی متاثر ہو سکتی ہے، چاہے ٹیسٹ تکنیکی لحاظ سے کتنا ہی معیاری کیوں نہ ہو۔

| **اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)** |
|---|
| 1. معتبریت سے کیا سمجھتے ہے؟ |
| 2. معتبریت کت کوئی دہ طریقے بتائے؟ |

### 1.6.3 معروضیت (Objectivity) :

معروضیت سے مراد یہ ہے کہ ٹیسٹ کی جانچ کرنے (scoring) اور نتائج کی تشریح میں جانچنے والے کے ذاتی رجحانات یا تعصب کا کوئی اثر نہ ہو۔ ہر جانچنے والا ایک ہی جواب کو یکساں نمبر دے۔

"Objectivity refers to the extent to which the scoring of the test is independent of the examiner's judgment." Guilford (1954)

یعنی معروضیت اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ ٹیسٹ کی جانچ غیر جانبدارانہ (unbiased) طریقے سے کی جاتی ہے۔

معروضیت (Objectivity) نفسیاتی ٹیسٹ کی ایک نہایت اہم خصوصیت ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ٹیسٹ کے نتائج ٹیسٹ لینے والے (Examiner) کی ذاتی رائے، تعصب یا جذبات سے متاثر نہ ہوں۔ ایک معروضی ٹیسٹ میں سوالات واضح، ہدایات یکساں اور اسکورنگ کا طریقہ کار مکمل طور پر معیاری (Standardized) ہوتا ہے، تاکہ ہر فرد کے نتائج ایک ہی اصول کے تحت حاصل کیے جائیں۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مختلف افراد یا مختلف مواقع پر لیے گئے ٹیسٹ کے نتائج میں یکسانیت اور انصاف برقرار رہے۔

معروضیت کو یقینی بنانے کے لیے ٹیسٹ میں واضح اسکورنگ کیز(Scoring Keys)،معیاری ہدایات،اور خودکار یا مقررہ اصولوں پر مبنی جانچ کا نظام استعمال کیا جاتا ہے۔مثال کے طور پر، معروضی سوالات جیسے Objective Answer Type Questions (MCQs) میں اسکورنگ آسان اور غیر جانبدار ہوتی ہے، جبکہ مضموناتی سوالات (Essay type) میں معروضیت کم ہو سکتی ہے کیونکہ اس میں جانچنے والے کی ذاتی رائے شامل ہو سکتی ہے۔

تعلیمی اور نفسیاتی میدان میں معروضیت اس لیے بھی ضروری ہے تاکہ نتائج قابلِ اعتماد اور منصفانہ ہوں، اور ان کی بنیاد پر کیے گئے فیصلے درست اور مؤثر ہوں۔ اگر ٹیسٹ میں معروضیت نہ ہو تو نتائج میں جانبداری پیدا ہو سکتی ہے، جس سے طلبہ یا کلائنٹس کے ساتھ ناانصافی کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے ایک اچھے نفسیاتی ٹیسٹ میں معروضیت کا ہونا لازمی ہے تاکہ درست اور غیر جانبدار نتائج حاصل کیے جا سکیں۔

### 1.6.2.1 معروضیت کو کیسے بہتر بنائے (How to Improve Objectivity) :

معروضیت سے مراد یہ ہے کہ ٹیسٹ کی اسکورنگ (Scoring) اور اس کی تشریح (Interpretation) ذاتی تعصب یا رائے سے پاک ہو(Popham, 2017) ۔ ایک اچھے ٹیسٹ میں، اگر دو مختلف ممتحن ایک ہی جواب کو جانچیں، تو انہیں ایک ہی نمبر دینے چاہئیں۔ یہ بات خاص طور پر بڑے پیمانے یا اہم نوعیت کے امتحانات میں بہت ضروری ہوتی ہے، جہاں انصاف اور شفافیت نہایت اہم ہوتے ہیں۔

معروضیت کو بہتر بنانے کے چند طریقے درج ذیل ہیں:

**معروضی سوالات کا استعمال (Using Objective Item Formats)** :کثیر الانتخاب(Multiple Choice) ،درست/غلط (True-False)اور ملاپ (Matching) جیسے سوالات کے واضح اور مقررہ درست جوابات ہوتے ہیں، جس سے جانچنے والے کے تعصب کے امکانات کم ہو جاتے ہیں (Nitko & Brookhart, 2014) ۔ مثال کے طور پر، TOEFL جیسے معیاری ٹیسٹوں میں مشینی جانچ (Machine Scoring) معروضیت کو یقینی بناتی ہے۔

**موضوعی سوالات کے لیے واضح معیار (Clear Rubrics for Subjective Items)** :جہاں ذاتی رائے سے مکمل طور پر بچنا ممکن نہ ہو، جیسے مضامین (Essays) یا پریزنٹیشنز میں، وہاں واضح اور تفصیلی معیار (Rubrics) استعمال کرنے سے نمبر دینے میں یکسانیت پیدا ہوتی ہے (Mertler, 2016) ۔ اس کے ساتھ ساتھ، ممتحنین کی مناسب تربیت بھی ضروری ہے تاکہ وہ ان معیارات کو درست طریقے سے استعمال کر سکیں۔

**گمنام جانچ (Blind Scoring)** :بعض حالات میں طلبہ کے نام ممتحن سے چھپا دیے جاتے ہیں، تاکہ ان کی سابقہ کارکردگی یا رویے کی بنیاد پر کسی قسم کا تعصب پیدا نہ ہو:

ایک زیادہ معروضی ٹیسٹ نتائج کی اعتمادیت (Trustworthiness) کو بڑھاتا ہے، جس کے نتیجے میں تعلیمی فیصلے زیادہ منصفانہ اور شفاف ہو جاتے ہیں۔

| اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress) |
| --- |
| 1. معروضیت سے کیا سمجھتے ہے؟<br>2. معروضیت کو بہتر بنانے کے کوئی دہ طریقے بتائے؟ |

### 1.6.4. اعتمادیت اور معتبریت کے درمیان تعلق (Relationship between Reliability and Validity)

قابل اعتمادیت، معتبریت (Validity) کے لیے بنیادی شرط ہے۔ اگر ٹیسٹ کے نتائج مستقل نہیں ہیں، تو وہ طالب علم کی حقیقی صلاحیت کی درست عکاسی نہیں کرسکتے(Brown, 2004) ۔

تعلیمی پیمائش میں اقابل اعتمادیت (Reliability) اور معتبریت (Validity) دو بنیادی اور نہایت اہم تصورات ہیں، جو کسی بھی ٹیسٹ کے معیار کو جانچنے میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ قابل اعتمادیت سے مراد ٹیسٹ کے نتائج کی مستقل مزاجی اور استحکام ہے، جبکہ معتبریت اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ ٹیسٹ واقعی اسی چیز کو ناپ رہا ہے جس کے لیے اسے تیار کیا گیا ہے۔ ان دونوں کے درمیان ایک گہرا تعلق پایا جاتا ہے، جسے اس جملے سے واضح کیا جا سکتا ہے کہ "کوئی ٹیسٹ معتبر (Reliable) تو ہو سکتا ہے مگر ضروری نہیں کہ وہ درست (Valid) بھی ہو، لیکن کوئی ٹیسٹ اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک وہ معتبر نہ ہو۔"

اگر کوئی ٹیسٹ بار بار لینے پر یکساں نتائج دے رہا ہو، تو وہ معتبر سمجھا جائے گا، لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ درست بھی ہو۔ مثال کے طور پر، اگر ایک گھڑی ہمیشہ پانچ منٹ آگے ہو، تو وہ ہر بار ایک ہی غلط وقت بتائے گی۔ اس صورت میں گھڑی معتبر تو ہے (کیونکہ اس کا نتیجہ مستقل ہے)، مگر درست نہیں (کیونکہ وہ صحیح وقت نہیں بتا رہی)۔ اسی طرح، اگر کوئی ٹیسٹ کسی اور غیر متعلقہ مہارت کو ناپ رہا ہو، تو وہ معتبر ہونے کے باوجود غیر درست ہو سکتا ہے۔

دوسری طرف، اگر کوئی ٹیسٹ واقعی درست نتائج دینا چاہتا ہے، تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ پہلے معتبر ہو۔ اگر ٹیسٹ کے نتائج ہر بار مختلف ہوں، تو ہم اس بات کا یقین نہیں کر سکتے کہ وہ کسی صلاحیت کو درست طریقے سے ناپ رہا ہے۔ اس لیے اعتباریت، صداقیت کی بنیادی شرط ہے۔ نتیجتاً، ایک اچھا ٹیسٹ وہی ہوتا ہے جو نہ صرف معتبر ہو بلکہ درست بھی ہو، تاکہ اس کے نتائج پر اعتماد کیا جا سکے اور تعلیمی فیصلے منصفانہ اور مؤثر ہوں۔

## 1.7 اچھے ٹیسٹ کی دیگر خصوصیات (Other Characteristics of Good Test)

ٹیسٹ کی دیگر خصوصیات درج ذیل ہیں:

**سادگی (Simplicity) :** ایک اچھا ٹیسٹ سادہ، واضح اور آسان فہم ہونا چاہیے تاکہ طلبہ اور ممتحنین دونوں اسے بغیر کسی الجھن کے سمجھ سکیں۔ سوالات اور ہدایات میں سادہ زبان استعمال کی جانی چاہیے، غیر ضروری پیچیدگی اور مبہم جملوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ واضح ترتیب اور منظم فارمیٹ طلبہ کو ٹیسٹ آسانی سے حل کرنے میں مدد دیتا ہے، جس سے ان کی اصل صلاحیت سامنے آتی ہے۔

**عملیت (Practicability / Feasibility) :** ٹیسٹ ایسا ہونا چاہیے جو وقت، وسائل اور حالات کے مطابق آسانی سے تیار، منعقد اور

جانچا جاسکے۔ اگر کوئی ٹیسٹ بہت مہنگا یا پیچیدہ ہو تو وہ عملی طور پر مفید نہیں رہتا۔ اس لیے مناسب وقت، دستیاب وسائل اور آسان انتظام کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔

**جامعیت(Comprehensiveness):** ایک معیاری ٹیسٹ میں نصاب کے تمام اہم موضوعات اور مہارتوں کی نمائندگی ہونی چاہیے۔ ایسا ٹیسٹ طلبہ کے علم اور صلاحیتوں کی مکمل تصویر پیش کرتا ہے۔ مختلف مشکل سطحوں اور سوالات کی اقسام شامل کرنے سے جامعیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

**جانچ پذیری (Scorability) :** ٹیسٹ کے نتائج کو آسانی، درستگی اور یکسانیت کے ساتھ جانچا جاسکے، یہ بھی ایک اہم خصوصیت ہے۔ معروضی سوالات کے لیے واضح جوابی کلید (Answer Key) اور موضوعی سوالات کے لیے تفصیلی معیار (Rubrics) ہونا ضروری ہے تاکہ نمبر دینے میں انصاف برقرار رہے۔

**اختصار (Parsimony) :** اچھا ٹیسٹ مختصر مگر مؤثر ہونا چاہیے، یعنی کم سے کم سوالات اور وسائل کے ذریعے زیادہ سے زیادہ مفید معلومات حاصل کی جائیں۔ غیر ضروری یا دہرائے گئے سوالات سے بچنا چاہیے، تاکہ طلبہ اور ممتحنین دونوں پر غیر ضروری بوجھ نہ پڑے اور ٹیسٹ کا مقصد بھی پورا ہو سکے۔

**قابلِ استعمالیت (Usability) :** قابلِ استعمالیت سے مراد یہ ہے کہ ٹیسٹ طلبہ اور ممتحنین دونوں کے لیے استعمال میں آسان، واضح اور سہل ہو۔ ایک اچھا ٹیسٹ اس طرح ڈیزائن کیا جاتا ہے کہ طلبہ کو ہدایات سمجھنے، سوالات پڑھنے اور جوابات دینے میں کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے۔ اسی طرح ممتحنین کے لیے بھی ٹیسٹ کا انتظام، نگرانی اور جانچ کرنا آسان ہونا چاہیے۔ واضح ہدایات، سادہ فارمیٹ، مناسب فونٹ سائز اور منظم ترتیب قابلِ استعمالیت کو بہتر بناتے ہیں، جس سے ٹیسٹ کا مجموعی معیار اور مؤثریت بڑھ جاتی ہے۔

| **اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)** |
| --- |
| 1۔ اچھے ٹیسٹ کی کوئی تین خصوصیات بیان کیجیے۔ |

### 1.7.1 مشاورت کے عمل میں احتساب کا کردار(Role of Assessment in the Counselling Process)

مشاورت (Counselling) ایک ایسا منظم عمل ہے جس میں مشیر (counsellor) اور مراجع (client) مل کر مسائل کو سمجھتے اور ان کا حل تلاش کرتے ہیں۔ اس پورے عمل میں احتساب ایک بنیادی اور اہم کردار ادا کرتی ہے۔ احتساب کے ذریعے مشیر کو مراجع کی شخصیت، جذبات، رویّوں، مسائل اور ضروریات کے بارے میں درست اور مکمل معلومات حاصل ہوتی ہیں، جس کی بنیاد پر بہتر رہنمائی ممکن ہوتی ہے، مثال کے طور پر، اگر کوئی طالب علم پڑھائی میں کمزور ہے، تو صرف یہ کہنا کافی نہیں کہ وہ محنت نہیں کرتا۔ احتساب کے ذریعے یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ مسئلہ یادداشت (memory)، توجہ (attention)، یا جذباتی دباؤ (stress) کا ہے۔ اس طرح مشیر صحیح مسئلے کو پہچان کر درست حل تجویز کر سکتا ہے۔

مشاورت (Counselling) ایک منظم اور مرحلہ وار عمل ہے جس کا مقصد فرد کے مسائل کو سمجھنا، ان کا حل تلاش کرنا اور

اس کی ذاتی، تعلیمی اور پیشہ ورانہ نشوونما میں مدد دینا ہوتا ہے۔ اس پورے عمل میں احتساب (Assessment) ایک مرکزی حیثیت رکھتی ہے، کیونکہ یہی وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعے مشیر (Counsellor) فرد کے مسائل، ضروریات، صلاحیتوں اور حالات کو گہرائی سے سمجھتا ہے۔ احتساب کے بغیر مشاورت کا عمل ادھورا اور غیر مؤثر رہتا ہے۔ احتساب (Assessment) رہنمائی اور مشاورت (Guidance & Counselling) کے عمل کا ایک بنیادی اور ناگزیر جزو ہے۔

### 1.7.2 مشاورت کے مختلف مراحل میں احتساب کا کردار

(Role of Assessment in Different Stages of Counselling)

(1) ابتدائی مرحل (Initial Stage) : آحتساب کے ذریعے مسئلے کو سمجھا جاتا ہے اور اعتماد قائم کیا جاتا ہے۔

(2) درمیانی مرحلہ (Working Stage) : اس مرحلے میں تشخیص کی بنیاد پر مداخلت کی جاتی ہے اور حکمت عملی کو بہتر بنایا جاتا ہے۔

(3) آخری مرحلہ (Termination Stage): احتساب کے ذریعے یہ دیکھا جاتا ہے کہ مشاورت کتنی مؤثر رہی اور کیا نتائج حاصل ہوئے۔

### 1.7.3 احتساب کی اہمیت (Importance of Assessment in Counselling)

احتساب مشاورت کے عمل کو مؤثر، منظم اور نتیجہ خیز بناتی ہے۔ یہ مشیر کو اندازے لگانے کے بجائے حقائق (facts) کی بنیاد پر فیصلہ کرنے میں مدد دیتی ہے۔ احتساب مراجع کے مسئلے کو واضح طور پر سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ درست رہنمائی (guidance) اور علاج (intervention) کے انتخاب میں معاون ہوتی ہے۔ وقت اور محنت کی بچت کرتی ہے۔

**ابتدائی مرحلے میں احتساب کا کردار (Role of Assessment in Initial Stage) :** مشاورت کے آغاز میں احتساب کا سب سے اہم کردار مسئلے کی درست شناخت کرنا ہوتا ہے۔ اکثر مراجع (Client) اپنے مسئلے کو واضح طور پر بیان نہیں کر پاتا، اس لیے مشیر انٹرویو، سوالنامے اور مشاہدے کے ذریعے معلومات جمع کرتا ہے۔

- مسئلے کی نوعیت اور شدت کا تعین کیا جاتا ہے۔
- مراجع کے پس منظر (خاندانی، تعلیمی، سماجی) کو سمجھا جاتا ہے۔
- اعتماد (Rapport) قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

یہ مرحلہ اس لیے اہم ہے کیونکہ اگر ابتدا میں مسئلہ صحیح نہ سمجھا جائے تو پوری مشاورت غلط سمت میں جاسکتی ہے۔

**مسئلے کی شناخت (Identification of the Problem) :** احتساب کا پہلا اور سب سے اہم کردار مراجع کے اصل مسئلے کی شناخت کرنا ہے۔ اکثر اوقات جو مسئلہ ظاہر ہوتا ہے، وہ اصل مسئلہ نہیں ہوتا، جیسے ایک بچہ کلاس میں شور کرتا ہے۔ بظاہر وہ بدتمیز لگتا ہے، لیکن احتساب سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ توجہ حاصل کرنا چاہتا ہے یا گھر کے مسائل کی وجہ سے پریشان ہے۔ اس طرح احتساب اصل اور ظاہری مسئلے میں فرق واضح کرتی ہے۔ مسئلے کی جڑ (root cause) تک پہنچنے میں مدد دیتی ہے۔

**مسئلے کی وضاحت اور احتساب (Problem Explanation and Assessment)**

احتساب کا ایک اہم کردار یہ ہے کہ وہ سطحی علامات (Symptoms) سے آگے بڑھ کر اصل مسئلے (Root Cause) کو سامنے لائے، جیسے اگر کوئی طالب علم پڑھائی میں کمزور ہے، تو احتساب کے ذریعے یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ آیا مسئلہ سیکھنے کی مشکل، گھریلو دباؤ، یا دلچسپی کی کمی کی وجہ سے ہے۔

- اصل اور ثانوی مسائل میں فرق کیا جاتا ہے۔
- جذباتی، نفسیاتی اور تعلیمی پہلوؤں کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

**منصوبہ بندی میں احتساب کا کردار (Role in Planning Counselling Intervention)** جب مسئلہ واضح ہو جائے تو اگلا قدم مناسب حکمت عملی (Intervention Plan) تیار کرنا ہوتا ہے۔ اس مرحلے میں تشخیص کی معلومات بہت اہم ہوتی ہے۔

- انفرادی ضروریات کے مطابق منصوبہ تیار کیا جاتا ہے۔
- مختلف تکنیکوں (Techniques) کا انتخاب کیا جاتا ہے۔
- مختصر اور طویل مدتی اہداف (Goals) مقرر کیے جاتے ہیں۔

احتساب کے بغیر منصوبہ بندی عمومی (General) ہو سکتی ہے، جبکہ تشخیص اسے مخصوص اور مؤثر بناتی ہے۔

**مشاورت کے عمل میں مداخلت کے دوران احتساب کا کردار**

**(Role of Assessment during Intervention in Counselling Process)**

مشاورت کے درمیانی مرحلے میں تشخیص مسلسل جاری رہتی ہے۔ یہ صرف آغاز تک محدود نہیں ہوتی بلکہ پورے عمل کے دوران استعمال ہوتی ہے۔

- مراجع کی پیش رفت (Progress) کو جانچا جاتا ہے۔
- حکمت عملی میں ضروری تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔
- مراجع کے ردِ عمل اور رویّوں کو سمجھا جاتا ہے۔

اس طرح تشخیص ایک رہنمائی کا کام کرتی ہے، جو مشیر کو صحیح سمت میں کام جاری رکھنے میں مدد دیتی ہے۔

**فیصلہ سازی میں مدد (Aid in Decision Making) :** احتساب کے نتائج مشیر کو یہ فیصلہ کرنے میں مدد دیتے ہیں کہ کون سا طریقۂ علاج یا حکمتِ عملی اپنائی جائے، جیسے اگر کسی فرد میں اضطراب (anxiety) زیادہ ہو تو مشیر relaxation techniques یا cognitive therapy استعمال کر سکتا ہے۔ اس طرح احتساب مناسب تکنیک کے انتخاب میں مدد کرتی ہے اور انفرادی فرق (individual differences) کو مدنظر رکھتا ہے۔

**فیصلے سازی میں احتساب کا کردار (Role of Assessment in Decision Making)**

احتساب مشیر کو درست فیصلے کرنے میں مدد دیتی ہے، جیسے:

- کون سی تکنیک زیادہ مؤثر ہو گی؟
- کیا مراجع کو کسی ماہر کے پاس بھیجنے کی ضرورت ہے؟
- مشاورت کو جاری رکھا جائے یا ختم کیا جائے؟

یہ فیصلے درست اور معروضی معلومات کی بنیاد پر کیے جاتے ہیں، جو تشخیص فراہم کرتی ہے۔

**پیش رفت کی تعین قدر(Evaluation of Progress):** احتساب صرف ابتدا میں ہی نہیں بلکہ مشاورت کے دوران اور آخر میں بھی استعمال ہوتی ہے تا کہ مراجع کی پیش رفت کو جانچا جا سکے۔ اگر کسی طالب علم کے نمبر پہلے 40٪ تھے اور مشاورت کے بعد 70٪ ہو گئے، تو احتساب کے ذریعے سے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ بہتری آئی ہے اور کتنی آئی ہے۔ اس طرح احتساب بلبا کی بہتری (improvement) کی پیمائی میں مدد کرتا ہے اور ضرورت پڑنے پر حکمتِ عملی میں تبدیلی بھی لا سکتا ہے۔

**نتائج کے تعین قدر میں احتساب کا کردار (Role of Assessment in Evaluation of Outcomes)**

مشاورت کے آخری مرحلے میں تشخیص کا استعمال یہ دیکھنے کے لیے کیا جاتا ہے کہ آیا مشاورت کامیاب رہی یا نہیں۔

- مراجع کے رویّے اور کارکردگی میں تبدیلی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔
- طے شدہ اہداف کے حصول کو دیکھا جاتا ہے۔
- مزید مدد کی ضرورت کا تعین کیا جاتا ہے۔

یہ مرحلہ مشاورت کی افادیت (Effectiveness) کو جانچنے کے لیے بہت ضروری ہے۔

**مراجع کو سمجھنے میں مدد(Understanding the Client)** احتساب کے ذریعے مشیر مراجع کی شخصیت، دلچسپیوں، صلاحیتوں اور کمزوریوں کو بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے، جیسے کسی طالب علم کو سائنس میں دلچسپی نہیں ہے لیکن آرٹس میں بہت اچھا ہے۔ احتساب کے ذریعے اس کی دلچسپی معلوم کر کے بہتر کیریئر رہنمائی دی جا سکتی ہے۔ احتساب لے ذریعے فرد کی مکمل تصویر سامنے آتی ہے اور بہتر تعلق (rapport) قائم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

**خود آگاہی پیدا کرنے میں احتساب کا کردار (Role of Assessment in Self-Understanding)**

احتساب نہ صرف مشیر کے لیے بلکہ مراجع کے لیے بھی فائدہ مند ہوتی ہے۔

- مراجع اپنی صلاحیتوں اور کمزوریوں کو بہتر سمجھتا ہے۔
- اپنی دلچسپیوں اور رجحانات سے آگاہ ہوتا ہے۔
- خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے۔
- یہ خود آگاہی مشاورت کے مثبت نتائج میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

**رہنمائی اور پیشہ ورانہ انتخاب میں احتساب کردار**

## (Role of Assessment in Guidance and Career Counselling)

تعلیمی اور پیشہ ورانہ مشاورت میں تشخیص بہت اہم ہوتی ہے۔

- دلچسپیوں (Interests) اور صلاحیتوں (Aptitudes) کا جائزہ لیا جاتا ہے۔
- مناسب تعلیمی یا پیشہ ورانہ راستے کی نشاندہی کی جاتی ہے۔
- مستقبل کے فیصلوں میں مدد ملتی ہے۔

### احتساب کا اخلاقی اور پیشہ ورانہ کردار (Ethical Role of Assessment)

تشخیص کے استعمال میں اخلاقی اصولوں کی پابندی ضروری ہے:

- رازداری (Confidentiality) کو برقرار رکھنا
- غیر جانبداری (Objectivity) اختیار کرنا
- نتائج کو درست انداز میں پیش کرنا
- مراجع کی اجازت (Consent) حاصل کرنا

### مجموعی اہمیت (Overall Significance)

مشاورتی عمل میں تشخیص ایک ستون (Foundation) کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ نہ صرف مسئلے کی درست شناخت میں مدد دیتی ہے بلکہ مؤثر منصوبہ بندی، مداخلت، اور نتائج کے جائزے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ تشخیص مشاورت کے ہر مرحلے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ یہ مشیر کو درست معلومات فراہم کرتی ہے، جس کی بنیاد پر وہ مؤثر فیصلے کر سکتا ہے۔ ایک کامیاب مشاورتی عمل کے لیے ضروری ہے کہ تشخیص کو سائنسی، منظم اور اخلاقی اصولوں کے مطابق استعمال کیا جائے۔ اس طرح نہ صرف مراجع کے مسائل حل ہوتے ہیں بلکہ اس کی ذاتی اور پیشہ ورانہ ترقی بھی ممکن ہوتی ہے۔

مشاورت کے عمل میں احتساب ایک بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے بغیر مشاورت اندھیرے میں تیر چلانے کے مترادف ہے۔ صحیح تشخیص نہ صرف مسئلے کو واضح کرتی ہے بلکہ مؤثر حل تک پہنچنے کا راستہ بھی ہموار کرتی ہے۔ اس لیے ہر کامیاب مشاورت کے عمل میں تشخیص کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

---

## 1.8 خلاصہ (Summary)

---

نفسیاتی احتساب (Psychological Assessment) ایک منظم، سائنسی اور مسلسل عمل ہے جس کے ذریعے کسی فرد کی ذہنی صلاحیتوں، شخصیت، جذبات، رویّوں اور کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ جدید تعلیم اور مشاورت میں احتساب کو بنیادی اہمیت حاصل ہے کیونکہ یہ طلبہ اور افراد کی مکمل نشوونما، مسائل کی شناخت اور مؤثر رہنمائی میں مدد فراہم کرتا ہے۔ احتساب صرف ٹیسٹ لینے تک محدود نہیں بلکہ اس میں مشاہدہ، انٹرویو، سوالنامہ، کیس ہسٹری اور نفسیاتی ٹیسٹ جیسے مختلف طریقے شامل ہوتے ہیں۔ اس عمل کے ذریعے فرد کی

طاقتوں، کمزوریوں، دلچسپیوں اور صلاحیتوں کو سمجھا جاتا ہے تا کہ مناسب تعلیمی، پیشہ ورانہ اور نفسیاتی رہنمائی فراہم کی جاسکے۔

اس اکائی میں احتساب کے معنی، نوعیت اور اہمیت کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی Testing، Assessment اور Evaluation کے درمیان فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ نفسیاتی احتساب کے مختلف مقاصد جیسے تشخیص، پیش گوئی، رہنمائی، انتخاب، درجہ بندی اور خود آگاہی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مزید یہ کہ نفسیاتی احتساب کے استعمالات تعلیم، کیریئر کونسلنگ، کلینیکل نفسیات، تحقیق، تربیت اور رویّے کی تبدیلی جیسے شعبوں میں بیان کیے گئے ہیں۔

ایک اچھے ٹیسٹ کی بنیادی خصوصیات جیسے Reliability ، Validity اور Objectivity کو بھی وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اچھے ٹیسٹ کی دیگر خصوصیات مثلاً سادگی، جامعیت، عملیّت اور جانچ پذیری کا ذکر کیا گیا ہے۔ آخر میں مشاورت کے عمل میں احتساب کے کردار کو بیان کیا گیا ہے، جس میں مسئلے کی شناخت، منصوبہ بندی، فیصلہ سازی، پیش رفت کے جائزے اور نتائج کی تعین قدر شامل ہیں۔ مجموعی طور پر احتساب تعلیم اور مشاورت کے عمل کو زیادہ مؤثر، منظم اور سائنسی بناتا ہے۔

## 1.9 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ درجِ ذیل باتیں سیکھیں:

- احتساب کے مقاصد، نوعیت، اہمیت، مراحل اور طریقوں کو سمجھا۔
- مشاورت کے مختلف مراحل میں احتساب کے کردار، فوائد اور حدود کا جائزہ لیا۔
- جانچ (Testing) ، احتساب (Assessment) اور تعینِ قدر (Evaluation) کے باہمی فرق کو سمجھا۔
- نفسیاتی احتساب کے ذریعے ذہانت، دلچسپی، رجحانات، شخصیت، جذباتی کیفیت اور ممکنہ مسائل کی شناخت کی جاتی ہے۔
- نفسیاتی احتساب کا مقصد فرد کو سمجھنا، مسائل کی شناخت، رہنمائی، پیش گوئی اور خود آگاہی میں مدد فراہم کرنا ہے۔
- نفسیاتی احتساب کا استعمال تعلیم، مشاورت، کلینیکل نفسیات اور تحقیق میں کیا جاتا ہے۔
- اعتمادیت (Reliability) سے مراد ٹیسٹ کے نتائج کی مستقل مزاجی اور استحکام ہے۔
- اعتمادیت معلوم کرنے کے اہم طریقوں میں ٹیسٹ–ری ٹیسٹ، انٹر ریٹر، متوازی صورتوں، داخلی ہم آہنگی اور نصف تقسیم شامل ہیں۔
- معتبریت (Validity) سے مراد یہ ہے کہ ٹیسٹ واقعی اسی خصوصیت کو ناپتا ہے جسے ناپنے کے لیے بنایا گیا ہے۔
- معتبریت کی بنیادی اقسام میں مواد کی معتبریت، تعمیری معتبریت اور معیار سے متعلق معتبریت شامل ہیں۔
- معروضیت (Objectivity) اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ٹیسٹ کے نتائج ذاتی رائے، تعصب یا جذبات سے متاثر نہ ہوں۔
- اعتمادیت اور معتبریت میں گہرا تعلق ہے؛ معتبر نتائج کے لیے اعتمادیت بنیادی شرط ہے۔
- مشاورت میں احتساب کے ذریعے مراجع کی شخصیت، جذبات، رویّوں، مسائل، ضروریات اور حالات کو بہتر طور پر سمجھا جاتا ہے۔
- احتساب کی مدد سے مسئلے کی درست شناخت کر کے مؤثر رہنمائی اور مناسب حل فراہم کیا جاسکتا ہے۔
- احتساب رہنمائی و مشاورت کے عمل کا ایک بنیادی اور ناگزیر جزو ہے۔

## 1.10 فرہنگ(Glossary)

| | |
|---|---|
| احتساب (Assessment) | کسی فرد کی صلاحیتوں اور کارکردگی کا منظم جائزہ لینا۔ |
| جانچ (Testing) | سوالات یا امتحان کے ذریعے معلومات جانچنے کا عمل۔ |
| مشاورات(Counselling) | مسائل کے حل کے لیے رہنمائی فراہم کرنے کا عمل۔ |
| مشاہدہ (Observation) | کسی فرد کے رویّے کا مشاہدہ کرنا۔ |
| انٹرویو (Interview) | سوال وجواب کے ذریعے معلومات حاصل کرنا۔ |
| سوالنامہ (Questionnaire) | تحریری سوالات کے ذریعے معلومات حاصل کرنے کا طریقہ۔ |
| تشخیص (Diagnosis) | مسئلے یا بیماری کی تشخیص کرنا۔ |
| رہنمائی (Guidance) | درست رہنمائی اور مشورہ فراہم کرنا۔ |

## 1.11 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

**معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)**

1. نفسیاتی احتساب کیا ہے؟

(a) کھیل (b) سائنسی جائزہ (c) تفریح (d) سزا

2. قابل اعتمادیت(Reliability) سے کیا مراد ہے؟

(a) خوبصورتی (b) رفتار (c) استحکام (d) کامیابی

3. ٹیسٹ کس چیز کی پیمائش کرتا ہے؟

(a) رویے (b) صلاحیت (c) ذہانت (d) درجہ بالا سبھی

4. معتبریت کا مطلب ہے:

(a) استحکام (b) طاقت (c) یادداشت (d) صحیح پیمائش

5. کونسلنگ میں احتساب کیوں ضروری ہے؟

(a) وقت ضائع کرنے کے لیے (b) آرام کے لیے (c) کھیلنے کے لیے (d) مسئلہ سمجھنے کے لیے

6. احتساب (Assessment) کی نوعیت کیا ہے؟

(a) جامع (b) محدود (c) بے ترتیب (d) وقتی

7. تعین قدر کی بنیاد پر کس عمل کو اپنایا جاتا ہے؟

(a)سوال پوچھنا (b) مشاہدہ کرنا (c)فیصلہ کرنا (d)انٹرویو لینا

8. کران بیک آلفہ (Cronbach's Alpha) کس سے متعلق ہے؟

(a)معتبریت (b)داخلی ہم آہنگی (c)ذہانت (d)مشاہدہ

9. Comprehensive Test سے کیا مراد ہے؟

(a)مختصر ٹیسٹ (b)صرف آسان سوالات (c) تمام اہم موضوعات کا احاطہ (d) زبانی امتحان

10. Face Validity کیا ظاہر کرتی ہے؟

(a) نمبر نگ (b)مشکل سوالات (c) ظاہری طور پر ٹیسٹ کی موزونیت (d)امتحان کا وقت

**مختصر جواب کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)**

1. نفسیاتی احتساب سے کیا مراد ہے؟
2. قابل اعتمادیت کی تعریف لکھیں۔
3. احتساب کی دو خصوصیات بیان کریں۔
4. جانچ اور احتساب میں فرق لکھیں۔
5. معتبریت (Validity) کیا ہے؟
6. معروضیت کیوں ضروری ہے؟
7. مشاورت میں احتساب کا کیا کردار ہے؟
8. مشاہدہ کیا ہے؟
9. نفسیاتی احتساب کے دو استعمالات لکھیں۔
10. ایک اچھے ٹیسٹ کی دو خصوصیات لکھیں۔

**طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)**

1. نفسیاتی احتساب کے معنی، نوعیت اور اہمیت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔
2. جانچ، احتساب اور تعین قدر کے درمیان فرق بیان کریں۔
3. نفسیاتی احتساب کے مقاصد اور استعمالات پر تفصیل سے روشنی ڈالیں۔
4. قابل اعتمادیت، معتبریت اور معروضیت کی وضاحت مثالوں کے ساتھ کریں۔
5. مشاورت کے عمل میں احتساب کے کردار پر جامع مضمون لکھیں۔

**معروضی سوالات کے جوابات (Answer Key of MCQs)**

| سوال | 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 | 8 | 9 | 10 |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|

| | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | | | | | نمبر |
| C | C | B | C | A | D | D | D | C | B | جوابات |

## 1.12 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)


1. Chandra, R. (2002). Guidance and Counselling, Kalpaz Publication, New Delhi
2. Oberai, S.C. (2007). Educational Vocational Guidance and Counselling, International Publishing House, Meerut
3. Musa, M.M and Rasheed, S. (2008). Assessment, Guidance and Research (in Urdu), Jeedran Publication, Lahore
4. Musa, M.M and Rasheed, S. (2008). Guidance and Counselling (in Urdu), Jeedran Publication, Lahore
5. Sharma, R.A. (2007). Fundamental of Guidance and Counselling, R. Lal. Book Depot, Meerut
6. Sharma, R.N. (2004). Guidance and Counselling, Surjeet Publication, Delhi
7. Shrivastava, K.K. (2006). Principles of Guidance and Counselling, Kanishka Publishers, Delhi

# اکائی 2۔ احتساب کے آلات کی اقسام اور درجہ بندی

(Types and Classification of Assessment Tools)

اکائی کے اجزاء:


2.0 تمہید (Introduction)

2.1 مقاصد (Objectives)

2.2 معیاری اور غیر معیاری آلات (Standardized and Non- Standardized Tools)

2.3 نارم ریفرنسڈ ٹیسٹس اور کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس

(Norm-Referenced Tests and Criterion-Referenced Tests)

2.4 نفسیاتی احتساب کے اقسام (Types of Assessment)

2.5 سیلف رپورٹ انوینٹریز، رٹینگ اسکیل، انٹرویو

Self report inventories, rating scales and interviews

2.6 مشاہداتی طریقے اور چیک لسٹ (Observation methods and checklist)

2.7 خلاصہ (Summary)

2.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

2.9 فرہنگ (Glossary)

2.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

2.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)


## 2.0 تمہید (Introduction)

اس اکائی میں تعلیمی اور نفسیاتی احتساب (Assessment) کے مختلف اقسام اور اُن کی درجہ بندی کو مفصل طور پر پیش کیا جائے گا۔ تعلیمی نظام میں طلبہ کی کارکردگی، صلاحیتوں، رویّوں اور شخصی خصوصیات کو سمجھنے کے لیے مختلف احتسابی آلات (Assessment Tools) استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان آلات کے ذریعے اساتذہ اور ماہرینِ نفسیات نہ صرف سیکھنے کے نتائج کا اندازہ لگاتے ہیں بلکہ تدریسی عمل کو بہتر بنانے میں بھی مدد حاصل کرتے ہیں۔

اس اکائی میں معیاری (Standardized) اور غیر معیاری (Non-standardized) آلات کے درمیان فرق کو واضح کیا جائے گا،

ساتھ ہی Norm-referenced اور Criterion-referenced ٹیسٹ کی وضاحت بھی کی جائے گی۔ مزید برآں، مختلف اقسام کے احتساب جیسے ذہانت (Intelligence)، رجحان (Aptitude)، شخصیت (Personality) اور تعلیمی کامیابی (Achievement) کے ٹیسٹ کا تعارف پیش کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ Self-report inventories، ریٹنگ اسکیل (Rating scales) انٹرویو (Interviews)، مشاہداتی طریقے (Observation methods) اور چیک لسٹ (Checklists) جیسے اہم طریقہ کار پر بھی روشنی ڈالی جائے گی۔ یہ اکائی طلبہ کو احتساب کے مختلف طریقوں کو سمجھنے، ان کے مناسب استعمال کو پہچاننے اور تعلیمی و نفسیاتی میدان میں ان کی افادیت کو جاننے میں مدد فراہم کرے گا۔

## 2.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- احتساب کے مختلف آلات کی درجہ بندی کو سمجھ سکیں۔
- معیاری (Standardized) اور غیر معیاری (Non-standardized) آلات کے درمیان فرق واضح کر سکیں۔
- Norm-referenced اور Criterion-referenced ٹیسٹ کی خصوصیات بیان کر سکیں۔
- ذہانت، رجحان، شخصیت اور تعلیمی کامیابی کے مختلف ٹیسٹ کی وضاحت کر سکیں۔
- Self-report inventories، ریٹنگ اسکیل (Rating scales) اور انٹرویو (Interviews) کے استعمال کو سمجھ سکیں۔
- مشاہداتی طریقے (Observation methods) اور چیک لسٹ (Checklists) کی اہمیت اور عملی استعمال بیان کر سکیں۔
- مختلف تعلیمی اور نفسیاتی حالات میں احتساب کے آلات کا انتخاب کر سکیں اور اس کی آفادیت کو پہچان سکیں۔

## 2.2 معیاری اور غیر معیاری آلات (Standardized and Non- Standardized Tools)

معیاری (Standardized) اور غیر معیاری (Non-standardized) آلات نفسیاتی اور تعلیمی احتساب میں معلومات حاصل کرنے کے اہم ذرائع ہیں۔ ان آلات کے ذریعے افراد کی صلاحیتوں، رویوں، دلچسپیوں اور کارکردگی کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ معیاری آلات سائنسی اصولوں اور مقررہ طریقۂ کار کے مطابق تیار کیے جاتے ہیں، جبکہ غیر معیاری آلات میں لچک اور غیر رسمی انداز زیادہ پایا جاتا ہے۔ دونوں اقسام کے آلات اپنی نوعیت، مقصد اور استعمال کے اعتبار سے احتسابی عمل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ درجِ ذیل میں معیاری (Standardized) اور غیر معیاری (Non-standardized) آلات کے بارے میں تفصیل دی گئی ہے۔

### 2.2.1 معیاری آلات (Standardized Tools):

معیاری آلات پیمائش کے وہ آلات ہوتے ہیں جنہیں باقاعدہ معیاری طریقے یا سائنسی طریقے سے تیار کیا جاتا ہے۔ ان کی تیاری کے دوران اعتمادیت (reliability) اور معتبریت (validity) کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ ان آلات کے لیے واضح ہدایات، اسکورنگ کا نظام، اور نارمز (norms) پہلے سے مقرر ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر تعلیمی یا نفسیاتی ٹیسٹ جو بڑے پیمانے پر استعمال کیے جاتے ہیں، جیسے IQ ٹیسٹ

، Personality ٹیسٹ یا Achievement ٹیسٹ، معیاری آلات کی مثال ہیں۔ ان کا فائدہ یہ ہے کہ مختلف افراد یا گروہوں کے نتائج کو آسانی سے آپس میں موازنہ کیا جاسکتا ہے اور نتائج زیادہ قابلِ اعتماد ہوتے ہیں۔

### 2.2.2 غیر معیاری آلات (Non-standardized Tools):

غیر معیاری آلات وہ آلات ہوتے ہیں جو کسی خاص مقصد یا محدود اور مخصوص صورتحال کے لیے تیار کیے جاتے ہیں اور جن کی تشکیل میں معیاری طریقہ یا سائنسی طریقہ مکمل طور پر اپنایا نہیں جاتا۔ ان میں اعتمادیت (reliability) اور معتبریت (validity) کی ضمانت کم ہوتی ہے اور نہ ہی ان کے لیے کوئی طے شدہ نارمز (norms) موجود ہوتے ہیں۔ اس قسم کے آلات میں اساتذہ کے خود بنائے گئے سوالیہ پرچے، انٹرویوز، یا غیر رسمی مشاہداتی جدول شامل ہو سکتے ہیں۔ یہ آلات زیادہ لچکدار ہوتے ہیں اور کسی خاص حالات میں مفید ثابت ہوتے ہیں، لیکن ان کے نتائج عام طور پر عمومی موازنہ کے لیے زیادہ قابلِ اعتماد نہیں ہوتے۔

### 2.2.3 معیاری اور غیر معیاری آلات میں فرق

(Difference between Standardized and Non-Standardized Tools):

معیاری اور غیر معیاری آلات کے درمیان فرق درجہ ذیل ہے:

- معیاری اور غیر معیاری آلات کے درمیان بنیادی فرق یہ ہے کہ معیاری آلات سائنسی اور معیاری اصولوں کے تحت تیار کیے جاتے ہیں اور ان کی اعتمادیت اور معتبریت ثابت شدہ ہوتی ہے، جبکہ غیر معیاری آلات میں اعتمادیت اور معتبریت ثابت شدہ نہیں ہوتی ہے۔
- معیاری آلات میں اسکورنگ اور تشریح کے واضح اصول ہوتے ہیں اور ان کے نتائج کا موازنہ ممکن ہوتا ہے، جبکہ غیر معیاری آلات میں ایسا نظام واضح نہیں ہوتا۔
- معیاری آلات زیادہ قابلِ اعتماد اور عمومی استعمال کے لیے موزوں ہوتے ہیں، جبکہ غیر معیاری آلات مخصوص حالات یا محدود مقاصد کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔
- معیاری آلات عام طور پر بڑے پیمانے پر استعمال کے لیے بنائے جاتے ہیں، اس لیے ان کی تیاری میں مختلف آبادیوں کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے، جبکہ غیر معیاری آلات اکثر کسی خاص کلاس، ادارے یا صورتحال تک محدود ہوتے ہیں۔
- معیاری آلات میں نتائج کو ایک مقررہ معیار کے مطابق نتائج کی تشری کیا جاتا ہے، جب کہ غیر معیاری آلات میں نتائج کی تشریح زیادہ تر استعمال کرنے والے کے تجربے اور رائے پر منحصر ہوتی ہے۔
- اس کے علاوہ معیاری آلات وقت کے ساتھ کم تبدیل ہوتے ہیں کیونکہ وہ پہلے سے طے شدہ اصولوں پر مبنی ہوتے ہیں، جبکہ غیر معیاری آلات میں ضرورت کے مطابق فوری تبدیلی یا ترمیم کی جاسکتی ہے۔
- مزید یہ کہ معیاری آلات تحقیق (research) کے لیے زیادہ موزوں سمجھے جاتے ہیں، جبکہ غیر معیاری آلات تدریسی یا روزمرہ

جائزے کے لیے زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔

## 2.3 نارم ریفرنسڈ ٹیسٹس اور کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس

(Norm-Referenced Tests and Criterion--Referenced Tests)

نارم ریفرنسڈ ٹیسٹس (Norm-Referenced Tests) اور کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس (Criterion-Referenced Tests) تعلیمی و نفسیاتی پیمائش کی اہم اقسام ہیں۔ ان ٹیسٹس کے ذریعے طلبہ یا افراد کی کارکردگی کا مختلف انداز میں جائزہ لیا جاتا ہے۔ نارم ریفرنسڈ ٹیسٹس میں فرد کی کارکردگی کو دوسرے افراد سے موازنہ کیا جاتا ہے، جبکہ کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس میں پہلے سے مقرر کردہ معیار کی بنیاد پر جانچ کی جاتی ہے۔ دونوں اقسام کے ٹیسٹس تدریسی عمل، تشخیص اور تعلیمی فیصلوں میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ درجِ ذیل میں نارم ریفرنسڈ ٹیسٹس (Norm-Referenced Tests) اور کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس (Criterion-Referenced Tests) کے بارے میں تفصیل دی گئی ہے۔

### 2.3.1 نارم ریفرنسڈ ٹیسٹس (Norm-Referenced Tests):

نارم ریفرنسڈ ٹیسٹس وہ امتحانات ہوتے ہیں جن میں کسی طالبِ علم کی کارکردگی کا موازنہ دوسرے طلبہ کے گروہ (norm group) کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اس میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ ایک فرد باقی لوگوں کے مقابلے میں کہاں کھڑا ہے، مثلاً اوسط سے اوپر یا نیچے۔ ایسے ٹیسٹس عام طور پر معیاری (standardized) ہوتے ہیں، جن کے لیے پہلے سے نارمز، اسکورنگ طریقہ اور تشریح کے اصول موجود ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر مقابلہ جاتی امتحانات یا بڑے پیمانے کے داخلہ ٹیسٹس۔ ان کا مقصد درجہ بندی (ranking) اور انتخاب (selection) ہوتا ہے، نہ کہ صرف یہ دیکھنا کہ طالب علم نے کتنا سیکھا۔

### 2.3.2 کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس (Criterion-Referenced Tests):

کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس میں طالبِ علم کی کارکردگی کا موازنہ کسی مخصوص معیار (criterion) یا سیکھنے کے اہداف سے کیا جاتا ہے، نہ کہ دوسرے طلبہ سے۔ اس میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ طالب علم نے مطلوبہ مہارت یا علم حاصل کیا ہے یا نہیں، مثلاً پاس یا فیل، یا mastery level تک پہنچنا۔ یہ ٹیسٹس معیاری بھی ہو سکتے ہیں اور غیر معیاری بھی، اس بات پر منحصر ہے کہ انہیں کس طرح تیار کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر کلاس ٹیسٹ یا اسائنمنٹ جو کسی خاص سبق کی سمجھ کو جانچنے کے لیے بنائے جاتے ہیں۔

### 2.3.3 نارم ریفرنسڈ ٹیسٹس اور کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس میں فرق

(Difference between Norm-Referenced Tests and Criterion-Referenced Tests)

نارم ریفرنسڈ ٹیسٹس اور کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس کے درمیان فرق درجہ ذیل ہے:

- نارم ریفرنسڈ ٹیسٹس میں مقابلے اور درجہ بندی پر توجہ ہوتی ہے، جبکہ کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس میں سیکھنے کے معیار کو حاصل

کرنے پر توجہ ہوتی ہے۔

- نارم ریفرنسڈ ٹیسٹس میں ایک طالب علم کی کامیابی دوسرے طلبہ کی کارکردگی پر منحصر ہوتی ہے، جب کہ کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس میں ہر طالب علم کو ایک مقررہ معیار کے مطابق جانچا جاتا ہے۔
- نارم ریفرنسڈ ٹیسٹس زیادہ تر معیاری آلات (standardized tools) کا حصہ ہوتے ہیں کیونکہ ان میں نارمز ضروری ہوتے ہیں، جبکہ کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس دونوں طرح کے معیاری آلات (standardized tools) اور غیر معیاری آلات (non- standardized tools) میں شامل ہوسکتے ہیں، اس لیے یہ زیادہ لچکدار ہوتے ہیں اور تدریسی مقاصد کے لیے زیادہ موزوں سمجھے جاتے ہیں۔
- نارم ریفرنسڈ ٹیسٹس میں اسکورز عام طور پر percentile ، rank یا standard score کی صورت میں پیش کیے جاتے ہیں، جبکہ کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس میں نتائج زیادہ تر grades ، percentages کی شکل میں ہوتے ہیں۔
- نارم ریفرنسڈ ٹیسٹس میں سوالات اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ طلبہ کے درمیان فرق واضح ہو سکے، اس کے برعکس کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس میں سوالات براہِ راست سیکھنے کے مقاصد کو جانچنے کے لیے تیار کیے جاتے ہیں۔
- مزید یہ کہ نارم ریفرنسڈ ٹیسٹس میں کامیابی کی شرح محدود ہو سکتی ہے کیونکہ سب کو اعلیٰ درجہ نہیں مل سکتا، جبکہ کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس میں تمام طلبہ کامیاب ہوسکتے ہیں اگر وہ مقررہ معیار پورا کرلیں۔

اس کے علاوہ نارم ریفرنسڈ ٹیسٹس زیادہ تر سلیکشن اور مقابلے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، جبکہ کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس تدریسی بہتری، فیڈبیک اور سیکھنے کی پیش رفت معلوم کرنے کے لیے زیادہ مفید ہوتے ہیں۔

## 2.4 نفسیاتی احتساب کے اقسام (Types of Assessment)

نفسیاتی احتساب میں مختلف قسم کے احتسابات استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ فرد کی ذہنی صلاحیتوں، شخصیت، دلچسپیوں، کارکردگی اور سیکھنے کی سطح کو سمجھا جاسکے۔ ہر قسم کا احتساب کسی خاص پہلو کی پیمائش کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ذہانت (Intelligence) کے احتساب سے ذہنی صلاحیت معلوم کی جاتی ہے، جبکہ رجحان (Aptitude) کا احتساب مستقبل میں کسی کام کو سیکھنے کی قابلیت جانچتا ہے۔ اسی طرح شخصیت (Personality) کا احتساب فرد کے رویوں اور جذباتی خصوصیات کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے، اور کامیابی (Achievement) کا احتساب تعلیمی یا عملی کارکردگی کی پیمائش کرتا ہے۔ یہ تمام اقسام تعلیم، رہنمائی، مشاورت اور نفسیاتی تحقیق میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

### 2.4.1 .0 ذہانت کا ٹیسٹ (Intelligence Test) :

ذہانت کا ٹیسٹ نفسیاتی احتساب (Psychological Assessment) کا ایک نہایت اہم اور وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والا آلہ ہے جس کے ذریعے کسی فرد کی ذہنی صلاحیتوں، سیکھنے کی قابلیت، مسئلہ حل کرنے کی مہارت، استدلال، یادداشت، فہم اور فیصلہ سازی کی صلاحیت کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ ذہانت انسان کی مجموعی ذہنی استعداد کو ظاہر کرتی ہے اور یہی صلاحیت فرد کو نئے حالات سے مطابقت پیدا

کرنے، مسائل حل کرنے اور مؤثر انداز میں سوچنے میں مدد دیتی ہے۔ نفسیات میں ذہانت کے ٹیسٹس تعلیمی رہنمائی، کلینیکل تشخیص، پیشہ ورانہ انتخاب، خصوصی تعلیم، تحقیق اور مشاورت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان ٹیسٹس کے ذریعے طلبہ کی ذہنی سطح، سیکھنے کی رفتار، ذہین یا کمزور طلبہ کی شناخت اور ذہنی معذوری یا غیر معمولی ذہانت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ذہانت کے ٹیسٹس ماہرینِ نفسیات کو فرد کی ذہنی صلاحیتوں کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے اور اس کے مطابق رہنمائی، تدریس یا علاج فراہم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ ذہانت کا ٹیسٹ ایک ایسا نفسیاتی آلہ ہے جس کے ذریعے فرد کی ذہنی صلاحیتوں، استدلال، فہم، سیکھنے کی قابلیت، مسئلہ حل کرنے کی مہارت اور عمومی ذہانت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

### 2.4.1.1 نفسیات میں ذہانت کے ٹیسٹ کی اہمیت (Importance of Intelligence Test in Psychology)

نفسیات میں ذہانت کے ٹیسٹس کو نہایت اہم مقام حاصل ہے کیونکہ ان کے ذریعے فرد کی ذہنی صلاحیتوں، تعلیمی قابلیت اور سیکھنے کی استعداد کو سمجھا جاسکتا ہے۔ ماہرینِ نفسیات ان ٹیسٹس کو تعلیمی تشخیص، خصوصی تعلیم، مشاورت، پیشہ ورانہ رہنمائی اور کلینیکل نفسیات میں استعمال کرتے ہیں۔ تعلیمی میدان میں یہ ٹیسٹس ذہین، اوسط اور کمزور طلبہ کی شناخت میں مدد دیتے ہیں، جس سے اساتذہ مناسب تدریسی حکمتِ عملی اختیار کرسکتے ہیں۔ کلینیکل نفسیات میں ذہنی معذوری، سیکھنے کی مشکلات اور دماغی مسائل کی تشخیص کے لیے یہ ٹیسٹس اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ صنعتی اور تنظیمی نفسیات میں ملازمت کے انتخاب اور تربیت کے لیے بھی ذہانت کے ٹیسٹس استعمال کیے جاتے ہیں۔ تحقیقی میدان میں ذہانت، سیکھنے اور ذہنی نشوونما کے مطالعے میں یہ ٹیسٹس بہت مفید سمجھے جاتے ہیں۔

### 2.4.1.2 ذہانت کے ٹیسٹ کے مقاصد (Objectives of Intelligence Test):

ذہانت کے ٹیسٹ کے مقاصد درج ذیل ہے:

- فرد کی ذہنی صلاحیت کا اندازہ لگانا۔
- ذہین اور کمزور طلبہ کی شناخت کرنا۔
- تعلیمی اور پیشہ ورانہ رہنمائی فراہم کرنا۔
- ذہنی معذوری یا غیر معمولی ذہانت کی تشخیص کرنا۔
- سیکھنے کے مسائل کی نشاندہی کرنا۔
- تحقیق کے لیے معلومات فراہم کرنا۔
- مشاورت اور نفسیاتی علاج میں مدد دینا۔

### 2.4.1.3 ذہانت کے ٹیسٹ کی خصوصیات (Characteristics of Intelligence Test)

- یہ ٹیسٹ فرد کی مختلف ذہنی صلاحیتوں جیسے یادداشت، استدلال، توجہ، فہم اور مسئلہ حل کرنے کی مہارت کا اندازہ لگاتا ہے۔
- زیادہ تر ذہانت کے ٹیسٹس معیاری (Standardized) ہوتے ہیں، یعنی ان کے سوالات، اسکورنگ اور تشریح کے اصول پہلے

سے مقرر ہوتے ہیں۔

- ذہانت کے ٹیسٹ کے نتائج عموماً IQ (Intelligence Quotient) یا عددی اسکور کی صورت میں ظاہر کیے جاتے ہیں۔
- یہ ٹیسٹ افراد کی ذہنی صلاحیتوں میں موجود فرق کو واضح کرتا ہے۔
- ذہانت کے ٹیسٹس تعلیمی کارکردگی اور سیکھنے کی صلاحیت کے بارے میں اندازہ فراہم کرتے ہیں۔

### 2.4.1.4 ذہانت کے ٹیسٹ کی اقسام (Types of Intelligence Test)

- **انفرادی ذہانت ٹیسٹ (Individual Intelligence Test)** : یہ ٹیسٹ ایک وقت میں صرف ایک فرد پر لیا جاتا ہے۔ ماہرِ نفسیات فرد کے ساتھ براہِ راست کام کرتا ہے اور اس کی کارکردگی، رویے اور ردِّ عمل کا تفصیلی مشاہدہ کرتا ہے۔ یہ ٹیسٹس زیادہ قابلِ اعتماد سمجھے جاتے ہیں کیونکہ ان میں فرد کی ذہنی کیفیت اور کارکردگی کا گہرائی سے جائزہ لیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر Stanford-Binet Intelligence Scales ایک مشہور انفرادی ذہانت ٹیسٹ ہے۔
- **گیروہی یا اجتماعی ذہانت ٹیسٹ (Group Intelligence Test)**: یہ ٹیسٹ ایک ہی وقت میں کئی افراد پر لیا جاتا ہے۔ سوالات تحریری شکل میں دیے جاتے ہیں اور تمام افراد ایک ساتھ جواب دیتے ہیں۔ یہ طریقہ وقت اور اخراجات کی بچت کرتا ہے، اسی لیے تعلیمی اداروں اور فوجی انتخاب میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اسکولوں میں طلبہ کے ذہنی معیار کا اجتماعی جائزہ۔
- **زبانی ذہانت ٹیسٹ (Verbal Intelligence Test)** اس قسم کے ٹیسٹ میں سوالات زبان اور الفاظ پر مبنی ہوتے ہیں۔ اس میں الفاظ کے معنی، جملوں کی تکمیل، عمومی معلومات اور استدلالی سوالات شامل ہوتے ہیں۔ یہ ٹیسٹ ان افراد کے لیے موزوں ہے جو زبان کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ مثال کے طور پر مترادفات، متضاد الفاظ اور عبارت فہمی کے سوالات۔
- **غیر زبانی ذہانت ٹیسٹ (Non-Verbal Intelligence Test)** اس ٹیسٹ میں تصاویر، اشکال، ڈیزائن اور علامتوں کی مدد سے ذہانت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہ ان افراد کے لیے مفید ہے جو زبان میں کمزور ہوں یا مختلف ثقافتی پس منظر رکھتے ہوں۔ مثال کے طور پر Raven's Progressive Matrices ایک مشہور غیر زبانی ذہانت ٹیسٹ ہے۔
- **کارکردگی ذہانت ٹیسٹ (Performance Intelligence Test)**: اس قسم میں عملی سرگرمیوں، اشکال، بلاکس یا تصویری مواد کے ذریعے ذہانت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہ ٹیسٹ بچوں، کم تعلیم یافتہ افراد یا زبان کے مسائل رکھنے والے افراد کے لیے مفید سمجھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر بلاک ڈیزائن، تصویری ترتیب یا پزل حل کرنا۔

### 2.4.1.5 ذہانت کے ٹیسٹ کے فوائد (Advantages of Intelligence Test)

- یہ فرد کی ذہنی سطح اور سیکھنے کی قابلیت کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔
- طلبہ کے لیے مناسب تعلیمی پروگرام اور تدریسی حکمتِ عملی منتخب کرنے میں مدد دیتا ہے۔
- ذہنی کمزوری، غیر معمولی ذہانت اور سیکھنے کے مسائل کی تشخیص ممکن ہوتی ہے۔

- فرد کی ذہنی صلاحیتوں کے مطابق پیشہ منتخب کرنے میں مدد دیتا ہے۔
- نفسیاتی اور تعلیمی تحقیق میں اہم معلومات فراہم کرتا ہے۔

### 2.4.1.6 ذہانت کے ٹیسٹ کی محدودیات (Limitations of Intelligence Test)

- یہ ٹیسٹ تخلیقی صلاحیت، جذباتی ذہانت اور سماجی مہارتوں کو مکمل طور پر ظاہر نہیں کرتا اور اس طرح ذہانت کے تمام پہلوں کا احاطہ نہیں کرتا۔
- بعض ٹیسٹس مخصوص ثقافت یا زبان سے متاثر ہوسکتے ہیں۔
- بے چینی، خوف یا تھکن فرد کی کارکردگی پر اثر انداز ہوسکتے ہیں۔
- اگر ماہرِ نفسیات مناسب تربیت یافتہ نہ ہو تو نتائج کی غلط تشریح ہوسکتی ہے۔
- یہ ٹیسٹ فرد کی موجودہ ذہنی حالت کا اندازہ لگاتا ہے، جو وقت کے ساتھ بدل سکتی ہے۔

ذہانت کا ٹیسٹ نفسیاتی احتساب کا ایک اہم اور مؤثر ذریعہ ہے جو فرد کی ذہنی صلاحیتوں، سیکھنے کی قابلیت اور مسئلہ حل کرنے کی مہارت کا جائزہ لینے میں مدد دیتا ہے۔ اگرچہ ان ٹیسٹس میں کچھ محدودیات موجود ہیں، لیکن معیاری طریقۂ کار اور درست تشریح کے ذریعے یہ تعلیم، نفسیات، مشاورت اور تحقیق میں نہایت مفید نتائج فراہم کرتے ہیں۔

### 2.4.2.0 فطری رجحان کی جانچ (Aptitude Test) :

فطری رجحان کی جانچ یا استعداداتی ٹیسٹ نفسیاتی اور تعلیمی احتساب (Psychological and Educational Assessment) کا ایک اہم آلہ ہے جس کے ذریعے کسی فرد کی فطری صلاحیتوں، سیکھنے کی قابلیت اور مستقبل میں کسی خاص شعبے میں کامیابی حاصل کرنے کی استعداد کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ یہ ٹیسٹ اس بات کو جانچتا ہے کہ فرد کسی مخصوص مہارت، پیشے یا تعلیمی میدان میں کتنی جلدی اور کامیابی کے ساتھ سیکھ سکتا ہے۔

فطری رجحان کی جانچ تعلیمی رہنمائی، پیشہ ورانہ انتخاب، ملازمت کے انتخاب، فوجی خدمات، صنعتی تنظیموں اور نفسیاتی تحقیق میں وسیع پیمانے پر استعمال ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے طلبہ اور افراد کی پوشیدہ صلاحیتوں کو سمجھنے اور ان کے لیے مناسب تعلیمی یا پیشہ ورانہ راستے منتخب کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ ٹیسٹ موجودہ علم کے بجائے فرد کی مستقبل میں سیکھنے اور کامیابی حاصل کرنے کی صلاحیت کا اندازہ لگاتا ہے، اسی لیے اسے Achievement Test سے مختلف سمجھا جاتا ہے۔

اس طرح سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ فطری رجحان کی جانچ ایک ایسا نفسیاتی آلہ ہے جس کے ذریعے کسی فرد کی مخصوص صلاحیت، قابلیت یا مستقبل میں کسی خاص کام یا شعبے میں کامیابی حاصل کرنے کی استعداد کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

### 2.4.2.1 نفسیات میں فطری رجحان کی جانچ کی اہمیت (Importance of Aptitude Test in Psychology)

نفسیات میں فطری رجحان کی جانچ کو بہت اہم مقام حاصل ہے کیونکہ اس کے ذریعے افراد کی صلاحیتوں، قابلیتوں اور مستقبل کی کامیابی کے امکانات کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ ماہرینِ نفسیات اور مشیران ان ٹیسٹس کو تعلیمی اور پیشہ ورانہ رہنمائی کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ تعلیمی میدان میں طلبہ کی ذہنی صلاحیتوں اور دلچسپیوں کے مطابق مضامین اور کیریئر کا انتخاب کرنے میں یہ ٹیسٹ بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ صنعتی اور تنظیمی نفسیات میں ملازمین کے انتخاب اور تربیت کے لیے فطری رجحان کی جانچ استعمال کیے جاتے ہیں۔ کلینیکل اور تحقیقی میدان میں بھی یہ ٹیسٹ افراد کی ذہنی قابلیتوں اور کارکردگی کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ اس طرح فطری رجحان کی جانچ نفسیات میں رہنمائی، انتخاب، تشخیص اور تحقیق کے عمل کو مؤثر بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

### 2.4.2.2 فطری رجحان کی جانچ کے مقاصد (Objectives of Aptitude Test):

اس کے مقاصد درج ذیل ہے:

- فرد کی صلاحیتوں اور استعداد کا جائزہ لینا۔
- مناسب تعلیمی اور پیشہ ورانہ رہنمائی فراہم کرنا۔
- مستقبل کی کامیابی کی پیش گوئی کرنا۔
- مختلف شعبوں کے لیے موزوں افراد کا انتخاب کرنا۔
- طلبہ کی دلچسپیوں اور قابلیت کو سمجھنا۔
- تربیت اور ملازمت کے انتخاب میں مدد دینا۔
- تحقیق کے لیے معلومات فراہم کرنا۔

### 2.4.2.3 فطری رجحان کی جانچ کی خصوصیات (Characteristics of Aptitude Test):

اس کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

- یہ ٹیسٹ فرد کی قدرتی یا پیدائشی صلاحیتوں کا اندازہ لگاتا ہے، جیسے عددی صلاحیت، لسانی قابلیت، موسیقی کی استعداد یا مکینیکل مہارت۔
- فطری رجحان کی جانچ یہ اندازہ لگانے میں مدد دیتا ہے کہ فرد مستقبل میں کسی خاص میدان میں کس حد تک کامیاب ہو سکتا ہے۔
- زیادہ تر فطری رجحان کی جانچ معیاری ہوتے ہیں، یعنی ان کے سوالات، اسکورنگ اور تشریح کے اصول پہلے سے مقرر ہوتے ہیں۔
- یہ ٹیسٹ صرف ایک نہیں بلکہ مختلف ذہنی اور عملی صلاحیتوں کو جانچ سکتا ہے۔
- تعلیمی اور پیشہ ورانہ رہنمائی فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

### 2.4.2.4 فطری رجحان کی جانچ کی اقسام (Types of Aptitude Test):

فطری رجحان کی جانچ کی اقسام درجِ ذیل ہے:

- **تعلیمی استعداد ٹیسٹ (Scholastic Aptitude Test):** یہ ٹیسٹ طلبہ کی تعلیمی صلاحیتوں اور سیکھنے کی قابلیت کا جائزہ لینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے معلوم کیا جاتا ہے کہ طالب علم مختلف مضامین میں کس حد تک کامیاب ہو سکتا ہے۔ یہ ٹیسٹ خاص طور پر کالج اور یونیورسٹی میں داخلے کے عمل میں اہمیت رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر ریاضی، زبان اور استدلالی سوالات پر مشتمل امتحانات۔
- **عددی استعداد ٹیسٹ (Numerical Aptitude Test)** اس قسم کا ٹیسٹ فرد کی اعداد، حساب اور ریاضیاتی مسائل حل کرنے کی صلاحیت کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ ٹیسٹ بینکنگ، انجینئرنگ، اکاؤنٹنگ اور سائنسی شعبوں میں موزوں افراد کے انتخاب کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ریاضی کے سوالات، فیصد، تناسب اور عددی تجزیہ سے متعلق مسائل۔
- **لسانی استعداد ٹیسٹ (Verbal Aptitude Test)** یہ ٹیسٹ زبان کو سمجھنے، الفاظ کے استعمال، مطالعہ اور اظہار کی صلاحیت کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ صحافت، تدریس، قانون اور ابلاغ کے شعبوں میں مفید سمجھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر الفاظ کے معنی، جملوں کی تکمیل، مترادفات اور عبارت فہمی کے سوالات۔
- **مکینیکل استعداد ٹیسٹ (Mechanical Aptitude Test)** یہ ٹیسٹ فرد کی مشینوں، اوزاروں اور تکنیکی نظام کو سمجھنے کی صلاحیت کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ انجینئرنگ، تکنیکی تعلیم اور صنعتی شعبوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر گیئر، مشینری اور آلات کے کام سے متعلق سوالات۔
- **موسیقی استعداد ٹیسٹ (Musical Aptitude Test)** یہ ٹیسٹ فرد کی موسیقی سمجھنے، سروں کی پہچان اور ردھم کو محسوس کرنے کی صلاحیت کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ موسیقی کی تعلیم اور فنونِ لطیفہ کے شعبوں میں مفید ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر مختلف سروں یا دھنوں کی پہچان کروانا۔
- **فنی یا مکانی استعداد ٹیسٹ (Spatial Aptitude Test)** یہ ٹیسٹ اشکال، ڈیزائن اور جگہ کے تعلقات کو سمجھنے کی صلاحیت کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ فنِ تعمیر، انجینئرنگ اور ڈیزائننگ کے شعبوں میں اہم سمجھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر تھری ڈی اشکال یا تصویری خاکوں سے متعلق سوالات۔

### 2.4.2.5 فطری رجحان کی جانچ کے فوائد (Advantages of Aptitude Test):

اس کے فوائد درج ذیل ہے

- یہ فرد کی پوشیدہ اور فطری صلاحیتوں کو پہچاننے میں مدد دیتا ہے۔
- فرد کو مناسب پیشہ یا تعلیمی شعبہ منتخب کرنے میں مدد ملتی ہے اور پیشہ وارانہ رہنمائی کرتا ہے۔
- یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ فرد مستقبل میں کس شعبے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

- ملازمت، تربیت اور تعلیمی داخلوں میں موزوں افراد کا انتخاب آسان ہو جاتا ہے۔

### 2.4.2.6 فطری رجحان کی جانچ کی محدودیات(Limitations of Aptitude Test) :

اس کے محدودیات درج ذیل ہے

- یہ ٹیسٹ صرف مخصوص صلاحیتوں کا اندازہ لگاتا ہے، شخصیت یا جذباتی پہلوؤں کا نہیں۔
- مختلف ثقافتوں اور زبانوں کے افراد کے نتائج مختلف ہو سکتے ہیں۔
- بعض افراد امتحانی دباؤ کی وجہ سے اپنی اصل صلاحیت ظاہر نہیں کر پاتے۔
- اگر تشریح درست نہ ہو تو فرد کی صلاحیتوں کے بارے میں غلط نتیجہ نکل سکتا ہے۔
- بعض افراد مشق اور تربیت کے ذریعے بہتر اسکور حاصل کر سکتے ہیں، چاہے فطری استعداد کم ہو۔

فطری رجحان کی جانچنفسیاتی اور تعلیمی احتساب کا ایک اہم اور مؤثر آلہ ہے جو فرد کی فطری صلاحیتوں، استعداد اور مستقبل کی کامیابی کے امکانات کا جائزہ لینے میں مدد دیتا ہے۔ اگرچہ اس میں کچھ محدودیات موجود ہیں، لیکن مناسب معیاری طریقۂ کار اور محتاط تشریح کے ذریعے یہ تعلیم، مشاورت، صنعت اور تحقیق میں نہایت مفید نتائج فراہم کرتا ہے۔

### 2.4.3.0 شخصیت کی جانچ(Personality Test) :

شخصیت کی جانچ نفسیاتی احتساب (Psychological Assessment) کا ایک اہم اور مؤثر ذریعہ ہے جس کے ذریعے کسی فرد کی شخصیت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ ہر انسان کی شخصیت منفرد ہوتی ہے اور اسی شخصیت کی بنیاد پر اس کے خیالات، احساسات اور رویے تشکیل پاتے ہیں۔ ماہرینِ نفسیات شخصیت کی جانچ کے ذریعے یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ فرد مختلف حالات میں کس طرح ردِّ عمل ظاہر کرتا ہے، اس کی جذباتی کیفیت کیا ہے اور اس کی شخصیت کے نمایاں پہلو کون سے ہیں۔ شخصیت کی جانچ تعلیم، مشاورت، کلینیکل نفسیات، صنعتی نفسیات، فوجی انتخاب، تحقیق اور پیشہ ورانہ رہنمائی میں وسیع پیمانے پر استعمال ہوتے ہیں۔ ان ٹیسٹس کے ذریعے نہ صرف فرد کی شخصیت کا مطالعہ کیا جاتا ہے بلکہ جذباتی مسائل، ذہنی دباؤ، سماجی مشکلات اور رویہ جاتی مسائل کی تشخیص میں بھی مدد ملتی ہے۔

اس طرح سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ شخصیت کی جانچ ایک ایسا نفسیاتی آلہ ہے جس کے ذریعے فرد کی شخصیت، جذبات، رویوں، دلچسپیوں، عادات اور نفسیاتی خصوصیات کا منظم انداز میں جائزہ لیا جاتا ہے۔

### 2.4.3.1 نفسیات میں شخصیت کی جانچ کی اہمیت (Importance of Personality Test in Psychology)

نفسیات میں شخصیت کی جانچ کو نہایت اہم مقام حاصل ہے کیونکہ اس کے ذریعے فرد کی شخصیت اور ذہنی کیفیت کو بہتر انداز میں سمجھا جا سکتا ہے۔ ماہرینِ نفسیات ان ٹیسٹس کو کلینیکل تشخیص، مشاورت، تعلیمی رہنمائی، صنعتی انتخاب اور تحقیق میں استعمال کرتے ہیں۔ کلینیکل نفسیات میں شخصیت کی جانچ ذہنی بیماریوں، جذباتی مسائل اور رویہ جاتی مشکلات کی شناخت میں مدد دیتے ہیں۔ تعلیمی

نفسیات میں طلبہ کی دلچسپیوں، سماجی رویوں اور شخصیت کی خصوصیات کو سمجھنے کے لیے یہ ٹیسٹ بہت مفید ہیں۔ صنعتی اور تنظیمی نفسیات میں ملازمین کے انتخاب، قیادت کی صلاحیت اور کام کے رویوں کا جائزہ لینے کے لیے شخصیت کی جانچیں استعمال کیے جاتے ہیں۔ اسی طرح تحقیقی میدان میں شخصیت اور رویوں کے مختلف پہلوؤں کے مطالعے میں یہ ٹیسٹ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

### 2.4.3.2 شخصیت کی جانچ کے مقاصد(Objectives of Personality Test):

اس کے مقاصد درج ذیل ہے:

- فرد کی شخصیت کا جائزہ لینا۔
- جذباتی اور نفسیاتی مسائل کی شناخت کرنا۔
- مشاورت اور رہنمائی فراہم کرنا۔
- پیشہ ورانہ انتخاب میں مدد دینا۔
- سماجی اور رویہ جاتی مسائل کو سمجھنا۔
- تحقیق کے لیے معلومات جمع کرنا۔
- علاج اور نفسیاتی تشخیص میں مدد دینا۔

### 2.4.3.3 شخصیت کی جانچ کی خصوصیات(Characteristics of Personality Test) :

اس کے خصوصیات درج ذیل ہے:

- یہ ٹیسٹ فرد کی مختلف شخصیتی خصوصیات جیسے اعتماد، جذباتی استحکام، سماجی میل جول، جارحیت، حساسیت اور قیادت کی صلاحیت کا جائزہ لیتا ہے۔
- زیادہ تر شخصیت کی جانچ معیاری (Standardized) ہوتے ہیں، جن کے سوالات، اسکورنگ اور تشریح کے اصول پہلے سے مقرر ہوتے ہیں۔
- یہ ٹیسٹ فرد کے اندرونی احساسات، جذبات اور رویوں کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔
- شخصیت کی جانچ نفسیاتی مسائل، جذباتی دباؤ اور رویہ جاتی مشکلات کی شناخت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔
- یہ ٹیسٹ عددی اسکور کے ساتھ ساتھ فرد کی شخصیت کی وضاحت بھی فراہم کرتا ہے۔

### 2.4.3.4 شخصیت کی جانچ کی اقسام(Types of Personality Test) :

اس کے اقسام درج ذیل ہے

- **معروضی شخصیت کی جانچ (Objective Personality Test) :** معروضی شخصیت کی جانچ میں سوالات یا بیانات پہلے سے تیار ہوتے ہیں اور فرد ان کے جوابات مخصوص اختیارات کی صورت میں دیتا ہے، جیسے "ہاں / نہیں" یا "متفق / غیر متفق"۔ ان

ٹیسٹس کی اسکورنگ معیاری اور منظم ہوتی ہے، اس لیے نتائج زیادہ قابلِ اعتماد سمجھے جاتے ہیں۔ یہ ٹیسٹ شخصیت کی مختلف خصوصیات، جذباتی کیفیت اور نفسیاتی مسائل کا جائزہ لینے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر Minnesota Multiphasic Personality Inventory (MMPI) ایک مشہور معروضی شخصیت کی جانچ ہے جو شخصیت اور ذہنی مسائل کی تشخیص کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

- **پروجیکٹو شخصیت کی جانچ (Projective Personality Test)** پروجیکٹو ٹیسٹ میں فرد کو مبہم (Ambiguous) تصاویر، الفاظ یا حالات دکھائے جاتے ہیں اور اس سے ان کے بارے میں اپنی رائے یا کہانی بیان کرنے کو کہا جاتا ہے۔ اس طریقے کا مقصد فرد کے لاشعوری خیالات، خواہشات اور جذبات کو سمجھنا ہوتا ہے۔ یہ ٹیسٹ کلینیکل نفسیات میں زیادہ استعمال ہوتے ہیں کیونکہ ان کے ذریعے فرد کی پوشیدہ شخصیت اور اندرونی جذبات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر Rorschach Inkblot Test میں فرد کو سیاہی کے دھبے دکھائے جاتے ہیں اور ان کے بارے میں اپنی رائے دینے کو کہا جاتا ہے۔
- **سیلف رپورٹ شخصیت کی جانچ (Self-Report Personality Test)** اس قسم میں فرد اپنے بارے میں سوالات کے جوابات خود دیتا ہے۔ سوالات فرد کے رویوں، دلچسپیوں، جذبات اور عادات سے متعلق ہوتے ہیں۔ یہ ٹیسٹ استعمال میں آسان اور کم وقت طلب ہوتے ہیں، لیکن بعض اوقات فرد جان بوجھ کر غلط یا سماجی طور پر پسندیدہ جواب دے سکتا ہے۔ مثال کے طور پر "کیا آپ دوسروں کے ساتھ جلد گھل مل جاتے ہیں؟"، "کیا آپ تنہائی پسند کرتے ہیں؟"

### 2.4.3.5 شخصیت کی جانچ کے فوائد (Advantages of Personality Test):

اس کے فوائد درج ذیل ہے

- یہ فرد کے مختلف شخصیتی پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔
- جذباتی اور ذہنی مسائل کی شناخت ممکن ہوتی ہے۔
- فرد کی صلاحیتوں اور مسائل کے مطابق رہنمائی فراہم کی جاسکتی ہے۔
- مناسب پیشہ یا تعلیمی شعبے کے انتخاب میں مدد دیتا ہے۔
- شخصیت اور رویوں پر تحقیق کے لیے اہم معلومات فراہم کرتا ہے۔

### 2.4.3.6 شخصیت کی جانچ کی محدودیات (Limitations of Personality Test)

- بعض افراد جان بوجھ کر غلط یا پسندیدہ جواب دے سکتے ہیں۔
- تشریح میں مشکل اور مکمل درستگی کا فقدان کیوں کہ شخصیت پیچیدہ ہوتی ہے، اس لیے کوئی ایک ٹیسٹ مکمل تصویر پیش نہیں کر سکتا۔

- بعض شخصیت کی جانچیں، خاص طور پر پروجیکٹو ٹیسٹس، کی تشریح مشکل ہوتی ہے۔
- مختلف ثقافتوں کے افراد ایک ہی سوال کو مختلف انداز میں سمجھ سکتے ہیں۔
- کچھ ٹیسٹس کے انعقاد اور تشریح میں کافی وقت درکار ہوتا ہے۔

شخصیت کی جانچ نفسیاتی احتساب کا ایک اہم اور مؤثر ذریعہ ہے جو فرد کی شخصیت، جذبات، رویوں اور دلچسپیوں کے جائزے میں مدد دیتا ہے۔ اگرچہ ان ٹیسٹس میں کچھ محدودیات موجود ہیں، لیکن معیاری طریقۂ کار اور محتاط تشریح کے ذریعے یہ تعلیم، کلینیکل نفسیات، مشاورت اور تحقیق میں نہایت مفید نتائج فراہم کرتے ہیں۔

### 2.4.4.0 حصولیابی کی جانچ (Achievement Test):

حصولیابی کی جانچ یا نفسیاتی اور تعلیمی احتساب (Educational and Psychological Assessment) کا ایک اہم آلہ ہے جس کے ذریعے یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ کسی فرد نے تدریس، تربیت یا سیکھنے کے عمل کے بعد کتنا علم، مہارت یا قابلیت حاصل کی ہے۔ یہ ٹیسٹ طلبہ کی تعلیمی کارکردگی، سیکھنے کی سطح اور تعلیمی کامیابی کا اندازہ لگانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

تعلیمی اداروں میں حصولیابی کی جانچ اساتذہ، منتظمین اور ماہرینِ نفسیات کو یہ جاننے میں مدد دیتا ہے کہ تدریسی مقاصد کس حد تک حاصل ہوئے ہیں۔ اس ٹیسٹ کے ذریعے نہ صرف طلبہ کی کامیابی کا جائزہ لیا جاتا ہے بلکہ تدریسی طریقوں، نصاب اور تعلیمی پروگراموں کی مؤثریت کو بھی پرکھا جاتا ہے۔ حصولیابی کی جانچ نفسیات، تعلیم، مشاورت اور تحقیق میں اہم کردار ادا کرتا ہے کیونکہ اس سے فرد کی علمی پیش رفت اور سیکھنے کی صلاحیتوں کے بارے میں منظم معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ حصولیابی کی جانچ ایسا امتحان یا احتسابی آلہ ہے جو کسی فرد کے حاصل شدہ علم، مہارت، معلومات یا تعلیمی کامیابی کا اندازہ لگانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

### 2.4.4.1 نفسیات میں حصولیابی کی جانچکی اہمیت (Importance of Achievement Test in Psychology)

نفسیات اور تعلیم میں حصولیابی کی جانچکو بہت اہم مقام حاصل ہے کیونکہ اس کے ذریعے فرد کی تعلیمی کامیابی اور علمی ترقی کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ ماہرینِ نفسیات طلبہ کی سیکھنے کی صلاحیت، ذہنی نشوونما اور تعلیمی مسائل کی تشخیص کے لیے ان ٹیسٹس کا استعمال کرتے ہیں۔ تعلیمی نفسیات میں یہ ٹیسٹ اساتذہ کو طلبہ کی کارکردگی، کمزوریوں اور صلاحیتوں کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ اس کے ذریعے ذہین طلبہ، کمزور طلبہ اور خصوصی ضروریات رکھنے والے طلبہ کی شناخت ممکن ہوتی ہے۔ تحقیقی میدان میں بھی حصولیابی ٹیسٹبہت اہم ہیں کیونکہ ان کے ذریعے تدریسی طریقوں، نصاب اور تعلیمی پروگراموں کی مؤثریت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ ٹیسٹ تعلیمی منصوبہ بندی، رہنمائی، تشخیص اور تعلیمی اصلاحات میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

### 2.4.4.2 حصولیابی کی جانچ کے مقاصد (Objectives of Achievement Test):

اس کے مقاصد درج ذیل ہے:

- طلبہ کی تعلیمی کارکردگی کا جائزہ لینا۔
- سیکھنے کی سطح معلوم کرنا۔
- تدریسی طریقوں کی مؤثریت جانچنا۔
- طلبہ کی کمزوریوں اور مضبوط پہلوؤں کی نشاندہی کرنا۔
- ترقی، درجہ بندی اور انتخاب کے فیصلے کرنا۔
- مشاورت اور رہنمائی میں مدد فراہم کرنا۔
- تحقیق اور تعلیمی منصوبہ بندی کے لیے معلومات فراہم کرنا۔

### 2.4.4.3 حصولیابی کی جانچ کی خصوصیات(Characteristics of Achievement Test) :

اس کی خصوصیات درج ذیل ہے:

- یہ ٹیسٹ اس بات کا اندازہ لگاتا ہے کہ فرد نے کسی مضمون یا تربیت سے کتنا علم حاصل کیا ہے۔
- حصولیابی کی جانچ عام طور پر نصاب، تدریسی مقاصد اور سیکھنے کے نتائج پر مبنی ہوتا ہے۔
- معیاری اور منظم طریقہ۔
- اس ٹیسٹ کے سوالات، اسکورنگ اور تشریح کے اصول پہلے سے طے شدہ ہوتے ہیں، جس سے نتائج زیادہ قابلِ اعتماد بنتے ہیں۔
- یہ صرف معلومات ہی نہیں بلکہ سمجھ، اطلاق، تجزیہ اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت کو بھی جانچتا ہے۔
- حصولیابی کی جانچ کے نتائج اعداد یا درجات کی صورت میں ظاہر کیے جاتے ہیں، جس سے موازنہ آسان ہو جاتا ہے۔

### 2.4.4.4 حصولیابی کی جانچ کی اقسام (Types of Achievement Test) :

اس کے اقسام درج ذیل ہے:

- **معیاری حصولیابی کی جانچ (Standardized Achievement Test):** معیاری حصولیابی کی جانچ وہ امتحان ہوتا ہے جو سائنسی اصولوں کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے سوالات، طریقۂ کار، اسکورنگ اور تشریح پہلے سے مقرر ہوتے ہیں۔ یہ ٹیسٹ بڑی تعداد میں طلبہ کی کارکردگی کا موازنہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ معیاری ٹیسٹ کے نتائج زیادہ قابلِ اعتماد اور معروضی سمجھے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر بورڈ امتحانات یا قومی سطح کے تعلیمی ٹیسٹ۔
- **استاد کے تیار کردہ ٹیسٹ (Teacher-Made Achievement Test) :** یہ ٹیسٹ اساتذہ اپنی کلاس یا مضمون کے مطابق تیار کرتے ہیں۔ اس کا مقصد طلبہ کی روزمرہ تعلیمی پیش رفت اور سیکھنے کی سطح کا جائزہ لینا ہوتا ہے۔ یہ ٹیسٹ زیادہ لچکدار ہوتے ہیں اور نصاب کے مخصوص حصے پر مبنی ہوتے ہیں، لیکن ان کی معروضیت اور معیاری حیثیت معیاری ٹیسٹ کے مقابلے میں کم ہو سکتی

ہے۔ مثال کے طور پر کلاس ٹیسٹ، یونٹ ٹیسٹ یا ماہانہ امتحانات۔

- **تشکیلی جانچ** (Formative Test) یہ ٹیسٹ تدریسی عمل کے دوران لیا جاتا ہے تا کہ طلبہ کی پیش رفت معلوم کی جاسکے۔ اس کا مقصد سیکھنے کے عمل کو بہتر بنانا اور فوری اصلاح فراہم کرنا ہوتا ہے۔ ہفتہ وار کوئز یا کلاس روم اسائنمنٹ یا ہر ایک یونٹ کے مکمل ہونے کے بعد لیا جانے والا ٹیسٹ۔
- **اختتامی یا مجموعی جانچ** (Summative Achievement Test) یہ ٹیسٹ تدریسی مدت یا کورس کے اختتام پر لیا جاتا ہے تا کہ مجموعی کارکردگی کا جائزہ لیا جاسکے، جیسے سالانہ امتحانات یا سمسٹر امتحانات۔

### 2.4.4.5 حصولیابی کی جانچکے فوائد (Advantages of Achievement Test) :

اس کے فوائد درج ذیل ہے:

- طلبہ کی سیکھنے کی سطح معلوم کرنے میں مدد دیتا ہے۔
- اساتذہ کو اپنی تدریسی حکمتِ عملی بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔
- معیاری ٹیسٹ کے ذریعے نتائج زیادہ قابلِ اعتماد ہوتے ہیں۔
- مختلف طلبہ یا گروہوں کی کارکردگی کا موازنہ کیا جاسکتا ہے۔
- طلبہ کی کمزوریوں کی شناخت کرکے مناسب رہنمائی فراہم کی جاسکتی ہے۔

### 2.4.4.6 حصولیابی کی جانچ کی محدودیات (Limitations of Achievement Test):

اسکی محدودیات درج ذیل ہے۔

- یہ ٹیسٹ فرد کی تخلیقی صلاحیت، شخصیت یا جذباتی پہلوؤں کو مکمل طور پر ظاہر نہیں کرتا۔
- رٹنے کے رجحان کا امکان رہتا ہے۔
- بعض طلبہ صرف امتحان کے لیے یاد کرتے ہیں، جس سے حقیقی سیکھنے کا اندازہ مشکل ہو جاتا ہے۔
- امتحانات طلبہ میں خوف، بے چینی اور دباؤ پیدا کرسکتے ہیں۔
- معروضیت کے مسائل۔
- استاد کے تیار کردہ ٹیسٹ میں ذاتی تعصب شامل ہوسکتا ہے۔
- محدود جائزہ۔
- مختصر وقت میں طلبہ کی مکمل صلاحیتوں کا جائزہ لینا ممکن نہیں ہوتا۔

حصولیابی کی جانچ نفسیاتی اور تعلیمی احتساب کا ایک اہم اور مؤثر آلہ ہے جو طلبہ کی تعلیمی کامیابی، سیکھنے کی سطح اور علمی ترقی کا جائزہ لینے میں مدد دیتا ہے۔ اگرچہ اس میں کچھ محدودیات موجود ہیں، لیکن مناسب منصوبہ بندی اور معیاری طریقۂ کار کے ذریعے یہ تعلیم،

نفسیات اور تحقیق میں نہایت مفید نتائج فراہم کرتا ہے۔

## 2.5 سیلف رپورٹ انوینٹریز، ریٹنگ اسکیل، انٹرویو

Self report inventories, rating scales and interviews

طلبہ کی شخصیت، دلچسپیوں، رویّوں اور جذبات کو سمجھنے کے لیے مختلف نفسیاتی طریقوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ سیلف رپورٹ انوینٹریز، ریٹنگ اسکیلز اور انٹرویوز ان میں اہم ہیں۔ ان طریقوں کی مدد سے طلبہ کے خیالات، احساسات، عادات اور رویّوں کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ یہ طریقے تعلیمی رہنمائی اور مشاورت کے عمل میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے طلبہ کی ضروریات اور مسائل کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

یہ طریقے معلومات جمع کرنے کے مختلف انداز فراہم کرتے ہیں۔ سیلف رپورٹ انوینٹریز میں افراد خود اپنے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہیں، جبکہ ریٹنگ اسکیلز کے ذریعے کسی فرد کی خصوصیات اور رویّوں کا ایک مقررہ پیمانے پر جائزہ لیا جاتا ہے۔ انٹرویو میں سوالات اور جوابات کے ذریعے فرد کے خیالات، تجربات اور مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان طریقوں کا انتخاب معلومات کے مقصد اور نوعیت کے مطابق کیا جاتا ہے۔ ان کا مناسب استعمال طلبہ کی انفرادی ضروریات کو سمجھنے اور ان کے لیے مؤثر رہنمائی و مشاورت فراہم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے

### 2.5.1 سیلف رپورٹ انوینٹریز (Self-Report Inventories)

سیلف رپورٹ انوینٹریز نفسیاتی احتساب (Psychological Assessment) کا ایک اہم اور وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والا آلہ ہے۔ اس طریقے میں فرد اپنے خیالات، احساسات، رویوں، عادات، دلچسپیوں اور شخصیت کے بارے میں خود معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس کے لیے سوالات یا بیانات کی ایک منظم فہرست دی جاتی ہے، جن کے جوابات فرد اپنی کیفیت اور تجربات کے مطابق دیتا ہے۔ نفسیات میں سیلف رپورٹ انوینٹریز اس لیے اہم سمجھی جاتی ہیں کیونکہ بعض جذبات، خیالات اور ذہنی کیفیات کو صرف فرد ہی بہتر انداز میں بیان کر سکتا ہے۔ ماہرینِ نفسیات ان انوینٹریز کے ذریعے شخصیت، ذہنی صحت، دلچسپیوں، رویوں، جذباتی مسائل اور مختلف نفسیاتی علامات کا جائزہ لیتے ہیں۔

یہ طریقہ تعلیمی، کلینیکل، مشاورتی اور تحقیقی میدانوں میں نہایت مفید سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس سے مختصر وقت میں زیادہ معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ سیلف رپورٹ انوینٹریز ایسے نفسیاتی آلات ہیں جن میں فرد اپنے بارے میں سوالات یا بیانات کے جوابات خود دیتا ہے تاکہ اس کی شخصیت، جذبات، رویوں، دلچسپیوں یا نفسیاتی مسائل کا جائزہ لیا جاسکے۔

### 2.5.1.1 نفسیات میں سیلف رپورٹ انوینٹریز کی اہمیت

(Importance of Self-Report Inventories in Psychology)

نفسیات میں سیلف رپورٹ انوینٹریز کو بہت اہم مقام حاصل ہے کیونکہ ان کے ذریعے فرد شخصیت، دلچسپیوں اور ذہنی کیفیت کو براہِ راست سمجھا جاسکتا ہے۔ ماہرینِ نفسیات ان انوینٹریز کو شخصیت کی تشخیص، ذہنی بیماریوں کی شناخت، مشاورت، رہنمائی اور تحقیق میں استعمال کرتے ہیں۔ تعلیمی میدان میں طلبہ کی دلچسپیوں، رویوں اور جذباتی مسائل کا جائزہ لینے کے لیے یہ طریقہ بہت مفید ہے۔ کلینیکل نفسیات میں ڈپریشن، بے چینی اور دیگر ذہنی مسائل کی شدت معلوم کرنے کے لیے سیلف رپورٹ انوینٹریز استعمال کی جاتی ہیں۔

تحقیقی میدان میں یہ طریقہ بڑی تعداد میں افراد سے معلومات جمع کرنے کے لیے نہایت مؤثر سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح سیلف رپورٹ انوینٹریز نفسیات میں تشخیص، رہنمائی، علاج اور تحقیق کے عمل کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

### 2.5.1.2 سیلف رپورٹ انوینٹریز کی خصوصیات (Characteristics of Self-Report Inventories) :

اس کی خصوصیات درج ذیل ہے:

- اس طریقے میں فرد اپنے خیالات، احساسات اور رویوں کے بارے میں خود معلومات دیتا ہے، اس لیے اسے "سیلف رپورٹ" کہا جاتا ہے۔
- سیلف رپورٹ انوینٹریز میں مختلف سوالات یا بیانات شامل ہوتے ہیں جن کے جواب "ہاں / نہیں"، "متفق / غیر متفق" یا مختلف درجات کی صورت میں دیے جاتے ہیں۔
- زیادہ تر سیلف رپورٹ انوینٹریز معیاری (Standardized) ہوتی ہیں، یعنی ان کے سوالات، اسکورنگ اور تشریح کے اصول پہلے سے مقرر ہوتے ہیں۔
- اس طریقے سے کم وقت میں بڑی مقدار میں معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔
- یہ طریقہ ان احساسات اور خیالات کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے جو براہِ راست مشاہدے سے معلوم نہیں ہوسکتے۔

### 2.5.1.3 سیلف رپورٹ انوینٹریز کی اقسام (Types of Self-Report Inventories) :

اس کے اقسام درج ذیل ہے:

- **شخصیت انوینٹری (Personality Inventory) :** شخصیت انوینٹری فرد کی شخصیت کی مختلف خصوصیات، رویوں اور عادات کا جائزہ لینے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اس میں ایسے سوالات شامل ہوتے ہیں جو فرد کے جذبات، سماجی تعلقات، اعتماد، جذباتی استحکام اور دیگر شخصیت کے پہلوؤں کو ظاہر کرتے ہیں۔ مثال کے بور پر Minnesota Multiphasic Personality Inventory (MMPI) ایک مشہور شخصیت انوینٹری ہے جو شخصیت اور نفسیاتی مسائل کے جائزے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

- **دلچسپی انوینٹری** (Interest Inventory) : یہ انوینٹری فرد کی دلچسپیوں، پسند اور رجحانات کو معلوم کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اس کے ذریعے یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ فرد کن سرگرمیوں یا شعبوں میں زیادہ دلچسپی رکھتا ہے۔ یہ طریقہ تعلیمی اور پیشہ ورانہ رہنمائی (Vocational Guidance) میں بہت مفید سمجھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر طالب علم سے مختلف پیشوں، مضامین یا سرگرمیوں کے بارے میں سوالات پوچھے جاتے ہیں تاکہ اس کی دلچسپیوں کا پتہ چل سکے۔
- **رویہ جاتی انوینٹری** (Behavioural Inventory) :رویہ جاتی انوینٹری فرد کے روزمرہ رویوں، عادات اور ردِّ عمل کا جائزہ لینے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے مثبت اور منفی رویوں کی شناخت کی جاتی ہے۔ یہ طریقہ خاص طور پر بچوں، طلبہ اور مریضوں کے رویہ جاتی مسائل کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی بچے سے سوال کیا جائے: "کیا آپ دوسروں کے ساتھ جلد غصہ ہو جاتے ہیں؟"، "کیا آپ دوسروں سے تعاون کرتے ہیں؟"
- **ذہنی صحت انوینٹری** (Mental Health Inventory) : یہ انوینٹری فرد کی ذہنی اور جذباتی کیفیت کا جائزہ لینے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اس میں بے چینی، ڈپریشن، خوف، تناؤ اور جذباتی استحکام سے متعلق سوالات شامل ہوتے ہیں۔ یہ کلینیکل نفسیات اور مشاورت میں بہت اہم سمجھی جاتی ہے کیونکہ اس کے ذریعے ذہنی مسائل کی ابتدائی نشاندہی ممکن ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر فرد سے پوچھا جائے: "کیا آپ اکثر اداس محسوس کرتے ہیں؟"، "کیا آپ کو معمولی باتوں پر پریشانی ہوتی ہے؟"
- **رویہ اور رجحان انوینٹری** (Attitude Inventory) : یہ انوینٹری فرد کے خیالات، آراء اور رجحانات کا جائزہ لینے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اس کے ذریعے کسی خاص موضوع، فرد یا سماجی مسئلے کے بارے میں فرد کے رویے کو سمجھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر طلبہ سے تعلیم، موبائل فون کے استعمال یا سماجی مسائل کے بارے میں ان کی آراء معلوم کرنا۔

### 2.5.1.4 سیلف رپورٹ انوینٹریز کے فوائد (Advantages of Self-Report Inventories) :

اس کے فوائد درجِ ذیل ہے:

- اس طریقے سے مختصر وقت میں زیادہ معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔
- فرد اپنے اندرونی خیالات اور جذبات کے بارے میں معلومات فراہم کر سکتا ہے۔
- معیاری انوینٹریز کے ذریعے نتائج زیادہ قابلِ اعتماد ہوتے ہیں۔
- تحقیقی مطالعات میں بڑی تعداد سے معلومات جمع کرنے میں مددگار۔
- تعلیمی، کلینیکل، سماجی اور تحقیقی میدانوں میں وسیع استعمال۔

### 2.5.1.5 سیلف رپورٹ انوینٹریز کی محدودیات (Limitations of Self-Report Inventories) :

اس کی محدودیات درج زیل ہے:

- فرد بعض اوقات جان بوجھ کر غلط یا مبالغہ آمیز جوابات دے سکتا ہے۔

- ہر فرد اپنے جذبات یا رویوں کو درست انداز میں نہیں سمجھ پاتا۔
- بعض افراد سماجی طور پر پسندیدہ جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں۔
- مشکل سوالات کم تعلیم یافتہ افراد کے لیے دشوار ہو سکتے ہیں۔
- بعض پیچیدہ مسائل کو صرف سوالنامے سے مکمل طور پر سمجھنا ممکن نہیں ہوتا۔

سیلف رپورٹ انوینٹریز نفسیاتی احتساب کا ایک اہم، آسان اور مؤثر ذریعہ ہیں۔ یہ فرد کے خیالات، جذبات، شخصیت اور رویوں کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ اگرچہ اس طریقے میں غلط معلومات یا تعصب کے امکانات موجود ہوتے ہیں، لیکن مناسب تیاری اور معیاری طریقۂ کار کے ذریعے یہ تعلیم، نفسیات اور تحقیق میں نہایت مفید نتائج فراہم کرتی ہیں۔

## 2.5.2 ریٹنگ اسکیل (Rating Scale)

ریٹنگ اسکیل نفسیاتی احتساب (Psychological Assessment) کا ایک اہم اور مؤثر آلہ ہے جس کے ذریعے کسی فرد کی خاص خصوصیت یا رویے کو مختلف درجات یا سطحوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، اور مشاہدہ کرنے والا فرد ان درجات کے مطابق اپنی رائے یا مشاہدہ درج کرتا ہے۔ ریٹنگ اسکیل تعلیمی اداروں، نفسیاتی کلینکس، تحقیقی مراکز اور مشاورتی خدمات میں وسیع پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اساتذہ، ماہرینِ نفسیات، مشیران اور محققین اس کے ذریعے افراد کے رویوں اور کارکردگی کو منظم انداز میں جانچتے ہیں۔ یہ طریقہ خاص طور پر ان خصوصیات کے جائزے میں مفید ہے جنہیں براہِ راست ناپنا مشکل ہوتا ہے، جیسے اعتماد، دلچسپی، تعاون، جذباتی استحکام یا سماجی مہارت۔

اس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ ریٹنگ اسکیل ایک ایسا احتسابی آلہ ہے جس میں کسی فرد کے رویوں، صلاحیتوں یا خصوصیات کو مختلف درجات یا سطحوں کے مطابق جانچا اور درجہ بندی کی جاتی ہے۔

### 2.5.2.1 نفسیات میں ریٹنگ اسکیل کی اہمیت (Importance of Rating Scale in Psychology)

نفسیات میں ریٹنگ اسکیل ایک نہایت اہم احتسابی آلہ ہے کیونکہ اس کے ذریعے فرد کے رویوں، شخصیت، جذبات، دلچسپیوں اور سماجی مہارتوں کا منظم انداز میں جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ ماہرینِ نفسیات اس طریقے کو کلینیکل تشخیص، تعلیمی احتساب، مشاورت اور تحقیق میں وسیع پیمانے پر استعمال کرتے ہیں۔ تعلیمی میدان میں اساتذہ طلبہ کی تعلیمی کارکردگی، توجہ، تعاون، نظم و ضبط اور دلچسپی کا جائزہ لینے کے لیے ریٹنگ اسکیل استعمال کرتے ہیں۔ کلینیکل نفسیات میں مریضوں کی جذباتی کیفیت، بے چینی، ڈپریشن اور دیگر نفسیاتی مسائل کی شدت کو جانچنے کے لیے یہ آلہ بہت مفید سمجھا جاتا ہے۔

تحقیقی میدان میں ریٹنگ اسکیل معروضی اور مقداری معلومات فراہم کرتا ہے، جس سے نتائج کا تجزیہ اور موازنہ آسان ہو جاتا ہے۔ اس طرح ریٹنگ اسکیل نفسیات میں تشخیص، رہنمائی، علاج اور تحقیق کے عمل کو مؤثر بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

### 2.5.2.2 رٹینگ اسکیل کی خصوصیات(Characteristics of Rating Scale) :

رٹینگ اسکیل کی خصوصیات درج ذیل ہے:

- رٹینگ اسکیل میں مختلف سطحیں یا درجات ہوتے ہیں، جیسے بہترین، اچھا، اوسط اور کمزور۔ ان درجات کے ذریعے فرد کی کارکردگی یا رویے کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔
- یہ ایک منظم طریقہ ہے جس میں پہلے سے مقرر کردہ معیار کے مطابق فرد کی درجہ بندی کی جاتی ہے۔ اس سے نتائج زیادہ قابلِ اعتماد بن جاتے ہیں۔
- رٹینگ اسکیل ان خصوصیات کے مطالعے میں مفید ہے جنہیں براہِ راست ناپنا مشکل ہو، جیسے قیادت، تعاون، اعتماد اور سماجی میل جول۔
- یہ طریقہ استعمال میں آسان اور وقت کی بچت کرنے والا ہوتا ہے۔ اساتذہ اور ماہرین کم وقت میں زیادہ افراد کا جائزہ لے سکتے ہیں۔
- رٹینگ اسکیل کے ذریعے رویوں اور صلاحیتوں کو عددی یا درجہ بندی کی صورت میں ظاہر کیا جاسکتا ہے، جس سے تجزیہ اور موازنہ آسان ہو جاتا ہے۔

### 2.5.2.3 رٹینگ اسکیل کی اقسام(Types of Rating Scale) :

رٹینگ اسکیل کے اقسام درج ذیل ہے:

- **عددی رٹینگ اسکیل (Numerical Rating Scale)** : عددی رٹینگ اسکیل میں کسی فرد کے رویے، صلاحیت یا کارکردگی کو اعداد (Numbers) کی مدد سے درجہ بندی کی جاتی ہے۔ اس میں عموماً 1 سے 5، 1 سے 7 یا 1 سے 10 تک درجات دیے جاتے ہیں۔ ہر عدد کسی خاص سطح یا معیار کی نمائندگی کرتا ہے۔ کم عدد کمزور کارکردگی جبکہ زیادہ عدد بہتر کارکردگی کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ طریقہ نفسیات، تعلیم اور تحقیق میں بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے کیونکہ اس سے نتائج کو مقداری شکل میں ظاہر کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ عددی رٹینگ اسکیل کے ذریعے مختلف افراد کی کارکردگی کا موازنہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر طالب علم کی کلاس میں دلچسپی کا جائزہ۔

| مطلب | بہت کم دلچسپی | کم دلچسپی | اوسط دلچسپی | اچھی دلچسپی | بہت زیادہ دلچسپی |
|---|---|---|---|---|---|
| **درجہ** | 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |

اگر کسی طالب علم کو "4 " دیا جائے تو اس کا مطلب ہو گا کہ اس کی کلاس میں دلچسپی اچھی ہے۔

- **وضاحتی رٹینگ اسکیل(Descriptive Rating Scale):** وضاحتی رٹینگ اسکیل میں اعداد کے بجائے الفاظ یا وضاحتی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔ اس میں مختلف درجات کو "بہترین"، "اچھا"، "اوسط" یا "کمزور" جیسے الفاظ سے ظاہر کیا جاتا

ہے۔یہ طریقہ خاص طور پر تعلیمی میدان میں زیادہ استعمال ہوتا ہے کیونکہ اساتذہ کے لیے طلبہ کی کارکردگی کو الفاظ میں بیان کرنا آسان ہوتا ہے۔وضاحتی ریٹنگ اسکیل فرد کی خصوصیات کو زیادہ واضح انداز میں پیش کرتا ہے۔مثال کے طور پر طالب علم کے سماجی رویے کا جائزہ:

| **وضاحت** | دوسروں سے بہت اچھا تعاون کرتا ہے | عموماً تعاون کرتا ہے | کبھی تعاون کرتا ہے، کبھی نہیں | دوسروں سے تعاون نہیں کرتا |
|---|---|---|---|---|
| **درجہ** | بہترین | اچھا | اوسط | کمزور |

اگر استاد کسی طالب علم کو "اچھا" درجہ دے تو اس کا مطلب ہو گا کہ وہ عموماً دوسروں کے ساتھ تعاون کرتا ہے۔

- **گرافک ریٹنگ اسکیل** (Graphic Rating Scale) : گرافک ریٹنگ اسکیل میں ایک لکیر یا پیمانہ دیا جاتا ہے جس پر مختلف سطحیں درج ہوتی ہیں۔مشاہدہ کرنے والا فرد مناسب مقام پر نشان لگا کر درجہ بندی کرتا ہے۔یہ طریقہ رویوں، جذبات اور دلچسپیوں کو بصری انداز میں ظاہر کرنے کے لیے بہت مفید سمجھا جاتا ہے۔گرافک ریٹنگ اسکیل نفسیاتی تحقیق اور تعلیمی جائزے میں وسیع پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے۔مثال کے طور پر طالب علم کی خود اعتمادی کا جائزہ:

بہت کم ——————●—————— بہت زیادہ

اگر نشان درمیان کے قریب لگایا جائے تو اس کا مطلب ہو گا کہ طالب علم کی خود اعتمادی اوسط درجے کی ہے۔

- **تقابلی ریٹنگ اسکیل** (Comparative Rating Scale) : تقابلی ریٹنگ اسکیل میں ایک فرد کی کارکردگی یا رویے کا دوسرے افراد سے موازنہ کیا جاتا ہے۔اس طریقے میں افراد کو ان کی صلاحیت، رویے یا کارکردگی کی بنیاد پر ترتیب دی جاتی ہے۔یہ طریقہ انتخاب، درجہ بندی اور کارکردگی کے موازنے میں بہت مفید سمجھا جاتا ہے۔اساتذہ اور ماہرینِ نفسیات اس کے ذریعے یہ معلوم کرتے ہیں کہ کون سا فرد دوسروں کے مقابلے میں بہتر یا کمزور کارکردگی دکھا رہا ہے۔مثال کے طعر پر کلاس کے طلبہ میں نظم وضبط کے لحاظ سے درجہ بندی:

| احمد | علی | علی | ریحان |
|---|---|---|---|
| سب سے زیادہ منظم | اچھا نظم وضبط | اوسط | کمزور نظم وضبط |

اس مثال میں طلبہ کا ایک دوسرے سے موازنہ کرکے درجہ بندی کی گئی ہے۔

- **چیک لسٹ ریٹنگ اسکیل** (Checklist Rating Scale) : اس قسم میں مختلف رویوں، عادات یا خصوصیات کی ایک فہرست دی جاتی ہے اور مشاہدہ کرنے والا ان کے سامنے مناسب نشان یا درجہ لگاتا ہے۔یہ طریقہ اساتذہ، مشیران اور ماہرینِ نفسیات کے لیے بہت آسان اور وقت کی بچت کرنے والا ہوتا ہے۔اس کے ذریعے مختصر وقت میں منظم معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔مثال کے طور پر طالب علم کے رویوں کی چیک لسٹ۔

| رویہ | کلاس میں توجہ دیتا ہے | دوسروں سے تعاون کرتا ہے | غصہ جلد کرتا ہے | ہوم ورک مکمل کرتا ہے |
|---|---|---|---|---|
| ہاں | | ✓ | | ✓ |
| نہیں | ✓ | | ✓ | |

اس مثال سے استاد آسانی سے طالب علم کے مثبت اور منفی رویوں کا جائزہ لے سکتا ہے۔

### 2.5.2.4 رٹینگ اسکیل کے فوائد (Advantages of Rating Scale) :

**رٹینگ** اسکیل کے فوائد درج ذیل ہے:

- یہ طریقہ مختصر وقت میں زیادہ افراد کا جائزہ لینے میں مدد دیتا ہے۔
- پہلے سے مقررہ معیار کی وجہ سے نتائج زیادہ منظم اور قابلِ اعتماد ہوتے ہیں۔
- تجزیہ میں آسانی ہوتی ہے۔
- اعدادی یا درجہ بندی کی صورت میں معلومات حاصل ہونے کی وجہ سے تجزیہ آسان ہو جاتا ہے۔
- یہ تعلیمی، نفسیاتی، کلینیکل اور تحقیقی میدانوں میں مؤثر طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے۔
- .رویوں کا موازنہ کیا جاسکتا ہے۔
- اس کے ذریعے مختلف افراد یا گروہوں کی کارکردگی اور رویوں کا موازنہ کیا جاسکتا ہے۔

### 2.5.2.5 رٹینگ اسکیل کی محدودیات (Limitations of Rating Scale) :

رٹینگ اسکیل کے محدودیات درج ذیل ہے:

- مشاہدہ کرنے والے کی ذاتی رائے یا پسند و ناپسند نتائج پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔
- مکمل معلومات فراہم نہیں کرتا۔
- یہ طریقہ بعض اوقات فرد کے رویوں یا جذبات کی گہرائی کو مکمل طور پر ظاہر نہیں کر سکتا۔
- اگر معیار واضح نہ ہوں تو درجہ بندی میں غلطی ہو سکتی ہے۔
- درست رٹینگ کے لیے تربیت اور تجربہ ضروری ہوتا ہے۔
- بعض افراد جان بوجھ کر اپنا بہتر تاثر پیش کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

رٹینگ اسکیل نفسیاتی احتساب کا ایک مؤثر، منظم اور آسان آلہ ہے جو فرد کی مختلف خصوصیات، رویوں اور صلاحیتوں کے جائزے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگرچہ اس میں تعصب اور غلط درجہ بندی کے امکانات موجود ہوتے ہیں، لیکن مناسب منصوبہ بندی اور تربیت کے ذریعے یہ تعلیم، نفسیات اور تحقیق میں نہایت مفید نتائج فراہم کرتا ہے۔

## 2.5.3 انٹرویو طریقہ (Interview Method)

انٹرویو نفسیاتی احتساب (Psychological Assessment) کا ایک اہم اور مؤثر طریقہ ہے جس کے ذریعے ہم کسی فرد کے بارے میں بہت ساری معلومات حاصل کر سکتے ہے۔ اس طریقے میں ماہرِ نفسیات، مشیر یا محقق فرد سے بالمشافہ گفتگو کرتا ہے اور سوالات کے ذریعے اس کی شخصیت، ذہنی کیفیت اور سماجی حالات کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ انٹرویو نہ صرف معلومات جمع کرنے کا ذریعہ ہے بلکہ یہ فرد اور ماہرِ نفسیات کے درمیان اعتماد اور بہتر تعلق قائم کرنے میں بھی مدد دیتا ہے۔

نفسیات، تعلیم، مشاورت، کلینیکل تشخیص اور تحقیق کے میدان میں انٹرویو کا استعمال بہت عام ہے۔ یہ طریقہ خاص طور پر ان مسائل کو سمجھنے میں مفید ہوتا ہے جنہیں صرف ٹیسٹ یا سوالنامے کے ذریعے مکمل طور پر جاننا ممکن نہیں ہوتا۔

اس طرح ہم کہہ سکتے ہے کہ انٹرویو ایک منظم یا غیر منظم گفتگو کا عمل ہے جس میں ایک فرد (انٹرویو لینے والا) دوسرے فرد (جواب دینے والا) سے سوالات کر کے معلومات حاصل کرتا ہے تاکہ اس کی شخصیت، رویوں، احساسات یا مسائل کا جائزہ لیا جاسکے۔

### 2.5.3.1 نفسیات میں انٹرویو کی اہمیت (Importance of Interview Method in Psychology):

نفسیات میں انٹرویو کو ایک بنیادی احتسابی آلہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس کے ذریعے فرد کی شخصیت، جذبات، خیالات اور مسائل کو گہرائی سے سمجھا جاسکتا ہے۔ ماہرینِ نفسیات کلینیکل تشخیص، مشاورت، رہنمائی اور علاج کے لیے انٹرویو کا استعمال کرتے ہیں۔ تعلیمی نفسیات میں اساتذہ اور مشیر طلبہ کے تعلیمی، جذباتی اور سماجی مسائل کو سمجھنے کے لیے انٹرویو لیتے ہیں۔ اسی طرح کلینیکل نفسیات میں مریضوں کی ذہنی کیفیت اور نفسیاتی بیماریوں کی تشخیص کے لیے انٹرویو نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔

تحقیقی میدان میں بھی انٹرویو ایک مؤثر ذریعہ ہے کیونکہ اس کے ذریعے افراد کے تجربات، خیالات اور آراء کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ انٹرویو فرد کے ساتھ بہتر رابطہ قائم کر کے اس کی ضروریات اور مسائل کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے، اس لیے یہ نفسیاتی احتساب میں نہایت اہم مقام رکھتا ہے۔

### 2.5.3.2 انٹرویو کی خصوصیات (Characteristics of Interview Method) :

انٹرویو کے اہم خصوصیات درج ذیل ہے:

- انٹرویو میں انٹرویو لینے والا اور جواب دینے والا براہِ راست گفتگو کرتے ہیں۔ اس سے سوالات کی وضاحت اور بہتر رابطہ ممکن ہوتا ہے۔
- انٹرویو کے ذریعے فرد کے خیالات، احساسات، مسائل اور تجربات کے بارے میں گہرائی سے معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔
- اس طریقے میں ضرورت کے مطابق سوالات کو تبدیل یا مزید وضاحت کے ساتھ پوچھا جاسکتا ہے۔
- انٹرویو کے دوران فرد کے چہرے کے تاثرات، آواز کے اتار چڑھاؤ، جسمانی حرکات اور جذباتی ردِّ عمل کا بھی مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔
- انٹرویو فرد اور ماہرِ نفسیات کے درمیان اعتماد اور بہتر تعلق قائم کرنے میں مدد دیتا ہے۔

### 2.5.3.3 انٹرویو کی اقسام (Types of Interview Method) :

انٹرویو کی اقسام درج ذیل ہے:

- **منظم انٹرویو (Structured Interview)** : منظم انٹرویو میں سوالات پہلے سے تیار اور ترتیب وار ہوتے ہیں۔ تمام افراد سے ایک ہی قسم کے سوالات پوچھے جاتے ہیں تا کہ معلومات میں یکسانیت بر قرار رہے۔ اس قسم کا انٹرویو تحقیق اور نفسیاتی تشخیص میں زیادہ استعمال ہوتا ہے کیونکہ اس سے حاصل شدہ معلومات کا موازنہ آسان ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی تعلیمی تحقیق میں تمام طلبہ سے یکساں سوالات پوچھنا منظم انٹرویو کہلاتا ہے۔ اس طریقے میں معروضیت زیادہ ہوتی ہے لیکن لچک نسبتاً کم ہوتی ہے۔

- **غیر منظم انٹرویو (Unstructured Interview)** : غیر منظم انٹرویو میں سوالات پہلے سے مکمل طور پر طے شدہ نہیں ہوتے۔ انٹرویو لینے والا گفتگو کے دوران حالات اور جواب دینے والے کے ردِّ عمل کے مطابق سوالات پوچھتا ہے۔ اس طریقے میں فرد کو زیادہ آزادی حاصل ہوتی ہے کہ وہ اپنے خیالات اور احساسات کو تفصیل سے بیان کر سکے۔
- یہ طریقہ کلینیکل نفسیات اور مشاورت میں زیادہ مفید سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس سے فرد کی شخصیت اور جذبات کو گہرائی سے سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ تاہم اس میں معلومات کا موازنہ نسبتاً مشکل ہو سکتا ہے۔
- **نیم منظم انٹرویو (Semi-Structured Interview)** : اس قسم میں کچھ سوالات پہلے سے تیار ہوتے ہیں جبکہ کچھ سوالات گفتگو کے دوران ضرورت کے مطابق شامل کیے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ منظم اور غیر منظم انٹرویو دونوں کی خصوصیات رکھتا ہے۔
- نیم منظم انٹرویو تحقیق اور نفسیاتی مشاورت میں بہت مقبول ہے کیونکہ اس میں معلومات کی یکسانیت بھی بر قرار رہتی ہے اور فرد کو اظہار کا مناسب موقع بھی ملتا ہے۔
- **کلینیکل انٹرویو (Clinical Interview)** : کلینیکل انٹرویو نفسیاتی اور جذباتی مسائل کی تشخیص کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ماہرِ نفسیات مریض سے موجودہ مسائل کے بارے میں سوالات کرتا ہے تا کہ مسئلے کی نوعیت اور شدت کو سمجھا جا سکے۔ یہ انٹرویو علاج، مشاورت اور نفسیاتی تشخیص میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے ذریعے ڈپریشن، بے چینی، خوف، تناؤ اور دیگر ذہنی مسائل کی شناخت کی جاتی ہے۔
- **گروہی انٹرویو (Group Interview)** : گروہی انٹرویو میں ایک وقت میں ایک سے زیادہ افراد سے سوالات کیے جاتے ہیں۔ اس طریقے کا استعمال تعلیمی، سماجی اور تحقیقی مقاصد کے لیے کیا جاتا ہے۔ گروہی انٹرویو سے مختلف افراد کے خیالات، آراء اور رویوں کا موازنہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ تاہم بعض اوقات کچھ افراد گروہ میں کھل کر اظہار نہیں کر پاتے۔

### 2.5.3.4 انٹرویو کے مراحل (Steps of Interview Method) :

انٹرویو کے مراحل درجِ ذیل ہے:

- **مقصد کا تعین** (Determination of Objective) :انٹرویو کے عمل کا پہلا اور سب سے اہم مرحلہ مقصد کا تعین ہے۔ اس مرحلے میں یہ واضح کیا جاتا ہے کہ انٹرویو کیوں لیا جارہا ہے اور کن معلومات کی ضرورت ہے۔ماہرِ نفسیات یا انٹرویو لینے والا یہ فیصلہ کرتا ہے کہ آیا انٹرویو تعلیمی مسائل، جذباتی کیفیت، شخصیت، رویہ جاتی مسائل، مشاورت یا تحقیق کے لیے کیا جارہا ہے۔ واضح مقصد انٹرویو کو منظم اور مؤثر بناتا ہے۔ اگر مقصد واضح نہ ہو تو سوالات غیر ضروری ہوسکتے ہیں اور درست معلومات حاصل نہیں ہو پاتیں۔ اس لیے مقصد کا تعین پورے انٹرویو کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔
- **سوالات کی تیاری** (Preparation of Questions) : مقصد طے ہونے کے بعد مناسب سوالات تیار کیے جاتے ہیں۔ سوالات ایسے ہونے چاہئیں جو فرد کے خیالات، احساسات، تجربات اور مسائل کے بارے میں واضح معلومات فراہم کر سکیں۔ سوالات سادہ، واضح اور آسان زبان میں ہونے چاہئیں تاکہ جواب دینے والا انہیں آسانی سے سمجھ سکے۔ اس مرحلے میں یہ بھی طے کیا جاتا ہے کہ سوالات منظم (Structured) ، غیر منظم (Unstructured) یا نیم منظم (Semi-Structured) انداز میں پوچھے جائیں گے۔ اچھے سوالات انٹرویو کے معیار کو بہتر بناتے ہیں اور مفید معلومات حاصل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔
- **رابطہ اور اعتماد سازی** (Rapport and Trust Building) :انٹرویو شروع کرنے سے پہلے جواب دینے والے فرد کے ساتھ دوستانہ اور اعتماد پر مبنی تعلق قائم کیا جاتا ہے۔ اس مرحلے کو "ریپورٹ قائم کرنا" بھی کہا جاتا ہے۔ انٹرویو لینے والا نرم لہجہ، خوش اخلاقی اور احترام کے ذریعے فرد کو پر سکون اور پر اعتماد محسوس کرواتا ہے۔ اعتماد سازی بہت ضروری ہوتی ہے کیونکہ اگر فرد خود کو محفوظ اور آرام دہ محسوس کرے تو وہ اپنے خیالات اور جذبات کھل کر بیان کرتا ہے۔ خاص طور پر نفسیاتی اور جذباتی مسائل کے انٹرویو میں یہ مرحلہ بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔
- **سوال وجواب** (Questioning and Responding) : یہ انٹرویو کا مرکزی مرحلہ ہوتا ہے جس میں انٹرویو لینے والا سوالات پوچھتا ہے اور فرد ان کے جوابات دیتا ہے۔ سوالات کے دوران انٹرویو لینے والا نہ صرف الفاظ پر توجہ دیتا ہے بلکہ جواب دینے کے انداز، جذبات اور ردِّ عمل کو بھی غور سے دیکھتا ہے۔ اس مرحلے میں انٹرویو لینے والے کو صبر، توجہ اور غیر جانبداری کے ساتھ گفتگو سننی چاہیے۔ اگر ضرورت ہو تو وضاحت کے لیے اضافی سوالات بھی کیے جاتے ہیں۔ مؤثر سوال وجواب سے فرد کی شخصیت، مسائل اور احساسات کے بارے میں گہری معلومات حاصل ہوتی ہیں۔
- **مشاہدہ اور ریکارڈنگ** (Observation and Recording) : انٹرویو کے دوران صرف زبانی جوابات ہی اہم نہیں ہوتے بلکہ فرد کے غیر لفظی رویے بھی بہت معنی رکھتے ہیں۔ اس مرحلے میں انٹرویو لینے والا چہرے کے تاثرات، آواز کے اتار چڑھاؤ، جسمانی حرکات، خاموشی اور جذباتی ردِّ عمل کا بھی مشاہدہ کرتا ہے۔ ساتھ ہی تمام اہم معلومات کو نوٹ یا ریکارڈ کیا جاتا ہے تاکہ بعد میں ان کا تجزیہ کیا جاسکے۔ درست اور منظم ریکارڈنگ نفسیاتی تشخیص اور تحقیق میں بہت اہم سمجھی جاتی ہے۔
- **تجزیہ اور تشریح** (Analysis and Interpretation) : انٹرویو مکمل ہونے کے بعد جمع شدہ معلومات کا تفصیلی تجزیہ کیا جاتا

ہے۔ اس مرحلے میں فرد کے جوابات، جذبات، رویوں اور مسائل کا جائزہ لے کر ان کے اسباب اور اثرات کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ماہرِ نفسیات یہ معلوم کرتا ہے کہ آیا فرد کو جذباتی، تعلیمی، سماجی یا نفسیاتی مسائل کا سامنا ہے یا نہیں۔ اسی تجزیے کی بنیاد پر تشخیص، مشاورت یا علاج کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ درست تجزیہ انٹرویو کی کامیابی کے لیے بہت ضروری ہوتا ہے۔

- **رپورٹ کی تیاری (Preparation of Report) :** انٹرویو کا آخری مرحلہ مکمل رپورٹ تیار کرنا ہے۔ اس رپورٹ میں انٹرویو کا مقصد، طریقۂ کار، حاصل شدہ معلومات، مشاہدات، نتائج اور سفارشات شامل کی جاتی ہیں۔ رپورٹ کو واضح، منظم اور سادہ انداز میں لکھا جاتا ہے تاکہ متعلقہ افراد جیسے اساتذہ، والدین، مشیر ان یا معالجین اسے آسانی سے سمجھ سکیں۔ نفسیاتی احتساب میں رپورٹ بہت اہمیت رکھتی ہے کیونکہ اسی کی بنیاد پر مستقبل کے فیصلے، رہنمائی، مشاورت یا علاج کا عمل انجام دیا جاتا ہے۔ ایک اچھی رپورٹ فرد کے مسائل کو سمجھنے اور ان کے حل میں مؤثر کردار ادا کرتی ہے۔

### 2.5.3.5 انٹرویو کے فوائد (Advantages of Interview Method):

انٹرویو کے فوائد درج ذیل ہے:

- انٹرویو کے ذریعے فرد کے احساسات، خیالات اور مسائل کو گہرائی سے سمجھا جاسکتا ہے۔
- ضرورت کے مطابق سوالات میں تبدیلی کی جاسکتی ہے۔
- چہرے کے تاثرات، آواز اور جسمانی حرکات بھی معلومات فراہم کرتی ہیں۔
- یہ طریقہ فرد اور ماہرِ نفسیات کے درمیان بہتر تعلق قائم کرتا ہے۔
- نفسیاتی اور جذباتی مسائل کی شناخت میں مدد دیتا ہے۔

### 2.5.3.6 انٹرویو کی محدودیات (Limitations of Interview Method):

انٹرویو کی محدودیات درجِ ذیل ہے:

- تفصیلی انٹرویو میں کافی وقت درکار ہوتا ہے۔
- انٹرویو لینے والے کی ذاتی رائے یا رویہ نتائج کو متاثر کرسکتا ہے۔
- بعض اوقات فرد درست معلومات فراہم نہیں کرتا۔
- مؤثر انٹرویو کے لیے تربیت اور تجربہ ضروری ہوتا ہے۔
- بعض سوالات فرد کو جذباتی طور پر متاثر کرسکتے ہیں۔

انٹرویو طریقہ نفسیاتی احتساب کا ایک مؤثر، مفصل اور لچکدار ذریعہ ہے۔ یہ فرد کی شخصیت، جذبات، مسائل اور رویوں کو سمجھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگرچہ اس طریقے میں وقت، مہارت اور احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن درست استعمال کے ذریعے یہ تعلیم، تحقیق،

مشاورت اور کلینیکل نفسیات میں نہایت مفید نتائج فراہم کرتا ہے۔

## 2.6 مشاہداتی طریقے اور چیک لسٹ (Observation methods and checklist)

چیک لسٹ مشاہدہ طلبہ کے رویّوں، عادات اور سرگرمیوں کو سمجھنے کا ایک اہم طریقہ ہے۔ اس طریقے میں طلبہ کے طرزِ عمل کا مختلف حالات میں براہِ راست مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ فہرستِ جانچ (Checklist) ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی مدد سے مخصوص رویّوں، خصوصیات یا سرگرمیوں کی موجودگی یا عدم موجودگی کو درج کیا جاتا ہے۔ اس میں پہلے سے طے شدہ نکات کی بنیاد پر معلومات جمع کی جاتی ہیں۔ مشاہداتی طریقے اور فہرستِ جانچ تعلیمی عمل میں طلبہ کی کارکردگی، سماجی رویّوں اور انفرادی ضروریات کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

### 2.6.1 مشاہداتی طریقے (Observation Methods)

مشاہدہ (Observation) نفسیاتی احتساب کا ایک اہم اور قدیم طریقہ ہے جس کے ذریعے کسی فرد کے رویوں، عادات، جذبات اور سماجی تعاملات کا براہِ راست جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس طریقے میں ماہرِ نفسیات، استاد یا مشاہدہ کرنے والا فرد کی سرگرمیوں اور ردِّ عمل کو غور سے دیکھتا اور ریکارڈ کرتا ہے۔ مشاہدہ بچوں، طلبہ، مریضوں اور مختلف سماجی گروہوں کے رویوں کو سمجھنے میں نہایت مفید سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح مشاہدہ ایک ایسا منظم عمل ہے جس میں کسی فرد یا گروہ کے رویوں، حرکات اور سرگرمیوں کو براہِ راست دیکھ کر معلومات جمع کی جاتی ہیں تاکہ ان کے بارے میں درست نتائج اخذ کیے جا سکیں۔

#### 2.6.1.1 نفسیات میں مشاہداتی طریقوں کی اہمیت (Importance of Observation Methods in Psychology)

نفسیات میں مشاہداتی طریقے فرد کے رویوں، شخصیت، جذبات اور سماجی تعاملات کو سمجھنے میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ ماہرینِ نفسیات بچوں، طلبہ اور مریضوں کے مسائل کی تشخیص کے لیے مشاہدہ استعمال کرتے ہیں۔ یہ طریقہ خاص طور پر بچوں کی نفسیات، تعلیمی نفسیات، کلینیکل نفسیات اور سماجی نفسیات میں بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ مشاہدے کے ذریعے ایسے رویوں کو بھی سمجھا جا سکتا ہے جنہیں الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہو۔

تحقیقی میدان میں بھی مشاہداتی طریقے نہایت اہم ہیں کیونکہ ان کے ذریعے حقیقی زندگی کے رویوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اساتذہ طلبہ کی دلچسپی، توجہ، سماجی میل جول اور سیکھنے کے انداز کا جائزہ لینے کے لیے مشاہدہ استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح کلینیکل ماہرین مریضوں کے جذباتی اور رویہ جاتی مسائل کی شناخت کے لیے اس طریقے سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

مشاہداتی طریقے نفسیاتی احتساب کے مؤثر اور قابلِ اعتماد ذرائع میں شامل ہیں۔ یہ فرد کے حقیقی رویوں اور سرگرمیوں کو سمجھنے

میں مدد دیتے ہیں۔ اگرچہ ان میں وقت اور محنت زیادہ درکار ہوتی ہے، لیکن مناسب منصوبہ بندی اور معروضیت کے ساتھ یہ طریقے نفسیات، تعلیم اور تحقیق میں نہایت مفید نتائج فراہم کرتے ہیں۔

### 2.6.1.2 مشاہداتی طریقے کی خصوصیات (Characteristics of Observation Method) :

مشاہداتی طریقے کی خصوصیات درج ذیل ہے:

- مشاہدہ میں معلومات براہِ راست فرد کے رویوں اور اعمال سے حاصل کی جاتی ہیں۔
- اس طریقے میں فرد کے رویوں کو اس کے قدرتی ماحول میں دیکھا جاسکتا ہے۔
- مشاہدہ پہلے سے طے شدہ مقصد اور منصوبہ بندی کے تحت کیا جاتا ہے۔
- درست مشاہدہ تعصب سے پاک اور حقیقت پر مبنی ہوتا ہے۔
- یہ طریقہ ان رویوں کے مطالعے میں مفید ہے جنہیں سوالنامے یا ٹیسٹ سے سمجھنا مشکل ہو۔

### 2.6.1.3 مشاہداتی طریقوں کی اقسام (Types of Observation Methods) :

مشاہداتی طریقے کی اقسام درج ذیل ہے:

- **قدرتی مشاہدہ (Naturalistic Observation):** قدرتی مشاہدہ وہ طریقہ ہے جس میں فرد کے رویوں اور سرگرمیوں کو اس کے فطری یا روزمرہ ماحول میں بغیر کسی مداخلت کے دیکھا جاتا ہے۔ اس میں مشاہدہ کرنے والا فرد حالات کو تبدیل نہیں کرتا بلکہ صرف رویوں کا جائزہ لیتا ہے۔ مثال کے طور پر بچوں کو کھیل کے میدان، کلاس روم یا گھر میں کھیلتے اور دوسروں سے بات چیت کرتے ہوئے دیکھنا۔ یہ طریقہ اس لیے اہم ہے کیونکہ اس میں فرد مصنوعی ماحول کے بجائے اپنے اصل ماحول میں موجود ہوتا ہے، اس لیے اس کے رویے زیادہ حقیقی اور فطری ہوتے ہیں۔ ماہرینِ نفسیات اس طریقے کے ذریعے بچوں کی سماجی مہارتوں، جذباتی ردِّ عمل اور رویہ جاتی مسائل کو بہتر انداز میں سمجھ سکتے ہیں۔ تاہم اس طریقے میں بعض اوقات تمام حالات پر قابو رکھنا مشکل ہوتا ہے، اس لیے نتائج پر بیرونی عوامل اثر انداز ہوسکتے ہیں۔
- **منظم مشاہدہ (Structured Observation) :** منظم مشاہدہ ایک ایسا طریقہ ہے جس میں مشاہدہ پہلے سے طے شدہ اصولوں، منصوبہ بندی اور مخصوص مقاصد کے مطابق کیا جاتا ہے۔ اس میں ماہرِ نفسیات یا مشاہدہ کرنے والا پہلے سے یہ طے کرتا ہے کہ کن رویوں یا سرگرمیوں کا مشاہدہ کرنا ہے اور انہیں کس طرح ریکارڈ کرنا ہے۔ اس مقصد کے لیے چیک لسٹ، ریٹنگ اسکیل یا ریکارڈنگ شیٹ کا استعمال بھی کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک استاد کلاس میں طلبہ کی توجہ، سوالات کے جواب دینے کی صلاحیت یا دوسروں کے ساتھ تعاون کا مشاہدہ منظم انداز میں کرسکتا ہے۔ یہ طریقہ تحقیق اور نفسیاتی احتساب میں زیادہ قابلِ اعتماد سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس میں تمام افراد کے لیے ایک ہی معیار استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے نتائج کا موازنہ کرنا بھی آسان ہوجاتا ہے۔

- **غیر منظم مشاہدہ** (Unstructured Observation) : غیر منظم مشاہدہ وہ طریقہ ہے جس میں کوئی سخت منصوبہ بندی یا مقررہ اصول موجود نہیں ہوتے۔ مشاہدہ کرنے والا فرد کے مجموعی رویوں، حرکات اور سرگرمیوں کو آزادانہ انداز میں دیکھتا اور نوٹ کرتا ہے۔ اس میں توجہ کسی ایک مخصوص رویے کے بجائے فرد کی مجموعی شخصیت اور رویہ جاتی انداز پر ہوتی ہے۔
- یہ طریقہ ابتدائی معلومات حاصل کرنے اور نئے مسائل کو سمجھنے میں بہت مفید ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی بچے کے رویے کے بارے میں مکمل معلومات درکار ہوں تو ماہرِ نفسیات پہلے غیر منظم مشاہدہ کر سکتا ہے تاکہ بچے کی عمومی عادات، دلچسپیوں اور جذباتی کیفیت کو سمجھ سکے۔ اگرچہ یہ طریقہ زیادہ لچکدار ہے، لیکن اس میں ذاتی رائے یا تعصب کے اثرات آنے کا امکان بھی زیادہ ہوتا ہے۔
- **شراکتی مشاہدہ** (Participative Observation) : شراکتی مشاہدہ میں مشاہدہ کرنے والا خود اس گروہ یا سرگرمی کا حصہ بن جاتا ہے جس کا وہ مطالعہ کر رہا ہوتا ہے۔ اس طریقے کا مقصد افراد کے رویوں، جذبات اور سماجی تعلقات کو قریب سے سمجھنا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک محقق طلبہ کے گروپ میں شامل ہو کر ان کی سرگرمیوں، میل جول اور رویوں کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ یہ طریقہ سماجی نفسیات، ثقافتی تحقیق اور تعلیمی مطالعے میں بہت اہم سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس سے افراد کے اندرونی احساسات اور رویوں کو زیادہ گہرائی سے سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ شریک مشاہدہ کے ذریعے محقق افراد کا اعتماد حاصل کر لیتا ہے، جس سے وہ زیادہ قدرتی انداز میں رویہ ظاہر کرتے ہیں۔ تاہم اس میں یہ خطرہ بھی موجود رہتا ہے کہ مشاہدہ کرنے والا جذباتی طور پر گروہ سے متاثر ہو جائے اور مکمل غیر جانبداری برقرار نہ رکھ سکے۔
- **غیر شراکتی مشاہدہ** (Non-Participative Observation) : غیر شراکتی مشاہدہ میں مشاہدہ کرنے والا صرف ناظر کے طور پر موجود رہتا ہے اور سرگرمی یا گروہ میں حصہ نہیں لیتا۔ اس کا کام صرف افراد کے رویوں، حرکات اور ردِّ عمل کو دیکھنا اور ریکارڈ کرنا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک ماہرِ نفسیات کلاس روم کے پچھلے حصے میں بیٹھ کر طلبہ کے رویوں اور استاد کے ساتھ ان کے تعاملات کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ یہ طریقہ زیادہ معروضی (Objective) سمجھا جاتا ہے کیونکہ مشاہدہ کرنے والا سرگرمی کا حصہ نہیں بنتا، اس لیے اس کے ذاتی جذبات یا اثرات کم شامل ہوتے ہیں۔ تحقیق اور نفسیاتی تشخیص میں اس طریقے کو زیادہ قابلِ اعتماد سمجھا جاتا ہے۔ تاہم بعض اوقات افراد کو یہ احساس ہو سکتا ہے کہ ان کا مشاہدہ کیا جا رہا ہے، جس کی وجہ سے ان کے رویوں میں تبدیلی آ سکتی ہے۔

### 2.6.1.4 مشاہدہ کے مراحل (Steps of Observation) :

مشاہداتی طریقے کے مراحل درج ذیل ہے:

- **مقصد کا تعین** (Determination of Objective) : مشاہدے کے عمل کا پہلا مرحلہ مقصد کا تعین ہے۔ اس مرحلے میں یہ واضح کیا جاتا ہے کہ مشاہدہ کیوں کیا جا رہا ہے اور کن رویوں، عادات یا مسائل کا جائزہ لینا مقصود ہے۔ ماہرِ نفسیات یا مشاہدہ کرنے والا

پہلے یہ فیصلہ کرتا ہے کہ آیا وہ فرد کی تعلیمی کارکردگی، سماجی رویے، جذباتی کیفیت یا کسی خاص مسئلے کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے۔ واضح مقصد کے بغیر مشاہدہ غیر منظم اور غیر مؤثر ہو سکتا ہے۔ اس لیے مقصد کا تعین پورے مشاہداتی عمل کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔

- **منصوبہ بندی** (Planning) : مقصد طے کرنے کے بعد مشاہدے کی مکمل منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ اس میں یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ مشاہدہ کہاں، کب اور کس طریقے سے کیا جائے گا۔ اسی مرحلے میں مشاہدے کی مدت، وقت، ماحول اور استعمال ہونے والے آلات جیسے چیک لسٹ، نوٹ بک یا ریکارڈنگ شیٹ کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ اگر مشاہدہ بچوں پر کیا جا رہا ہو تو یہ بھی طے کیا جاتا ہے کہ انہیں کلاس روم، کھیل کے میدان یا گھر کے ماحول میں دیکھا جائے گا۔ اچھی منصوبہ بندی مشاہدے کو زیادہ منظم، قابلِ اعتماد اور مؤثر بناتی ہے۔
- **مشاہدہ اور ریکارڈنگ** (Observation and Recording): اس مرحلے میں مشاہدہ کرنے والا فرد کے رویوں، حرکات، ردِّ عمل اور سرگرمیوں کو غور سے دیکھتا ہے اور انہیں منظم انداز میں نوٹ کرتا ہے۔ ریکارڈنگ کے دوران غیر ضروری معلومات سے بچتے ہوئے صرف متعلقہ اور اہم نکات درج کیے جاتے ہیں۔ بعض اوقات مشاہدہ تحریری نوٹس، چیک لسٹ، آڈیو یا ویڈیو ریکارڈنگ کے ذریعے بھی محفوظ کیا جاتا ہے۔ اس مرحلے میں غیر جانبداری بہت ضروری ہوتی ہے تاکہ ذاتی رائے یا تعصب نتائج پر اثر انداز نہ ہو۔ درست ریکارڈنگ مستقبل میں تجزیہ اور تشخیص کے لیے بہت اہم سمجھی جاتی ہے۔
- **تجزیہ** (Analysis): مشاہدے کے دوران جمع کی گئی معلومات کا اگلے مرحلے میں تفصیلی تجزیہ کیا جاتا ہے۔ اس میں مختلف رویوں، عادات اور ردِّ عمل کا جائزہ لے کر ان کے درمیان تعلقات اور اسباب کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ماہر نفسیات یہ معلوم کرتا ہے کہ فرد کے رویوں میں کون سے مثبت یا منفی رجحانات موجود ہیں اور ان کا اس کی شخصیت، جذبات یا تعلیمی کارکردگی پر کیا اثر پڑ رہا ہے۔ تجزیہ کے ذریعے مسائل کی نوعیت اور شدت کا اندازہ لگایا جاتا ہے، جس سے مناسب رہنمائی، مشاورت یا علاج کی منصوبہ بندی ممکن ہوتی ہے۔
- **رپورٹ کی تیاری** (Preparation of Report): مشاہدے کا آخری مرحلہ مکمل رپورٹ تیار کرنا ہے۔ اس رپورٹ میں مشاہدے کا مقصد، طریقۂ کار، مشاہدہ شدہ رویے، نتائج اور سفارشات شامل کی جاتی ہیں۔ رپورٹ کو واضح، منظم اور سادہ انداز میں تحریر کیا جاتا ہے تاکہ اساتذہ، والدین، مشیر ان یا دیگر متعلقہ افراد اسے آسانی سے سمجھ سکیں۔ نفسیاتی احتساب میں یہ رپورٹ بہت اہمیت رکھتی ہے کیونکہ اسی کی بنیاد پر مستقبل کے فیصلے، مشاورت یا علاج کا عمل آگے بڑھایا جاتا ہے۔ اچھی رپورٹ نہ صرف معلومات فراہم کرتی ہے بلکہ فرد کی بہتری کے لیے رہنمائی بھی پیش کرتی ہے۔

### 2.6.1.5 مشاہداتی طریقے کے فوائد (Advantages of Observation Methods) :

مشاہداتی طریقے کے فوائد درج ذیل ہے:

- حقیقی اور براہِ راست معلومات فراہم کرتا ہے۔

- بچوں اور غیر تعلیم یافتہ افراد کے مطالعے میں مفید۔
- فطری رویوں کو سمجھنے میں مدد گار۔
- سوالنامے اور انٹرویو کی محدودیات کو کم کرتا ہے۔
- تعلیمی اور کلینیکل میدان میں مؤثر۔

### 2.6.1.6 شاہداتی طریقوں کی محدودیات (Limitations of Observation Methods) :

مشاہداتی بریقے کی محدودیات درج ذیل ہے:

- وقت طلب طریقہ ہے۔
- مشاہدہ کرنے والے کے تعصب کا امکان رہتا ہے۔
- بعض رویے ہر وقت مشاہدے میں نہیں آتے۔
- فرد مشاہدے سے متاثر ہو کر اپنا رویہ بدل سکتا ہے۔
- تمام جذبات اور خیالات کو مکمل طور پر نہیں سمجھا جاسکتا۔

## 2.6.2 چیک لسٹ (Checklist)

چیک لسٹ نفسیاتی احتساب (Psychological Assessment) کا ایک سادہ، منظم اور مؤثر آلہ ہے جس کے ذریعے کسی فرد کے رویوں، عادات، مہارتوں، علامات یا کارکردگی کا مشاہدہ اور ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ اس میں مختلف نکات یا بیانات کی فہرست دی جاتی ہے اور مشاہدہ کرنے والا ان نکات کے سامنے "ہاں"، "نہیں"، "موجود"، "غیر موجود" یا اسی نوعیت کے جوابات درج کرتا ہے۔ چیک لسٹ تعلیمی، نفسیاتی، کلینیکل اور تحقیقی میدانوں میں وسیع پیمانے پر استعمال ہوتی ہے۔ چیک لسٹ ایک ایسا احتسابی آلہ ہے جس میں مخصوص رویوں، خصوصیات یا سرگرمیوں کی فہرست تیار کی جاتی ہے تاکہ مشاہدہ کرنے والا ان کی موجودگی یا عدم موجودگی کو نوٹ کرسکے۔

### 2.6.2.1 نفسیات میں چیک لسٹ کی اہمیت (Importance of Checklist in Psychology)

نفسیات میں چیک لسٹ ایک نہایت اہم اور مفید احتسابی آلہ تصور کی جاتی ہے، کیونکہ اس کے ذریعے کسی فرد کے رویوں، جذبات، عادات، شخصیت اور سماجی تعاملات کا منظم انداز میں جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ ماہرینِ نفسیات، اساتذہ، مشیران اور معالجین چیک لسٹ کی مدد سے افراد کے مسائل، ضروریات اور صلاحیتوں کو بہتر طور پر سمجھتے ہیں۔ یہ آلہ خاص طور پر بچوں، طلبہ اور مریضوں کے مشاہدے میں بہت مدد گار ثابت ہوتا ہے، کیونکہ اس کے ذریعے رویہ جاتی تبدیلیوں کو آسانی سے نوٹ کیا جاسکتا ہے۔

چیک لسٹ نفسیاتی تشخیص (Psychological Diagnosis) میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کے ذریعے بے چینی، ڈپریشن، جارحیت، توجہ کی کمی، سیکھنے کی مشکلات اور دیگر نفسیاتی مسائل کی ابتدائی نشاندہی ممکن ہوتی ہے۔ اس سے ماہرین کو مناسب علاج، رہنمائی

اور مشاورت فراہم کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ تعلیمی میدان میں اساتذہ طلبہ کی تعلیمی کارکردگی، سماجی رویوں اور سیکھنے کی مہارتوں کا جائزہ لینے کے لیے چیک لسٹ استعمال کرتے ہیں۔

چیک لسٹ کی ایک اہمیت یہ بھی ہے کہ یہ مشاہدے کو زیادہ معروضی (Objective) اور منظم بناتی ہے۔ چونکہ اس میں پہلے سے تیار شدہ نکات شامل ہوتے ہیں، اس لیے ذاتی پسند و ناپسند یا تعصب کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ یہ وقت کی بچت بھی کرتی ہے اور مختصر وقت میں زیادہ معلومات جمع کرنے میں مدد دیتی ہے۔

نفسیاتی تحقیق (Psychological Research) میں بھی چیک لسٹ کا استعمال بہت عام ہے۔ محققین مختلف رویوں اور علامات کے ڈیٹا کو جمع کرنے کے لیے چیک لسٹ استعمال کرتے ہیں تاکہ درست نتائج اخذ کیے جاسکیں۔ اس کے علاوہ والدین اور اساتذہ بچوں کی ذہنی، جذباتی اور سماجی نشوونما کی نگرانی کے لیے بھی اس آلے سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس طرح چیک لسٹ نفسیات کے شعبے میں تشخیص، تحقیق، رہنمائی، تربیت اور علاج کے عمل کو مؤثر بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

### 2.6.2.2 چیک لسٹ کی خصوصیات (Characteristics of Checklist)

- چیک لسٹ کا استعمال آسان ہوتا ہے اور اسے کم وقت میں مکمل کیا جاسکتا ہے۔
- اس میں پہلے سے تیار شدہ نکات موجود ہوتے ہیں جن کے مطابق مشاہدہ کیا جاتا ہے۔
- یہ ذاتی رائے کے بجائے واضح مشاہدات پر مبنی ہوتی ہے۔
- مختصر وقت میں زیادہ معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔
- چیک لسٹ زیادہ تر مشاہدے (Observation) پر مبنی ہوتی ہے۔

### 2.6.2.3 چیک لسٹ کے فوائد (Advantages of Checklist)

- استعمال میں آسان
- کم خرچ اور کم وقت طلب
- مشاہدے کو منظم بناتی ہے
- تعلیمی اور نفسیاتی میدان میں مفید
- بچوں اور بالغوں دونوں کے لیے قابلِ استعمال

### 2.6.2.4 چیک لسٹ کی محدودیات (Limitations of Checklist)

- گہرائی سے معلومات فراہم نہیں کرتی۔

- بعض اوقات مشاہدہ کرنے والے کا تعصب اثر انداز ہو سکتا ہے۔
- صرف موجودگی یا عدم موجودگی ظاہر کرتی ہے۔
- پیچیدہ جذبات یا رویوں کی مکمل وضاحت نہیں کر سکتی۔

## 2.7 خلاصہ (Summary)

اس اکائی میں نفسیاتی اور تعلیمی احتساب (Psychological and Educational Assessment) کے مختلف اہم طریقوں اور آلات کا مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں معیاری اور غیر معیاری آلات، نارم ریفرنسڈ اور کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس، ذہانت، فطری رجحان، شخصیت اور حصولیابی کے ٹیسٹس کی وضاحت کی گئی ہے۔ مزید یہ کہ سیلف رپورٹ انوینٹریز، ریٹنگ اسکیل، انٹرویو، مشاہداتی طریقے اور چیک لسٹ جیسے اہم احتسابی ذرائع کی تعریف، اہمیت، مقاصد، خصوصیات، اقسام، فوائد اور محدودیات کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ تمام طریقے فرد کی شخصیت، جذبات، ذہنی کیفیت، صلاحیتوں، رویوں اور تعلیمی کارکردگی کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ نفسیات، تعلیم، مشاورت، کلینیکل تشخیص، تحقیق اور پیشہ ورانہ رہنمائی میں ان آلات کا نہایت اہم کردار ہے۔ اگرچہ ان میں بعض محدودیات بھی موجود ہیں، لیکن مناسب منصوبہ بندی، معروضیت، تربیت اور معیاری طریقۂ کار کے ذریعے یہ نفسیاتی تشخیص، رہنمائی، علاج اور تحقیق میں مؤثر اور قابلِ اعتماد نتائج فراہم کرتے ہیں۔

## 2.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ درجِ ذیل باتیں سیکھیں:

- معیاری آلات پیمائش کے وہ آلات ہوتے ہیں جنہیں باقاعدہ معیاری طریقے یا سائنسی طریقے سے تیار کیا جاتا ہے۔ ان کی تیاری کے دوران اعتمادیت (reliability) اور معتبریت (validity) کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔
- غیر معیاری آلات وہ آلات ہوتے ہیں جو کسی خاص مقصد یا محدود اور مخصوص صورتحال کے لیے تیار کیے جاتے ہیں اور جن کی تشکیل میں معیاری طریقہ یا سائنسی طریقہ مکمل طور پر اپنایا نہیں جاتا۔ ان میں اعتمادیت (reliability) اور معتبریت (validity) کی ضمانت کم ہوتی ہے اور نہ ہی ان کے لیے کوئی طے شدہ نارمز (norms) موجود ہوتے ہیں۔
- نارم ریفرنسڈ ٹیسٹس وہ امتحانات ہوتے ہیں جن میں کسی طالبِ علم کی کارکردگی کا موازنہ دوسرے طلبہ کے گروہ (norm group) کے ساتھ کیا جاتا ہے۔
- کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس میں طالبِ علم کی کارکردگی کا موازنہ کسی مخصوص معیار (criterion) یا سیکھنے کے اہداف سے کیا جاتا ہے، نہ کہ دوسرے طلبہ سے
- نفسیاتی احتساب میں مختلف قسم کے احتسابات استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ فرد کی ذہنی صلاحیتوں، شخصیت، دلچسپیوں، کارکردگی اور سیکھنے کی سطح کو سمجھا جا سکے۔ ہر قسم کا احتساب کسی خاص پہلو کی پیمائش کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ذہانت

(Intelligence) کے احتساب سے ذہنی صلاحیت معلوم کی جاتی ہے، جبکہ رجحان (Aptitude) کا احتساب مستقبل میں کسی کام کو سیکھنے کی قابلیت جانچتا ہے۔ اسی طرح شخصیت (Personality) کا احتساب فرد کے رویوں اور جذباتی خصوصیات کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے، اور کامیابی (Achievement) کا احتساب تعلیمی یا عملی کارکردگی کی پیمائش کرتا ہے۔ یہ تمام اقسام تعلیم، رہنمائی، مشاورت اور نفسیاتی تحقیق میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

- سیلف رپورٹ انوینٹریز نفسیاتی احتساب (Psychological Assessment) کا ایک اہم اور وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والا آلہ ہے۔ اس طریقے میں فرد اپنے خیالات، احساسات، رویوں، عادات، دلچسپیوں اور شخصیت کے بارے میں خود معلومات فراہم کرتا ہے۔
- رٹینگ اسکیل نفسیاتی احتساب (Psychological Assessment) کا ایک اہم اور مؤثر آلہ ہے جس کے ذریعے کسی فرد کی خاص خصوصیت یا رویے کو مختلف درجات یا سطحوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، اور مشاہدہ کرنے والا فرد ان درجات کے مطابق اپنی رائے یا مشاہدہ درج کرتا ہے۔
- انٹرویو نفسیاتی احتساب (Psychological Assessment) کا ایک اہم اور مؤثر طریقہ ہے جس کے ذریعے ہم کسی فرد کے بارے میں بہت ساری معلومات حاصل کر سکتے ہے۔
- مشاہدہ (Observation) نفسیاتی احتساب کا ایک اہم اور قدیم طریقہ ہے جس کے ذریعے کسی فرد کے رویوں، عادات، جذبات اور سماجی تعاملات کا براہِ راست جائزہ لیا جاتا ہے۔
- چیک لسٹ نفسیاتی احتساب (Psychological Assessment) کا ایک سادہ، منظم اور مؤثر آلہ ہے جس کے ذریعے کسی فرد کے رویوں، عادات، مہارتوں، علامات یا کارکردگی کا مشاہدہ اور ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ اس میں مختلف نکات یا بیانات کی فہرست دی جاتی ہے اور مشاہدہ کرنے والا ان نکات کے سامنے "ہاں"، "نہیں"، "موجود"، "غیر موجود" یا اسی نوعیت کے جوابات درج کرتا ہے۔ چیک لسٹ تعلیمی، نفسیاتی، کلینیکل اور تحقیقی میدانوں میں وسیع پیمانے پر استعمال ہوتی ہے۔

## 2.9 فرہنگ (Glossary)

| | |
|---|---|
| سیلف رپورٹ انوینٹری (Self-Report Inventory) | ایسا آلہ جس میں فرد اپنے بارے میں خود معلومات فراہم کرتا ہے۔ |
| رٹینگ اسکیل (Rating Scale) | خصوصیات یا رویوں کو درجات میں جانچنے کا طریقہ۔ |
| چیک لسٹ (Checklist) | مخصوص نکات کی موجودگی یا عدم موجودگی نوٹ کرنے کی فہرست۔ |
| کلینیکل سائیکالوجی (Clinical Psychology) | ذہنی اور جذباتی مسائل کی تشخیص اور علاج سے متعلق نفسیات کی شاخ۔ |
| پیشہ وارانہ رہنمائی (Vocational Guidance) | پیشہ ورانہ رہنمائی فراہم کرنے کا عمل۔ |

| | |
|---|---|
| منظم انٹرویو (Structured Interview) | پہلے سے تیار شدہ سوالات پر مبنی انٹرویو۔ |
| شراکتی مشاہدہ (Participative Observation) | ایسا مشاہدہ جس میں مشاہدہ کرنے والا گروہ کا حصہ بن جائے۔ |
| معیار (Norms) | موازنہ کے لیے مقرر اصول یا معیار۔ |

## 2.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

### معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1. سیلف رپورٹ انوینٹریز میں معلومات کون فراہم کرتا ہے؟

(a) استاد (b) والدین (c) فرد خود (d) محقق

2. انٹرویو کی وہ قسم جس میں سوالات پہلے سے طے شدہ ہوں کہلاتی ہے؟

(a) غیر منظم انٹرویو (b) کلینیکل انٹرویو (c) گروہی انٹرویو (d) منظم انٹرویو

3. چیک لسٹ زیادہ تر کس پر مبنی ہوتی ہے؟

(a) تجربہ (b) مشاہدہ (c) انٹرویو (d) شماریات

4. مشاہدہ کے دوران ذاتی رائے کے اثر کو کیا کہتے ہیں؟

(a) تعصب (b) معروضیت (c) استحکام (d) انٹرویو

5. فطری رجحان کی جانچ کس چیز کا اندازہ لگاتی ہے؟

(a) موجودہ علم (b) جسمانی طاقت (c) مستقبل کی صلاحیت (d) ان میں سے کوئی نہیں

6. Raven's Progressive Matrices کس قسم کا ٹیسٹ ہے؟

(a) زبانی ذہانت (b) حصولیابی (c) شخصیت (d) غیر زبانی ذہانت

7. Criterion-Referenced Test میں کارکردگی کس سے موازنہ کی جاتی ہے؟

(a) دوسرے طلبہ (b) مقررہ معیار (c) والدین (d) اساتذہ

8. Projective Personality Test میں کیا استعمال ہوتا ہے؟

(a) مبہم تصاویر (b) واضح سوالات (c) ریاضیاتی سوالات (d) درجہ بندی

9. معیاری آلات کس بنیاد پر تیار کیے جاتے ہیں؟

(a) ذاتی رائے (b) سائنسی اصول (c) اندازہ (d) مشاہدہ

10. IQ ٹیسٹ کس کی مثال ہے؟

(a) شخصیت ٹیسٹ (b) ذہانت ٹیسٹ (c) حصولیابی ٹیسٹ (d) دلچسپی ٹیسٹ

## مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answered Type Questions)

1. ذہانت کے ٹیسٹ کی دو خصوصیات بیان کریں
2. سیلف رپورٹ انوینٹریز سے کیا مراد ہے؟
3. معیاری آلات سے کیا مراد ہے؟
4. فطری رجحان کی جانچ کی اہمیت بیان کریں۔
5. ریٹنگ اسکیل کی دو اقسام بیان کریں۔
6. چیک لسٹ کی دو خصوصیات لکھیں۔
7. کلینیکل انٹرویو کیا ہے؟
8. مشاہداتی طریقے سے کیا مراد ہے؟
9. کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس کا مقصد کیا ہے؟
10. نفسیاتی احتساب کے دو استعمالات لکھیں۔
11. اشتراکی مشاہدہ کی وضاحت کریں۔

## طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answered Type Questions)

1. سیلف رپورٹ انوینٹریز کی تعریف، اقسام، فوائد اور محدودیات تفصیل سے بیان کریں۔
2. انٹرویو طریقہ کی تعریف، اقسام، مراحل، فوائد اور محدودیات بیان کریں۔
3. چیک لسٹ کی تعریف، خصوصیات، فوائد اور نفسیات میں اس کے کردار کو بیان کریں۔
4. شخصیت کی جانچ اور حصولیابی کی جانچ کی اہمیت اور اقسام پر تفصیلی بحث کریں۔
5. معیاری اور غیر معیاری آلات میں تفصیلی فرق بیان کریں۔ نارم ریفرنسڈ اور کریٹیریئن ریفرنسڈ ٹیسٹس کی وضاحت مثالوں کے ساتھ کریں۔

## معروضی سوالات کے جوابات (Answer Key of MCQs)

| سوال نمبر | 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 | 8 | 9 | 10 |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| جوابات | C | D | B | A | C | D | B | A | B | B |

## 2.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materilas)

1. Chandra, R. (2002). Guidance and Counselling, Kalpaz Publication, New Delhi

2. Oberai, S.C. (2007). Educational Vocational Guidance and Counselling, International Publishing House, Meerut
3. Musa, M.M and Rasheed, S. (2008). Assessment, Guidance and Research (in Urdu), Jeedran Publication, Lahore
4. Musa, M.M and Rasheed, S. (2008). Guidance and Counselling (in Urdu), Jeedran Publication, Lahore
5. Sharma, R.A. (2007). Fundamental of Guidance and Counselling, R. Lal. Book Depot, Meerut
6. Sharma, R.N. (2004). Guidance and Counselling, Surjeet Publication, Delhi
7. Shrivastava, K.K. (2006). Principles of Guidance and Counselling, Kanishka Publishers, Delhi
8. Rao, S.N. (2006). Guidance and Counselling, Tata McGraw Hill Publishing Company Limited, New Delhi
9. Sharma, Y.K.(2008). Principles of Educational and Vocational Guidance, Kanishka Publishers, Delhi

# اکائی 3: ٹیسٹ کا انعقاد اور اسکورنگ

(Test Administration and Scoring)

اکائی کے اجزاء:


3.0 تمہید (Introduction)

3.1 مقاصد (Objectives)

3.2 ٹیسٹ کے انعقاد اور ٹیسٹ میں شریک افراد کے ساتھ مؤثر تعلق قائم کرنے کے رہنما اصول
(Guidelines for Test Administration & Building Rapport with the Participant in the Test)

3.3 رابطہ سازی (Rapport Building)

3.4 ٹیسٹ کے لیے ساز گار ماحول کی تیاری (Preparation of Conducive Environment for Testing)

3.5 ہدایات، وقت کی بندی اور ذیلی ٹیسٹس کی ترتیب (Instructions, Timing, and Sequencing of Sub-tests)

3.6 وقت کی پابندی (Timing)

3.7 ذیلی جانچ (ٹیسٹ) کی ترتیب (Sequencing of Sub-Tests)

3.8 مینول اور ڈیجیٹل جانچ (ٹیسٹ) اسکورنگ کے طریقے (Manual vs Digital Test Scoring Methods)

3.9 دستاویز بندی اور ریکارڈ کی دیکھ بھال (Documentation and Record Keeping)

3.10 ریکارڈ کی دیکھ بھال (Record Keeping)

3.11 خلاصہ (Summary)

3.12 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

3.13 فرہنگ (Glossary)

3.14 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Model Examination Questions)

3.15 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)


## 3.0 تمہید (Introduction)

تعلیمی اور نفسیاتی احتساب میں جانچ کا انعقاد (ٹیسٹ ایڈمنسٹریشن) اور اسکورنگ نہایت اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ کسی بھی ٹیسٹ کے نتائج کی درستگی اور اعتبار اس بات پر منحصر ہوتے ہے کہ اسے کس حد تک معیاری طریقے سے انعقاد کیا گیا ہے اور کتنے صحیح طریقے سے اس

ٹیسٹ کی اسکورنگ کی گئی ہے۔ اس اکائی میں طلبہ کو ٹیسٹ کے انعقاد کے اصول اور ہدایات، ٹیسٹ میں شامل ہونے والے افراد کے ساتھ مؤثر تعلق (rapport) قائم کرنے کے طریقے، ٹیسٹ کے انعقاد کے لیے مناسب ماحول کی تیاری اور ذیلی ٹیسٹس کی ترتیب و وقت کی پابندی کے بارے میں آگاہی فراہم کی جائے گی۔ مزید برآں، اس اکائی میں ٹیسٹ کی اسکورنگ کے مینول (manual) اور ڈیجیٹل طریقوں کا تقابلی جائزہ بھی پیش کیا جائے گا، تاکہ طلبہ جدید اور روایتی دونوں طریقوں کو سمجھ سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، دستاویزی عمل (documentation) اور ریکارڈ کی درست دیکھ بھال کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی جائے گی، جو کسی بھی ٹیسٹنگ عمل کی شفافیت اور احتساب کے لیے ضروری ہے۔ یہ اکائی طلبہ کو عملی مہارتیں فراہم کرتا ہے تاکہ وہ ٹیسٹ کا انعقاد مؤثر، منصفانہ اور معیاری انداز میں کر سکیں۔ ٹیسٹ ایڈمنسٹریشن اور اسکورنگ تعلیمی اور نفسیاتی احتساب کا ایک بنیادی جزو ہے۔ کسی بھی ٹیسٹ کی افادیت اس بات پر منحصر ہوتی ہے کہ اسے کس قدر منظم، معیاری اور منصفانہ انداز میں نافذ کیا گیا ہے۔ مزید برآں، اس اکائی میں دستاویزی عمل اور ریکارڈ کی دیکھ بھال کی اہمیت پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی جائے گی۔

## 3.1.0 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہوں گے کہ:

- ٹیسٹ کے انعقاد کے بنیادی اصولوں اور ہدایات کو سمجھ سکیں اور ان پر عمل کر سکیں۔
- ٹیسٹ میں شامل ہونے والے افراد کے ساتھ مؤثر تعلق (rapport) قائم کرنے کے طریقے سیکھ سکیں۔
- ٹسٹ کے لیے ضروری ساز گار ماحول تیار کرنے کی اہمیت کو بیان کر سکیں۔
- ٹیسٹ کی ہدایات، وقت کی پابندی اور ذیلی ٹیسٹس کی ترتیب کو درست طریقے سے انعقاد کر سکیں۔
- مینول اور ڈیجیٹل اسکورنگ کے طریقوں میں فرق کو سمجھ سکیں اور ان کا مؤثر استعمال کر سکیں۔
- ٹیسٹ کے نتائج کی درست دستاویز بندی اور ریکارڈ کی حفاظت کے اصولوں کو اپنا سکیں۔
- ٹیسٹنگ کے عمل میں شفافیت، معروضیت، اور پیشہ ورانہ ذمہ داری کو برقرار رکھ سکیں۔

## 3.2 ٹیسٹ کے انعقاد اور ٹیسٹ میں شریک افراد کے ساتھ مؤثر تعلق قائم کرنے کے رہنما اصول

(Guidelines for Test Administration and Building Rapport with the Participant in the Test)

ٹیسٹ کے انعقاد کے دوران ایک منظم اور واضح طریقہ کار اپنانا ضروری ہوتا ہے تاکہ نتائج درست اور قابلِ اعتماد ہوں۔ ٹیسٹ میں شریک افراد کے ساتھ مؤثر تعلق (رپورٹ) قائم کرنا ان کی گھبراہٹ کم کرتا ہے اور انہیں پُر سکون ماحول فراہم کرتا ہے۔ منتظم کو چاہیے کہ دوستانہ رویہ اختیار کرے اور شرکاء کی رہنمائی صاف اور آسان الفاظ میں کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ رازداری اور احترام کو برقرار رکھنا بھی نہایت اہم ہے تاکہ شرکاء اعتماد کے ساتھ ٹیسٹ میں حصہ لے سکیں۔

### 3.2.1 ٹیسٹ کا انعقاد (Test Administration):

ٹیسٹ کا انعقاد سے مراد کسی بھی تعلیمی یا نفسیاتی ٹیسٹ کا ایک منظم، معیاری اور منصفانہ طریقے سے انعقاد کرنا ہے۔ اس عمل میں صرف ہدایات دینا ہی شامل نہیں ہوتا بلکہ ٹیسٹ دینے والے فرد کے ساتھ ایک مثبت اور اعتماد پر مبنی تعلق (Rapport) قائم کرنا بھی نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اگر rapport مؤثر انداز میں قائم ہو جائے تو فرد خود کو پر سکون محسوس کرتا ہے اور بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے، جس سے نتائج زیادہ معتبر اور درست ہوتے ہیں۔

### 3.2.2 جانچ (ٹیسٹ) کے انعقاد کے بنیادی اصول (Basic Principles of Test Administration):

نفسیاتی ٹیسٹنگ میں بعض عام غلطیاں ایسی ہوتی ہیں جو نتائج کی درستگی اور اعتبار کو متاثر کر سکتی ہیں۔ ان میں ہدایات کو اپنی مرضی سے تبدیل کرنا، مقررہ وقت سے زیادہ یا کم دینا، ذیلی ٹیسٹس کی ترتیب بدل دینا، طلبہ کو غیر ضروری مدد فراہم کرنا اور وقت کی درست نگرانی نہ کرنا شامل ہیں۔ یہ تمام غلطیاں ٹیسٹ کی معروضیت (objectivity) کو خراب کرتی ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ ٹیسٹ ایڈمنسٹریٹر اصولوں پر سختی سے عمل کرے۔ ٹیسٹ کے انعقاد کے بنیادی اصول درجِ ذیل ہے:

- **انفرادی فرق کا خیال (Consideration of Individual Differences):** ہر طالب علم اپنی ذہنی صلاحیت، رفتار، سمجھ اور توجہ کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے، اس لیے نفسیاتی ٹیسٹنگ میں انفرادی فرق کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ کچھ طلبہ جلدی ٹیسٹ مکمل کر لیتے ہیں جبکہ کچھ کو زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔ خصوصی ضرورت رکھنے والے طلبہ کے لیے الگ انتظام کیا جا سکتا ہے، اور جن طلبہ کو زبان یا سمجھ میں دشواری ہو انہیں محدود دائرے میں وضاحت فراہم کی جا سکتی ہے تاکہ وہ بہتر کارکردگی دکھا سکیں۔
- **ٹیسٹ کی نوعیت کے مطابق ترتیب (Nature-based Sequencing):** ہر ٹیسٹ کی نوعیت مختلف ہوتی ہے، اس لیے اس کی ترتیب بھی اسی کے مطابق ہونی چاہیے۔ علمی (cognitive) ٹیسٹس میں سوالات کو آسان سے مشکل کی طرف ترتیب دیا جاتا ہے تاکہ طالب علم کا اعتماد برقرار رہے۔ مہارتی (skill-based) ٹیسٹس میں مرحلہ وار ترتیب رکھی جاتی ہے تاکہ مہارت کی جانچ باترتیب کی جا سکیں۔ جبکہ نفسیاتی (psychological) ٹیسٹس میں حساس سوالات کو آخر میں رکھا جاتا ہے تاکہ ابتدائی مرحلے میں دباؤ کم ہو۔
- **ٹیسٹ کے دوران مشاہدہ (Observation During Testing):** ٹیسٹ کے دوران ایڈمنسٹریٹر کا کردار صرف ہدایات دینے تک محدود نہیں ہوتا بلکہ اسے طلبہ کے رویے کا بھی بغور مشاہدہ کرنا چاہیے۔ اگر کوئی طالب علم پریشان یا الجھن کا شکار ہو تو اسے نوٹ کیا جائے، اور اگر کوئی تکنیکی مسئلہ پیش آئے تو فوری طور پر اس کا حل نکالا جائے۔ یہ مشاہدہ ٹیسٹ کے نتائج کو بہتر سمجھنے میں بھی مدد دیتا ہے۔
- **معیاری طریقہ کار (Standardization):** یہ ٹیسٹ کے انعقاد کا ایک بنیادی ستون ہے، جو نتائج کی درستگی اور قابلِ اعتماد ہونے کو یقینی بناتا ہے۔ اس کے تحت ہر ٹیسٹ کے لیے مقررہ ہدایات اور طریقہ کار پر سختی سے عمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ٹیسٹ لینے

والے کو چاہیے کہ تمام طلبہ کو ایک ہی انداز اور لہجے میں ہدایات فراہم کرے، تاکہ کسی کو اضافی فائدہ یا نقصان نہ ہو۔ اسی طرح وقت کی مقدار، فراہم کردہ مواد اور امتحانی ماحول سب کے لیے یکساں ہونا چاہیے، تاکہ کارکردگی کا موازنہ منصفانہ انداز میں کیا جا سکے۔ کسی بھی قسم کی ذاتی تبدیلی، ردوبدل یا اپنی طرف سے اضافہ کرنے سے گریز کرنا چاہیے، کیونکہ اس سے ٹیسٹ کے معیار اور نتائج کی صداقت متاثر ہو سکتی ہے۔ اس طرح معیاری طریقہ کار کی پابندی ٹیسٹ ایڈمنسٹریشن کو منظم، شفاف اور قابلِ اعتماد بناتی ہے۔

- **معروضیت(Objectivity):** یہ ٹیسٹ کے انعقاد کا ایک نہایت اہم اصول ہے، جس کی پابندی ٹیسٹ کے منصفانہ اور درست نتائج کے لیے ضروری ہے۔ اس ضمن میں ٹیسٹ لینے والے فرد کو چاہیے کہ وہ پورے عمل کے دوران مکمل طور پر غیر جانبدار رہے اور کسی بھی طالب علم کے ساتھ خصوصی رعایت یا امتیازی سلوک نہ کرے۔ کسی طالب علم کی براہِ راست یا بالواسطہ مدد کرنا، جیسے اشاروں، چہرے کے تاثرات یا کسی اور انداز سے رہنمائی دینا، ٹیسٹ کی شفافیت کو متاثر کر سکتا ہے، اس لیے اس سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔ مزید برآں، کسی بھی طالب علم یا فرد کی تعریف یا تنقید سے بھی گریز کیا جائے تاکہ کسی پر نفسیاتی دباؤ یا غیر ضروری اثر نہ پڑے۔ اس طرح غیر جانبداری کو برقرار رکھتے ہوئے ٹیسٹ کے انعقاد کو منصفانہ، معیاری اور قابلِ اعتماد بنایا جا سکتا ہے۔
- **واضح اور درست ہدایات(Clear and Accurate Instructions) :** ٹیسٹ کے مؤثر اور منصفانہ انعقاد کے لیے ہدایات کا واضح اور درست ہونا نہایت ضروری ہیں۔ ٹیسٹ کے لیے ہدایات آسان، واضح اور قابلِ فہم زبان میں دی جائیں تاکہ ہر طالب علم بغیر کسی ابہام کے ٹیسٹ کو سمجھ سکے۔ اگر طلبہ کو ہدایات سمجھنے میں دشواری پیش آئے تو انہیں مناسب انداز میں دوبارہ دہرانا چاہیے، تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی باقی نہ رہے۔ تاہم، مثالیں صرف اسی صورت میں فراہم کی جانی چاہئیں جب ٹیسٹ کے اصول اس کی اجازت دیں، تاکہ ٹیسٹ کی نوعیت یا نتائج پر کوئی منفی اثر نہ پڑے۔ اس طرح واضح ہدایات نہ صرف طلبہ کی کارکردگی کو بہتر بناتی ہیں بلکہ ٹیسٹ کے عمل کو شفاف، منظم اور قابلِ اعتماد بھی بناتی ہیں۔
- **رازداری (Confidentiality) :** رازداری ٹیسٹ کے انعقاد کا ایک بنیادی اصول ہے، جس کی پابندی نہایت ضروری ہے تاکہ طلبہ کے حقوق اور اعتماد کو برقرار رکھا جا سکے۔ اس تناظر میں ٹیسٹ لینے والے فرد کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ طلبہ کے نتائج، ذاتی معلومات اور کارکردگی سے متعلق تمام تفصیلات کو مکمل طور پر خفیہ رکھا جائے۔ ان معلومات کو کسی غیر متعلقہ فرد کے ساتھ شیئر کرنا نہ صرف غیر اخلاقی ہے بلکہ پیشہ ورانہ اصولوں کی خلاف ورزی بھی ہے۔ مزید برآں، ٹیسٹ کے انعقاد کے دوران اور اس کے بعد تمام ریکارڈز کو محفوظ انداز میں رکھنا، ڈیٹا کے غلط استعمال سے بچانا، اور صرف مجاز افراد کو ہی رسائی دینا لازمی ہے۔ اس طرح رازداری کی پابندی نہ صرف نظام کی شفافیت کو یقینی بناتی ہے بلکہ طلبہ کے اعتماد اور ادارے کی ساکھ کو بھی مضبوط کرتی ہے۔

- **پیشہ ورانہ رویہ (Professional Behaviour) :** ٹیسٹ کے انعقاد کے عمل میں پیشہ وارانہ رویہ نہایت اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ یہ نہ صرف معیاری نتائج کے حصول کو یقینی بناتا ہے بلکہ شرکاء کے اعتماد کو بھی مضبوط کرتا ہے۔ وقت کی پابندی اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ ٹیسٹ لینے والا فرد اپنے فرائض سے سنجیدہ ہے، جس سے پورا عمل منظم اور بغیر کسی رکاوٹ کے مکمل ہوتا ہے۔ اسی طرح مناسب لباس اور مہذب انداز پیشہ ورانہ وقار کو بڑھاتے ہیں اور ایک مثبت ماحول قائم کرتے ہیں، جس میں شرکاء خود کو پُرسکون اور پر اعتماد محسوس کرتے ہیں۔ مزید برآں، سنجیدگی اور ذمہ داری کا مظاہرہ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ ٹیسٹ کے تمام اصول و ضوابط کی درست طریقے سے پیروی کی جارہی ہے، کسی بھی قسم کی جانبداری یا غلطی سے بچا جارہا ہے، اور حاصل ہونے والے نتائج قابلِ اعتماد اور درست ہیں۔ اس طرح پیشہ ورانہ رویہ ٹیسٹ کے انعقاد کے معیار کو بلند کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔
- **ٹیکنالوجی کا استعمال (Use of Technology in Timing and Instructions) :** جدید دور میں ٹیسٹ ایڈمنسٹریشن میں ٹیکنالوجی کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے۔ ڈیجیٹل ٹائمرز اور کمپیوٹرائزڈ ہدایات والے آن لائن ٹیسٹس نہ صرف وقت کی درست نگرانی میں مدد دیتے ہیں بلکہ شفافیت (transparency) اور درستگی میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔ اس سے انسانی غلطیوں کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔
- **اخلاقی پہلو (Ethical Considerations):** نفسیاتی ٹیسٹنگ میں اخلاقیات کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ تمام طلبہ کو یکساں مواقع فراہم کیے جائیں اور کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہ کیا جائے۔ ٹیسٹ کے دوران دیانت داری کو فروغ دینا بھی اہم ہے تاکہ نتائج حقیقی اور قابلِ اعتماد ہوں۔
- **عملی مثال (Illustrative Example) :** فرض کریں ایک ذہانت (intelligence) ٹیسٹ لیا جارہا ہے، تو اس میں سب سے پہلے آسان سوالات دیے جاتے ہیں تاکہ طالب علم پُراعتماد ہو جائے۔ اس کے بعد درمیانے درجے کے سوالات شامل کیے جاتے ہیں اور آخر میں مشکل سوالات دیے جاتے ہیں۔ ہر حصے کے لیے الگ وقت مقرر کیا جاتا ہے، جس سے طالب علم کی کارکردگی بہتر ہوتی ہے اور نتائج زیادہ درست اور قابلِ اعتماد حاصل ہوتے ہیں۔

ہدایات، وقت بندی اور ذیلی ٹیسٹس کی ترتیب ٹیسٹ ایڈمنسٹریشن کے بنیادی ستون ہیں۔ اگر ان پر درست طریقے سے عمل کیا جائے تو نہ صرف ٹیسٹ کا عمل منظم اور منصفانہ رہتا ہے بلکہ نتائج بھی زیادہ معتبر اور قابلِ اعتماد ہوتے ہیں۔ اس لیے ہر معلم اور ٹیسٹ ایڈمنسٹریٹر کو چاہیے کہ وہ ان اصولوں کو پوری سنجیدگی سے اپنائے۔

### 3.2.3 ٹیسٹ ایڈمنسٹریشن کے دوران احتیاطی تدابیر

*(Precautionary Measures during Test Administration):*

ٹیسٹ کے انعقاد کے دوران احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا انتہائی ضروری ہے تاکہ ٹیسٹ کا عمل منظم، منصفانہ اور مؤثر رہے۔ ان

تدابیر کی مدد سے طلبہ کو یکساں مواقع فراہم کیے جاسکتے ہیں اور نتائج کی درستگی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ ٹیسٹ کے انعقاد میں چند اہم باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے:

- غیر ضروری گفتگو سے اجتناب کیا جائے۔
- ٹیسٹ کے دوران کسی قسم کی مداخلت نہ کی جائے۔
- وقت کی پابندی کو یقینی بنایا جائے۔
- ماحول کو پُر سکون اور سازگار رکھا جائے۔
- تمام طلبہ کے ساتھ یکساں اور منصفانہ سلوک کیا جائے۔

اس کے ساتھ ہی ہمیں ان باتوں پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے جو ٹیسٹ کے انعقاد کے دوران ہو جاتی ہے۔ وہ عام غلطیاں جن سے بچنے کی کوشش کی جانی چاہیئے، درجہ ذیل ہیں:

- طلبہ کی غیر ضروری مدد کرنا۔
- ہدایات کو غیر واضح یا پیچیدہ انداز میں دینا۔
- وقت کے نظم میں لاپرواہی برتنا۔
- ماحول کو شور یا بے ترتیبی کا شکار ہونے دینا۔
- کسی خاص طالب علم کے ساتھ جانبداری کرنا۔

ٹیسٹ کا انعقاد اور رابطہ سازی قائم کرنا ایک حساس اور ذمہ دارانہ عمل ہے۔ اگر اس عمل کو درست اصولوں کے مطابق انجام دیا جائے تو نہ صرف ٹیسٹ کے نتائج معتبر ہوتے ہیں بلکہ طلبہ کی کارکردگی بھی بہتر ہوتی ہے۔ اس لیے ہر معلم اور ماہرِ نفسیات کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان اصولوں کو اچھی طرح سمجھے اور عملی طور پر اپنائے۔

**اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)**

1. ٹیسٹ کے منظم انعقاد کو کیا کہتے ہیں؟
2. ٹیسٹ کے دوران غیر ضروری عمل سے کیا کرنا چاہیے؟

## 3.3 رابطہ سازی (Rapport Building)

رابطہ سازی سے مراد ٹیسٹ کے عمل میں ٹیسٹ لینے والے اور ٹیسٹ دینے والے کے درمیان ایک ایسا مثبت، پُر اعتماد اور دوستانہ تعلق قائم کرنا ہے جس سے ٹیسٹ دینے والا فرد خود کو محفوظ محسوس کرے۔ اس کا مقصد ہوتا ہے کہ فرد خود کو پُر سکون، محفوظ اور بے جھجک محسوس کرے تاکہ وہ ٹیسٹ کے دوران اپنی اصل صلاحیتوں اور خیالات کا درست اظہار کر سکے۔ فرد کو اگر کوئی پریشانی ہو رہی ہے تو وہ بتا سکیں اور کچھ کہنا چاہتا ہے تو کھل کر کہہ سکیں۔ نفسیاتی ٹیسٹنگ کے تناظر میں مؤثر رابطہ سازی ٹیسٹ کے نتائج کی درستگی اور اعتبار کو بڑھاتی ہے، کیونکہ جب فرد اعتماد محسوس کرتا ہے تو وہ زیادہ دیانتداری اور کھلے پن کے ساتھ رابطہ سازی کے عمل میں حصّہ لیتا ہے۔

### 3.3.1 رابطہ سازی کے فوائد (Benefits of Rapport Building):

رابطہ سازی (Rapport Building) کے اہم فوائد درج ذیل ہیں:

- ٹیسٹ دینے والے فرد کے ذہنی دباؤ اور گھبراہٹ میں کمی آتی ہے۔
- فرد خود کو پُر سکون محسوس کرتا ہے۔
- بہتر کارکردگی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔
- درست اور حقیقی جوابات ملتے ہیں۔
- ٹیسٹ کے نتائج کی صداقت میں اضافہ ہوتا ہے۔
- فرد کا اعتماد بڑھتا ہے۔
- ٹیسٹ لینے والے کے ساتھ تعاون میں اضافہ ہوتا ہے۔
- ہدایات کو بہتر طور پر سمجھا جاتا ہے۔
- غلط فہمیوں کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔
- ٹیسٹ کا ماحول دوستانہ اور ساز گار بنتا ہے۔
- توجہ اور یکسوئی میں اضافہ ہوتا ہے۔
- فرد کھل کر اظہار کرنے کے قابل ہوتا ہے۔
- خوف اور جھجھک میں کمی آتی ہے۔
- جواب دینے میں روانی پیدا ہوتی ہے۔
- ٹیسٹ کے دوران دلچسپی برقرار رہتی ہے۔
- ردِ عمل زیادہ فطری اور غیر مصنوعی ہوتا ہے۔
- نتائج زیادہ قابلِ اعتماد بن جاتے ہیں۔
- ٹیسٹ کے عمل میں شفافیت آتی ہے۔
- فرد کی شرکت (engagement) بہتر ہوتی ہے۔
- مجموعی طور پر ٹیسٹ کا معیار بہتر ہوتا ہے۔

### 3.3.2 رابطہ سازی قائم کرنے کے طریقے (Method of Rapport Building):

رابطہ سازی قائم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ٹیسٹ لینے والا فرد خوش اخلاقی، نرمی اور احترام کے ساتھ پیش آئے۔ آغاز میں دوستانہ انداز میں تعارف کروایا جائے اور ٹیسٹ کے مقصد کو زبان میں واضح کیا جائے تاکہ فرد کو اعتماد حاصل ہو۔ آنکھوں سے مناسب

رابطہ، مثبت رویہ اور تحمل مزاجی بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ فرد کی بات کو توجہ سے سننا، اس کے خدشات کو سمجھنا اور پُر سکون ماحول فراہم کرنا رابطہ سازی کو مضبوط بناتا ہے، جس سے ٹیسٹ کا عمل زیادہ مؤثر اور کامیاب ہوتا ہے۔ درجِ ذیل میں ربطہ سازی قائم کرنے کے تعلق سے کچھ اہم باتیں دی گئی ہے، جو اس طرح ہے:

- **دوستانہ اور نرم رویہ** (Friendly and Gentle Behavior) : دوستانہ اور نرم رویہ رابطہ سازی قائم کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ ٹیسٹ لینے والے کو چاہیے کہ وہ مسکراتے ہوئے بات کرے اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرے تاکہ فرد خود کو پُر سکون اور محفوظ محسوس کرے۔ نرم اور شائستہ انداز اعتماد کو بڑھاتا ہے، جبکہ سخت یا رُکھا رویہ فرد میں جھجک اور گھبراہٹ پیدا کر سکتا ہے، اس لیے اس سے مکمل اجتناب کرنا ضروری ہے۔
- **ابتدائی گفتگو** (Initial Conversation) : ابتدائی گفتگو رابطہ سازی کے عمل کو آسان بنانے میں مدد دیتی ہے۔ اس مرحلے میں مختصر غیر رسمی گفتگو کے ذریعے طالب علم کو آرام دہ اور پُر سکون محسوس کروایا جاتا ہے۔ اس طرح ایک دوستانہ ماحول قائم ہوتا ہے، جس سے جھجک کم ہوتی ہے اور فرد ٹیسٹ کے لیے ذہنی طور پر تیار ہو جاتا ہے۔
- **حوصلہ افزائی (Encouragement):** حوصلہ افزائی رابطہ سازی کا ایک اہم حصہ ہے، جس کے ذریعے طالب علم کو یہ احساس دلایا جاتا ہے کہ وہ اپنی پوری کوشش کرے اور اپنی صلاحیتوں پر اعتماد رکھے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے نتائج کے دباؤ سے آزاد رکھا جاتا ہے تاکہ وہ بغیر کسی خوف یا پریشانی کے پُر سکون انداز میں ٹیسٹ دے سکے، جس سے اس کی کارکردگی بہتر ہوتی ہے۔
- **احترام اور صبر** (Respect and Patience) : احترام اور صبر رابطہ سازی کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ٹیسٹ لینے والے کو چاہیے کہ ہر فرد کے ساتھ عزت اور وقار کے ساتھ پیش آئے، اس کے سوالات کو تحمل اور توجہ سے سنے، اور کسی قسم کی جلد بازی سے گریز کرے۔ اس طرزِ عمل سے فرد خود کو قابلِ قدر محسوس کرتا ہے اور اعتماد کے ساتھ ٹیسٹ میں حصہ لیتا ہے۔
- **ثقافتی اور انفرادی فرق کا احترام** (Respect for Cultural and Individual Differences): ثقافتی اور انفرادی فرق کا احترام رابطہ سازی میں نہایت اہم ہے۔ ٹیسٹ لینے والے کو چاہیے کہ مختلف پس منظر رکھنے والے افراد کو سمجھنے کی کوشش کرے اور ان کے ساتھ حساس اور باوقار انداز میں پیش آئے۔ اس کے ساتھ زبان، ثقافت اور ذہنی سطح کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ ہر فرد خود کو قابلِ قبول اور پُر اعتماد محسوس کرے اور بہتر طور پر ٹیسٹ میں حصہ لے سکے۔

| اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress) |
| --- |
| 1. Rapport کا بنیادی مقصد کیا ہے؟ |
| 2. رابطہ سازی قائم کرنے کے کوئی دو طریقے بتائے۔ |

## 3.4 ٹیسٹ کے لیے ساز گار ماحول کی تیاری(Preparation of Conducive Environment for Testing)

کسی بھی تعلیمی یا نفسیاتی ٹیسٹ کے درست اور معتبر نتائج حاصل کرنے کے لیے مناسب ساز گار ماحول کی تیاری نہایت اہم ہوتی ہے۔ اگر ماحول ساز گار نہ ہو تو ٹیسٹ دینے والے افراد کی توجہ متاثر ہو سکتی ہے، جس سے ان کی کارکردگی اور نتائج پر منفی اثر پڑتا ہے۔ اس لیے ایک منظم، پر سکون اور سہولت بخش ماحول فراہم کرنا ٹیسٹ کے انعقاد کا بنیادی تقاضا ہے۔

### 3.4.1 ٹیسٹ کے لیے ساز گار ماحول کی اہمیت(Importance of a Conducive Environment for the Test):

ٹیسٹ کے لیے ساز گار ماحول نہایت ضروری ہے، کیونکہ ایک مناسب اور پُر سکون ماحول طلبہ کی توجہ کو برقرار رکھتا ہے اور انہیں یکسوئی کے ساتھ ٹیسٹ دینے میں مدد دیتا ہے۔ ایسا ماحول ذہنی دباؤ اور گھبراہٹ کو کم کرتا ہے، جس کے نتیجے میں طلبہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ مزید برآں، جب ماحول منظم اور ساز گار ہو تو حاصل ہونے والے نتائج زیادہ درست اور قابلِ اعتماد ہوتے ہیں، جو ٹیسٹ کی مجموعی افادیت کو بڑھاتے ہیں۔ ٹیسٹ کے لیے ضروری طبعی ماحول اور نفسیاتی ماحول کا ذکر آگے کیا گیا ہے:

#### 3.4.1.1 طبعی ماحول(Physical Environment):

طبعی ماحول ٹیسٹ کے انعقاد کا ایک اہم حصہ ہے، جو طلبہ کی کارکردگی اور توجہ پر براہِ راست اثر انداز ہوتا ہے۔ ایک مناسب طبعی ماحول نہ صرف ذہنی سکون فراہم کرتا ہے بلکہ ٹیسٹ کے عمل کو منظم، شفاف اور مؤثر بناتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ماحول کے ہر پہلو پر خاص توجہ دی جائے تاکہ طلبہ بغیر کسی رکاوٹ کے اپنی بہترین کارکردگی دکھا سکیں۔

- **خاموشی اور سکون** (Silence and Calmness) : خاموش اور پُر سکون ماحول ٹیسٹ کے دوران یکسوئی برقرار رکھنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ کمرہ مکمل طور پر شور سے پاک ہونا چاہیے اور بیرونی آوازوں جیسے ٹریفک، گفتگو یا دیگر خلل ڈالنے والی آوازوں سے حتیٰ الامکان بچاؤ ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ، اندرونی نظم وضبط بھی برقرار رکھا جائے تاکہ کوئی طالب علم دوسرے کی توجہ میں خلل نہ ڈالے، یوں ہر فرد سکون کے ساتھ ٹیسٹ دے سکے۔
- **مناسب روشنی** (Adequate Lighting) : روشنی کا مناسب ہونا طلبہ کی بصری سہولت اور توجہ کے لیے اہم ہے۔ روشنی نہ بہت تیز ہونی چاہیے کہ آنکھوں میں چبھنے لگے اور نہ ہی بہت مدھم کہ پڑھنے میں دشواری ہو۔ تمام طلبہ کے لیے یکساں روشنی کا انتظام ہونا چاہیے تاکہ کسی کو اضافی سہولت یا مشکل پیش نہ آئے۔ بہتر روشنی طلبہ کی کارکردگی کو بہتر بناتی ہے اور آنکھوں کی تھکن کو کم کرتی ہے۔
- **ہوا اور درجہ حرارت** (Ventilation & Temperature) : جس کمرہ میں ٹیسٹ لیا جائے اس کمرے کا ہوادار ہونا اور درجہ حرارت کا معتدل ہونا طلبہ کی جسمانی راحت کے لیے ضروری ہے۔ کمرہ تازہ ہوا سے بھرپور ہونا چاہیے تاکہ گھٹن یا بے چینی محسوس نہ ہو۔ اسی طرح درجہ حرارت نہ زیادہ گرم ہو اور نہ زیادہ سرد، کیونکہ غیر مناسب درجہ حرارت توجہ میں کمی اور تھکن کا باعث بن سکتا ہے۔ ایک متوازن ماحول طلبہ کو بہتر طور پر یکسو رکھتا ہے۔

- **بیٹھنے کا انتظام** (Seating Arrangement) : بیٹھنے کا مناسب انتظام ٹیسٹ کے منصفانہ انعقاد کے لیے اہم ہے۔ نشستیں آرام دہ ہونی چاہئیں تاکہ طلبہ طویل وقت تک بغیر تھکن کے بیٹھ سکیں۔ طلبہ کے درمیان مناسب فاصلہ رکھا جائے تاکہ نقل (Cheating) کے امکانات کم ہوں اور ہر فرد اپنی محنت کے مطابق کارکردگی دکھا سکے۔ منظم نشستوں سے نگرانی بھی آسان ہو جاتی ہے اور نظم وضبط برقرار رہتا ہے۔
- **صفائی اور ترتیب** (Cleanliness & Organization) : صاف ستھرا اور منظم ماحول طلبہ پر مثبت اثر ڈالتا ہے اور ان کی توجہ کو بہتر بناتا ہے۔ کمرہ مکمل طور پر صاف ہونا چاہیے اور غیر ضروری اشیاء موجود نہیں ہونی چاہئیں تاکہ کسی قسم کی توجہ بٹنے کا امکان نہ رہے۔ ترتیب اور نظم وضبط سے نہ صرف ماحول بہتر ہوتا ہے بلکہ ٹیسٹ کے دوران کسی بھی قسم کی رکاوٹ یا الجھن سے بھی بچا جاسکتا ہے۔

### 3.4.1.2 نفسیاتی ماحول (Psychological Environment):

نفسیاتی ماحول ٹیسٹ کے انعقاد میں نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے، کیونکہ یہ طلبہ کے ذہنی سکون، اعتماد اور کارکردگی کو براہِ راست متاثر کرتا ہے۔ ایک مثبت اور سازگار نفسیاتی ماحول طلبہ کو خوف اور دباؤ سے آزاد رکھتا ہے اور انہیں اپنی اصل صلاحیتوں کے مطابق کارکردگی دکھانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ٹیسٹ کے دوران ایسا ماحول قائم کیا جائے جو حوصلہ افزائی، منصفانہ اور پُرسکون ہو۔

- **دوستانہ ماحول قائم کرنا** (Establishing a Friendly Environment ):دوستانہ ماحول قائم کرنا رابطہ سازی کو مضبوط بناتا ہے اور طلبہ کو ذہنی طور پر آرام دہ محسوس کرواتا ہے۔ ٹیسٹ لینے والا نرم اور مثبت رویہ اختیار کرے اور طلبہ کا استقبال کرے اور ایک خوشگوار ماحول میں ٹیسٹ کا آغاز کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ مسکراتے ہوئے انداز، شائستہ گفتگو اور احترام کا برتاؤ طلبہ کی جھجھک کم کرتا ہے۔ ایسے ماحول میں طلبہ خود کو محفوظ اور پُراعتماد محسوس کرتے ہیں، جس سے وہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ٹیسٹ میں زیادہ دلجمعی سے حصہ لیتے ہیں۔
- **دباؤ سے پاک ماحول** (A Stress-Free Environment) : ٹیسٹ کے دوران دباؤ سے پاک ماحول فراہم کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ طلبہ اپنی صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کر سکیں۔ غیر ضروری خوف، سختی یا دباؤ پیدا کرنے سے گریز کیا جائے اور طلبہ کو پرسکون رہنے کی ترغیب دی جائے۔ مزید برآں، یہ بھی ضروری ہے کہ ٹیسٹ کو سیکھنے کے ایک موقع کے طور پر پیش کیا جائے نہ کہ صرف جانچ کے عمل کے طور پر۔ اس سے طلبہ کی بے چینی کم ہوتی ہے اور وہ زیادہ اعتماد کے ساتھ سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔
- **اعتماد سازی** (Building Trust) : اعتماد سازی طلبہ کی کارکردگی کو بہتر بنانے میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ ٹیسٹ لینے والے کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو یقین دلائے کہ یہ ایک منصفانہ اور شفاف عمل ہے جہاں سب کے لیے یکساں مواقع فراہم کیے جارہے ہیں۔

ان کی محنت کو سراہنا اور مثبت انداز میں حوصلہ افزائی کرنا بھی ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ طلبہ کو یہ احساس دلانا کہ ان کے جوابات کو غیر جانبداری سے جانچا جائے گا، ان کے اعتماد کو مزید مضبوط کرتا ہے۔ اس طرح ایک مثبت نفسیاتی ماحول قائم ہوتا ہے جو ٹیسٹ کے نتائج کی درستگی اور اعتبار میں اضافہ کرتا ہے۔

### 3.4.2 جانچ کے لیے درکار اشیاء اور وسائل کی تیاری:

(Preparation of required Materials and Resources for Test)

جانچ کے لیے درکار اشیاء اور وسائل کی تیاری نفسیاتی رہنمائی کے عمل میں ایک بنیادی مرحلہ ہے، کیونکہ ٹیسٹ شروع ہونے سے پہلے تمام ضروری اشیاء کا مکمل اور منظم ہونا نہایت اہم ہوتا ہے۔ اس میں سوالنامے، جوابی شیٹس، پین یا پنسل، گھڑی یا اسٹاپ واچ اور واضح ہدایات شامل ہوتی ہیں۔ اگر یہ تمام اشیاء پہلے سے تیار اور ترتیب کے ساتھ موجود ہوں تو ٹیسٹ کے دوران کسی قسم کی رکاوٹ یا خلل پیدا نہیں ہوتا، جس سے طلبہ یا افراد سکون اور اعتماد کے ساتھ ٹیسٹ مکمل کر سکتے ہیں۔ مناسب تیاری نہ صرف وقت کی بچت کرتی ہے بلکہ نتائج کی درستگی اور اعتبار کو بھی یقینی بناتی ہے، جو کہ نفسیاتی رہنمائی کے لیے بے حد ضروری ہے۔ جانچ کے لیے درجِ ذیل اشیاء اور وسائل کا ہونا نہایت ضوررری ہے۔

**سوالنامے (Question Papers):**

نفسیاتی رہنمائی میں سوالنامے بنیادی کردار ادا کرتے ہیں کیونکہ انہی کے ذریعے فرد کی ذہنی صلاحیتوں، دلچسپیوں، رویّوں اور شخصیت کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ سوالنامہ میں درجِ ذیل خصوصیات کا ہونا ضروری ہے:

- سوالنامے واضح، آسان اور مقصد کے مطابق ہونے چاہئیں۔
- ان میں مشکل زبان استعمال نہیں ہونی چاہیے تاکہ ہر فرد آسانی سے سمجھ سکے۔
- سوالات ترتیب وار ہونے چاہئیں (آسان سے مشکل کی طرف) تاکہ طالب علم یا فرد کو پریشانی نہ ہو۔
- سوالنامے کی پہلے سے جانچ (Pilot Testing) ضروری ہے تاکہ غلطیوں کو درست کیا جاسکے۔

**جوابی شیٹس (Answer Sheets):**

جوابی شیٹس کا صحیح ڈیزائن بھی بہت اہم ہے کیونکہ یہ نتائج کی درستگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔

- جوابی شیٹس واضح ہونی چاہئیں تاکہ جواب دینے میں آسانی ہو۔
- ہر سوال کے لیے مناسب جگہ فراہم کی جائے۔
- اگر معروضی ٹیسٹ ہو تو OMR یا واضح باکسز ہونے چاہئیں۔
- جوابی شیٹس پر رول نمبر، نام وغیرہ کے لیے جگہ ہونا ضروری ہے تاکہ ریکارڈ درست رکھا جاسکے۔

**پین / پنسل اور ربر:**

یہ بظاہر معمولی چیزیں ہیں مگر نفسیاتی ٹیسٹ میں ان کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

- معیاری پین یا پنسل کا ہر طالب علم کے پاس ہونا یا اس کو مہیّا کرنا ضروری ہے تاکہ لکھائی واضح ہو۔
- ربر خاص طور پر معروضی ٹیسٹ میں اہم ہوتا ہے تاکہ غلطی کی صورت میں درستگی کی جاسکے۔
- اگر کسی کے پاس یہ اشیاء نہ ہوں تو ٹیسٹ متاثر ہو سکتا ہے، اس لیے پہلے سے انتظام ضروری ہے۔

**اسٹاپ واچ یا گھڑی:**

وقت کی پابندی نفسیاتی ٹیسٹ کا ایک اہم حصہ ہے کیونکہ اکثر ٹیسٹ وقت کے اندر مکمل کرنے ہوتے ہیں۔

- اسٹاپ واچ کے ذریعے وقت کی درست نگرانی کی جاتی ہے۔
- طلبہ کو شروع اور اختتام کا واضح وقت بتایا جانا چاہیے۔
- وقت کا درست استعمال فرد کی ذہنی رفتار (mental speed) اور کارکردگی کا اندازہ لگانے میں مدد دیتا ہے۔
- اگر وقت کی نگرانی نہ ہو تو ٹیسٹ کی معیاری حیثیت متاثر ہو سکتی ہے۔

**ٹیسٹ سے متعلق ہدایات (Test Related Instructions):**

واضح ہدایات دینا نفسیاتی رہنمائی کا لازمی حصہ ہے تاکہ ہر فرد ٹیسٹ کو صحیح طریقے سے سمجھے۔

- وقت سے متعلق ہدایات واضح طور پر لکھی جانی چاہئیں اور زبانی طور پر بتائی بھیا جانی چاہیئے۔
- ہر طالب علم کو ایک جیسی ہدایات فراہم کی جائیں تاکہ یکسانیت برقرار رہے۔
- ہدایات میں ٹیسٹ کا طریقہ، وقت، اور جواب دینے کا طریقہ واضح ہونا چاہیے۔
- اگر ہدایات واضح نہ ہوں تو نتائج غلط یا غیر معتبر ہو سکتے ہیں

تمام اشیاء اور وسائل کو پہلے سے منظم کرنا نہ صرف ٹیسٹ کے عمل کو آسان بناتا ہے بلکہ اس سے نفسیاتی رہنمائی کا معیار بھی بہتر ہوتا ہے۔ اچھی تیاری سے وقت کی بچت ہوتی ہے، غلطیوں کے امکانات کم ہوتے ہیں اور نتائج زیادہ قابلِ اعتماد (reliable) اور درست (valid) ہوتے ہیں۔

### 3.4.3 انتظامی پہلو (Administrative Arrangements):

نفسیاتی رہنمائی (Guidance in Psychology) میں انتظامی پہلو نہایت اہم ہوتے ہیں کیونکہ یہ ٹیسٹ کے پورے عمل کو منظم، منصفانہ اور مؤثر بناتے ہیں۔ مناسب انتظامات کے بغیر ٹیسٹ کے نتائج متاثر ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ وقت، نگرانی، ماحول اور دیگر سہولیات کا مکمل خیال رکھا جائے تاکہ ہر فرد یکساں حالات میں ٹیسٹ دے سکے۔ اس کے لیے درجِ ذیل باتوں پر توجہ دینا ضروری ہے:

**وقت کا انتظام(Time Management) :** وقت کا درست انتظام ٹیسٹ کی کامیابی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

- ٹیسٹ کو مقررہ وقت پر شروع اور ختم کرنا ضروری ہے تا کہ تمام افراد کو برابر موقع ملے۔
- تاخیر سے بچنا اس لیے اہم ہے کیونکہ اس سے طلبہ کی توجہ اور سنجیدگی متاثر ہو سکتی ہے۔
- وقت کی پابندی سے نظم وضبط قائم رہتا ہے اور نتائج زیادہ معتبر (reliable) ہوتے ہیں۔

**نگرانی (Supervision) :** مناسب نگرانی ٹیسٹ کے معیار کو برقرار رکھنے میں مدد دیتی ہے۔

- نگران (invigilator) کا کردار اہم ہوتا ہے تا کہ کوئی بے قاعدگی نہ ہو۔
- نظم وضبط برقرار رکھنے سے طلبہ پر سکون ماحول میں کام کرتے ہیں۔
- نگرانی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ہر فرد ایمانداری سے ٹیسٹ دے رہا ہے۔

**غیر ضروری مداخلت سے بچاؤ (Avoidance of Unnecessary Interference) :** ٹیسٹ کے دوران خلل سے بچنا بہت ضروری ہے، اس کے لیے درض، ذیل باتوں پر غور کرنا ضروری ہے، جیسے:

- کمرے میں غیر متعلقہ افراد کا داخلہ روکنا چاہیے تا کہ ٹیسٹ دینے والے طلبا یا افراد کی توجہ متاثر نہ ہو۔
- موبائل فون بند یا سائلنٹ رکھنے سے شور اور ڈسٹربنس کم ہوتی ہے۔
- پر سکون ماحول طلبہ کی کارکردگی کو بہتر بناتا ہے۔
- بجلی یا تکنیکی خرابی کے متبادل انتظامات (جیسے جنریٹر یا پاور بیک اپ) موجود ہونے چاہئیں۔
- ہنگامی حالات کے لیے پہلے سے منصوبہ تیار ہونا چاہیے تا کہ فوری رد عمل میں لایا جا سکے۔
- ٹیسٹ سے پہلے تمام انتظامات کی جانچ ضروری ہے تا کہ کسی بھی کمی کو بروقت دور کیا جا سکے۔
- ناکافی روشنی یا غیر آرام دہ نشستیں کارکردگی پر منفی اثر ڈالتی ہیں۔ اس لیے کمرہ ہوادار اور روشن ہو ساتھ ہی بیٹھنے کے لیے آرام دہ سیٹوں یا کرسیوں کا انتظام ہونا چاہیئے۔
- ٹیسٹ کے لیے ضروری اشیاء کی تقسیم وقت پر کی جائے۔ اشیاء کی کمی یا تاخیر سے فراہمی ٹیسٹ کے عمل میں رکاوٹ بنتی ہے۔

| **اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)** |
|---|
| 1. ساز گار ماحول کا ایک اہم عنصر لکھیں؟ |
| 2. غیر ضروری مداخلت سے بچاؤ کے کوئی دو طریقے بتائے۔ |

## 3.5 ہدایات، وقت کی بندی اور ذیلی ٹیسٹ کی ترتیب

(Instructions, Timing, and Sequencing of Sub-tests)

کسی بھی ٹیسٹ کی کامیابی اور اس کے نتائج کی درستگی کا دارومدار اس بات پر ہوتا ہے کہ ہدایات کس قدر واضح دی گئی ہیں، وقت کی پابندی کتنی مؤثر ہے، اور ذیلی ٹیسٹس (Sub-tests) کو کس ترتیب سے پیش کیا گیا ہے۔ اگر ان عناصر میں کسی قسم کی بے قاعدگی ہو تو نتائج متاثر ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ٹیسٹ ایڈمنسٹریشن کے دوران ان تمام پہلوؤں پر خاص توجہ دی جائے۔

### 3.5.1 ہدایات کی اہمیت (Importance of Instructions) :

ہدایات ٹیسٹ کا بنیادی حصہ ہوتی ہیں کیونکہ انہی کے ذریعے ٹیسٹ دینے والا فرد سمجھتا ہے کہ اسے کیا کرنا ہے۔

- ہدایات واضح، آسان اور قابلِ فہم زبان میں لکھی ہونی چاہئیں۔
- تمام طلبہ کو ایک ہی انداز میں ہدایات دی جانی چاہیئے۔
- ہدایات کو ٹیسٹ مینول کے مطابق لفظ بہ لفظ پڑھا جانا چاہیئے۔
- اگر اجازت ہو تو مثالیں فراہم کی جائیں۔
- طلبہ سے تصدیق کی جائے کہ وہ ہدایات کو صحیح طرح سے سمجھ چکے ہیں۔

### 3.5.2 ہدایات دینے کے اصول(Principles of Giving Instructions):

ہدایات دینے کے اصول سے مراد وہ بنیادی رہنما اصول ہیں جن کے تحت طلبہ کو واضح، منصفانہ اور یکساں انداز میں رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔ ان اصولوں میں معیاری طریقہ، وضاحت اور غیر جانبداری شامل ہیں، جو اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ تمام طلبہ کو ایک جیسی معلومات ملے اور وہ ہدایات کو صحیح طور پر سمجھ سکیں۔ ان اصولوں پر عمل کرنے سے امتحانی یا تدریسی عمل میں شفافیت، انصاف اور مؤثریت برقرار رہتی ہے، جس سے طلبہ کی کارکردگی کا درست اندازہ لگانا ممکن ہوتا ہے۔

- **معیاری طریقہ(Standardization) :** معیاری طریقہ سے مراد یہ ہے کہ ہدایات دینے کا ایک مقررہ اور یکساں طریقہ کار اپنایا جائے اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کی جائے۔ ہر ٹیسٹ یا سرگرمی میں ایک ہی انداز میں ہدایات دی جائیں تاکہ تمام طلبہ کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ اس سے جانچ کے عمل میں شفافیت اور انصاف برقرار رہتا ہے اور نتائج زیادہ قابلِ اعتماد ہوتے ہیں۔
- **وضاحت (Clarity) :** وضاحت کا اصول اس بات پر زور دیتا ہے کہ ہدایات صاف، سادہ اور آسان زبان میں دی جائیں تاکہ ہر طالب علم انہیں بآسانی سمجھ سکے۔ مشکل یا پیچیدہ الفاظ کے استعمال سے گریز کیا جائے اور اگر طلبہ کو سمجھنے میں دشواری ہو تو ہدایات کو دوبارہ دہرایا جائے۔ واضح ہدایات طلبہ کی کارکردگی کو بہتر بناتی ہیں اور غلطیوں کے امکانات کو کم کرتی ہیں۔
- **غیر جانبداری (Neutrality) :** غیر جانبداری کا مطلب ہے کہ ہدایات دیتے وقت تمام طلبہ کے ساتھ برابر کا سلوک کیا جائے اور کسی کو اضافی فائدہ نہ دیا جائے۔ کسی طالب علم کو خصوصی وضاحت یا مدد فراہم نہ کی جائے اور نہ ہی اشاروں، تاثرات یا کسی بھی انداز میں رہنمائی دی جائے۔ اس اصول پر عمل کرنے سے ٹیسٹ کا عمل منصفانہ اور غیر جانبدار رہتا ہے۔

### 3.5.3 ہدایات کی نفسیاتی اثرات(Psychological Impact of Instructions ):

ہدایات کے نفسیاتی اثرات افراد کی کارکردگی اور رویے پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ واضح اور مثبت ہدایات افراد میں اعتماد پیدا کرتی ہیں اور ان کی کارکردگی کو بہتر بناتی ہیں۔ اس کے برعکس، مبہم یا سخت ہدایات ذہنی دباؤ اور الجھن کا باعث بن سکتی ہیں۔ ہدایات صرف معلومات فراہم نہیں کرتیں بلکہ یہ ٹیسٹ دینے والے کی ذہنی کیفیت کو بھی گہرے طور پر متاثر کرتی ہیں۔ اس لیے ہدایات کے نفسیاتی اثرات بھی ہوتے ہے جیسے:

- اگر ہدایات پُر سکون انداز میں دی جائیں تو طلبا میں اضطراب کم ہوتا ہے۔
- سخت یا جلد بازی میں دی گئی ہدایات ذہنی دباؤ بڑھا سکتی ہیں۔
- مثبت انداز میں بات کرنے سے اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔
- واضح اور سادہ ہدایات ذہنی الجھن کو کم کرتی ہیں اور توجہ کو بہتر بناتی ہیں۔
- دوستانہ لہجہ طلبہ کو پر سکون اور پر اعتماد بناتا ہے۔
- غیر واضح یا مبہم ہدایات بے چینی اور غلطیوں کا سبب بن سکتی ہیں۔
- مناسب رفتار سے ہدایات دینا طلبہ کو سمجھنے کا پورا موقع فراہم کرتا ہے۔
- بار بار ڈانٹ ڈپٹ یا سختی طلبہ کی کارکردگی کو منفی طور پر متاثر کر سکتی ہے۔
- طلبہ کی ذہنی سطح اور عمر کے مطابق ہدایات دینا ان کی بہتر کارکردگی میں مددگار ہوتا ہے

اس لیے ہدایات دیتے وقت آواز کا لہجہ، رفتار اور اندازِ بیان نہایت اہم ہوتے ہیں، کیونکہ یہی عوامل طلبہ کے اعتماد، توجہ اور مجموعی کارکردگی پر براہِ راست اثر انداز ہوتے ہیں۔

| **اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)** |
|---|
| 1. ہدایات کس چیز کا بنیادی حصہ ہیں؟ |
| 2. ہدایات کس زبان میں ہونی چاہئیں؟ |

## 3.6 وقت کی پابندی(Timing)

نفسیاتی ٹیسٹ میں وقت کی پابندی ایک نہایت اہم اصول ہے جو نتائج کی درستگی اور اعتبار کو براہِ راست متاثر کرتا ہے۔ ہر ٹیسٹ مخصوص وقت کے اندر مکمل کرنے کے لیے ترتیب دیا جاتا ہے، تاکہ تمام شرکاء کو یکساں حالات فراہم کیے جا سکیں اور ان کی کارکردگی کا منصفانہ موازنہ ممکن ہو۔ اگر وقت کی حد پر عمل نہ کیا جائے تو کچھ افراد کو اضافی موقع مل سکتا ہے، جس سے نتائج میں جانبداری پیدا ہونے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔ وقت کی پابندی نہ صرف ٹیسٹ کے نظم و ضبط کو برقرار رکھتی ہے بلکہ یہ افراد کی توجہ، فیصلہ سازی اور دباؤ میں کام کرنے کی صلاحیت کو بھی جانچنے میں مدد دیتی ہے۔ اس کے علاوہ، مقررہ وقت کے اندر کام مکمل کرنا ٹیسٹ دینے والوں میں سنجیدگی اور ذمہ

داری کا احساس بھی پیدا کرتا ہے۔ ٹیسٹ کے دوران وقت کے آغاز اور اختتام کا واضح اعلان کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ تمام شرکاء یکساں طور پر باخبر رہیں۔ مناسب وقفوں اور وقت کی درست تقسیم سے ذہنی تھکن کو کم کیا جاسکتا ہے، جس سے کارکردگی بہتر ہوتی ہے۔ لہٰذا، نفسیاتی ٹیسٹ میں وقت کی پابندی کو یقینی بنانا نہایت ضروری ہے تاکہ حاصل ہونے والے نتائج مستند، قابلِ اعتماد اور سائنسی بنیادوں پر درست ہوں۔

### 3.6.1 وقت کی پابندی کے لیے کن باتوں کا خیال رکھا جانا چاہیئے؟

(What Things should be considered to Ensure Timing)

وقت کی پابندی ٹیسٹ کے نظم وضبط کو برقرار رکھنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ وقت کی پابندی صرف وقت مقرر کرنے تک محدود نہیں بلکہ اس کے مؤثر استعمال کو یقینی بنانا بھی ضروری ہے۔ کیسی بھی نفسیاتی ٹسٹ میں وقت کی پابندی میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جانا چاہیئے:

- ٹیسٹ شروع ہونے سے پہلے ٹیسٹ کے لیے دیے جانے والے وقت کی حد اور واضح طور پر بتا دیے جانا چاہیئے۔
- وقت کے آغاز اور اختتام کا باقاعدہ اعلان کیا جائے۔
- طلبہ کو وقت کی یاد دہانی مناسب وقفوں سے کروائی جائے (مثلاً آدھا وقت یا آخری 5 منٹ)۔
- ہر طالب علم کے لیے یکساں وقت فراہم کیا جائے تاکہ انصاف برقرار رہے
- نگران (invigilator) وقت کی نگرانی پوری توجہ سے کرے اور کسی قسم کی کوتاہی نہ ہو۔
- ٹیسٹ کے مختلف حصوں کے لیے وقت کی مناسب تقسیم کو یقینی بنایا جائے۔
- وقت ختم ہونے پر فوراً ٹیسٹ روک دیا جائے تاکہ نظم برقرار رہے۔
- تاخیر سے آنے والے طلبہ کے لیے واضح پالیسی ہو تاکہ وقت کا نظام متاثر نہ ہو۔
- ٹیسٹ کے دوران غیر ضروری رکاوٹوں کو کم سے کم رکھا جائے تاکہ وقت ضائع نہ ہو
- گھڑی یا ٹائمر کا مناسب انتظام کیا جائے تاکہ وقت کی درست نگرانی ممکن ہو۔
- ہر ذیلی ٹیسٹ کے لیے وقت کا ذہنی تخمینہ پہلے سے تیار کیا جائے۔
- اگر ٹیسٹ طویل ہو تو مختصر وقفہ (break) دینے پر غور کیا جاسکتا ہے (اگر اجازت ہو)
- وقت کے دباؤ کو متوازن رکھا جائے تاکہ طلبہ نہ بہت جلدی کریں نہ بہت سستی

### 3.6.2 اہم اصول برائے وقت کی پابندی (Key Principles of Timing in Psychological Testing)

نفسیاتی ٹیسٹ میں وقت کی پابندی منصفانہ اور منظم جانچ کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ اصول اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ تمام طلبہ

کو یکساں مواقع فراہم کیے جائیں۔ مقررہ وقت کی درست پیروی سے نتائج کی ساکھ اور اعتبار میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے ٹیسٹ کے نظم وضبط اور مؤثر انتظام کو برقرار رکھا جاسکتا ہے۔

- ہر ذیلی ٹیسٹ کے لیے مقررہ وقت کی سختی سے پابندی کی جائے۔
- ٹیسٹ شروع اور ختم ہونے کا وقت واضح طور پر بتایا جائے۔
- وقت کی نگرانی کے لیے گھڑی یا اسٹاپ واچ استعمال کی جائے۔
- وقت ختم ہونے پر فوری طور پر اگلے مرحلے کی طرف بڑھا جائے
- طلبہ کو درمیان میں مناسب وقت کی یاد دہانی کروائی جائے (مثلاً آخری چند منٹ)۔
- تمام شرکاء کو یکساں وقت فراہم کیا جائے تاکہ انصاف برقرار رہے۔
- ٹیسٹ کے دوران وقت ضائع کرنے والے عوامل کو کم سے کم رکھا جائے۔
- نگران وقت کی نگرانی پوری ذمہ داری اور توجہ کے ساتھ کرے۔
- اگر کوئی تکنیکی یا انتظامی مسئلہ پیش آئے تو وقت کے مطابق مناسب فیصلہ کیا جائے۔
- وقت کی تقسیم اس انداز میں کی جائے کہ ہر حصہ مناسب توجہ حاصل کر سکے۔

- ہر ذیلی ٹیسٹ کے لیے مقررہ وقت کی سختی سے پابندی کی جائے۔
- ٹیسٹ شروع اور ختم ہونے کا وقت واضح طور پر بتایا جائے۔
- وقت کی نگرانی کے لیے گھڑی یا اسٹاپ واچ استعمال کی جائے۔
- وقت ختم ہونے پر فوری طور پر اگلے مرحلے کی طرف بڑھا جائے۔


### 3.6.3 نفسیاتی جانچ میں وقت کی پابندی کی اہمیت(Importance of Timing in Psychological Testing) :

نفسیاتی جانچ (Psychological Testing) میں وقت کی پابندی نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے کیونکہ یہ ٹیسٹ کے معیار اور انصاف کو برقرار رکھنے میں مدد دیتی ہے۔ جب تمام طلبہ کو ایک ہی مقررہ وقت دیا جاتا ہے تو انہیں یکساں مواقع ملتے ہیں، جس سے کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہوتی۔ وقت کی درست پابندی ٹیسٹ کی معروضیت (objectivity) کو بھی قائم رکھتی ہے کیونکہ ہر فرد ایک جیسے حالات میں اپنی کارکردگی دکھاتا ہے۔ اس کے علاوہ، وقت کا مناسب انتظام نتائج کو زیادہ قابلِ اعتماد (reliable) بناتا ہے، کیونکہ اس سے طلبہ کی اصل ذہنی صلاحیت، رفتار اور کارکردگی کا صحیح اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ لہٰذا، نفسیاتی ٹیسٹنگ میں وقت کی پابندی کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ پورے عمل کی درستگی اور مؤثریت کو یقینی بناتی ہے۔

| **اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)** |
| --- |
| 1. وقت کی پابندی کس چیز کو بہتر بناتی ہے؟ |

2. وقت کی پابندی کے لیے کوئی دو اہم اصول بتائے؟

## 3.7 ذیلی ٹیسٹ کی ترتیب (Sequencing of Sub-Tests)

ذیلی ٹیسٹس کی ترتیب سے مراد یہ ہے کہ مختلف ذیلی ٹیسٹس کو کس ترتیب سے پیش کیا جائے تاکہ ٹیسٹ کا عمل مؤثر اور منظم رہے۔ عام طور پر ٹیسٹس کو آسان سے مشکل کی طرف ترتیب دیا جاتا ہے تاکہ فرد ابتدا میں پُر اعتماد محسوس کرے اور آہستہ آہستہ مشکل سطح تک پہنچے۔ مناسب ترتیب اس لیے بھی ضروری ہے کہ تھکن (fatigue)، بوریت یا ذہنی دباؤ کو کم کیا جاسکے۔ اگر مشکل سوالات شروع میں دے دیے جائیں تو فرد گھبرا سکتا ہے اور اس کی کارکردگی متاثر ہو سکتی ہے۔ اسی طرح ترتیب کا خیال رکھنا نتائج کی درستگی (validity) اور معیار (standardization) کو بھی برقرار رکھتا ہے، جس سے ٹیسٹ زیادہ مؤثر اور قابلِ اعتماد بنتا ہے۔

نفسیاتی ٹیسٹنگ میں ذیلی ٹیسٹس کی ترتیب کو سمجھنے کے لیے ایک آسان اور دلچسپ مثال لیتے ہیں۔ فرض کریں ہم ایک ذہانت (Intelligence) ٹیسٹ لے رہے ہیں، جس میں مختلف صلاحیتوں کو جانچنے کے لیے الگ الگ ذیلی ٹیسٹس شامل ہیں، جیسے: الفاظ کی سمجھ (verbal)، یادداشت (memory)، اور حسابی صلاحیت (numerical ability)۔ اب اگر ہم ان ذیلی ٹیسٹس کو بغیر ترتیب کے دے دیں، مثلاً سب سے پہلے مشکل حسابی سوالات دے دیں، تو طالب علم گھبرا سکتا ہے اور اس کا اعتماد کم ہو سکتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ہم صحیح ترتیب اپنائیں تو نتیجہ بہتر آتا ہے۔ مثال کے طور پر درست ترتیب کچھ اس طرح ہو سکتی ہے، جیسے سب سے پہلے آسان verbal سوالات دیے جائیں (جیسے مترادف الفاظ)، تاکہ طالب علم پُر اعتماد ہو جائے۔ اس کے بعد یادداشت کا ٹیسٹ لیا جائے (جیسے چند الفاظ یاد کر کے دہرانا)، اور آخر میں مشکل حسابی سوالات دیے جائیں۔ اس طرح طالب علم آہستہ آہستہ آسان سے مشکل کی طرف جاتا ہے۔

### 3.7.1 نفسیاتی جانچ (ٹیسٹ) میں ذیلی ٹیسٹ (Sub-Tests in Psychological Test):

نفسیاتی ٹیسٹ (Psychological Test) میں ذیلی ٹیسٹس سے مراد وہ چھوٹے چھوٹے حصے ہوتے ہیں جو کسی بڑے ٹیسٹ کا حصہ ہوتے ہیں اور ہر ایک حصہ کسی خاص صلاحیت یا پہلو کو جانچنے کے لیے بنایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، ایک ذہانت کے ٹیسٹ میں یادداشت (memory)، فہم (comprehension)، حسابی صلاحیت (numerical ability) اور زبان (verbal ability) کے الگ الگ ذیلی ٹیسٹس ہو سکتے ہیں۔ ان ذیلی ٹیسٹس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ فرد کی مجموعی کارکردگی کے ساتھ ساتھ اس کی مخصوص صلاحیتوں کو بھی الگ الگ انداز میں سمجھا جاسکے۔ اس طرح ماہرِ نفسیات کو فرد کی مضبوطیوں اور کمزوریوں کی بہتر اور تفصیلی معلومات حاصل ہوتی ہیں، جو رہنمائی (guidance) اور مشاورت (counselling) میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

### 3.7.2 ذیلی ٹیسٹ کی ترتیب کے فوائد (Benefits of Sequencing of Sub-tests):

ذیلی ترتیب کے فائدہ درجِ ذیل ہے:

- طالب علم شروع میں گھبراتا نہیں بلکہ اعتماد حاصل کرتا ہے۔

- تھکن اور ذہنی دباؤ کم ہوتا ہے۔
- کارکردگی بہتر ہوتی ہے۔
- اور نتائج زیادہ درست (valid) اور قابلِ اعتماد (reliable) ہوتے ہیں۔

یعنی ذیلی ٹیسٹس کی ترتیب بالکل ایک سیڑھی کی طرح ہوتی ہے، جہاں انسان آہستہ آہستہ اوپر چڑھتا ہے۔ اگر سیڑھی الٹی یا بے ترتیب ہو تو چڑھنا مشکل ہو جاتا ہے، اسی طرح غلط ترتیب ٹیسٹ کے نتائج کو بھی متاثر کر دیتی ہے۔

**ڈیفرین اپٹیٹیوڈ ٹیسٹ (Differential Aptitude Test) :**

نفسیاتی ٹیسٹنگ میں **Differential Aptitude Test (DAT)** ایک مشہور ٹیسٹ ہے جو مختلف صلاحیتوں (aptitudes) کو جانچنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے کہ عددی صلاحیت (Numerical Ability)، زبانی صلاحیت (Verbal Ability)، تجریدی سوچ (Abstract Reasoning) اور مکینیکل سمجھ (Mechanical Reasoning) وغیرہ۔ اس ٹیسٹ میں کئی ذیلی ٹیسٹس (Sub-tests) ہوتے ہیں، اور ان کو ایک خاص ترتیب (sequencing) میں دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر ہم DAT کو بغیر ترتیب کے لیں اور سب سے پہلے مشکل **Abstract Reasoning** یا **Mechanical Reasoning** والا حصہ دے دیں، تو طالب علم فوراً الجھن کا شکار ہو سکتا ہے اور اس کا اعتماد کم ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر صحیح ترتیب اپنائی جائے تو نتائج بہتر آتے ہیں۔

عام طور پر اس کی ترتیب کچھ اس طرح رکھی جاتی ہے: سب سے پہلے Verbal Ability (آسان الفاظ اور زبان سے متعلق سوالات) دیے جاتے ہیں تاکہ طالب علم پُراعتماد ہو جائے۔ اس کے بعد Numerical Ability (سادہ حسابی سوالات) آتے ہیں، پھر Abstract Reasoning (اشکال اور پیٹرن سمجھنے والے سوالات) اور آخر میں Mechanical Reasoning جیسے نسبتاً مشکل حصے دیے جاتے ہیں۔

یہ ترتیب اس لیے رکھی جاتی ہے کیونکہ:

- طالب علم آسان سوالات سے آغاز کر کے ذہنی طور پر تیار ہو جاتا ہے۔
- آہستہ آہستہ مشکل کی طرف جانے سے اعتماد برقرار رہتا ہے۔
- تھکن اور دباؤ کم ہوتا ہے۔
- اور ہر صلاحیت کو بہتر طریقے سے جانچا جا سکتا ہے۔

یوں سمجھیں کہ یہ ایک وارم اپ (warm-up) کی طرح ہوتا ہے، جیسے کھیل میں پہلے آسان مشقیں کی جاتی ہیں اور پھر مشکل مرحلے آتے ہیں۔ اسی طرح DAT میں ذیلی ٹیسٹس کی صحیح ترتیب طالب علم کی بہترین کارکردگی کو سامنے لانے میں مدد دیتی ہے اور نتائج کو زیادہ درست اور قابلِ اعتماد بناتی ہے۔

## 3.7.3 ذیلی ٹیسٹ کے درمیان کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے؟

What Things should be considered between Sub-tests?

ذیلی ٹیسٹس کے درمیان درجِ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

- ذیلی ٹیسٹس میں ہر ایک حصے کے اختتام پر واضح اعلان کیا جائے۔
- اگلے حصے سے پہلے مختصر وقفہ دیا جاسکتا ہے۔
- طلبہ کو نئے حصے کے لیے ذہنی طور پر تیار کیا جائے۔
- ہر سیٹ کی تبدیلی منظم انداز میں ہو۔
- ٹیسٹ مینول میں دی گئی ترتیب کی پابندی کی جائے۔
- ترتیب میں تبدیلی نہ کی جائے جب تک اجازت نہ ہو۔
- آسان سے مشکل کی طرف ترتیب کو برقرار رکھا جائے۔
- ہر ذیلی ٹیسٹ شروع کرنے سے پہلے اس کی ہدایات دی جائیں۔
- وقت کی یاد دہانی کروائی جائے (اگر مناسب ہو)۔
- طلبہ کو ایک حصے سے دوسرے حصے میں منظم انداز میں منتقل کیا جائے۔
- کسی بھی خلل یا تاخیر سے بچا جائے۔

| اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress) |
| --- |
| 1. Sub-test کیا ہوتا ہے؟ |
| 2. سوالات کی ترتیب کس طرف ہونی چاہیے؟ |

## 3.8 مینول اور ڈیجیٹل جانچ (ٹیسٹ) اسکورنگ کے طریقے

(Manual vs Digital Test Scoring Methods)

مینول اور ڈیجیٹل ٹیسٹ اسکورنگ دونوں طریقے نفسیاتی احتساب کے عمل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مینول اسکورنگ میں اساتذہ خود جوابات چیک کر کے نمبر دیتے ہیں، جبکہ ڈیجیٹل اسکورنگ میں کمپیوٹر یا سافٹ ویئر کا استعمال ہوتا ہے۔ ڈیجیٹل طریقہ زیادہ تیز اور درست سمجھا جاتا ہے جبکہ مینول طریقہ زیادہ تفصیلی جائزہ فراہم کرتا ہے۔ دونوں طریقوں کا انتخاب ضرورت، وقت اور وسائل کے مطابق کیا جاتا ہے۔

اس طرح ٹیسٹ اسکورنگ (Scoring) وہ عمل ہے جس کے ذریعے امتحان کے نتائج کو عددی یا معیاری شکل میں تبدیل کیا جاتا ہے تاکہ ان کی تشریح (Interpretation) کی جاسکے۔ اسکورنگ کے دو بنیادی طریقے ہیں: مینول (Manual) اور ڈیجیٹل (Digital)۔ موجودہ دور میں دونوں طریقے اپنی اپنی اہمیت رکھتے ہیں اور مختلف حالات میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ درجِ ذیل میں اسکورنگ کے ان دونوں طریقوں کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی گئی ہے۔

### 3.8.1.0 مینول اسکورنگ(Manual Scoring):

مینول اسکورنگ ایک ایسا روایتی طریقہ ہے جس میں ٹیسٹ لینے والا فرد خود طالب علم کے جوابات کا باریک بینی سے جائزہ لیتا ہے اور ان کی بنیاد پر اسکور متعین کرتا ہے۔ یہ طریقہ خاص طور پر ان ٹیسٹس میں زیادہ مؤثر سمجھا جاتا ہے جہاں جوابات کی نوعیت کھلی (open-ended) یا تشریحی ہو، جیسے مضامین، مختصر سوالات، کیس اسٹڈیز، یا نفسیاتی ٹیسٹس۔ مینول اسکورنگ کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ اس میں ممتحن (examiner) کو یہ موقع ملتا ہے کہ وہ صرف درست یا غلط کا فیصلہ نہ کرے بلکہ جواب کے معیار، اندازِ تحریر، دلائل کی مضبوطی، اور تخلیقی صلاحیت کو بھی مدنظر رکھے۔ اس عمل میں عموماً تفصیلی rubrics یا اسکورنگ گائیڈز استعمال کی جاتی ہیں تاکہ مختلف ممتحنین (examiners) کے درمیان یکسانیت برقرار رکھی جا سکے۔ تاہم، اس طریقے میں ایک چیلنج یہ بھی ہوتا ہے کہ مختلف ممتحنین (examiners) ایک ہی جواب کو مختلف انداز میں اسکور کر سکتے ہیں، جس سے ان کے ذریعے دیے جانے والے نمبرات میں فرق ہوتا ہے۔ اس مسئلے کو کم کرنے کے لیے ماڈریشن، ڈبل چیکنگ، اور ممتحن (examiner) کے لیے training sessions کا انعقاد کیا جاتا ہے تاکہ اسکورنگ کے معیار کو بہتر بنایا جا سکے۔ مینول اسکورنگ میں وقت اور محنت زیادہ درکار ہوتی ہے، خاص طور پر جب طلبہ کی تعداد زیادہ ہو، لیکن اس کے باوجود یہ طریقہ اس لیے اہم ہے کیونکہ یہ انسانی فہم اور سیاق و سباق کو مدنظر رکھتے ہوئے زیادہ گہرائی سے جائزہ لینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ، یہ طریقہ اساتذہ کو طلبہ کی کمزوریوں اور مضبوط پہلوؤں کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتا ہے، جس کی بنیاد پر تدریسی حکمت عملی میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔ اس طرح مینول اسکورنگ نہ صرف نتائج دینے کا ذریعہ ہے بلکہ سیکھنے کے عمل کو بہتر بنانے کا ایک اہم ذریعہ بھی ہے۔

### مینول اسکورنگ کی مثال(Example of Manual Scoring) :

فرض کریں ایک اسکول میں اردو مضمون نویسی کا امتحان لیا جا رہا ہے۔ طلبہ کو ایک موضوع دیا جاتا ہے، مثلاً "تعلیم کی اہمیت"، اور ان سے کہا جاتا ہے کہ وہ اس پر تفصیلی مضمون لکھیں۔ اس صورت میں استاد ہر طالب علم کی کاپی کو علیحدہ علیحدہ پڑھتا ہے اور مختلف پہلوؤں کی بنیاد پر نمبر دیتا ہے، جیسے مواد (content)، زبان کی درستگی، خیالات کی ترتیب، اور تخلیقی صلاحیت۔ استاد ایک rubric استعمال کرتا ہے جس میں ہر پہلو کے لیے مخصوص نمبر مقرر ہوتے ہیں، مثلاً مواد کے لیے 10 نمبر، زبان کے لیے 5 نمبر، اور اندازِ بیان کے لیے 5 نمبر۔ اس طرح ہر طالب علم کے جواب کا تفصیلی جائزہ لے کر اسکور دیا جاتا ہے۔ اس عمل میں استاد بعض اوقات طلبہ کو فیڈبیک بھی دیتا ہے، جیسے کہاں بہتری کی ضرورت ہے یا کون سی چیز اچھی ہے۔ اس مثال سے واضح ہوتا ہے کہ مینول اسکورنگ میں انسانی فہم اور تجزیہ بہت اہم ہوتا ہے، کیونکہ ہر جواب منفرد ہوتا ہے اور اسے سمجھنے کے لیے گہرائی سے مطالعہ ضروری ہوتا ہے۔

### نفسیاتی جانچ میں مینول اسکورنگ کی مثال (Example of Manual Scoring in Psychological Testing) :

فرض کریں ایک ماہرِ نفسیات طلبہ کی شخصیت (Personality) کا جائزہ لینے کے لیے ایک **شخصیتی سوالنامہ (Personality Questionnaire)** استعمال کرتا ہے۔ اس ٹیسٹ میں مختلف بیانات دیے جاتے ہیں، جیسے "میں اکثر نئے لوگوں سے ملنے میں جھجک محسوس کرتا ہوں"، اور طالب علم کو ہر بیان پر اپنی رائے دینی ہوتی ہے (مثلاً: بالکل متفق، متفق، غیر جانبدار، غیر متفق)۔ مینول اسکورنگ میں ماہرِ

نفسیات ہر سوال کے جواب کو خود دیکھتا ہے اور پہلے سے طے شدہ اسکورنگ اسکیم کے مطابق نمبر دیتا ہے۔ مثال کے طور پر "بالکل متفق" کو 4 نمبر، "متفق" کو 3، "غیر جانبدار" کو 2، اور "غیر متفق" کو 1 نمبر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ تمام سوالات کے نمبرز کو ہاتھ سے جمع کرتا ہے اور مختلف اسکیلز (جیسے: انٹرووورژن / ایکسٹرووورژن) کے مطابق الگ الگ اسکور نکالتا ہے۔

اس عمل میں ماہرِ نفسیات نہ صرف نمبرز جمع کرتا ہے بلکہ جوابات کے انداز، تسلسل اور معنی کو بھی سمجھتا ہے۔ بعض اوقات وہ مشاہدے (observation) اور انٹرویو کی معلومات کو بھی شامل کر کے نتیجہ اخذ کرتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی طالب علم کے جوابات زیادہ تر جھجک اور تنہائی کی طرف اشارہ کریں، تو ماہرِ نفسیات اسے انٹرووورٹ شخصیت قرار دے سکتا ہے۔

اس مثال سے واضح ہوتا ہے کہ نفسیاتی ٹیسٹنگ میں مینول اسکورنگ ایک گہرا اور محتاط عمل ہے، جس میں انسانی فہم، تجزیہ اور پیشہ ورانہ مہارت بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔

### 3.8.1.1 نفسیاتی جانچ میں مینول اسکورنگ کے فوائد

: (Advantages of Manual Scoring in Psychological Testing)

مینول اسکورنگ کے درجہ ذیل فائدہ ہے جو اس طرح ہے:

- مینول اسکورنگ میں ماہرِ نفسیات ہر جواب کو تفصیل سے پڑھتا اور سمجھتا ہے۔
- اس سے جواب کے سیاق و سباق اور باریک پہلوؤں کو بہتر طور پر جانچا جا سکتا ہے۔
- اسکورنگ کیز (Answer Keys) یا rubrics کا استعمال کیا جاتا ہے۔
- اس اسکورنگ کے طریقے میں انسانی فیصلہ سازی (Human Judgment) شامل ہوتی ہے۔
- یہ طریقہ مختلف حالات اور افراد کے مطابق ایڈجسٹ کیا جا سکتا ہے۔
- ماہرِ نفسیات ضرورت کے مطابق اسکورنگ میں نرمی یا وضاحت شامل کر سکتا ہے۔
- مینول اسکورنگ کے ذریعے طلبہ یا افراد کو ذاتی نوعیت کا فیڈبیک دیا جا سکتا ہے۔
- یہ فیڈبیک ان کی کمزوریوں اور خوبیوں کو بہتر طریقے سے واضح کرتا ہے۔
- کھلے سوالات (open-ended responses) کو سمجھنے میں یہ طریقہ زیادہ مؤثر ہوتا ہے کیونکہ انسانی ذہن معنی اور کیفیت کو بہتر طریقے سے سمجھ سکتا ہے۔

### 3.8.1.2 نفسیاتی جانچ میں مینول اسکورنگ کے نقصانات

: (Disadvantages of Manual Scoring in Psychological Testing)

مینول اسکورنگ کے درجہ ذیل نقصانات ہے جو اس طرح ہے:

- مینول اسکورنگ میں ماہرِ نفسیات کو ہر جواب کو علیحدہ علیحدہ پڑھنے اور اسکور کرنے میں کافی وقت لگتا ہے۔ خاص طور پر جب

شرکاء کی تعداد زیادہ ہو تو یہ عمل بہت سست ہو جاتا ہے۔

- اسکورنگ کے دوران غلطی ہونے کا امکان موجود رہتا ہے، جیسے جمع میں غلطی۔
- تھکن یا توجہ کی کمی بھی نتائج کو متاثر کر سکتی ہے۔
- کبھی کبھار ماہرِ نفسیات کی ذاتی رائے یا تاثر اسکورنگ کو متاثر کر سکتا ہے۔، جس سے نتائج کی معروضیت (objectivity) کم ہو سکتی ہے۔
- مختلف افراد ایک ہی جواب کو مختلف طریقے سے اسکور کر سکتے ہیں۔ اس سے نتائج میں عدم یکسانیت پیدا ہوتی ہے۔
- یہ طریقہ زیادہ انسانی محنت کا تقاضا کرتا ہے، خاص طور پر بڑے پیمانے پر ٹیسٹنگ میں اس کے لیے تربیت یافتہ افراد اور زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔

### 3.8.2.0 ڈیجیٹل اسکورنگ (Digital Scoring) :

ڈیجیٹل اسکورنگ وہ طریقہ ہے جس میں کمپیوٹر یا سافٹ ویئر کی مدد سے اسکورنگ کی جاتی ہے۔ ڈیجیٹل اسکورنگ جدید ٹیکنالوجی پر مبنی ایک ایسا طریقہ ہے جس میں کمپیوٹر، سافٹ ویئر یا آن لائن سسٹمز کی مدد سے ٹیسٹ کے جوابات کو automatically طریقے سے اسکور کیا جاتا ہے۔ اس میں شرکاء کے جوابات ڈیجیٹل فارم میں جمع ہوتے ہیں اور پہلے سے مقرر کردہ اسکورنگ کی کے مطابق سسٹم فوری طور پر نمبرز، اسکیل اسکورز اور حتیٰ کہ تشریح (interpretation) بھی تیار کر دیتا ہے۔ یہ طریقہ خاص طور پر معروضی ٹیسٹ جیسے MCQs، rating scale، true/false اور matching exercises کے لیے بہت مؤثر ہوتا ہے کیونکہ اس میں تیز رفتار اور زیادہ درستگی سے نتائج زیداہ صحیح حاصل کیے جاسکتے ہت اور انسانی غلطی کے امکانات کم ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ، یہ طریقہ ڈیٹا کے تجزیے (data analytics) میں بھی مدد گار ہوتا ہے، جہاں طلبہ کی کارکردگی کے رجحانات، اوسط اسکور، اور کمزور موضوعات کی نشاندہی آسانی سے کی جا سکتی ہے۔ ڈیجیٹل اسکورنگ بڑے پیمانے پر ڈیٹا کو آسانی سے سنبھال سکتی ہے اور نتائج کو گراف، رپورٹس یا شماریاتی تجزیے کی شکل میں پیش کرتی ہے، تاہم اس میں سافٹ ویئر پر انحصار زیادہ ہوتا ہے اور کھلے یا پیچیدہ جوابات (open-ended responses) کی گہرائی سے تشریح بعض اوقات محدود ہو سکتی ہے۔

### نفسیاتی ٹیسٹنگ میں ڈیجیٹل اسکورنگ کی مثال (Example of Digital Scoring in Psychological Testing)

اب فرض کریں ایک مقابلہ جاتی امتحان (Competitive Exam) لیا جارہا ہے جس میں 100 کثیر الانتخابی سوالات (MCQs) شامل ہیں۔ طلبہ اپنے جوابات یا تو OMR شیٹ پر نشان لگاتے ہیں یا کمپیوٹر پر آن لائن ٹیسٹ دیتے ہیں۔ اس کے بعد ایک سافٹ ویئر یا OMR مشین تمام جوابات کو اسکین کرتی ہے اور پہلے سے موجود answer key کے مطابق ہر سوال کا خودکار جائزہ لے کر فوری اسکور تیار کر دیتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی طالب علم نے 100 میں سے 75 سوالات درست کیے ہیں تو سسٹم فوراً اس کا اسکور 75 ظاہر کر دے گا، ساتھ ہی فیصد (percentage) اور رینک بھی نکال سکتا ہے۔ اس عمل میں انسانی مداخلت نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے، جس سے غلطی کے

امکانات کم ہو جاتے ہیں اور نتائج بہت تیزی سے دستیاب ہو جاتے ہیں۔ یہ مثال ظاہر کرتی ہے کہ ڈیجیٹل اسکورنگ بڑے پیمانے پر امتحانات کے لیے نہایت مؤثر اور وقت بچانے والا طریقہ ہے۔

### 3.8.2.1 نفسیاتی جانچ میں ڈیجیٹل اسکورنگ کے فوائد

(Advantages of Digital Scoring in Psychological Testing):

ڈیجیٹل اسکورنگ کے درجہ ذیل فائدہ ہے جو اس طرح ہے:

- ڈیجیٹل اسکورنگ میں نتائج فوری طور پر تیار ہو جاتے ہیں۔
- کمپیوٹر چند سیکنڈوں میں سینکڑوں یا ہزاروں جوابات کا تجزیہ کر لیتا ہے۔
- یہ خاص طور پر بڑے پیمانے کے ٹیسٹس میں وقت کی بڑی بچت کرتا ہے۔
- کمپیوٹر پروگرام پہلے سے طے شدہ اصولوں کے مطابق اسکورنگ کرتا ہے۔
- اس میں انسانی غلطیوں (جیسے جمع یا گنتی کی غلطی) کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔
- اسی وجہ سے نتائج زیادہ قابلِ اعتماد (reliable) ہوتے ہیں۔
- ڈیجیٹل اسکورنگ میں ذاتی رائے یا جانبداری شامل نہیں ہوتی۔ اس طرح کی اسکورنگ میں معروضیت زیادہ ہوتی ہے۔
- ہر جواب کو ایک ہی معیار کے مطابق پرکھا جاتا ہے۔
- اس سے نتائج میں یکسانیت اور انصاف برقرار رہتا ہے۔
- ڈیجیٹل سسٹمز بڑی مقدار میں ڈیٹا کو آسانی سے محفوظ اور منظم کرتے ہیں۔
- نتائج کو گراف، چارٹس اور شماریاتی رپورٹس کی شکل میں پیش کیا جا سکتا ہے۔
- یہ تحقیق (research) اور فیصلہ سازی میں بہت مددگار ثابت ہوتا ہے۔
- طویل مدت میں ڈیجیٹل اسکورنگ انسانی محنت کو کم کر دیتی ہے۔
- بار بار ٹیسٹ لینے کی صورت میں اخراجات بھی کم ہو جاتے ہیں۔
- اساتذہ اور ماہرین کا وقت دیگر اہم کاموں کے لیے بچتا ہے۔

### 3.8.2.2 نفسیاتی جانچ میں ڈیجیٹل اسکورنگ کے نقصانات

(Disadvantages of Digital Scoring in Psychological Testing):

ڈیجیٹل اسکورنگ کے درجہ ذیل نقصانات ہے جو اس طرح ہے:

- ڈیجیٹل اسکورنگ مکمل طور پر کمپیوٹر اور سافٹ ویئر پر منحصر ہوتی ہے۔ اگر سسٹم میں خرابی یا بجلی کا مسئلہ ہو تو کام متاثر ہو سکتا ہے۔

- اس کے لیے مناسب تکنیکی سہولیات اور سپورٹ ضروری ہوتی ہے۔
- ڈیجیٹل سسٹمز کو قائم کرنے کے لیے شروع میں زیادہ سرمایہ درکار ہوتا ہے۔
- سافٹ ویئر، ہارڈ ویئر اور تربیت (training) پر اخراجات آتے ہیں۔
- چھوٹے اداروں کے لیے یہ ایک چیلنج ہو سکتا ہے۔
- کمپیوٹر عام طور پر پہلے سے دی گئی ہدایات کے مطابق کام کرتا ہے اسلیے تنقید تشریح محدود ہوتی ہے۔ اس لیے بعض نفسیاتی پہلوؤں کی مکمل تشریح ممکن نہیں ہوتی۔
- یہ پیچیدہ یا کھلے جوابات (open-ended responses) کو گہرائی سے نہیں سمجھ پاتا۔
- سافٹ ویئر بگز، ڈیٹا لاس یا سسٹم کریش جیسے مسائل پیش آسکتے ہیں۔
- ایسے مسائل نتائج کے ضائع ہونے یا تاخیر کا سبب بن سکتے ہیں۔
- باقاعدہ بیک اپ اور مینٹیننس کی ضرورت ہوتی ہے۔
- ڈیجیٹل اسکورنگ میں انسان کا براہِ راست کردار کم ہو جاتا ہے۔
- اس سے ذاتی فیڈ بیک اور انفرادی رہنمائی محدود ہو سکتی ہے۔
- طلبہ یا شرکاء کی جذباتی اور نفسیاتی حالت کو کم سمجھا جا سکتا ہے۔

مینول اور ڈیجیٹل دونوں اسکورنگ کے طریقے اپنی اپنی جگہ اہم ہیں۔ مینول اسکورنگ گہرائی اور لچک فراہم کرتی ہے جبکہ ڈیجیٹل اسکورنگ رفتار اور درستگی کو یقینی بناتی ہے۔ ایک مؤثر ٹیسٹنگ نظام کے لیے ضروری ہے کہ دونوں طریقوں کو مناسب حالات کے مطابق استعمال کیا جائے تاکہ بہترین نتائج حاصل کیے جا سکیں۔

| **اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)** |
| --- |
| 1. مینول اسکورنگ اور ڈیجٹل اسکورنگ میں کیا فرق ہے؟ |
| 2. ڈیجٹل اسکورنگ کے کوئی دو فواید بتائے؟ |

## 3.9 دستاویز بندی اور ریکارڈ کی دیکھ بھال (Documentation and Record Keeping)

تعلیمی اور نفسیاتی ٹیسٹنگ کے عمل میں دستاویز بندی (Documentation) اور ریکارڈ کی دیکھ بھال (Record Keeping) ایک بنیادی اور ناگزیر جزو ہیں۔ ٹیسٹ کے انعقاد سے لے کر نتائج کی تیاری اور ان کی تشریح تک ہر مرحلے کو باقاعدہ طور پر ریکارڈ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ عمل نہ صرف شفافیت (Transparency) کو یقینی بناتا ہے بلکہ مستقبل میں حوالہ، تحقیق، اور فیصلہ سازی کے لیے بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اگر ریکارڈ کو درست اور منظم انداز میں محفوظ نہ رکھا جائے تو ٹیسٹ کے نتائج کی صداقت پر سوال اٹھ سکتے ہیں۔

### 3.9.1 دستاویز بندی (Documentation):

دستاویز بندی سے مراد ٹیسٹ کے پورے عمل کو تحریری یا الیکٹرانک صورت میں اس طرح محفوظ کرنا ہے کہ ہر مرحلہ واضح طور پر قابلِ فہم اور قابلِ تصدیق ہو۔ اس میں صرف نتائج درج کرنا ہی شامل نہیں ہوتا بلکہ ٹیسٹ کے منصوبہ بندی کے مرحلے، استعمال شدہ آلات، ہدایات کی نوعیت، امتحان کے دوران پیش آنے والے حالات، اور امتحان لینے والے کے مشاہدات بھی شامل ہوتے ہیں۔ ایک مؤثر دستاویز بندی کا نظام اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ اگر مستقبل میں کسی طالب علم کی کارکردگی کا جائزہ لینا ہو یا کسی فیصلے کی بنیاد کو سمجھنا ہو تو تمام ضروری معلومات دستیاب ہوں۔ اس عمل میں معیار (standards) کی پابندی بہت اہم ہوتی ہے، یعنی ہر قسم کی معلومات ایک مخصوص فارمیٹ اور ترتیب کے مطابق درج کی جائے تاکہ بعد میں اسے سمجھنے میں آسانی ہو۔ دستاویز بندی اساتذہ اور اداروں کو یہ موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ اپنے تدریسی اور امتحانی طریقوں کا خود احتسابی جائزہ لے سکیں اور جہاں بہتری کی ضرورت ہو وہاں اصلاح کر سکیں۔ مزید یہ کہ تعلیمی اداروں میں آڈٹ (audit) یا بیرونی جائزہ کے دوران بھی یہی دستاویزات بنیادی ثبوت کے طور پر پیش کی جاتی ہیں۔ دستاویز بندی میں شفافیت کے ساتھ ساتھ اختصار (conciseness) بھی ضروری ہے، یعنی معلومات مکمل ہوں لیکن غیر ضروری تفصیلات سے گریز کیا جائے۔ جدید دور میں دستاویز بندی کا عمل ڈیجیٹل شکل اختیار کر چکا ہے، جہاں مختلف سافٹ ویئر اور لرننگ مینجمنٹ سسٹمز کے ذریعے نہ صرف ڈیٹا محفوظ کیا جاتا ہے بلکہ اس کی درجہ بندی (classification) اور دوبارہ تلاش کرنا بھی حاصل (retrieval) بھی آسان سے ہو جاتی ہے۔ اس طرح دستاویز بندی ایک ایسا منظم عمل ہے جو تعلیمی معیار کو برقرار رکھنے اور فیصلہ سازی کو مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

### 3.9.2 دستاویز بندی کی اہمیت (Importance of Documentation):

دستاویز بندی ٹیسٹنگ کے ذریعے ٹیسٹ کے ہر مرحلے کو تحریری یا ڈیجیٹل شکل میں محفوظ کیا جاتا ہے، جس سے پورا عمل شفاف اور قابلِ فہم بن جاتا ہے۔ دستاویز بندی کی بدولت یہ معلوم کرنا آسان ہو جاتا ہے کہ ٹیسٹ کس طریقے سے لیا گیا، کون سی ہدایات دی گئیں، اور کن اصولوں کے تحت اسکورنگ کی گئی۔ یہ عمل نہ صرف اساتذہ اور منتظمین کو اپنے کام کا جائزہ لینے کا موقع فراہم کرتا ہے بلکہ کسی بھی غلطی یا اختلاف کی صورت میں ثبوت کے طور پر بھی کام آتا ہے۔ اس کے علاوہ، دستاویز بندی تعلیمی معیار کو برقرار رکھنے میں مدد دیتی ہے کیونکہ اس کے ذریعے ایک مستقل اور معیاری نظام قائم کیا جا سکتا ہے۔ تحقیق اور پالیسی سازی کے لیے بھی یہی معلومات بنیاد فراہم کرتی ہیں، جس سے مستقبل میں بہتر فیصلے ممکن ہوتے ہیں۔ اس طرح دستاویز بندی نہ صرف موجودہ عمل کو منظم بناتی ہے بلکہ تعلیمی نظام کی بہتری اور ترقی کے لیے بھی ضروری ہے۔ دستاویز بندی کی اہمیت کو درجِ ذیل باتوں سے سمجھا جا سکتا ہے:

- **شفافیت (Transparency):** تمام مراحل کا واضح ریکارڈ ہونے سے ٹیسٹنگ کا عمل میں شفافیت رہتا ہے۔ دستاویز بندی کسی بھی عمل کے ہر مرحلے کو واضح اور منظم طریقے سے ریکارڈ کرتی ہے، جس سے پورا نظام شفاف بن جاتا ہے۔ جب تمام معلومات تحریری شکل میں موجود ہوں تو ہر فرد یہ دیکھ سکتا ہے کہ کیا فیصلے کیے گئے، کیوں کیے گئے اور کس بنیاد پر کیے گئے۔ اس سے غلط فہمیوں کے امکانات کم ہو جاتے ہیں اور اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔

- **جوابدہی (Accountability) :** کسی بھی غلطی یا مسئلے کی صورت میں ذمہ داری کا تعین آسان ہوتا ہے۔ جب تمام سرگرمیوں اور فیصلوں کی دستاویز بندی کی جاتی ہے تو ہر فرد کی ذمہ داری واضح ہو جاتی ہے۔ اگر کسی مرحلے پر کوئی غلطی یا مسئلہ پیدا ہو جائے تو اسے معلوم کرنا آسان ہو جاتا ہے کہ کہاں اور کس سے کوتاہی ہوئی۔ اس طرح افراد اپنی ذمہ داریوں کو زیادہ سنجیدگی سے نبھاتے ہیں کیونکہ ان کا کام ریکارڈ میں محفوظ ہوتا ہے
- **مستقبل کے لیے حوالہ کے طور پر (For Reference in Future) :** دستاویز بندی مستقبل میں رہنمائی فراہم کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہوتی ہے۔ پرانے ریکارڈز کو دیکھ کر نئے فیصلے کرنے، مسائل کا حل نکالنے اور مختلف صورتحال کا موازنہ کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اس سے ادارے یا افراد اپنی کارکردگی کو بہتر بنا سکتے ہیں اور ماضی کے تجربات سے سیکھ سکتے ہیں۔
- **تحقیقی مقاصد (Research Use) :** مناسب طریقے سے محفوظ کیا گیا ڈیٹا تحقیق کے لیے بہت قیمتی ثابت ہوتا ہے۔ محققین ان ریکارڈز کا تجزیہ کر کے نئے نتائج اخذ کر سکتے ہیں، رجحانات کو سمجھ سکتے ہیں اور بہتر حکمتِ عملی تیار کر سکتے ہیں۔ اس طرح دستاویز بندی نہ صرف موجودہ کام میں مدد دیتی ہے بلکہ علمی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔
- **قانونی تحفظ (Legal Protection) :** دستاویز بندی بعض اوقات قانونی معاملات میں ثبوت کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ اگر کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے تو تحریری ریکارڈ یہ ثابت کرنے میں مدد دیتا ہے کہ کون سا عمل کب اور کیسے انجام دیا گیا۔ اس سے اداروں اور افراد کو قانونی مسائل سے بچاؤ حاصل ہوتا ہے اور ان کے حقوق کا تحفظ ممکن ہوتا ہے۔

### 3.9.3 ریکارڈ کی اقسام (Types of Records):

نفسیاتی ٹیسٹ میں استعمال ہونے والے ریکارڈ درج ذیل ہے:

- **انتظامیہ سے متعلق ریکارڈ (Administrative Records) :** انتظامیہ سے متعلق ریکارڈ وہ ریکارڈ ہے جو بنیادی معلومات پر مشتمل ہوتا ہے، جو کسی تعلیمی یا تنظیمی عمل کو منظم رکھنے کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔ اس میں طلبہ کی فہرست، حاضری کا ریکارڈ اور ٹیسٹ کا شیڈول شامل ہوتے ہیں۔ یہ ریکارڈ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تمام انتظامی سرگرمیاں درست ترتیب سے چل رہی ہیں اور کسی بھی وقت مطلوبہ معلومات آسانی سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔
- **اسکورنگ ریکارڈ (Scoring Records) :** اسکورنگ ریکارڈ طلبہ کی کارکردگی سے متعلق تفصیلی معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس میں انفرادی اسکور شیٹس، مجموعی نتائج، اور گریڈز یا فیصد شامل ہوتے ہیں۔ یہ ریکارڈ اساتذہ اور اداروں کو طلبہ کی تعلیمی پیش رفت کو جانچنے، موازنہ کرنے اور مستقبل کے تعلیمی فیصلے کرنے میں مدد دیتا ہے۔
- **مشاہداتی ریکارڈ (Observational Records):** مشاہداتی ریکارڈ میں طلبہ کے رویے، عادات اور ٹیسٹ کے دوران پیش آنے والے حالات کو نوٹ کیا جاتا ہے۔ اس میں طلبہ کے رویے کے نوٹس، کسی بھی مسئلے کی نشاندہی، اور غیر معمولی واقعات شامل ہوتے ہیں۔ یہ ریکارڈ اساتذہ کو طلبہ کی نفسیاتی اور سماجی حالت کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے، جو تعلیمی بہتری کے لیے اہم ہوتا ہے۔

- **تکنیکی ریکارڈ (Technical Records) :** تکنیکی ریکارڈ ٹیسٹ کے طریقہ کار اور اس کی درست عملدرآمد سے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس میں ٹیسٹ کی ہدایات، اسکورنگ کیز، اور استعمال شدہ طریقہ کار شامل ہوتے ہیں۔ یہ ریکارڈ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ٹیسٹ کو معیاری اور منصفانہ طریقے سے لیا جائے، اور نتائج کی درستگی برقرار رہے۔

### 3.9.4 دستاویز بندی کے اصول(Principles of Documentation):

دستاویز بندی کے اصول سے مراد وہ بنیادی رہنما اصول ہیں جن کی مدد سے معلومات کو درست، منظم اور مؤثر انداز میں ریکارڈ اور محفوظ کیا جاتا ہے۔ ان اصولوں میں درستگی، تسلسل، بروقت اندراج، رازداری اور منظم ذخیرہ شامل ہیں، جو اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ریکارڈ قابلِ اعتماد، آسانی سے قابلِ فہم اور ضرورت کے وقت فوری دستیاب ہو۔ ان اصولوں پر عمل کرنے سے نہ صرف ادارے کی کارکردگی بہتر ہوتی ہے بلکہ معلومات کے غلط استعمال اور ضیاع سے بھی بچاؤ ممکن ہوتا ہے۔ دستاویز بندی کے کچھ اہم اصول درج ذیل ہیں:

- **درستگی (Accuracy) :** درستگی سے مراد یہ ہے کہ ریکارڈ میں شامل تمام معلومات بالکل صحیح، مکمل اور قابلِ اعتماد ہوں۔ کسی بھی قسم کی غلط اندراج یا ادھوری معلومات مستقبل میں مسائل پیدا کر سکتی ہے، جیسے فیصلوں میں غلطی یا طلبہ کے بارے میں غلط فہمی۔ اس لیے ہر اندراج کو اچھی طرح چیک کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ ریکارڈ کی ساکھ برقرار رہے۔
- **تسلسل (Consistency) :** تسلسل کا مطلب ہے کہ تمام دستاویزات اور ریکارڈز ایک ہی معیار، طریقہ کار اور فارمیٹ کے مطابق تیار کیے جائیں۔ جب مختلف ریکارڈز میں یکسانیت ہوتی ہے تو انہیں سمجھنا، موازنہ کرنا اور استعمال کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس سے ادارے میں نظم وضبط بھی قائم رہتا ہے۔
- **بروقت اندراج (Timeliness) :** بروقت اندراج سے مراد یہ ہے کہ معلومات کو فوراً یا مقررہ وقت کے اندر ریکارڈ کیا جائے۔ اگر اندراج میں تاخیر ہو جائے تو معلومات بھولنے یا غلط درج ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ بروقت ریکارڈنگ نہ صرف درستگی کو بہتر بناتی ہے بلکہ کام کی رفتار اور کارکردگی میں بھی اضافہ کرتی ہے۔
- **رازداری (Confidentiality) :** رازداری کا اصول اس بات پر زور دیتا ہے کہ طلبہ یا ادارے کی حساس معلومات کو محفوظ رکھا جائے۔ ایسی معلومات تک صرف مجاز افراد کو ہی رسائی ہونی چاہیے۔ اس سے نہ صرف طلبہ کی پرائیویسی محفوظ رہتی ہے بلکہ ادارے کی ساکھ بھی برقرار رہتی ہے۔
- **ریکارڈ کا منظم ہونا (Organized Records) :** ریکارد کے منظم ہونے کا مطلب ہے کہ تمام ریکارڈز کو ترتیب اور نظام کے ساتھ محفوظ کیا جائے تاکہ ضرورت کے وقت آسانی سے تلاش کیے جا سکیں۔ اگر ریکارڈ بے ترتیب ہوں تو وقت ضائع ہوتا ہے اور معلومات تک رسائی مشکل ہو جاتی ہے۔ اچھی تنظیم سے کام کی کارکردگی بہتر ہوتی ہے اور غلطیوں کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔

| **اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)** |
| --- |
| 1. دستاویز بندی کی کوئی دو ضرورت بتائے؟ |

2. دستاویز بندی سے کیا مراد ہے؟

## 3.10 ریکارڈ کی دیکھ بھال(Record Keeping)

ریکارڈ کی دیکھ بھال سے مراد ان تمام معلومات اور ڈیٹا کو محفوظ، منظم اور قابلِ استعمال حالت میں رکھنا ہے جو ٹیسٹ یا تعلیمی عمل کے دوران جمع کیا گیا ہو۔ یہ عمل محض ذخیرہ کرنے تک محدود نہیں ہوتا بلکہ اس میں ریکارڈ کی ترتیب، حفاظت، اپ ڈیٹ کرنا، اور ضرورت کے وقت اس تک رسائی فراہم کرنا بھی شامل ہوتا ہے۔ ایک مؤثر ریکارڈ کیپنگ سسٹم ادارے کو یہ صلاحیت دیتا ہے کہ وہ طلبہ کی تعلیمی پیش رفت کو طویل مدت تک ٹریک کر سکے اور ان کے نتائج کا تقابلی جائزہ لے سکے۔ اس کے علاوہ، ریکارڈ کی مناسب دیکھ بھال اساتذہ اور منتظمین کو پالیسی سازی اور منصوبہ بندی میں مدد فراہم کرتی ہے، کیونکہ درست ڈیٹا کی بنیاد پر بہتر فیصلے کیے جاسکتے ہیں۔ اس عمل میں سیکیورٹی ایک نہایت اہم پہلو ہے، کیونکہ طلبہ کی ذاتی اور تعلیمی معلومات حساس نوعیت کی ہوتی ہیں، جنہیں غیر مجاز رسائی سے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ اسی لیے جدید ادارے پاس ورڈ پروٹیکشن، ڈیٹا انکرپشن، اور بیک اپ سسٹمز کا استعمال کرتے ہیں تاکہ کسی بھی ممکنہ نقصان یا ڈیٹا کے ضائع ہونے سے بچا جاسکے۔ ریکارڈ کی دیکھ بھال میں ایک اور اہم پہلو اس کی باقاعدہ تجدید (updating) ہے، کیونکہ پرانا یا غیر متعلقہ ڈیٹا نہ صرف غیر مؤثر ہوتا ہے بلکہ غلط فیصلوں کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، ایک واضح پالیسی ہونی چاہیے کہ ریکارڈ کو کتنے عرصے تک محفوظ رکھا جائے اور کب اسے محفوظ طریقے سے تلف کیا جائے۔ اس طرح ریکارڈ کی دیکھ بھال ایک مسلسل اور منظم عمل ہے جو تعلیمی نظام کی کارکردگی، شفافیت، اور اعتماد کو برقرار رکھنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

### 3.10.1 ریکارڈ کی دیکھ بھال کی اہمیت(Importance of Record Keeping):

ریکارڈ کی دیکھ بھال کسی بھی تعلیمی ادارے کے لیے ایک لازمی عمل ہے کیونکہ اس کے ذریعے طلبہ کی کارکردگی، حاضری، اور دیگر اہم معلومات کو محفوظ اور منظم رکھا جاتا ہے۔ یہ ریکارڈ مستقبل میں طلبہ کی تعلیمی پیش رفت کو جانچنے، ان کے نتائج کا موازنہ کرنے، اور انفرادی رہنمائی فراہم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ریکارڈ کی مناسب دیکھ بھال ادارے میں شفافیت اور جوابدہی کو بھی یقینی بناتی ہے، کیونکہ تمام معلومات محفوظ اور قابلِ رسائی ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ، یہ عمل اساتذہ اور منتظمین کو درست اور بروقت فیصلے کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے، جیسے ترقی، داخلہ، یا کارکردگی کی بنیاد پر انعامات دینا۔ ریکارڈ کی حفاظت بھی انتہائی اہم ہے کیونکہ اس میں موجود معلومات حساس نوعیت کی ہوتی ہیں، جنہیں غیر مجاز افراد سے محفوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ ایک منظم ریکارڈ کیپنگ سسٹم وقت کی بچت کرتا ہے اور معلومات کو آسانی سے تلاش کرنے کے قابل بناتا ہے۔ اس طرح ریکارڈ کی دیکھ بھال نہ صرف تعلیمی نظام کو مؤثر بناتی ہے بلکہ ادارے کی ساکھ اور اعتماد کو بھی مضبوط کرتی ہے۔

### 3.10.2 ریکارڈ کی دیکھ بھال کے طریقے ((Methods of Record Keeping:

ریکارڈ کی دیکھ بھال درجہ ذیل طریقہ سے کی جاسکتی ہے:

- **روایتی طریقہ** (Traditional Method) : روایتی طریقہ میں ریکارڈ کو کاغذی صورت میں محفوظ کیا جاتا ہے، جیسے فائلوں اور رجسٹروں میں اندراج کرنا۔ اس میں تمام دستاویزات کو ترتیب وار اور منظم طریقے سے رکھا جاتا ہے تاکہ ضرورت کے وقت آسانی سے تلاش کیا جاسکے۔ اس طریقے میں ریکارڈ کی حفاظت کے لیے الماریوں یا درازوں کو لاک کر کے رکھا جاتا ہے، تاکہ غیر متعلقہ افراد کی رسائی سے بچایا جاسکے۔
- **ڈیجیٹل طریقہ**(Digital Method) :ڈیجیٹل طریقہ میں ریکارڈ کو کمپیوٹر، لیپ ٹاپ یا مخصوص سافٹ ویئر میں محفوظ کیا جاتا ہے۔ اس میں ڈیٹا بیس کا استعمال کیا جاتا ہے جس سے معلومات کو منظم اور محفوظ انداز میں رکھا جاسکتا ہے۔ مزید یہ کہ کلاؤڈ اسٹوریج اور بیک اپ سسٹمز کے ذریعے ڈیٹا کو کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ سے حاصل کیا جاسکتا ہے، اور ڈیٹا ضائع ہونے کا خطرہ بھی کم ہو جاتا ہے۔

### 3.10.3 ڈیجیٹل ریکارڈ کے فوائد(Advantages of Digital Records):

ڈیجٹل ریکارد کے درجِ ذیل فوائد ہے:

- **فوری رسائی** (Easy Access) : ڈیجیٹل ریکارڈ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ معلومات تک فوری رسائی حاصل ہو جاتی ہے۔ چند کلکس کے ذریعے مطلوبہ ڈیٹا تلاش کیا جاسکتا ہے، جس سے وقت اور محنت دونوں کی بچت ہوتی ہے۔
- **ڈیٹا کا آسان تجزیہ** (Easy Data Analysis) : ڈیجیٹل ریکارڈ میں موجود معلومات کو مختلف سافٹ ویئر کے ذریعے آسانی سے تجزیہ کیا جاسکتا ہے۔ اس سے رپورٹس تیار کرنا، نتائج نکالنا اور فیصلے کرنا زیادہ آسان اور مؤثر ہو جاتا ہے۔
- **جگہ کی بچت** (Space Saving) : ڈیجیٹل ریکارڈ رکھنے کے لیے الماریوں اور جگہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہزاروں فائلیں ایک ہی کمپیوٹر یا سرور میں محفوظ کی جاسکتی ہیں، جس سے دفتر یا ادارے میں جگہ کی بچت ہوتی ہے۔
- **بیک اپ کی سہولت** (Backup Facility) : ڈیٹا کی حفاظت کے لیے باقاعدگی سے بیک اپ لینا ضروری ہوتا ہے۔ یہ بیک اپ مختلف جگہوں جیسے ہارڈ ڈرائیو یا کلاؤڈ میں محفوظ کیا جاسکتا ہے تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں ڈیٹا محفوظ رہے۔ ڈیجیٹل نظام میں ڈیٹا کا بیک اپ بنانا آسان ہوتا ہے۔ اگر اصل ڈیٹا ضائع ہو جائے یا سسٹم خراب ہو جائے تو بیک اپ کے ذریعے اسے دوبارہ حاصل کیا جاسکتا ہے، جس سے معلومات کے ضائع ہونے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔
- **ڈیجیٹل ڈاٹا کی ریکارڈنگ کی حفاظت** (Security and Recording of Digital Data) : ڈیجیٹل داٹا کی ریکارڈ نگ اور حفاظت درجِ ذیل طریقے سے کی جاسکتی ہے:
- **پاسورڈ اور سیکیورٹی سسٹمز کا استعمال** (Use of Passwords and Security Systems) : ڈیجیٹل ریکارڈ کی حفاظت کے لیے پاس ورڈ اور دیگر سیکیورٹی سسٹمز استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس سے صرف مجاز افراد ہی ڈیٹا تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں، اور غیر متعلقہ افراد کو روکا جاسکتا ہے۔

- **غیر مجاز رسائی سے تحفظ (Protection from Unauthorized Access) :** ریکارڈ کو محفوظ رکھنے کے لیے ایسے اقدامات کیے جاتے ہیں جن سے غیر مجاز افراد ڈیٹا تک نہ پہنچ سکیں۔ اس میں یوزر پرمیشن، فائر وال اور دیگر حفاظتی طریقے شامل ہوتے ہیں۔
- **حساس معلومات کی خفیہ کاری (Encryption of Sensitive Information) :** حساس معلومات کو محفوظ رکھنے کے لیے اسے خفیہ (encrypt) کیا جاتا ہے۔ اس عمل کے ذریعے ڈیٹا کو اس طرح تبدیل کر دیا جاتا ہے کہ صرف مجاز افراد ہی اسے سمجھ اور استعمال کر سکتے ہیں، جس سے معلومات کی رازداری برقرار رہتی ہے۔
- **عملی مثال (Practical Example) :** فرض کریں ایک کالج میں سالانہ امتحانات کے نتائج تیار کیے جا رہے ہیں۔ ہر طالب علم کے نمبر، حاضری، اور کارکردگی کو ایک ڈیٹا بیس میں محفوظ کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، اساتذہ طلبہ کے بارے میں مشاہداتی نوٹس بھی رکھتے ہیں۔ بعد میں یہی ریکارڈ طلبہ کی ترقی (progress) کا جائزہ لینے، رپورٹ کارڈ تیار کرنے، اور والدین کو معلومات فراہم کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اگر یہ ریکارڈ منظم اور محفوظ نہ ہو تو نہ صرف نتائج متاثر ہوں گے بلکہ ادارے کی ساکھ پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔

دستاویز بندی اور ریکارڈ کی دیکھ بھال ٹیسٹ ایڈمنسٹریشن کا ایک اہم ستون ہے۔ یہ عمل نہ صرف نتائج کی درستگی اور شفافیت کو یقینی بناتا ہے بلکہ تعلیمی نظام کو منظم اور مؤثر بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس لیے ہر تعلیمی ادارے اور معلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس عمل کو سنجیدگی سے اپنائے اور جدید طریقوں سے فائدہ اٹھائے۔

| **اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)** |
|---|
| 1. ڈیجیٹل ریکارڈ کے کوئی دو فوائد بتائے ؟ |
| 2. ریکارڈ کی دیکھ بھال کیوں ضروری ہے، کوئی دو وجہ بتائے؟ |

## 3.11 خلاصہ(Summary)

یہ اکائی نفسیاتی اور تعلیمی ٹیسٹنگ کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے، جن میں ٹیسٹ ایڈمنسٹریشن، رابطہ سازی (Rapport Building)، ساز گار ماحول کی تیاری، ہدایات، وقت کی پابندی، ذیلی ٹیسٹس کی ترتیب، اسکورنگ کے طریقے، اور دستاویز بندی شامل ہیں۔ ٹیسٹ کے انعقاد میں معیاری طریقہ کار(Standardization) ، معروضیت(Objectivity) ، اور رازداری (Confidentiality) کو برقرار رکھنا نہایت ضروری ہے تاکہ نتائج درست اور قابلِ اعتماد ہوں۔ مؤثر رابطہ سازی شرکاء کے اعتماد میں اضافہ کرتی ہے، ان کی گھبراہٹ کم کرتی ہے اور بہتر کارکردگی کا باعث بنتی ہے۔

ایک ساز گار طبعی اور نفسیاتی ماحول، جیسے خاموشی، مناسب روشنی، درجہ حرارت اور دوستانہ رویہ، طلبہ کی توجہ اور یکسوئی کو بڑھاتا ہے۔ واضح اور آسان ہدایات دینا اور وقت کی درست پابندی کرنا ٹیسٹ کے منصفانہ انعقاد کے لیے بنیادی عناصر ہیں۔ اسی طرح ذیلی ٹیسٹس کو آسان سے مشکل ترتیب میں دینا طلبہ کے اعتماد کو برقرار رکھتا ہے اور نتائج کو زیادہ معتبر بناتا ہے۔

اس اکائی میں مینول اور ڈیجیٹل اسکورنگ کے طریقوں کا بھی تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ مینول اسکورنگ گہرائی اور انسانی فہم فراہم کرتی ہے جبکہ ڈیجیٹل اسکورنگ تیز رفتار اور درست نتائج دیتی ہے۔ دونوں کے فوائد اور نقصانات کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب طریقہ اختیار کیا جانا چاہیے۔

مزید برآں، دستاویز بندی اور ریکارڈ کی دیکھ بھال کو ٹیسٹنگ کا ایک اہم ستون قرار دیا گیا ہے۔ درست، منظم اور محفوظ ریکارڈ نہ صرف شفافیت اور جوابدہی کو یقینی بناتا ہے بلکہ مستقبل کی منصوبہ بندی، تحقیق اور فیصلہ سازی میں بھی مدد فراہم کرتا ہے۔ اس طرح یہ اکائی ٹیسٹنگ کے مکمل نظام کو مؤثر، منصفانہ اور قابلِ اعتماد بنانے کے لیے جامع رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

## 3.12 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ درجِ ذیل باتیں سیکھیں:

- ٹیسٹ کا انعقاد سے مراد کسی بھی تعلیمی یا نفسیاتی ٹیسٹ کا ایک منظم، معیاری اور منصفانہ طریقے سے انعقاد کرنا ہے۔ اس عمل میں صرف ہدایات دینا ہی شامل نہیں ہوتا بلکہ ٹیسٹ دینے والے فرد کے ساتھ ایک مثبت اور اعتماد پر مبنی تعلق (Rapport) قائم کرنا بھی نہایت ضروری ہوتا ہے۔
- نفسیاتی ٹیسٹنگ میں بعض عام غلطیاں ایسی ہوتی ہیں جو نتائج کی درستگی اور اعتبار کو متاثر کر سکتی ہیں۔ ان میں ہدایات کو اپنی مرضی سے تبدیل کرنا، مقررہ وقت سے زیادہ یا کم دینا، ذیلی ٹیسٹس کی ترتیب بدل دینا، طلبہ کو غیر ضروری مدد فراہم کرنا اور وقت کی درست نگرانی نہ کرنا شامل ہیں۔
- ٹیسٹ کے انعقاد کے دوران احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا انتہائی ضروری ہے تاکہ ٹیسٹ کا عمل منظم، منصفانہ اور مؤثر رہے
- رابطہ سازی سے مراد ٹیسٹ کے عمل میں ٹیسٹ لینے والے اور ٹیسٹ دینے والے کے درمیان ایک ایسا مثبت، پُراعتماد اور دوستانہ تعلق قائم کرنا ہے جس سے ٹیسٹ دینے والا فرد خود کو محفوظ محسوس کرے۔ رابطہ سازی قائم کرنے کے طریقے، فوائد اور نقصانات کو سمجھنا۔
- کسی بھی تعلیمی یا نفسیاتی ٹیسٹ کے درست اور معتبر نتائج حاصل کرنے کے لیے مناسب ساز گار ماحول کی تیاری نہایت اہم ہوتی ہے۔ اگر ماحول ساز گار نہ ہو تو ٹیسٹ دینے والے افراد کی توجہ متاثر ہو سکتی ہے، جس سے ان کی کارکردگی اور نتائج پر منفی اثر پڑتا ہے۔ اس لیے ایک منظم، پرسکون اور سہولت بخش ماحول فراہم کرنا ٹیسٹ کے انعقاد کا بنیادی تقاضا ہے۔
- (Test جانچ کے لیے درکار اشیاء اور وسائل کی تیاری نفسیاتی رہنمائی کے عمل میں ایک بنیادی مرحلہ ہے، کیونکہ ٹیسٹ شروع ہونے سے پہلے تمام ضروری اشیاء کا مکمل اور منظم ہونا نہایت اہم ہوتا ہے۔ اس میں سوالنامے، جوابی شیٹس، پین یا پنسل، گھڑی یا اسٹاپ واچ اور واضح ہدایات شامل ہوتی ہیں۔ اگر یہ تمام اشیاء پہلے سے تیار اور ترتیب کے ساتھ موجود ہوں تو ٹیسٹ کے دوران کسی قسم کی رکاوٹ یا خلل پیدا نہیں ہوتا، جس سے طلبہ یا افراد سکون اور اعتماد کے ساتھ ٹیسٹ مکمل کر سکتے ہیں۔

- کسی بھی ٹیسٹ کی کامیابی اور اس کے نتائج کی درستگی کا دارومدار اس بات پر ہوتا ہے کہ ہدایات کس قدر واضح دی گئی ہیں، وقت کی پابندی کتنی مؤثر ہے، اور ذیلی ٹیسٹس (Sub-tests) کو کس ترتیب سے پیش کیا گیا ہے
- نفسیاتی ٹیسٹ میں وقت کی پابندی ایک نہایت اہم اصول ہے جو نتائج کی درستگی اور اعتبار کو براہِ راست متاثر کرتا ہے۔ وقت کی پابندی کے لیے کن باتوں کا خیال رکیں اور اس کے اہم اصولون بھی جاننا ضروری ہے۔
- نفسیاتی ٹیسٹ (Psychological Test) میں ذیلی ٹیسٹس سے مراد وہ چھوٹے چھوٹے حصے ہوتے ہیں جو کسی بڑے ٹیسٹ کا حصہ ہوتے ہیں اور ہر ایک حصہ کسی خاص صلاحیت یا پہلو کو جانچنے کے لیے بنایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، ایک ذہانت کے ٹیسٹ میں یادداشت (memory)، فہم (comprehension)، حسابی صلاحیت (numerical ability) اور زبان (verbal ability) کے الگ الگ ذیلی ٹیسٹس ہو سکتے ہیں۔
- دستاویز بندی سے مراد ٹیسٹ کے پورے عمل کو تحریری یا الیکٹرانک صورت میں اس طرح محفوظ کرنا ہے کہ ہر مرحلہ واضح طور پر قابلِ فہم اور قابلِ تصدیق ہو۔ اس میں صرف نتائج درج کرنا ہی شامل نہیں ہوتا بلکہ ٹیسٹ کے منصوبہ بندی کے مرحلے، استعمال شدہ آلات، ہدایات کی نوعیت، امتحان کے دوران پیش آنے والے حالات، اور امتحان لینے والے کے مشاہدات بھی شامل ہوتے ہے۔
- ریکارڈ کی دیکھ بھال سے مراد ان تمام معلومات اور ڈیٹا کو محفوظ، منظم اور قابلِ استعمال حالت میں رکھنا ہے جو ٹیسٹ یا تعلیمی عمل کے دوران جمع کیا گیا ہو۔ یہ عمل محض ذخیرہ کرنے تک محدود نہیں ہوتا بلکہ اس میں ریکارڈ کی ترتیب، حفاظت، اپ ڈیٹ کرنا، اور ضرورت کے وقت اس تک رسائی فراہم کرنا بھی شامل ہوتا ہے۔

## 3.13 فرہنگ (Glossary)

| | اردو اصطلاح | معنی و وضاحت |
|---|---|---|
| 1 | نفسیاتی رپورٹ (Psychological Report) | ایسی رپورٹ جس میں کسی فرد کی نفسیاتی کیفیت، رویّوں اور صلاحیتوں سے متعلق معلومات درج کی جاتی ہیں۔ |
| 2 | نفسیاتی تشخیص (Psychological Assessment) | مختلف طریقوں اور آلات کی مدد سے کسی فرد کی صلاحیتوں، رویّوں اور نفسیاتی خصوصیات کو سمجھنے کا عمل۔ |
| 3 | پیشہ ورانہ تشخیصی رپورٹ (Professional | ایک منظم رپورٹ جس میں تشخیص کے نتائج، ان کی تشریح اور ضروری |

| | |
|---|---|
| (Assessment Report) | سفارشات شامل ہوتی ہیں۔ |
| 4 طریقے اور آلات (Methods and Tools) | تشخیص کے لیے استعمال ہونے والے ٹیسٹ، انٹرویو، سوال نامے اور مشاہدے جیسے طریقے۔ |
| 5 تشخیصی نتائج (Assessment Results) | تشخیص کے دوران حاصل ہونے والے اسکور، مشاہدات اور دیگر معلومات۔ |
| 6 سفارشات (Recommendations) | فرد کی بہتری اور رہنمائی کے لیے پیش کی جانے والی تجاویز۔ |
| 7 اعتمادیت (Reliability) | کسی ٹیسٹ کے نتائج میں مستقل مزاجی اور یکسانیت کی خصوصیت۔ |
| 8 معتبریت (Validity) | ٹیسٹ کی وہ خصوصیت جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسی چیز کی پیمائش کرتا ہے جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔ |
| 9 معروضیت (Objectivity) | نتائج کو ذاتی رائے، تعصب یا پسند و ناپسند سے متاثر ہوئے بغیر مرتب کرنے کی خصوصیت۔ |
| 10 خود رپورٹ انوینٹریز (Self-Report Inventories) | ایسے سوال نامے جن میں فرد اپنے احساسات، عادات، دلچسپیوں اور رویّوں کے بارے میں خود معلومات فراہم کرتا ہے۔ |
| 11 درجہ بندی کے پیمانے (Rating Scales) | ایسے پیمانے جن کی مدد سے کسی فرد کے رویّوں، عادات یا خصوصیات کی درجہ بندی کی جاتی ہے۔ |
| 12 انٹرویو (Interview) | سوالات اور جوابات کے ذریعے کسی فرد کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا طریقہ۔ |
| 13 مشاہداتی طریقے (Observation Methods) | فرد کے رویّوں اور سرگرمیوں کو براہِ راست دیکھ کر معلومات حاصل کرنے کے طریقے۔ |

| | |
|---|---|
| 14 فہرستِ جانچ(Checklist) | نکات کی ایسی فہرست جس سے کسی خاص رویّے، عادت یا سرگرمی کی موجودگی یاعدم موجودگی درج کی جاتی ہے۔ |
| 15 رازداری(Confidentiality) | فرد کی ذاتی معلومات کو غیر متعلقہ افراد سے محفوظ رکھنے کا اصول۔ |
| 16 انفرادی اختلافات(Individual Differences) | افراد کی صلاحیتوں، دلچسپیوں، رویّوں اور خصوصیات میں پائے جانے والے فرق۔ |

## 3.14 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

**معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)**

1. ٹیسٹ ایڈمنسٹریشن کا بنیادی اصول کیا ہے؟

(a)جانبداری (b) معیاری طریقہ کار (c)جلدی (d) اندازہ

2. Rapportکا مقصد کیا ہے؟

(a)دباؤ بڑھانا (b)اعتماد قائم کرنا (c)وقت بچانا (d) اسکور بڑھانا

3. مناسب ماحول کا اہم عنصر کون سا ہے؟

(a) شور (b)اندھیرا (c)سکون (d) بھیڑ

4. ہدایات کیسی ہونی چاہئیں؟

(a)پیچیدہ (b)غیر واضح (c) طویل (d) سادہ اور واضح

5. وقت کی پابندی کیوں ضروری ہے؟

(a)تفریح کے لیے (b)انصاف کے لیے (c)سستی کے لیے (d) بے ترتیبی کے لیے

6. Sub-test کیا ہوتا ہے؟

(a)ٹیسٹ کا حصہ (b) مکمل ٹیسٹ (c)نتیجہ (d)سوالنامہ

7. Manual scoringمیں کیا شامل ہوتا ہے؟

(a)کمپیوٹر (b)انسانی جائزہ (c)روبوٹ AI (d)

8. Digital scoringکا فائدہ کیا ہے؟

(a)سستی (b) وقت ضائع (c)پیچیدگی (d)رفتار اور درستگی

9. Documentation کیا ہے؟

(a)امتحان لینا (b)معلومات محفوظ کرنا (c)سوال پوچھنا (d)نتیجہ دینا

10. Confidentiality کا مطلب ہے؟

(a)معلومات چھپانا (b)معلومات شیئر کرنا (c)معلومات بڑھانا (d)معلومات تبدیل کرنا

## مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. ٹیسٹ ایڈمنسٹریشن کیا ہے؟
2. Rapport building کی تعریف کریں۔
3. معروضیت (Objectivity) کیا ہے؟
4. واضح ہدایات کیوں ضروری ہیں؟
5. وقت کی پابندی کی اہمیت بیان کریں۔
6. Sub-tests کیا ہوتے ہیں؟
7. مینول اسکورنگ کیا ہے اور ڈیجیٹل اسکورنگ سے کس طرح الگ ہے۔
8. ڈیجیٹل اسکورنگ کی فوائد اور نقصانات کو تحریر کیجیے۔
9. دستاویز بندی سے کیا مراد ہے اور یہ کیوں ضروری ہے۔
10. سازگار ماحول کی دو خصوصیات لکھیں۔

## طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. ٹیسٹ ایڈمنسٹریشن کے اصولوں کو تفصیل سے بیان کریں۔
2. ربط سازی (Rapport building) کی اہمیت اور طریقوں پر بحث کریں۔
3. سازگار طبعی اور نفسیاتی ماحول کی وضاحت کریں۔
4. مینول اور ڈیجیٹل اسکورنگ کا تقابلی جائزہ پیش کریں۔
5. دستاویز بندی اور ریکارڈ کا دیکھ بھال کی اہمیت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

## معروضی سوالات کے جوابات (Answer Key of MCQs)

| سوال نمبر | 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 | 8 | 9 | 10 |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| جوابات | B | B | C | D | B | A | B | D | B | A |

## 3.15 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)


1. Chandra, R. (2002). Guidance and Counselling, Kalpaz Publication, New Delhi
2. Oberai, S.C. (2007). Educational Vocational Guidance and Counselling, International Publishing House, Meerut
3. Musa, M.M and Rasheed, S. (2008). Assessment, Guidance and Research (in Urdu), Jeedran Publication, Lahore
4. Musa, M.M and Rasheed, S. (2008). Guidance and Counselling (in Urdu), Jeedran Publication, Lahore
5. Sharma, R.A. (2007). Fundamental of Guidance and Counselling, R. Lal. Book Depot, Meerut
6. Sharma, R.N. (2004). Guidance and Counselling, Surjeet Publication, Delhi
7. Shrivastava, K.K. (2006). Principles of Guidance and Counselling, Kanishka Publishers, Delhi
8. Rao, S.N. (2006). Guidance and Counselling, Tata McGraw Hill Publishing Company Limited, New Delhi
9. Sharma, Y.K. (2008). Principles of Educational and Vocational Guidance, Kanishka Publishers, Delhi

# اکائی 4- احتساب میں اخلاقی اور ثقافتی پہلو

(Ethical and Cultural Consideration in Assessment)

اکائی کے اجزاء:


4.0 تمہید (Introduction)

4.1 مقاصد (Objectives)

4.2 نفسیاتی جانچ میں اخلاقی رہنما اصول (رازداری، انصاف)

(Ethical Guidelines in Psychological Testing-Confidentiality, Fairness)

4.3 باخبر رضامندی اور کلائنٹس کو بازرسی یا فیڈبیک (Informed Consent and Feedback to Clients)

4.4 ثقافتی مناسبت اور زبان سے متعلق مسائل (Cultural Appropriateness and Language Issues)

4.5 جانچ میں تعصب اور خصوصی گروہوں پر اس کے اثرات

(Bias in Testing and Implications for Special Populations)

4.6 بچوں، بالغ افراد اور حساس گروہوں کے ساتھ کام کرنے کے لیے ہدایات

(Guidelines for Working with Children, Adults, and Vulnerable Groups)

4.7 خلاصہ (Summary)

4.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

4.9 فرہنگ (Glossary)

4.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

4.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)


## 4.0 تمہید (Introduction)

نفسیاتی احتساب (Psychological Assessment) کے عمل میں نہ صرف سائنسی اصولوں کی پابندی ضروری ہے بلکہ اخلاقی (Ethical) اور ثقافتی (Cultural) پہلوؤں کو بھی مد نظر رکھنا بہت اہم ہوتا ہے۔ اس اکائی میں ہم یہ سیکھیں گے کہ کس طرح احتساب کے دوران رازداری (Confidentiality)، انصاف (Fairness)، اور پیشہ ورانہ اصولوں کی پابندی کی جاتی ہے۔ مزید یہ کہ کسی بھی فرد سے معلومات حاصل کرنے سے پہلے اس کی باخبر رضامندی (Informed Consent) لینا کیوں ضروری ہے، اور نتائج کو مناسب انداز میں

فراہم کرنا کس طرح ایک ماہر کی ذمہ داری ہے۔ آج ثقافتی تنوع (Cultural Diversity) کے دور میں، مختلف زبانوں، روایات اور پس منظر رکھنے والے افراد کے لیے موزوں (Appropriate) ٹیسٹ ک اانتخاب بھی نہایت اہم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، جانچ (Testing) کے عمل میں ممکنہ تعصب (Bias) اور اس کے اثرات کو خاص طور پر بچوں، بزرگوں اور دیگر حساس (Vulnerable) گروہوں کے حوالے سے سمجھنا بھی ضروری ہے،۔ یہ اکائی طلبہ کو ایک ذمہ دار اور حساس ماہرِ نفسیات بننے میں مدد فراہم کرے گا۔

## 4.1.0 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہوں گے کہ:

- نفسیاتی جانچ میں اخلاقی اصولوں جیسے رازداری اور انصاف کی وضاحت کر سکیں۔
- جانچ میں شامل ہونے والے فرد یا کلائنٹس کی باخبر رضامندی (Informed Consent) کی اہمیت کو سمجھ سکیں اور اس کا درست استعمال بیان کر سکیں۔
- کلائنٹس کو بازرسی یا فیڈبیک فراہم کرنے (Feedback) کے مناسب طریقوں کی وضاحت کر سکیں۔
- ثقافتی مناسبت (Cultural Appropriateness) اور زبان کے مسائل کو جانچ کے عمل میں پہچان سکیں۔
- جانچ میں تعصب (Bias) کی اقسام اور اس کے اثرات کو مختلف گروہوں پر بیان کر سکیں۔
- بچوں، بالغ افراد اور حساس گروہوں کے ساتھ کام کرنے کے لیے رہنما اصول (Guidelines) بیان کر سکیں۔
- ایک پیشہ ور ماہرِ نفسیات کے طور پر اخلاقی ذمہ داریوں کو عملی طور پر اپنانے کے قابل ہو سکیں۔

## 4.2.0 نفسیاتی جانچ میں اخلاقی رہنما اصول (رازداری، انصاف)

(Ethical Guidelines in Psychological Testing –Confidentiality, Fairness)

نفسیاتی جانچ میں کسی فرد کی ذہنی، جذباتی اور رویّاتی کیفیت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس عمل کے دوران حاصل ہونے والی معلومات نہ صرف ذاتی نوعیت کی ہوتی ہیں بلکہ ان کا اثر فرد کی زندگی کے مختلف پہلوؤں جیسے تعلیم، ملازمت اور سماجی تعلقات وغیرہ پر بھی پڑ سکتا ہے۔ اسی لیے ماہرِ نفسیات کے لیے ضروری ہے کہ وہ جانچ کے دوران اخلاقی اصولوں (Ethical Guidelines) کی مکمل پابندی کرے۔ ان اصولوں میں خاص طور پر رازداری (Confidentiality) اور انصاف (Fairness) کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

### 4.2.1 نفسیاتی جانچ میں رازداری کے معنٰی (Meaning of Confidentiality in Psychological Test)

نفسیاتی جانچ میں رازداری کا مطلب یہ ہے کہ جانچ کے دوران حاصل کی گئی معلومات کو خفیہ رکھا جائے اور بغیر اجازت کسی تیسرے فریق کو فراہم نہ کیا جائے۔ جب کوئی فرد نفسیاتی جانچ کے لیے آتا ہے تو وہ اپنی ذاتی زندگی، احساسات اور مسائل کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔ اگر یہ معلومات غیر ذمہ دارانہ طریقے سے کسی دوسرے شخص کو شیئر کی جائیں تو اس سے فرد کو نقصان پہنچ سکتا

ہے، جیسے کہ اس کی ساکھ متاثر ہو سکتی ہے یا وہ ذہنی دباؤ کا شکار ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ماہرِ نفسیات کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ درجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں:

- وہ کلائنٹ کی تمام معلومات کو محفوظ رکھے تاکہ غیر متعلقہ افراد تک رسائی نہ ہو۔
- معلومات صرف اسی صورت میں شیئر کرے جب کلائنٹ کی واضح اجازت (Consent) ہو۔
- معلومات کو خفیہ رکھنے اور کلائنٹ کی ذاتی معلومات کسی سے شیئر نہ کریں۔ جانچ یا علاج ختم ہونے کے بعد بھی معلومات خفیہ رکھنا چاہیئے۔
- ریکارڈز کی حفاظت کی جائے۔ اس کے لیے فائلز اور ڈیٹا کو محفوظ جگہ پر رکھنا چاہیئے۔
- کلائنٹس سے صرف متعلقہ معلومات لینا چاہیئے اور غیر ضروری ذاتی سوالات پوچھنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔
- پروفیشنل حدود برقرار رکھتے ہوئے ذاتی اور پیشہ ورانہ تعلق میں فرق رکھنا چاہیے۔
- ڈیجیٹل سکیورٹی کا خیال رکھتے ہوئے آن لائن ڈیٹا کو پاسورڈ وغیرہ سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔
- اگر قانوناً معلومات دینا ضروری ہو تو پہلے کلائنٹ کو آگاہ کرنا چاہیئے۔
- سیشن ایسی جگہ ہو جہاں کوئی دوسرا باتوں کو نہ سن سکے۔
- کلائنٹ کی عزت اور ساکھ کا احترام کرنا اور اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔

یہ تمام اصول کلائنٹ کے اعتماد کو قائم رکھنے اور اس کی حفاظت کے لیے بہت ضروری ہوتے ہیں۔ تاہم بعض مخصوص حالات میں رازداری کو محدود کیا جا سکتا ہے، مثلاً اگر کلائنٹ اپنی یا کسی دوسرے کی جان کے لیے خطرہ بن رہا ہو، تو ماہرِ نفسیات قانونی اور اخلاقی طور پر متعلقہ حکام کو اطلاع دے سکتا ہے۔ اس کے باوجود، کلائنٹ کو پہلے سے ان حدود کے بارے میں آگاہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

### 4.2.2 نفسیاتی جانچ میں اخلاقی رہنما اصولوں کی اہمیت (رازداری)

(Importance of Ethical Guidelines in Psychological Testing -Confidentiality)

رازداری نفسیاتی جانچ میں اس لیے نہایت ضروری ہے کیونکہ یہ کلائنٹ اور ماہرِ نفسیات کے درمیان اعتماد (Trust) کی بنیاد قائم کرتی ہے۔ جب کسی فرد کو یہ یقین ہوتا ہے کہ اس کی فراہم کردہ معلومات محفوظ رہیں گی، تو وہ زیادہ کھل کر اور ایمانداری کے ساتھ اپنی بات بیان کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں جانچ زیادہ درست اور حقیقت کے قریب ہوتی ہے۔ اگر رازداری کا خیال نہ رکھا جائے تو کلائنٹ اپنے خیالات اور مسائل کو چھپانے لگتا ہے، جس سے جانچ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں اور غلط تشخیص (Misdiagnosis) کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ مزید یہ کہ رازداری کا تحفظ فرد کے بنیادی انسانی حقوق (Human Rights) کا بھی حصہ ہے، کیونکہ ہر شخص کو اپنی ذاتی معلومات پر کنٹرول رکھنے کا حق حاصل ہے۔ پیشہ ورانہ سطح پر بھی رازداری کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اگر ماہرِ نفسیات اس اصول کی خلاف ورزی کرے تو نہ صرف اس کی ساکھ متاثر ہوتی ہے بلکہ قانونی مسائل بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس طرح رازداری نہ صرف کلائنٹ کے تحفظ بلکہ پیشہ ورانہ معیار کو برقرار رکھنے کے لیے بھی ضروری ہے۔

### 4.2.3 نفسیاتی جانچ میں انصاف کے معنٰی (Meanings of Fairness in Psychological Test):

نفسیاتی جانچ میں انصاف کا مطلب یہ ہے کہ جانچ کے عمل میں ہر فرد کے ساتھ برابری اور غیر جانبداری کا برتاؤ کیا جائے۔ کسی بھی قسم کی تعصب (Bias) یا امتیاز (Discrimination) سے بچنا ضروری ہے، چاہے وہ نسل، زبان، ثقافت، جنس، عمر یا سماجی حیثیت کی بنیاد پر ہو۔ ایک منصفانہ جانچ کے لیے درجِ ذیل باتیں ضروری ہے:

- صرف مستند (valid) اور قابلِ اعتماد (reliable) ٹیسٹ استعمال کیے جائیں۔
- ٹیسٹ کا انتخاب کلائنٹ کے ثقافتی اور لسانی پس منظر کے مطابق کیا جائے۔ ایسا ٹیسٹ استعمال کیا جائے جو ثقافتی طور پر مناسب ہو۔
- نسل، زبان، ثقافت، جنس یا عمر کی بنیاد پر امتیاز نہ کیا جائے۔
- اسکورنگ اور نتائج کی تشریح کرتے وقت ذاتی رائے یا تعصب کو شامل نہ کیا جائے۔
- ہر فرد کے ساتھ یکساں اور غیر جانبدارانہ سلوک کیا جائے۔
- تمام کلائنٹس کو ایک جیسے حالات میں ٹیسٹ دینے کے مواقع فراہم کیے جائے۔
- ہدایات واضح اور سب کے لیے یکساں ہونی چاہیے۔
- ٹیسٹ دینے والے کی زبان اور سمجھ کی سطح کا خیال رکھا جائے۔
- معذور افراد کے لیے مناسب سہولیات فراہم کی جائیں۔
- نتائج کو دیانتداری اور انصاف کے ساتھ رپورٹ کیا جائے۔

مثلاً اگر کسی ایسے فرد کو انگریزی زبان میں ٹیسٹ دیا جائے جس کی مادری زبان انگریزی نہیں ہے، تو نتائج متاثر ہو سکتے ہیں اور یہ ناانصافی کے زمرے میں آئے گا۔ اس لیے ضروری ہے کہ زبان اور ثقافت کو مد نظر رکھتے ہوئے مناسب ٹیسٹ کا انتخاب کیا جائے۔

### 4.2.4 نفسیاتی جانچ میں اخلاقی رہنما اصولوں کی اہمیت (انصاف)

(Importance of Ethical Guidelines in Psychological Testing -Fairness)

انصاف نفسیاتی جانچ میں اس لیے ضروری ہے تاکہ ہر فرد کو برابر مواقع اور درست تشخیص فراہم کی جا سکے۔ اگر جانچ کے عمل میں تعصب یا امتیاز شامل ہو جائے تو نتائج غیر حقیقی ہو سکتے ہیں، جو فرد کے مستقبل پر منفی اثر ڈال سکتے ہیں، جیسے کہ تعلیم یا ملازمت کے مواقع متاثر ہونا۔

منصفانہ جانچ اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ کسی فرد کا جائزہ اس کی اصل صلاحیتوں اور خصوصیات کی بنیاد پر لیا جائے، نہ کہ اس کے ثقافتی، لسانی یا سماجی پس منظر کی بنیاد پر۔ اس سے نہ صرف نتائج کی درستگی میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ معاشرتی انصاف (Social Justice) کو بھی فروغ ملتا ہے۔

مزید برآں، انصاف کا اصول پیشہ ورانہ ذمہ داری کا تقاضا بھی ہے۔ ایک ماہرِ نفسیات کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے فیصلوں میں

غیر جانبدار رہے اور ذاتی خیالات یا تعصبات کو اثر انداز نہ ہونے دے۔ اس طرح منصفانہ رویہ نہ صرف کلائنٹ کے حق میں بہتر نتائج فراہم کرتا ہے بلکہ پورے نظامِ جانچ کی ساکھ کو بھی مضبوط بناتا ہے۔

رازداری اور انصاف کے ساتھ ساتھ ماہرِ نفسیات کے لیے پیشہ ورانہ دیانت داری بھی ضروری ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے علم اور مہارت کے مطابق کام کرے اور اگر کسی مخصوص ٹیسٹ یا مسئلے میں مہارت نہ ہو تو مناسب رہنمائی حاصل کرے یا کلائنٹ کو کسی دوسرے ماہر کے پاس بھیج دے۔

نفسیاتی جانچ میں اخلاقی اصولوں کی پابندی نہایت اہم ہے کیونکہ یہ نہ صرف کلائنٹ کے حقوق کا تحفظ کرتی ہے بلکہ پیشے کی ساکھ کو بھی برقرار رکھتی ہے۔ رازداری کلائنٹ کے اعتماد کو مضبوط بناتی ہے، جبکہ انصاف اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہر فرد کو برابر مواقع اور درست تشخیص حاصل ہو۔ ایک ذمہ دار ماہرِ نفسیات وہی ہے جو ان اصولوں کو اپنے عملی کام میں مکمل طور پر نافذ کرے۔

| **اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)** |
|---|
| 1. رازداری (Confidentiality) سے کیا مراد ہے؟ |
| 2. نفسیاتی جانچ میں انصاف (Fairness) کیوں ضروری ہے؟ |

## 4.3 باخبر رضامندی اور کلائنٹس کو بازرسی یا فیڈبیک (Informed Consent and Feedback to Clients)

باخبر رضامندی اور کلائیٹ کے فیڈبیک کے تحت یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کسی بھی نفسیاتی جانچ سے قبل کلائنٹ کی باخبر رضامندی حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس عمل سے کلائنٹ کو اپنے حقوق، طریقہ کار اور ممکنہ نتائج کے بارے میں مکمل آگاہی ملتی ہے۔ اسی طرح فیڈبیک دینا بھی اہم ہے تاکہ کلائنٹ کو اپنی حالت اور پیش رفت کے بارے میں درست معلومات حاصل ہوں۔ آگے ان کے بارے میں تفصیل سے معلومات فراہم کی گئی ہے۔

### 4.3.1 نفسیاتی جانچ میں باخبر رضامندی کے معنٰی

(Meaning of Informed Consent in Psychological Testing)

باخبر رضامندی سے مراد یہ ہے کہ کلائنٹ کو نفسیاتی جانچ کے مقصد، طریقہ کار، ممکنہ فوائد اور خطرات کے بارے میں مکمل اور واضح معلومات فراہم کی جائیں، تاکہ وہ اپنی مرضی سے فیصلہ کر سکے کہ وہ اس عمل میں حصہ لینا چاہتا ہے یا نہیں۔ یہ صرف ایک دستخط لینے کا عمل نہیں بلکہ ایک بامعنی اور سمجھ بوجھ پر مبنی رضامندی کے ساتھ اس عمل میں انکی شمولیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس سے کلائنٹ اور ماہرِ نفسیات کے درمیان ایک شفاف، باوقار اور بااعتماد تعلق قائم ہوتے ہیں۔ یہ نہ صرف اخلاقی تقاضے ہیں بلکہ اس کو مؤثر اور بامقصد جانچ کے لیے لازمی سمجھا جاتے ہیں۔

باخبر رضامندی کلائنٹ کے خود اختیاری (Autonomy) کے حق کو تسلیم کرتی ہے۔ ہر فرد کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی ذاتی معلومات اور ذہنی صحت سے متعلق فیصلے خود کرے۔ اگر کلائنٹ کو مکمل معلومات نہ دی جائیں تو وہ غیر یقینی یا دباؤ میں آکر فیصلہ کر سکتا ہے، جو کہ اخلاقی

اصولوں کے خلاف ہے۔ باخبر رضامندی حاصل کرنے کے لیے ماہرِ نفسیات کو چاہیے کہ:

- جانچ کے مقصد اور نوعیت کو آسان اور واضح زبان میں بیان کرے۔
- کلائنٹ کو یہ بتائے کہ اس کی معلومات کس طرح استعمال ہوں گی۔
- رازداری کی حدود (Limits of Confidentiality) سے آگاہ کرے۔
- کلائنٹ کو یہ حق دے کہ وہ کسی بھی وقت جانچ سے دستبردار ہو سکتا ہے۔

خاص طور پر بچوں یا ایسے افراد کے معاملے میں جو خود فیصلہ کرنے کے قابل نہ ہوں، ان کے سرپرست (Guardian) سے رضامندی لینا ضروری ہوتا ہے، جبکہ بچے کو بھی اس کی سمجھ کے مطابق معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ مزید برآں، باخبر رضامندی ایک مسلسل عمل (Ongoing Process) ہے، نہ کہ ایک وقتی مرحلہ ہے۔ اگر جانچ کے دوران کوئی نئی معلومات یا تبدیلی سامنے آئے تو کلائنٹ کو دوبارہ آگاہ کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ وہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر سکے۔

### 4.3.2 نفسیاتی جانچ میں بازرسی یا فیڈبیک (Feedback in Psychological Testing):

بازرسی یا فیڈبیک سے مراد وہ معلومات ہیں جو ماہرِ نفسیات جانچ مکمل ہونے کے بعد کلائنٹ کو اس کی کارکردگی، نتائج اور تشخیص کے بارے میں فراہم کرتا ہے۔ یہ فیڈبیک کلائنٹ کو اپنی حالت کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ فیڈبیک صرف نتائج بتانے کا نام نہیں بلکہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے کلائنٹ کو اپنی شخصیت، صلاحیتوں اور مسائل کو بہتر طور پر سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ ایک تعمیری (Constructive) اور رہنمائی فراہم کرنے والا مرحلہ ہوتا ہے۔ مؤثر فیڈبیک میں توازن (Balance) بہت ضروری ہے۔ اگر صرف کمزوریوں پر زور دیا جائے تو کلائنٹ مایوسی کا شکار ہو سکتا ہے، جبکہ صرف مثبت پہلوؤں پر توجہ دینے سے حقیقت واضح نہیں ہو پاتی۔ اس لیے ایک متوازن انداز اپنانا ضروری ہے جس میں حقیقت بھی بیان ہو اور حوصلہ افزائی بھی شامل ہو۔ فیڈبیک دیتے وقت انفرادی فرق (Individual Differences) کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے۔ ہر کلائنٹ کا جذباتی ردعمل مختلف ہوتا ہے، اس لیے ایک ہی طریقہ سب پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ بعض افراد کو نرم اور تدریجی انداز میں معلومات دینا ضروری ہوتا ہے، جبکہ کچھ افراد زیادہ براہِ راست معلومات کو بہتر طور پر قبول کرتے ہیں۔

### 4.3.3 کلائنٹس کے لیے بازرسی یا فیڈبیک کی اہمیت (Importance of Feedback for Clients):

فیڈبیک کلائنٹ کے لیے نہایت اہم ہوتا ہے کیونکہ اس کے ذریعے وہ اپنی طاقتوں (Strengths) اور کمزوریوں (Weaknesses) کو پہچان سکتا ہے۔ اس سے نہ صرف خود آگاہی (Self-awareness) میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ آئندہ کے فیصلے کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ اگر کلائنٹ کو فیڈبیک نہ دیا جائے تو وہ الجھن کا شکار ہو سکتا ہے اور اسے یہ محسوس ہو سکتا ہے کہ اس کے ساتھ شفافیت نہیں برتی گئی۔ اس کے علاوہ، فیڈبیک علاج (Intervention) یا رہنمائی کے اگلے مراحل کے لیے بھی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

### 4.3.4 بازرسی یا فیدبیک کے عمل میں کن باتوں کا خیال رکھا جانا چاہیئے؟

(What things should be considered in the process of feedback?)

باخبر رضامندی اور فیڈبیک کے دوران ماہرِ نفسیات پر کئی اخلاقی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان میں سب سے اہم دیانت داری (Honesty)اور شفافیت (Transparency) ہے۔ کلائنٹ کو گمراہ کن یا ادھوری معلومات دینا نہ صرف غیر اخلاقی ہے بلکہ پیشہ ورانہ اصولوں کی خلاف ورزی بھی ہے۔ موثر فیڈبیک دینے کے لیے درجِ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے، جیسے:

- فیڈبیک دیتے وقت کلائنٹ کی عزتِ نفس (Self-esteem) کا خیال رکھنا ضروری ہے۔
- معلومات کو اس انداز میں پیش کیا جائے کہ کلائنٹ خود کو کمتر محسوس نہ کرے بلکہ بہتری کی طرف راغب ہو۔
- معلومات کو آسان اور قابلِ فہم زبان میں پیش کیا جائے۔
- تکنیکی اصطلاحات (Technical Terms) سے گریز کیا جائے یا ان کی وضاحت کی جائے۔
- کلائنٹ کے جذبات کا خیال رکھا جائے اور حساس انداز اپنایا جائے۔
- صرف کمزوریوں پر نہیں بلکہ مثبت پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی جائے۔

مزید یہ کہ فیڈبیک کو ایک دوطرفہ عمل (Two Way Process) ہونا چاہیے، جس میں کلائنٹ کو سوالات پوچھنے اور اپنی رائے دینے کا موقع دیا جائے۔

باخبر رضامندی اور فیڈبیک دونوں نفسیاتی جانچ کے بنیادی اخلاقی ستون ہیں۔ باخبر رضامندی کلائنٹ کو اختیار اور آگاہی فراہم کرتی ہے، جبکہ فیڈبیک اس کو اپنی حالت کو سمجھنے اور بہتر بنانے میں مدد دیتا ہے۔ ایک ذمہ دار ماہرِ نفسیات ان دونوں اصولوں کو مؤثر طریقے سے اپناتا ہے تاکہ جانچ کا عمل شفاف، منصفانہ اور فائدہ مند ہو سکے۔ عملی طور پر بعض اوقات ایسے حالات پیش آسکتے ہیں جہاں باخبر رضامندی یا فیڈبیک دینا مشکل ہو جاتا ہے، مثلاً اگر کلائنٹ کم عمر ہو یا ذہنی طور پر کمزور ہو، اگر زبان یا ثقافت کا فرق ہو اور اگر نتائج حساس نوعیت کے ہوں۔ ایسے حالات میں ماہرِ نفسیات کو زیادہ احتیاط اور مہارت کے ساتھ کام کرنا ہوتا ہے۔ مناسب ترجمہ، فہم زبان میں وضاحت اور جذباتی حمایت فراہم کرنا اس عمل کو مؤثر بناتا ہے۔

| اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress) |
| --- |
| 1. باخبر رضامندی (Informed Consent) کیا ہے؟ |
| 2. بازرسی یا فیڈبیک (Feedback) دینا کیوں اہم ہے؟ |

## 4.4.0 ثقافتی مناسبت اور زبان سے متعلق مسائل(Cultural Appropriateness and Language Issues)

اس عنوان کے تحت نفسیاتی ٹیسٹ کے تناظر میں ثقافتی مناسبت اور زبان سے متعلق مسائل کی اہمیت کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ٹیسٹ کے نتائج کی درستگی کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ افراد کی ثقافتی اور لسانی خصوصیات کے مطابق ہوں۔ زبان کی پیچیدگیاں

اور ثقافتی فرق اکثر سوالات کی سمجھ اور جوابات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اسی لیے ان عوامل کو مد نظر رکھنا منصفانہ اور معتبر تشخیص کے لیے نہایت ضروری ہے۔

### 4.4.1 ثقافتی مناسبت کا مفہوم(Meaning of Cultural Appropriateness) :

ثقافتی مناسبت سے مراد یہ ہے کہ نفسیاتی ٹیسٹ اوران کے طریقہ کار کلائنٹ کی ثقافت، اقدار، رسم و رواج اور طرزِ زندگی کے مطابق ہوں۔ ہر معاشرہ اپنے مخصوص اصولوں اور روایات کے تحت چلتا ہے، جو افراد کے سوچنے، محسوس کرنے اور رویہ اختیار کرنے کے انداز کو متاثر کرتے ہیں، مثلاً کسی معاشرے میں جذبات کا کھل کر اظہار عام بات ہو سکتی ہے، جبکہ دوسرے معاشرے میں یہی عمل غیر مناسب سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر ایک ہی معیار کو دونوں پر لاگو کیا جائے تو نتائج غلط تشریح کا باعث بن سکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ماہرِ نفسیات کلائنٹ کے ثقافتی پس منظر کو سمجھتے ہوئے نتائج کی تعبیر کرے۔

نفسیاتی جانچ کے عمل میں ثقافتی مناسبت اور زبان سے متعلق مسائل کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ ہر فرد ایک مخصوص ثقافت، زبان اور سماجی پس منظر کا حامل ہوتا ہے۔ اگر جانچ کے دوران ان عوامل کو مد نظر نہ رکھا جائے تو نتائج غیر درست، گمراہ کن اور بعض اوقات ناانصافانہ بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ایک ماہرِ نفسیات کے لیے ضروری ہے کہ وہ کلائنٹ کے ثقافتی اور لسانی تناظر کو سمجھتے ہوئے جانچ کا عمل ترتیب دے۔

ثقافتی مناسبت اورزبان سے متعلق مسائل صرف زبان کے فرق تک محدود نہیں بلکہ اس میں سوچنے کے انداز، اقدار، سماجی اصول، اظہارِ جذبات کے طریقے اور تعلیم و تربیت کے انداز بھی شامل ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ایک سوال یا مثال ایک ثقافت میں بالکل عام اور واضح ہوتی ہے، لیکن دوسری ثقافت کے فرد کے لیے وہ اجنبی یا غیر متعلق ہو سکتی ہے۔ اسی طرح، زبان کے چھوٹے چھوٹے فرق جیسے محاورے یا مخصوص الفاظ بھی معنی کو بدل سکتے ہیں۔ اس لیے ثقافتی مناسبت کا تعلق اس بات سے ہے کہ ٹیسٹ کا مواد اور طریقہ کار کلائنٹ کے پس منظر سے ہم آہنگ ہو، جبکہ زبان کا مسئلہ اس بات سے متعلق ہے کہ پیغام صحیح طور پر سمجھا اور بیان کیا جا سکے۔

### 4.4.2 ثقافتی مناسبت کی اہمیت (Importance of Cultural Appropriateness) :

ثقافتی اور لسانی پہلوؤں کو مد نظر رکھنا اس لیے ضروری ہے کیونکہ یہ جانچ کے نتائج کی درستگی اور انصاف کو براہِ راست متاثر کرتے ہیں۔ اگر کسی فرد کو ایسا ٹیسٹ دیا جائے جو اس کے تجربات یا زبان سے میل نہ کھاتا ہو، تو وہ سوالات کو صحیح طرح سمجھ نہیں پائے گا یا اپنی اصل صلاحیت کے مطابق جواب نہیں دے سکے گا۔ اس کے نتیجے میں اس کی کارکردگی کم ظاہر ہو سکتی ہے، حالانکہ حقیقت میں اس کی صلاحیت زیادہ ہو۔ مزید برآں، یہ مسئلہ صرف نتائج تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس کے اثرات عملی زندگی میں بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ غلط تشخیص کی بنیاد پر تعلیمی، پیشہ ورانہ یا طبی فیصلے کیے جا سکتے ہیں، جو فرد کے مستقبل پر منفی اثر ڈال سکتے ہیں۔ ثقافتی اور لسانی حساسیت معاشرتی ہم آہنگی کو بھی فروغ دیتی ہے، کیونکہ یہ مختلف پس منظر رکھنے والے افراد کے ساتھ مساوی سلوک کو یقینی بناتی ہے اور امتیاز کے امکانات کو کم کرتی ہے۔

### 4.4.3 زبان سے متعلق مسائل (Language Issues)

زبان نفسیاتی جانچ کا ایک نہایت اہم جزو ہے۔ اگر ٹیسٹ اس زبان میں ہو جسے کلائنٹ اچھی طرح نہیں سمجھتا تو وہ سوالات کو صحیح طور پر نہیں سمجھ پائے گا، جس سے اس کے جوابات اور نتائج متاثر ہوں گے۔ یہ مسئلہ خاص طور پر ان افراد میں زیادہ نمایاں ہوتا ہے جو دوسری زبان (Second Language) میں ٹیسٹ دیتے ہیں۔ ایسے افراد کی کارکردگی ان کی اصل ذہنی صلاحیت کی عکاسی نہیں کرتی بلکہ زبان کی کمزوری کی وجہ سے کم نظر آسکتی ہے۔

مزید یہ کہ بعض الفاظ یا اصطلاحات کا ایک زبان سے دوسری زبان میں درست ترجمہ ممکن نہیں ہوتا، جس سے مفہوم میں تبدیلی آسکتی ہے۔ اس لیے صرف ترجمہ کرنا کافی نہیں بلکہ ثقافتی لحاظ سے بھی مواد کو ڈھالنا یا مواد مین بدلاو کرنا (Adaptation) ضروری ہوتا ہے۔

### 4.4.4 ثقافتی اور لسانی حساسیت کی ضرورت (Need for Cultural and Linguistic Sensitivity)

ایک ماہرِ نفسیات کے لیے ضروری ہے کہ وہ ثقافتی اور لسانی حساسیت (Sensitivity) کا خیال بھی کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کلائنٹ کے پس منظر کا احترام کرے اور اپنے ذاتی خیالات یا اقدار کو اس پر مسلط نہ کرے۔ اس کے لیے چند اہم اقدامات کیے جاسکتے ہیں:

- کلائنٹ کی زبان میں یا اس کے قریب ترین زبان میں ٹیسٹ فراہم کرنا۔
- ثقافتی طور پر موزوں (Culturally Relevant) ٹیسٹ کا انتخاب کرنا۔
- ضرورت پڑنے پر مترجم (Interpreter) کی مدد لینا۔
- نتائج کی تشریح کرتے وقت ثقافتی فرق کو مد نظر رکھنا۔

### 4.4.5 زبان سے متعلق عملی چیلنجز اور ان کا حل

(Practical Challenges Related to Language and their Solutions)

حقیقی زندگی میں اکثر ایسے حالات پیش آتے ہیں جہاں مکمل طور پر ثقافتی اور لسانی مناسبت حاصل کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مثلاً معیاری ٹیسٹ اکثر ایک مخصوص ثقافت میں تیار کیے جاتے ہیں اور انہیں دوسری ثقافتوں میں استعمال کرنا ایک چیلنج بن جاتا ہے۔ ایسے حالات میں ماہرِ نفسیات کو محتاط انداز اپنانا چاہیے، جیسے کہ نتائج کو حتمی نہ سمجھنا بلکہ ایک عمومی اشارہ (Indicator) کے طور پر لینا۔ مزید بر آں، مختلف ذرائع (Multiple Methods) استعمال کرنا، جیسے انٹرویو، مشاہدہ اور دیگر معلومات، تاکہ ایک جامع تصویر حاصل کی جاسکے۔

ثقافتی مناسبت اور زبان سے متعلق مسائل نفسیاتی جانچ کے معیار پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ اگر ان عوامل کو نظر انداز کیا جائے تو نتائج نہ صرف غلط ہو سکتے ہیں بلکہ کلائنٹ کے ساتھ ناانصافی بھی ہو سکتی ہے۔ ایک ذمہ دار ماہرِ نفسیات وہی ہے جو ثقافتی تنوع اور لسانی فرق کو سمجھتے ہوئے ایک منصفانہ اور حساس انداز میں جانچ کا عمل مکمل کرے۔

### 4.4.6 ثقافتی مناسبت اور زبان سے متعلق مسائل کے حل کیسے کیے جائے؟

(How can issues related to cultural appropriateness and language be resolved?)

اس کی لیے درجِ ذیل طریقے اپنائے جاسکتے ہے:

- **مقامی تناظر کے مطابق ٹیسٹ کی تیاری (Preparation of a Test according to the Local Context):** ٹیسٹ کو صرف ترجمہ کرنے کے بجائے اسے مقامی ثقافت کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے۔ اس میں مثالوں، سوالات اور مواد کو اس طرح ترتیب دیا جاتا ہے کہ وہ کلائنٹ کے تجربات سے مطابقت رکھیں۔
- **لسانی وضاحت آسان اور قابل فہم (Simple and Understandable Linguistic Explanation) :** ٹیسٹ اور ہدایات کو ایسی زبان میں پیش کیا جانا چاہیے جو کلائنٹ کے لیے قابلِ فہم ہو۔ پیچیدہ جملوں اور غیر ضروری تکنیکی اصطلاحات سے گریز کیا جائے تا کہ غلط فہمی کے امکانات کم ہوں۔
- **متبادل طریقوں کا استعمال (Use of Alternative Methods):** اگر زبان ایک بڑی رکاوٹ ہو تو صرف تحریری ٹیسٹ پر انحصار کرنے کے بجائے دیگر طریقے جیسے مشاہدہ (Observation) ، زبانی انٹرویو یا عملی سرگرمیاں استعمال کی جاسکتی ہیں، تا کہ فرد کی صلاحیتوں کا بہتر اندازہ لگایا جاسکے۔
- **پیشہ ورانہ تربیت اور آگاہی (Professional Training and Awareness) :** ماہرِ نفسیات کے لیے ضروری ہے کہ وہ مختلف ثقافتوں اور زبانوں کے بارے میں آگاہی حاصل کرے۔ اس سے وہ بہتر طریقے سے کلائنٹ کے رویّے کو سمجھ سکتا ہے اور نتائج کی درست تشریح کر سکتا ہے۔
- **کلائنٹ کی شمولیت (Client Involvement):** جانچ کے عمل میں کلائنٹ کو شامل کرنا بھی اہم ہے۔ اس سے ماہرِ نفسیات کو یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ کون سے پہلو کلائنٹ کے لیے مشکل یا غیر واضح ہیں، اور اسی کے مطابق عمل میں تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

| **اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)** |
|---|
| 1. ثقافتی مناسبت (Cultural Appropriateness) کیا ہے؟ |
| 2. زبان کے مسائل جانچ کو کیسے متاثر کرتے ہیں؟ |

## 4.5.0 جانچ میں تعصب اور خصوصی گروہوں پر اس کے اثرات

(Bias in Testing and Implications for Special Populations)

اس عنوان کے تحت نفسیاتی ٹیسٹ کے تناظر میں جانچ میں تعصب اور اس کے اثرات کو بیان کیا ہے۔ تعصب کی موجودگی ٹیسٹ کے نتائج کو متاثر کر کے ان کی درستگی اور اعتبار کو کم کر سکتی ہے۔ خصوصی گروہوں جیسے مختلف ثقافتی، لسانی یا سماجی پس منظر رکھنے والے افراد اس سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اس لیے منصفانہ اور غیر جانبدارانہ جانچ کو یقینی بنانا نہایت ضروری ہے۔

### 4.5.1 نفسیاتی جانچ میں تعصب (Bias in Psychological Assessment) :

نفسیاتی جانچ میں تعصب سے مراد وہ جھکاؤ یا جانبداری ہے جو کسی ٹیسٹ، اس کے سوالات، طریقہ کار یا نتائج کی تشریح میں غیر ارادی طور پر شامل ہو جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں ٹیسٹ کسی خاص گروہ کے حق میں یا خلاف کام کرنے لگتا ہے، جس سے جانچ کی درستگی اور انصاف متاثر ہوتا ہے۔ جانچ میں تعصب اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ٹیسٹ کا ڈیزائن، سوالات، انتظام یا نتائج کی تعبیر اس انداز میں ہو کہ وہ تمام افراد کے لیے یکساں طور پر موزوں نہ رہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ افراد کو بلاوجہ فائدہ ملتا ہے جبکہ کچھ کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

یہ تعصب صرف ٹیسٹ کے اندر موجود نہیں ہوتا بلکہ پورے عمل میں شامل ہو سکتا ہے، جیسے سوالات کے انتخاب، ہدایات دینے کے انداز، یا کلائنٹ کے جوابات کو سمجھنے کے طریقے میں۔ بعض اوقات یہ تعصب غیر ارادی ہوتا ہے، یعنی ماہرِ نفسیات خود بھی اس سے آگاہ نہیں ہوتا، لیکن اس کے باوجود یہ نتائج کو متاثر کرتا ہے۔ تعصب ہمیشہ واضح نہیں ہوتا، بلکہ اکثر پوشیدہ (Hidden) شکل میں ہوتا ہے، جسے پہچاننا مشکل ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، کسی ٹیسٹ کے سوالات اگر ایک خاص ثقافت کے تجربات پر مبنی ہوں تو دوسرے ثقافتی پس منظر کے افراد کے لیے وہ سوالات مشکل ہو سکتے ہیں، حالانکہ ان کی اصل ذہنی صلاحیت کم نہیں ہوتی۔

خصوصی گروہوں کے تناظر میں، یہ تعصب اس وقت زیادہ نمایاں ہوتا ہے جب ٹیسٹ عام آبادی کے معیار پر بنایا گیا ہو اور اسے مختلف خصوصیات رکھنے والے افراد پر استعمال کیا جائے۔

نفسیاتی جانچ کا بنیادی مقصد کسی فرد کی صلاحیتوں، رویّوں اور ذہنی حالت کا درست اور غیر جانبدارانہ انداز میں احتساب ہوتا ہے۔ تاہم عملی طور پر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جانچ کے عمل میں مختلف قسم کے تعصبات (Biases) شامل ہو جاتے ہیں، جو نتائج کو متاثر کرتے ہیں۔ یہ تعصبات خاص طور پر ان افراد یا گروہوں کے لیے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں جو پہلے ہی کسی نہ کسی لحاظ سے حساس یا مختلف آبادی (Special Populations) ہوتے ہیں، جیسے بچے، بزرگ، معذور افراد یا ثقافتی و لسانی اقلیتیں۔

### 4.5.2 تعصب کو سمجھنا کیوں ضروری (Why is it necessary to understand Bias?) :

تعصب کو سمجھنا اور اس پر قابو پانا اس لیے ضروری ہے کیونکہ یہ براہِ راست انصاف اور درستگی کو متاثر کرتا ہے۔ اگر جانچ کا عمل غیر جانبدار نہ ہو تو اس کے نتائج پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ خصوصی گروہوں کے لیے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے، کیونکہ یہ افراد پہلے ہی مختلف چیلنجز کا سامنا کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر جانچ میں بھی ان کے ساتھ ناانصافی ہو تو یہ ان کے مسائل کو مزید بڑھا دیتا ہے۔ مثلاً، اگر کسی معذور فرد کی کارکردگی کو ایسے ٹیسٹ کے ذریعے جانچا جائے جو اس کی جسمانی حدود کو مدنظر نہ رکھتا ہو، تو نتیجہ اس کی اصل ذہنی صلاحیت کی نمائندگی نہیں کرے گا۔ اسی طرح، بچوں یا بزرگوں کے لیے غیر موزوں ٹیسٹ ان کی حقیقی حالت کو ظاہر نہیں کر پاتے۔ یہ مسئلہ صرف انفرادی سطح تک محدود نہیں رہتا بلکہ معاشرتی سطح پر بھی اثر انداز ہوتا ہے، کیونکہ غلط نتائج کی بنیاد پر پالیسیز، تعلیمی فیصلے اور وسائل کی تقسیم متاثر ہو سکتی ہے۔

### 4.5.3 نفسی جانچ میں تعصب کی اقسام (Types of Bias in Psychological Test):

نفسیاتی جانچ میں تعصب مختلف شکلوں میں ظاہر ہو سکتا ہے:

- **مواد کا تعصب (Content Bias) :** جب ٹیسٹ کے سوالات یا مواد کسی خاص ثقافت یا گروہ کے تجربات سے جڑے ہوں، تو دوسرے افراد کے لیے وہ غیر مانوس ہو سکتے ہیں۔ اس سے ان کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔
- **طریقہ کار کا تعصب (Method Bias):** ٹیسٹ لینے کا طریقہ، ماحول یا ہدایات بھی تعصب پیدا کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر ٹیسٹ کا ماحول کلائنٹ کے لیے اجنبی یا دباؤ والا ہو تو اس کی کارکردگی متاثر ہو سکتی ہے۔
- **تشریح کا تعصب (Interpretation Bias) :** کبھی کبھی ماہرِ نفسیات خود نتائج کی تشریح کرتے وقت اپنے ذاتی خیالات یا ثقافتی تصورات کو شامل کر لیتا ہے، جس سے نتائج غیر جانبدار نہیں رہتے۔

### 4.5.4 خصوصی آبادی (Special Populations) :

خصوصی آبادی سے مراد وہ افراد ہیں جو عام آبادی سے کسی نہ کسی لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں اور جن کے لیے خصوصی توجہ اور احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان میں شامل ہیں:

- بچے اور نوعمر افراد
- بزرگ افراد
- جسمانی یا ذہنی معذوری رکھنے والے افراد
- لسانی اور ثقافتی اقلیتیں
- کم تعلیمی یا معاشی پس منظر رکھنے والے افراد

### 4.5.5 خصوصی آبادی پر تعصب کے اثرات (Effects of Bias on Special Populations) :

تعصب کے اثرات نہایت سنگین ہو سکتے ہیں، خاص طور پر خصوصی گروہوں کے لیے۔ سب سے پہلے، یہ غلط تشخیص (Misdiagnosis) کا باعث بن سکتا ہے۔ اگر کسی فرد کی کارکردگی اس کی اصل صلاحیت کی بجائے تعصب کی وجہ سے کم نظر آئے تو اسے غلط طور پر کمزور یا غیر اہل سمجھا جا سکتا ہے۔ دوسرا، یہ تعلیمی اور پیشہ ورانہ مواقع کو متاثر کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کسی طالب علم کا ٹیسٹ نتیجہ تعصب کی وجہ سے کم آتا ہے تو اسے اعلیٰ تعلیم کے مواقع سے محروم کیا جا سکتا ہے۔ تیسرا، یہ نفسیاتی اثرات بھی پیدا کر سکتا ہے، جیسے کہ خود اعتمادی میں کمی، احساسِ کمتری اور ذہنی دباؤ۔ اس کے کچھ باتوں کا خیال رکھا جائے جیسے،

- ہر فرد کے ساتھ احترام اور برابری کا برتاؤ کیا جائے اور کسی بھی قسم کے تعصب (Bias) سے مکمل طور پر بچا جائے۔
- خصوصی آبادی کی ثقافت اور پس منظر کو سمجھا جائے۔
- ٹیسٹ اور طریقہ کار کو ان کی ضروریات کے مطابق ڈھالا جائے۔

- معذور افراد کے لیے مناسب سہولیات فراہم کی جائیں۔
- زبان اور ابلاغ کو آسان اور قابلِ فہم بنایا جائے۔
- نتائج کی تشریح میں انصاف اور احتیاط سے کام لیا جائے۔
- جذباتی اور نفسیاتی حساسیت کا خیال رکھا جائے۔
- پیشہ ورانہ تربیت اور آگاہی کو بہتر بنایا جائے۔
- خصوصی آبادی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے حقوق اور وقار کا ہر حال میں تحفظ کیا جائے۔

### 4.5.6 نفسیاتی جانچ میں تعصب کو کم کرنے کے طریقے (Ways to Reduce Bias in Psychological Test)

تعصب کو مکمل طور پر ختم کرنا مشکل ہو سکتا ہے، لیکن اسے کم کیا جاسکتا ہے، جسکے لیے درجِ ذیل طریقے اپنائے جاسکتے ہے:

- **شمولیتی نقطۂ نظر(Inclusive Approach):** جانچ کے عمل کو اس طرح ترتیب دینا ضروری ہے کہ وہ مختلف گروہوں کی ضروریات کو مد نظر رکھے۔اس کے لیے ایسے ٹیسٹ اور طریقے اپنانے چاہئیں جو زیادہ سے زیادہ افراد کے لیے قابلِ اطلاق ہوں۔
- **انفرادی فرق کو تسلیم کرنا(Recognizing individual differences):** ہر فرد منفرد ہوتا ہے، اس لیے ایک ہی معیار کو سب پر نافذ کرنا مناسب نہیں۔ماہرِ نفسیات کو چاہیے کہ وہ ہر کلائنٹ کی مخصوص صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے جانچ کا انتخاب کرے۔
- **نتائج کی محتاط تشریح (Careful interpretation of results) :** نتائج کو حتمی سچ کے طور پر لینے کے بجائے ایک ممکنہ اشارے کے طور پر دیکھنا چاہیے۔خاص طور پر جب کلائنٹ کسی خصوصی گروہ سے تعلق رکھتا ہو، تو اس کے حالات کو مد نظر رکھ کر نتائج کی تشریح کی جانی چاہیے۔ خصوصی گروہ سے تعلق رکھنے والے کلائنٹ کے ثقافتی اور لسانی پس منظر کو مد نظر رکھتے ہوئے نتائج کی تشریح کی جائے۔
- **مسلسل جائزہ اور بہتری (Continuous Review and Improvement) :** ٹیسٹ اور طریقہ کار کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینا ضروری ہے تاکہ ان میں موجود تعصب کو پہچانا اور کم کیا جاسکے۔ تحقیق اور عملی تجربات کی مدد سے بہتر اور زیادہ منصفانہ ٹیسٹ تیار کیے جا سکتے ہیں۔
- **پیشہ ورانہ حساسیت (Professional Sensitivity):** ماہرِ نفسیات کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی سوچ اور رویّے میں حساسیت پیدا کرے۔اسے یہ شعور ہونا چاہیے کہ اس کے فیصلے دوسروں کی زندگی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں، اس لیے اسے احتیاط اور ذمہ داری کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔
  - ایسے ٹیسٹ استعمال کیے جائیں جو خصوصی آبادی کے لیے معیاری (Standardized) اور مناسب ہوں۔

- ماہرِ نفسیات کو اپنی ذاتی تعصبات سے آگاہ ہونا چاہیے اور انہیں قابو میں رکھنا چاہیے۔
- مختلف ذرائع سے معلومات حاصل کی جائیں، جیسے انٹرویو، مشاہدہ اور دیگر رپورٹس، تاکہ صرف ایک ٹیسٹ پر انحصار نہ کیا جائے۔

تعصب سے پاک جانچ نہ صرف سائنسی ضرورت ہے بلکہ ایک اخلاقی ذمہ داری بھی ہے۔ ہر فرد کو یہ حق حاصل ہے کہ اس کا احتساب منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انداز میں لیا جائے۔ ایک ماہرِ نفسیات کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس اصول کو عملی طور پر اپنائے تاکہ کسی بھی فرد کے ساتھ ناانصافی نہ ہو۔

جانچ میں تعصب ایک اہم مسئلہ ہے جو نتائج کی درستگی اور انصاف کو متاثر کرتا ہے، خاص طور پر خصوصی گروہوں کے لیے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ماہرِ نفسیات تعصب کی اقسام کو سمجھے، اس کے اثرات سے آگاہ ہو اور ایسے طریقے اپنائے جو ایک منصفانہ اور قابلِ اعتماد جانچ کو یقینی بنائیں۔

| اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress) |
| --- |
| 1. نفسیاتی جانچ میں تعصب (Bias) کیا ہوتا ہے؟ |
| 2. تعصب خصوصی گروہوں کو کیسے متاثر کرتا ہے؟ |

## 4.6 بچوں، بالغ افراد اور حساس گروہوں کے ساتھ کام کرنے کے لیے ہدایات

(Guidelines for Working with Children, Adults, and Vulnerable Groups)

نفسیاتی جانچ اور پیشہ ورانہ تعامل میں مختلف گروہوں کے ساتھ کام کرنا ایک پیچیدہ اور ذمہ دارانہ عمل ہے۔ ہر گروہ اپنی نفسیاتی، سماجی اور عملی ضروریات کے لحاظ سے منفرد ہوتا ہے، اس لیے ایک ہی طریقہ سب کے لیے مؤثر نہیں ہوتا۔ اس موضوع کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے ہمیں درج ذیل باتوں کو سمجھنا ہوگا:

نفسیاتی جانچ اور مداخلت (Intervention) کے عمل میں مختلف عمر اور حالات کے افراد کے ساتھ کام کرنا ایک اہم ذمہ داری ہے۔ بچے، بالغ افراد اور حساس (Vulnerable) گروہ اپنی ضروریات، صلاحیتوں اور مسائل کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ اس لیے ایک ماہرِ نفسیات کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر گروہ کے ساتھ کام کرتے وقت مخصوص ہدایت نامہ / رہنما اصولوں کو مدنظر رکھے تاکہ جانچ کا عمل مؤثر، محفوظ اور اخلاقی ہو۔

### 4.6.1 بچوں، بالغ افراد اور حساس گروہوں کے ساتھ کام کرنے کے لیے ہدایات کی ضرورت

(Need for Guidelines When Working with Children, Adults and Vulnerable Groups)

ان اصولوں کی ضرورت اس لیے پیش آتی ہے کیونکہ مختلف گروہوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنا ہمیشہ منصفانہ نہیں ہوتا۔ بعض افراد کو ان کی حالت یا عمر کے باعث اضافی سہولت، تحفظ یا رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً، ایک بچہ پیچیدہ ہدایات کو سمجھنے میں

مشکل محسوس کر سکتا ہے، جبکہ ایک حساس گروہ سے تعلق رکھنے والا فرد جذباتی یا سماجی دباؤ کا شکار ہو سکتا ہے۔ اگر ان حالات کو نظر انداز کیا جائے تو نہ صرف نتائج متاثر ہوتے ہیں بلکہ کلائنٹ کی فلاح و بہبود بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔

مزید یہ کہ یہ اصول پیشہ ورانہ ذمہ داری کو واضح کرتے ہیں۔ ان کے ذریعے یہ یقینی بنایا جاتا ہے کہ ہر فرد کے ساتھ عزت، وقار اور انصاف کے ساتھ پیش آیا جائے، اور کسی بھی قسم کی زیادتی یا غفلت سے بچا جا سکے۔

### 4.6.1.1 بچوں کے ساتھ کام کرنے کے لیے ہدایات (Guidelines for Working with Children):

بچوں کے ساتھ کام کرتے وقت سب سے اہم بات ان کی نشوونما (Development) اور ذہنی سطح کو سمجھنا ہے۔ بچے بالغ افراد کی طرح اپنے خیالات اور جذبات کو واضح طور پر بیان نہیں کر پاتے، اس لیے ماہرِ نفسیات کو ان کے ساتھ نرم، دوستانہ اور صبر آزما رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ بچوں کے لیے ماحول کو آرام دہ اور خوش گوار بنانا ضروری ہے تاکہ وہ خود کو محفوظ محسوس کریں۔ کھیل، تصویروں اور دیگر تخلیقی طریقوں کے ذریعے معلومات حاصل کرنا زیادہ مؤثر ہوتا ہے کیونکہ بچے ان طریقوں سے بہتر اظہار کر سکتے ہیں۔

مزید یہ کہ بچوں کے معاملے میں والدین یا سرپرست کی شمولیت بھی اہم ہوتی ہے، لیکن اس کے ساتھ بچے کی رازداری اور جذبات کا احترام کرنا بھی ضروری ہے۔

### 4.6.1.2 بالغ افراد کے ساتھ کام کرنے کے لیے ہدایات (Guidelines for Working with Adults):

بالغ افراد کے ساتھ کام کرتے وقت ان کی خود مختاری (Autonomy) کا احترام بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ انہیں اپنے فیصلے خود کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے، اس لیے ہر مرحلے پر ان کی رضامندی اور شمولیت ضروری ہے۔ بالغ افراد عام طور پر اپنے مسائل کو بہتر انداز میں بیان کر سکتے ہیں، لیکن بعض اوقات وہ سماجی دباؤ یا شرمندگی کی وجہ سے کھل کر بات نہیں کرتے۔ اس لیے ایک ماہرِ نفسیات کو ایسا ماحول فراہم کرنا چاہیے جہاں وہ بغیر کسی خوف کے اپنی بات کہہ سکیں۔ اس کے علاوہ، بالغ افراد کے تجربات اور زندگی کے حالات مختلف ہوتے ہیں، اس لیے ان کے مسائل کو سمجھنے کے لیے ان کے ذاتی، سماجی اور پیشہ ورانہ پس منظر کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

### 4.6.1.3 حساس گروہوں کے ساتھ کام کرنے کے لیے ہدایات

(Guidelines for Working with Vulnerable Groups.):

حساس گروہوں میں وہ افراد شامل ہوتے ہیں جو کسی نہ کسی لحاظ سے کمزور یا خاص توجہ کے محتاج ہوتے ہیں، جیسے معذور افراد، بزرگ، ذہنی بیماری کے شکار افراد یا معاشرتی طور پر محروم طبقات۔

یہ ہدایات / رہنما اصول دراصل وہ عملی اور اخلاقی ہدایات ہیں جو ماہرِ نفسیات کو مختلف عمر اور حالات کے افراد کے ساتھ کام کرتے وقت پیشِ نظر رکھنی چاہئیں۔ ان اصولوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہر فرد کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جائے جو اس کی ضروریات، سمجھ بوجھ اور حالات کے مطابق ہو۔

یہ رہنما اصول اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ تعامل (Interaction)، احتساب (Assessment) اور رہنمائی (Guidance) کے دوران کن پہلوؤں پر توجہ دی جائے، جیسے کہ بات چیت کا انداز، فیصلہ سازی میں شمولیت، اور مدد فراہم کرنے کے طریقے۔

ان افراد کے ساتھ کام کرتے وقت سب سے اہم چیز ہمدردی (Empathy) اور احترام (Respect) ہے۔ انہیں کسی بھی قسم کے امتیاز یا تعصب کا سامنا نہ کرنا پڑے، اس کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

حساس گروہوں کے لیے جانچ کے طریقے بھی ان کی ضروریات کے مطابق ہونے چاہئیں۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی فرد جسمانی معذوری کا شکار ہو تو ٹیسٹ کو اس کے مطابق ڈھالا جائے تاکہ اس کی حقیقی صلاحیت کا اندازہ لگایا جاسکے۔

مزید برآں، ان افراد کے ساتھ کام کرتے وقت اضافی احتیاط اور حفاظت (Protection) کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ان کے حقوق اور وقار کو مکمل طور پر برقرار رکھا جاسکے۔

### 4.6.2 عمومی ہدایات (Common Guidelines):

اگرچہ ہر گروہ کے لیے الگ ہدایات ہیں، لیکن کچھ ہدایات ایسے ہیں جو سب پر نافذ کی جاسکتی ہیں:

- رازداری (Confidentiality) کو ہر حال میں برقرار رکھا جائے۔
- کلائنٹ کے ساتھ عزت اور احترام کا برتاؤ کیا جائے۔
- واضح اور آسان انداز میں بات چیت کی جائے تاکہ غلط فہمی نہ ہو۔
- پیشہ ورانہ حدود (Professional Boundaries) کا خیال رکھا جائے۔

بچوں، بالغ افراد اور حساس گروہوں کے ساتھ کام کرنے کے لیے مختلف حکمتِ عملیوں اور اصولوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک ماہرِ نفسیات کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر فرد کی انفرادی ضروریات کو سمجھے اور اسی کے مطابق اپنا طریقہ کار اپنائے۔ اس طرح نہ صرف جانچ کا عمل مؤثر بنتا ہے بلکہ کلائنٹ کے حقوق اور وقار کا بھی تحفظ یقینی بنایا جاسکتا ہے۔

### 4.6.3 بچوں، بالغ افراد اور حساس گروہوں کے ساتھ کام کرنے کے لیے اپنائے جانے والے اقدامات

(Measures should be adopted working with Children, Adults, and Vulnerable groups)

بچوں، بالغ افراد اور حساس گروہوں کے ساتھ کام کرنے کے لیے اپنائے جانے والے اقدامات درجِ ذیل ہے:

- **لچکدار طریقۂ کار (Flexible Approach):** ہر گروہ کے لیے ایک ہی طریقہ کار اپنانے کے بجائے حالات کے مطابق لچک اختیار کرنا ضروری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ماہرِ نفسیات اپنے طریقوں کو کلائنٹ کی عمر، سمجھ بوجھ اور ضروریات کے مطابق تبدیل کرے۔
- **مؤثر ابلاغ (Effective Communication):** مختلف گروہوں کے ساتھ بات چیت کا انداز بھی مختلف ہونا چاہیے۔ زبان، لہجہ اور وضاحت کا طریقہ ایسا ہو جو کلائنٹ کے لیے قابلِ فہم ہو۔ اگر بات چیت واضح نہ ہو تو غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے، جو پورے عمل

کو متاثر کرتی ہے۔

- **تحفظ اور حمایت (Protection and Support)** : خاص طور پر حساس گروہوں کے لیے اضافی تحفظ فراہم کرنا ضروری ہے۔ اس میں نہ صرف جسمانی بلکہ جذباتی تحفظ بھی شامل ہے، تاکہ کلائنٹ خود کو محفوظ اور پُر اعتماد محسوس کرے۔
- **شمولیت اور احترام (Inclusion and Respect):** ہر کلائنٹ کو اس عمل کا حصہ بنانا اور اس کی رائے کو اہمیت دینا ضروری ہے۔ اس سے نہ صرف اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ بہتر نتائج بھی حاصل ہوتے ہیں۔
- **مسلسل سیکھنا اور بہتری (Continuous Learning) :** ماہرِ نفسیات کو چاہیے کہ وہ اپنی مہارتوں کو بہتر بنانے کے لیے مسلسل سیکھتا رہے۔ مختلف گروہوں کے ساتھ کام کرنے کے لیے نئی تحقیق، تجربات اور تربیت سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔

اس طرح درجہ بالا باتوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مختلف گروہوں کے ساتھ کام کرنے کے رہنما اصول صرف نظریاتی ہدایات نہیں بلکہ عملی ضرورت ہیں۔ ان اصولوں کو اپنانے سے ایک ایسا ماحول قائم کیا جا سکتا ہے جہاں ہر فرد کو اس کی ضروریات کے مطابق مدد ملے، اور نفسیاتی عمل زیادہ مؤثر، منصفانہ ہو سکیں۔

| **اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)** |
|---|
| 3. بچوں کے ساتھ کام کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے؟ |
| 4. حساس گروہوں کے لیے خصوصی ہدایات کیوں ضروری ہیں؟ |

## 4.7 خلاصہ (Summary)

نفسیاتی احتساب کے عمل میں صرف ٹیسٹ کا استعمال ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ اخلاقی (Ethical) اور ثقافتی (Cultural) اصولوں کی پابندی بھی لازمی ہوتی ہے۔ اس اکائی میں واضح کیا گیا ہے کہ رازداری (Confidentiality) اور انصاف (Fairness) نفسیاتی جانچ کے بنیادی اخلاقی ستون ہیں۔ رازداری کا مطلب ہے کہ کلائنٹ کی معلومات کو محفوظ رکھا جائے اور بغیر اجازت کسی سے شیئر نہ کیا جائے، تاکہ اعتماد (Trust) برقرار رہے۔ انصاف کا مطلب ہے کہ ہر فرد کے ساتھ غیر جانبدارانہ سلوک کیا جائے اور تعصب (Bias) سے بچا جائے۔

اس کے ساتھ باخبر رضامندی (Informed Consent) کی اہمیت بیان کی گئی ہے جس کے مطابق کلائنٹ کو جانچ کے مقصد، طریقہ کار اور نتائج سے آگاہ کرنا ضروری ہے تاکہ وہ اپنی مرضی سے حصہ لے سکے۔ فیڈبیک (Feedback) کو بھی ایک اہم مرحلہ قرار دیا گیا ہے جس کے ذریعے کلائنٹ کو اس کی کارکردگی اور حالت کے بارے میں درست اور متوازن معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ ثقافتی مناسبت اور زبان کے مسائل بھی اہم ہیں کیونکہ مختلف ثقافتوں اور زبانوں کے افراد کے لیے ایک ہی ٹیسٹ کے نتائج مختلف ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح خصوصی گروہوں جیسے بچے، بزرگ اور معذور افراد کے لیے مخصوص رہنما اصول ضروری ہیں تاکہ ان کے ساتھ انصاف اور ہمدردی پر مبنی رویہ اپنایا جا سکے۔ آخر میں واضح کیا گیا ہے کہ تعصب کو کم کرنا اور منصفانہ جانچ کو یقینی بنانا ماہرِ نفسیات کی پیشہ ورانہ اور اخلاقی

ذمہ داری ہے تاکہ ہر فرد کو درست، منصفانہ اور معتبر نتائج حاصل ہو سکیں۔

## 4.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ درجِ ذیل باتیں سیکھیں:

- نفسیاتی جانچ میں کسی فرد کی ذہنی، جذباتی اور رویّاتی کیفیت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس عمل کے دوران اخلاقی اصولوں (Ethical Guidelines) کی مکمل پابندی کرنی چاہیے۔ ان اصولوں میں خاص طور پر رازداری (Confidentiality) اور انصاف (Fairness) کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔
- رازداری (Confidentiality) : رازداری کا مطلب یہ ہے کہ جانچ کے دوران حاصل کی گئی معلومات کو خفیہ رکھا جائے اور بغیر اجازت کسی تیسرے فریق کو فراہم نہ کیا جائے۔
- انصاف (Fairness): انصاف کا مطلب یہ ہے کہ نفسیاتی جانچ کے عمل میں ہر فرد کے ساتھ برابری اور غیر جانبداری کا برتاؤ کیا جائے۔
- باخبر رضامندی سے مراد یہ ہے کہ کلائنٹ کو نفسیاتی جانچ کے مقصد، طریقہ کار، ممکنہ فوائد اور خطرات کے بارے میں مکمل اور واضح معلومات فراہم کی جائیں، تاکہ وہ اپنی مرضی سے فیصلہ کر سکے کہ وہ اس عمل میں حصہ لینا چاہتا ہے یا نہیں۔
- بازرسی یا فیڈبیک (Feedback) : فیڈبیک سے مراد وہ معلومات ہیں جو ماہرِ نفسیات جانچ مکمل ہونے کے بعد کلائنٹ کو اس کی کارکردگی، نتائج اور تشخیص کے بارے میں فراہم کرتا ہے۔
- ثقافتی مناسبت سے مراد یہ ہے کہ نفسیاتی ٹیسٹ اور ان کے طریقہ کار کلائنٹ کی ثقافت، اقدار، رسم و رواج اور طرزِ زندگی کے مطابق ہوں۔ ہر معاشرہ اپنے مخصوص اصولوں اور روایات کے تحت چلتا ہے، جو افراد کے سوچنے، محسوس کرنے اور رویہ اختیار کرنے کے انداز کو متاثر کرتے ہیں۔
- زبان نفسیاتی جانچ کا ایک نہایت اہم جزو ہے۔ اگر ٹیسٹ اس زبان میں ہو جسے کلائنٹ اچھی طرح نہیں سمجھتا تو وہ سوالات کو صحیح طور پر نہیں سمجھ پائے گا، جس سے اس کے جوابات اور نتائج متاثر ہوں گے۔ یہ مسئلہ خاص طور پر ان افراد میں زیادہ نمایاں ہوتا ہے جو دوسری زبان (Second Language) میں ٹیسٹ دیتے ہیں۔
- ثقافتی مناسبت اور زبان سے متعلق مسائل کے لیے مقامی تناظر کے مطابق ٹیسٹ کی تیاری، لسانی وضاحت اور آسان زبان، متبادل طریقوں کا استعمال، پیشہ ورانہ تربیت اور آگاہی، . کلائنٹ کی شمولیت ضروری ہے۔
- تعصب سے مراد وہ جھکاؤ یا جانبداری ہے جو کسی ٹیسٹ، اس کے سوالات، طریقہ کار یا نتائج کی تشریح میں غیر ارادی طور پر شامل ہو جاتی ہے۔ جانچ میں تعصب اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ٹیسٹ کا ڈیزائن، سوالات، انتظام یا نتائج کی تعبیر اس انداز میں ہو کہ وہ تمام افراد کے لیے یکساں طور پر موزوں نہ رہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ افراد کو بلاوجہ فائدہ ملتا ہے جبکہ کچھ کو نقصان اٹھانا

پڑتا ہے۔

- نفسیاتی جانچ میں تعصب مختلف شکلوں میں جیسے، مواد کا تعصب، طریقہ کار کا تعصب، تشریح کا تعصب وغیرہ ظاہر ہو سکتا ہے:
- خصوصی آبادی (Special Populations) : خصوصی آبادی سے مراد وہ افراد ہیں جو عام آبادی سے کسی نہ کسی لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں اور جن کے لیے خصوصی توجہ اور احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان میں شامل ہیں، بچے اور نوعمر افراد، بزرگ افراد، جسمانی یا ذہنی معذوری رکھنے والے افراد، لسانی اور ثقافتی اقلیتیں، کم تعلیمی یا معاشی پس منظر رکھنے والے افراد۔
- بچوں، بالغ افراد اور حساس گروہوں کے ساتھ کام کرنے کے لیے ہدایت نامہ : نفسیاتی جانچ اور پیشہ ورانہ تعامل میں مختلف گروہوں کے ساتھ کام کرنا ایک پیچیدہ اور ذمہ دارانہ عمل ہے۔ ہر گروہ اپنی نفسیاتی، سماجی اور عملی ضروریات کے لحاظ سے منفرد ہوتا ہے، اس لیے ایک ہی طریقہ سب کے لیے مؤثر نہیں ہوتا۔

## 4.9 فرہنگ (Glossary)

| | |
|---|---|
| رازداری (Confidentiality) | حاصل معلومات کو خفیہ رکھنا اور بغیر اجازت ظاہر نہ کرنا۔ |
| انصاف (Fairness) | ہر فرد کے ساتھ غیر جانبدار سلوک کرنا۔ |
| باخبر رضامندی (Informed Consent) | مکمل معلومات کے بعد رضامندی دینا۔ |
| بازرسی (Feedback) | جانچ کے بعد نتائج اور رہنمائی فراہم کرنا۔ |
| تعصب (Bias) | جانبداری یا غیر منصفانہ رویہ۔ |
| ثقافتی مناسبت (Cultural Appropriateness) | ٹیسٹ کا ثقافت کے مطابق ہونا۔ |
| حساس گروہ (Vulnerable Groups) | خصوصی توجہ کے محتاج افراد۔ |
| خود مختاری (Autonomy) | خود فیصلہ کرنے کا حق۔ |
| قابل اعتماد ہونا (Reliability) | نتائج کا مستقل اور مستحکم ہونا۔ |
| درستگی (Validity) | ٹیسٹ کی درست پیمائش کرنے کی صلاحیت۔ |

## 4.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

### معروضی سولات کے حامل جوابات (Objective Answer Type Questions)

1. رازداری کا مطلب کیا ہے؟

(a) معلومات شیئر کرنا (b) معلومات بڑھانا (c) معلومات تبدیل کرنا (d) معلومات چھپانا

2. انصاف کا مطلب ہے:

(a) جانبداری (b) غیر جانبداری (c) سختی (d) غصہ

3. باخبر رضامندی کا مطلب ہے:

(a) زبردستی (b) بغیر معلومات کے فیصلہ

(c) مکمل معلومات کے بعد رضامندی (d) انکار

4. فیڈبیک کا مقصد ہے:

(a) سزا دینا (b) معلومات دینا (c) چھپ (d) روکنا

5. Bias کیا ہے؟

(a) انصاف (b) علم (c) تعصب (d) مہارت

6. ثقافتی مناسبت (Cultural Appropriateness) کا تعلق ہے:

(a) زبان اور ثقافت (b) صرف عمر (c) صرف جنس (d) صرف تعلیم

7. حساس گروہوں (Vulnerable groups) میں شامل ہیں:

(a) صرف بالغ (b) بچے اور بزرگ (c) صرف استاد (d) صرف ڈاکٹر

8. درستگی (Validity) کا مطلب ہے:

(a) غلطی (b) درستگی (c) رفتار (d) طاقت

9. قابل اعتماد (Reliability) کا مطلب ہے:

(a) مستقل نتائج (b) غلط نتائج (c) کمزور نتائج (d) غیر ضروری نتائج

10. اخلاقی رہنما اصول (Ethical Principles) کا مقصد ہے:

(a) نقصان (b) روکنا (c) رہنمائی (d) الجھن

## مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answered Type Questions)

1. بچوں کے ساتھ کام کرنے کے لیے کن ہدایات کو ذہن میں رکھنا چاہیئے؟
2. انصاف (Fairness) کیوں ضروری ہے؟
3. نفسیاتی جانچ میں تعصب کو کم کرنے کے طریقے بتائے؟
4. بازرسی (Feedback) کیا ہوتا ہے؟
5. تشریح کا تعصب (Interpretation Bias) پر مختصر نوٹ لیکھے؟
6. ثقافتی اور لسانی حساسیت کیوں ضروری ہے ؟

7. حساس گروہوں (Vulnerable groups) کون ہوتے ہیں؟
8. ثقافتی مناسبت کی اہمیت کو مختصر میں بتائے ؟
9. فیدبیک کے عمل میں کن باتوں کا خیال رکھا جانا چاہیئے ؟
10. نفسیاتی جانچ میں اخلاقی رہنما اصولوں کی اہمیت بتائے۔

**طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answered Type Questions)**

2. نفسیاتی احتساب میں رازداری اور انصاف کی تفصیل بیان کریں۔
3. زبان سے متعلق عملی چیلنجز اور ان کا حل پر روشنی ڈالے۔
4. ثقافتی مناسبت اور زبان کے مسائل کی وضاحت کریں۔
5. نفسیاتی جانچ میں تعصب کی اقسام اور اثرات بیان کریں۔
6. بچوں، بالغ افراد اور حساس گروہوں کے ساتھ کام کرنے کے ہدایات پر تفصیل سے بیان کریں۔

**معروضی سوالات کے جوابات (Answer Key of MCQs)**

| سوال نمبر | 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 | 8 | 9 | 10 |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| جوابات | D | B | C | B | C | A | B | B | A | C |

## 4.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)


1. Chandra, R. (2002). Guidance and Counselling, Kalpaz Publication, New Delhi
2. Oberai, S.C. (2007). Educational Vocational Guidance and Counselling, International Publishing House, Meerut
3. Musa, M.M and Rasheed, S. (2008). Assessment, Guidance and Research (in Urdu), Jeedran Publication, Lahore
4. Musa, M.M and Rasheed, S. (2008). Guidance and Counselling (in Urdu), Jeedran Publication, Lahore
5. Sharma, R.A. (2007). Fundamental of Guidance and Counselling, R. Lal. Book Depot, Meerut
6. Sharma, R.N. (2004). Guidance and Counselling, Surjeet Publication, Delhi

7. Shrivastava, K.K. (2006). Principles of Guidance and Counselling, Kanishka Publishers, Delhi
8. Rao, S.N. (2006). Guidance and Counselling, Tata McGraw Hill Publishing Company Limited, New Delhi
9. Sharma, Y.K.(2008). Principles of Educational and Vocational Guidance, Kanishka Publishers, Delhi

# اکائی 5۔ ٹسٹ کے نتائج کی تشریح

(Interpreting Test Results)

اکائی کے اجزاء:


5.0 تمہید(Introduction)

5.1 مقاصد(Objectives)

5.2 خام اسکور، معیاری اسکور، اور پرسینٹائل(Raw Scores, Standard Scores, and Percentiles)

5.3 معیار اور کٹ آف اسکور(Norms and Cut-off Scores)

5.4 تشخیصی ڈیٹا کی تصویری نمائندگی(Graphical Representation of Assessment Data)

5.5 ٹیسٹوں میں تعلق اور موازنہ(Correlation and Comparison Across Tests)

5.6 زیادہ تشریح اور غلط تشخیص سے اجتناب(Avoiding Overinterpretation and Misdiagnosis)

5.7 خلاصہ(Summary)

5.8 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

5.9 فرہنگ(Glossary)

5.10 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

5.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)


## 5.0 تمہید(Introduction)

کسی بھی جانچ یا تشخیصی آلے سے حاصل ہونے والا اسکور اپنے آپ میں مکمل نہیں ہوتا۔ ایک عدد—چاہے وہ 54 ہو، 78 ہو، یا 120 ہو—اس وقت تک کوئی خاص معنی نہیں رکھتا جب تک ہم یہ نہ جانیں کہ اسے کس تناظر میں دیکھا جائے۔ رہنمائی اور مشاورت کے میدان میں، ایک مشیر کا کام محض اسکور حاصل کرنا نہیں بلکہ اس اسکور کو درست طریقے سے سمجھنا، اس کی تشریح کرنا، اور اس کی بنیاد پر بامعنی فیصلے کرنا ہے۔

یہ اکائی اسکور کی تشریح کے بنیادی اصولوں سے متعلق ہے۔ اس اکائی میں ہم سب سے پہلے خام اسکور (Raw Score) کا تصور سمجھیں گے—یعنی وہ بنیادی عدد جو کسی ٹیسٹ پر حاصل ہوتا ہے—اور یہ جانیں گے کہ اسے تنہا استعمال کرنا کیوں ناکافی ہے۔ اس کے بعد ہم معیاری اسکور (Standard Scores) کا مطالعہ کریں گے، جن میں Z-اسکور، T-اسکور، IQ اسکور، اور اسٹانائن شامل ہیں۔

پھر ہم پرسینٹائل اور پرسینٹائل رینک کو سمجھیں گے، جو عام لوگوں تک نتائج پہنچانے کا ایک سادہ اور مؤثر ذریعہ ہیں۔ اکائی کے دوسرے حصے میں ہم اصولوں (Norms) کا مفہوم، ان کی اقسام، اور اصولی تشریح اور معیار پر مبنی تشریح کے فرق کو بیان کریں گے۔ آخر میں کٹ آف اسکور (Cut-off Scores) کا جائزہ لیا جائے گا کہ وہ کیا ہوتے ہیں اور مشاورتی عمل میں انھیں کیسے استعمال کیا جاتا ہے۔

## 5.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبا اس قابل ہوں گے کہ:

- خام اسکور کی تعریف بیان کریں اور اس کی حدود کو واضح کریں؛
- Z-اسکور، T-اسکور، IQ اسکور، اور اسٹانائن کا حساب لگائیں اور ان کی تشریح کریں؛
- پرسینٹائل اور پرسینٹائل رینک کے درمیان فرق کریں اور انھیں روزمرہ کے مشاورتی کام میں استعمال کریں؛
- اصول (Norm) کی تعریف کریں اور بتائیں کہ کسی ٹیسٹ کے لیے اصول کس طرح قائم کیے جاتے ہیں؛
- اصولوں کی مختلف اقسام — عمری اصول، درجہ وار اصول، پرسینٹائل اصول، اور معیاری اسکور اصول — کو پہچانیں اور ان کا موازنہ کریں؛
- اصولی تشریح (Norm-Referenced Interpretation) اور معیار پر مبنی تشریح (Criterion-Referenced Interpretation) میں فرق کریں؛
- کٹ آف اسکور کا مفہوم سمجھیں اور مشاورتی فیصلوں میں اس کا مناسب استعمال کریں۔

## 5.2 خام اسکور، معیاری اسکور، اور پرسینٹائل (Raw Scores, Standard Scores, and Percentiles)

### 5.2.1 خام اسکور کیا ہے؟ (What is a Raw Score?)

تصور کریں کہ آپ ایک ثانوی اسکول میں بحیثیت مشیر کام کر رہے ہیں۔ تابش نامی ایک طالب علم نے ابھی 40 سوالات پر مشتمل تناؤ (Stress) کا ایک سوالنامہ مکمل کیا ہے۔ ہر سوال کا اسکور 0 سے 2 کے درمیان ہے۔ جب آپ اس کے تمام جوابات کا مجموعہ کرتے ہیں تو کل 54 حاصل ہوتا ہے۔ یہ عدد — 54 — وہی ہے جسے ہم خام اسکور (Raw Score) کہتے ہیں۔

خام اسکور کسی بھی نفسیاتی یا تعلیمی ٹیسٹ سے حاصل ہونے والا سب سے بنیادی، براہِ راست، اور غیر تبدیل شدہ اسکور ہے۔ یہ صرف وہ کل نمبر ہے جو ایک شخص اپنے جوابات کی بنیاد پر حاصل کرتا ہے — کسی قابلیت کے ٹیسٹ میں درست جوابات کی تعداد، کسی شخصیتی پیمانے میں درجہ بندیوں کا مجموعہ، یا کسی تعلیمی ٹیسٹ میں حاصل کردہ کل نمبر۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں، کوئی تعدیل نہیں، اور دوسروں سے کوئی موازنہ نہیں — صرف سادہ مجموعی حاصل۔

خام اسکور تمام تشخیصی تشریحات کا نقطۂ آغاز ہے۔ ہر دوسرا اسکور — چاہے وہ معیاری اسکور ہو، پرسینٹائل ہو، یا درجہ مساوی — خام اسکور ہی سے اخذ کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے خام اسکور پورے تشریحی عمل کی بنیاد ہے۔

آیئے چند اور روزمرہ کی مثالیں دیکھتے ہیں تاکہ یہ تصور مزید واضح ہو:

- ایک طالب علم نے پڑھنے کی سمجھ کے ٹیسٹ میں 50 میں سے 35 سوالوں کے درست جواب دیے۔ اس کا خام اسکور 35 ہے۔
- ایک مؤکل نے Beck Depression Inventory (BDI-II) مکمل کی اور اس کا کل اسکور 22 ہے۔ یہ اس کا خام اسکور ہے۔
- ایک بچے کو Raven's Coloured Progressive Matrices دی گئی اور اس نے 36 میں سے 28 مسائل درست حل کیے۔ اس کا خام اسکور 28 ہے۔

ان تمام مثالوں میں ہمارے پاس ایک عدد ہے — لیکن وہ عدد تنہا بہت کم بتاتا ہے۔ کیا پڑھنے کے ٹیسٹ میں 35 کا خام اسکور یہ ظاہر کرتا ہے کہ طالب علم اچھا کر رہا ہے؟ کیا BDI کا اسکور 22 اس بات کی علامت ہے کہ مؤکل ہلکی یا شدید ڈپریشن میں مبتلا ہے؟ ان سوالوں کا جواب دینے کے لیے ہمیں خام اسکور سے آگے جانا ہوگا — اور اگلی ذیلی دفعہ میں ہم ٹھیک یہی سمجھیں گے۔

### 5.2.2 خام اسکور کی حدود (Limitations of Raw Scores)

آیئے ایک بار پھر ارجن کی طرف لوٹتے ہیں جس کا اضطراب کا اسکور 54 تھا۔ آپ یہ اسکور اس کے کلاس ٹیچر کو بتاتے ہیں، وہ پوچھتے ہیں: "کیا 54 زیادہ اسکور ہے؟ کیا ہمیں فکرمند ہونا چاہیے؟"

آپ رک جاتے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ اضافی سیاق و سباق کے بغیر آپ اس سوال کا کوئی قابلِ اعتماد جواب نہیں دے سکتے۔ اور یہی خام اسکور کی بنیادی حد ہے — وہ تنہا بے معنی ہیں۔

ایک سادہ مثال پر غور کریں۔ فرض کریں کوئی آپ کو بتائے کہ کسی شخص کی ماہانہ آمدنی ₹30,000 ہے۔ کیا یہ اچھی تنخواہ ہے یا کم؟ آپ کا جواب کئی عوامل پر منحصر ہوگا: وہ شخص کس شہر میں رہتا ہے؟ اس کا پیشہ کیا ہے؟ اس کے شعبے میں اوسط تنخواہ کیا ہے؟ اس سیاق و سباق کے بغیر، ₹30,000 کا عدد تقریباً کوئی معنی خیز بات نہیں بتاتا۔

خام اسکور بالکل اسی طرح کام کرتے ہیں۔ ان کی حدود درج ذیل ہیں:

1. **وہ مختلف ٹیسٹوں میں موازنہ کے قابل نہیں ہوتے۔** 80 سوالوں پر مشتمل اضطراب کے پیمانے پر 54 کا خام اسکور 60 سوالوں پر مشتمل اضطراب کے پیمانے پر 54 کے خام اسکور سے بالکل مختلف ہے۔ آپ انھیں براہِ راست موازنہ نہیں کر سکتے، کیونکہ زیادہ سے زیادہ ممکنہ اسکور مختلف ہیں۔
2. **وہ ٹیسٹ کی دشواری کے بارے میں کچھ نہیں بتاتے۔** اگر ٹیسٹ انتہائی آسان تھا، تو ایک کمزور طالب علم بھی بلند خام اسکور حاصل کر سکتا ہے۔ اگر بہت مشکل تھا، تو ایک قابل طالب علم بھی کم اسکور لے سکتا ہے۔ خام اسکور دشواری کی سطح کی عکاسی نہیں کرتا۔
3. **وہ دوسروں کے مقابلے میں فرد کی پوزیشن کے بارے میں کوئی معلومات نہیں دیتے۔** ریاضی کے ٹیسٹ میں 70 کا خام اسکور ایک

طالب علم کو کلاس میں سب سے اوپر اور دوسرے کو درمیان میں رکھ سکتا ہے — یہ اس بات پر منحصر ہے کہ باقی طلبہ نے کتنا اسکور کیا۔

4. **انھیں براہِ راست تشخیصی یا فیصلہ سازی کے مقاصد کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔** طبی اور تعلیمی ترتیبات میں، داخلے، ریفرل، یا مداخلت کے فیصلے ایسے اسکوروں کی بنیاد پر کیے جانے چاہئیں جن میں اصولی معنی ہو — نہ کہ محض خام مجموعوں پر۔

ان حدود کی وجہ سے، خام اسکوروں کو ہمیشہ ایک زیادہ قابلِ تشریح شکل میں تبدیل کیا جانا چاہیے اس سے پہلے کہ کوئی بامعنی نتیجہ نکالا جائے۔ تبدیل شدہ اسکوروں کی دو سب سے اہم اقسام معیاری اسکور (Standard Scores) اور پرسینٹائل (Percentiles) ہیں، جنھیں ہم اب تفصیل سے دیکھیں گے۔

### 5.2.3 معیاری اسکور (Standard Scores)

معیاری اسکور خام اسکوروں کی تبدیل شدہ شکلیں ہیں جو ہمیں کسی فرد کی کارکردگی کو ایک معلوم، مقررہ حوالہ جاتی ڈھانچے کے اندر رکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ "اس شخص نے کتنا اسکور کیا؟" کے سوال کے بجائے، معیاری اسکور ہمیں یہ پوچھنے میں مدد دیتے ہیں: "یہ شخص کا اسکور ایک متعینہ گروہ کی اوسط کارکردگی کے مقابلے میں کہاں کھڑا ہے؟"

خام اسکور کو معیاری اسکور میں تبدیل کرنے کے لیے اس گروہ کے بارے میں دو معلومات درکار ہوتی ہیں جس سے وہ شخص تعلق رکھتا ہے (جسے اصولی گروہ یا معیار سازی کا نمونہ کہتے ہیں):

- **وسط — (Mean)** گروہ کا اوسط اسکور
- **معیاری انحراف — (Standard Deviation)** اس بات کا پیمانہ کہ اسکور وسط کے گرد کس قدر پھیلے ہوئے ہیں

آیئے مشاورت اور نفسیاتی تشخیص میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والے معیاری اسکوروں کا جائزہ لیتے ہیں۔

#### Z اسکور (Z-Score)

Z اسکور سب سے بنیادی معیاری اسکور ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ کوئی خام اسکور وسط سے کتنے معیاری انحرافات اوپر یا نیچے ہے۔

فارمولا سیدھا سادہ ہے:

**Z = (خام اسکور — وسط) ÷ معیاری انحراف**

آیئے ایک مثال سے سمجھتے ہیں۔ فرض کریں ایک کلاس کے طلبہ نے ریاضی کا ٹیسٹ دیا۔ کلاس کا وسط 60 ہے اور معیاری انحراف 10 ہے۔ فرحان نامی ایک طالب علم نے 75 اسکور کیا۔

$$Z = (75 - 60) \div 10 = 15 \div 10 = +1.5$$

اس کا مطلب ہے کہ فرحان کا اسکور وسط سے 1.5 معیاری انحراف اوپر ہے۔ اس نے اپنے اکثر ہم جماعتوں سے بہتر کارکردگی دکھائی ہے۔

اب فرض کریں مینا کشی نامی ایک اور طالبہ نے 45 اسکور کیا:

$$Z = (45 - 60) \div 10 = -15 \div 10 = \mathbf{-1.5}$$

مینا کشی کا اسکور وسط سے 1.5 معیاری انحراف نیچے ہے۔ اس نے اپنے اکثر ہم جماعتوں سے کم اسکور کیا ہے۔

Z اسکوروں کا وسط ہمیشہ 0 اور معیاری انحراف 1 ہوتا ہے۔ 0 سے اوپر کے اسکور اوسط سے بہتر کارکردگی ظاہر کرتے ہیں؛ 0 سے نیچے کے اسکور اوسط سے کم کارکردگی ظاہر کرتے ہیں۔ عام طور پر، زیادہ تر معمول کی تقسیم (Normal Distribution) میں Z- اسکور تقریباً 3- سے +3 تک ہوتے ہیں۔

اگرچہ Z- اسکور ریاضی کے لحاظ سے بہت سلیقہ مند ہیں، لیکن ان میں ایک عملی کمی ہے — ان میں منفی اعداد اور اعشاریے شامل ہوتے ہیں، جو والدین، اساتذہ، یا مؤکلین کے ساتھ بات کرتے وقت الجھن پیدا کر سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے دوسرے، زیادہ آسان معیاری اسکور وجود میں آئے۔

### T اسکور (T-Score)

T اسکور منفی اعداد کا مسئلہ مختلف پیمانے کے استعمال سے حل کرتا ہے۔ T- اسکوروں کا مقررہ وسط 50 اور معیاری انحراف 10 ہوتا ہے۔

تبدیلی کا فارمولا یہ ہے:

$$\mathbf{T = 50 + (10 \times Z)}$$

فرحان کے Z اسکور +1.5 کو استعمال کرتے ہوئے:

$$T = 50 + (10 \times 1.5) = 50 + 15 = \mathbf{65}$$

T اسکور شخصیتی تشخیص اور طبی آلات میں بڑے پیمانے پر استعمال ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، Minnesota Multiphasic Personality Inventory (MMPI) اور بہت سے دوسرے معیاری آلات T- اسکور میں نتائج پیش کرتے ہیں۔ 50 کا T- اسکور ہمیشہ بالکل اوسط ہوتا ہے۔ 65 سے اوپر کے اسکور عموماً بلند اور طبی لحاظ سے قابلِ توجہ سمجھے جاتے ہیں۔

### IQ اسکور (IQ Scores)

عام لوگوں میں شاید سب سے زیادہ پہچانا جانے والا معیاری اسکور IQ اسکور ہے، جو ذہانت کی جانچ میں استعمال ہوتا ہے۔ IQ اسکور 100 کے وسط اور 15 کے معیاری انحراف کے ساتھ معیاری اسکور ہیں۔

یہ پیمانہ بڑے ذہانت کے ٹیسٹوں جیسے Wechsler Adult Intelligence Scale (WAIS)، Wechsler Intelligence Scale for Children (WISC)، اور Malin's Intelligence Scale for Indian Children (MISIC) — جو ہندوستانی موافقت ہے — میں استعمال ہوتا ہے۔

IQ اسکوروں کی درجہ بندی اس طرح ہے:

| IQ اسکور کی حد | درجہ بندی |
|---|---|
| 130 اور اس سے اوپر | نہایت بلند / ذہین (Very Superior / Gifted) |
| 120 – 129 | بلند (Superior) |
| 110 – 119 | اوسط سے زیادہ (High Average) |
| 90 – 109 | اوسط (Average) |
| 80 – 89 | اوسط سے کم (Low Average) |
| 70 – 79 | سرحدی (Borderline) |
| 70 سے کم | ذہنی معذوری (مزید تشخیص ضروری) (Intellectually Disabled) |

جب کسی بچے کا ذہانت کے ٹیسٹ سے 85 کا IQ اسکور آتا ہے، تو ایک مشیر فوری طور پر سمجھ سکتا ہے کہ بچہ اوسط سے کم (Low Average) کی سطح پر کارکردگی دکھا رہا ہے — وسط سے نیچے لیکن سرحدی یا معذوری کی حد میں نہیں۔ یہ محض یہ جاننے سے کہیں زیادہ مفید ہے کہ بچے نے 42 سوالوں کے درست جواب دیے۔

**اسٹانائن (Stanines)**

اسٹانائن (Standard Nines) کا مخفف (اسکور کی تقسیم کو 9 حصوں میں بانٹتے ہیں، جن کا وسط 5 اور معیاری انحراف تقریباً 2 ہوتا ہے۔ اسٹانائن 1–3 اوسط سے کم، 4–6 اوسط، اور 7–9 اوسط سے زیادہ ہیں۔ یہ بڑے پیمانے کی تعلیمی جانچ میں عام طور پر استعمال ہوتے ہیں، بشمول ہندوستان میں بعض ریاستی بورڈ کے امتحانات اور قومی ٹیلنٹ سرچ پروگرام۔

### 5.2.4 پرسینٹائل اور پرسینٹائل رینک (Percentiles and Percentile Ranks)

معیاری اسکوروں کے ساتھ ساتھ، پرسینٹائل اسکور کی تشریح کے سب سے عملی اور بڑے پیمانے پر سمجھے جانے والے آلات میں سے ایک ہے- خاص طور پر جب ایسے لوگوں کے ساتھ نتائج شیئر کرنے ہوں جن کا اعداد و شمار کا کوئی پس منظر نہیں، جیسے والدین، اسکول کے منتظمین، یا کمیونٹی ورکر۔

پرسینٹائل رینک ہمیں بتاتا ہے کہ اصولی گروہ میں کتنے فیصد لوگوں نے کسی خاص اسکور کے برابر یا اس سے کم اسکور حاصل کیا۔ سادہ لفظوں میں، یہ اس سوال کا جواب دیتا ہے: "حوالہ جاتی گروہ کے ہر 100 افراد میں سے کتنے نے اس شخص کے برابر یا کم اسکور حاصل کیا؟"

مثال کے طور پر:

- اگر کسی طالب علم کا پڑھنے کے ٹیسٹ میں اسکور 70ویں پرسینٹائل پر ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ اس نے اصولی گروہ کے ہر 100 طلبہ میں سے 70 کے برابر یا ان سے بہتر اسکور حاصل کیا۔
- اگر کسی مؤکل کا ڈپریشن اسکور اسے 90ویں پرسینٹائل پر رکھتا ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ اصولی گروہ کے 90 فیصد نے اس کی سطح پر یا اس سے کم اسکور کیا—جو ظاہر کرتا ہے کہ اس کا ڈپریشن اسکور دوسروں کے مقابلے میں کافی زیادہ ہے۔

**ایک اہم فرق: پرسینٹائل اور فیصد میں فرق**

بہت سے سیکھنے والے—اور یہاں تک کہ کچھ پیشہ ور—پرسینٹائل اور فیصد (Percentage) کو آپس میں خلط ملط کر دیتے ہیں۔ آیئے اسے ایک بار اور ہمیشہ کے لیے واضح کریں۔

| | فیصد(Percentage) | پرسینٹائل(Percentile) |
|---|---|---|
| **کیا ناپتا ہے** | درست جوابات کا تناسب | گروہ کے مقابلے میں پوزیشن |
| **مثال** | 70 فیصد اسکور (100 میں سے 70 درست) | 70ویں پرسینٹائل (گروہ کے 70 فیصد سے بہتر) |
| **کس پر منحصر ہے** | خود ٹیسٹ پر | اصولی گروہ پر |
| **مختلف ٹیسٹوں میں موازنہ ممکن ہے؟** | نہیں | ہاں (اگر ایک ہی معیاری گروہ ہو) |

ایک طالب علم ٹیسٹ میں 50 فیصد اسکور کر سکتا ہے (نصف سوالوں کے درست جواب دیے) اور پھر بھی 80ویں پرسینٹائل پر ہو سکتا ہے اگر ٹیسٹ مشکل تھا اور اکثر دوسروں نے اس سے بھی کم اسکور کیا۔ اس کے برعکس، کوئی طالب علم 80 فیصد اسکور کر سکتا ہے لیکن صرف 40ویں پرسینٹائل پر ہو اگر ٹیسٹ آسان تھا اور اکثر طلبہ نے زیادہ اسکور کیا۔

**پرسینٹائل ٹیبل پڑھنا**

عملی طور پر، پرسینٹائل رینک معیاری ٹیسٹوں کے ساتھ آنے والے اصول جدول (Norm Tables) یا اصولی جدولوں میں فراہم کی جاتی ہے۔ مشیر مؤکل کے خام اسکور کو مناسب جدول میں دیکھتا ہے اور متعلقہ پرسینٹائل رینک براہِ راست پڑھ لیتا ہے—کسی حساب کی ضرورت نہیں ہوتی۔

مثال کے طور پر، فرض کریں آپ Children's Anxiety Scale کا ہندی موافقت 12 سالہ لڑکی پر استعمال کر رہے ہیں۔ آپ اس کا خام اسکور 48، 11–13 سال کی لڑکیوں کے اصول جدول میں دیکھتے ہیں، اور پاتے ہیں کہ یہ 82ویں پرسینٹائل کے مطابق ہے۔ آپ اب اس کے والدین کو بتا سکتے ہیں: "آپ کی بیٹی کی اضطراب کی سطح اس نمونے میں اس کی ہم عمر تقریباً 82 میں سے 82 لڑکیوں سے زیادہ ہے۔" یہ محض 48 کا خام اسکور بتانے سے کہیں زیادہ قابلِ فہم ہے۔

### پرسینٹائل استعمال میں احتیاط

اگرچہ پرسینٹائل سمجھنے اور بیان کرنے میں آسان ہیں، لیکن ان کی ایک اہم حد ہے: وہ مساوی فاصلے کی اکائیاں نہیں ہیں۔ 50ویں اور 60ویں پرسینٹائل کا فرق 90ویں اور 100ویں پرسینٹائل کے فرق کے برابر نہیں ہے۔ تقسیم کے درمیانی حصے میں اسکور زیادہ گھنے ہوتے ہیں، اس لیے وسط کے قریب خام اسکور میں چھوٹی تبدیلیاں بڑے پرسینٹائل جمپ پیدا کر سکتی ہیں، جبکہ انتہاؤں پر خام اسکور میں بڑی تبدیلیاں بہت چھوٹی پرسینٹائل تبدیلیاں پیدا کر سکتی ہیں۔

اسی لیے پرسینٹائل کو باضابطہ تشخیصی رپورٹوں میں ہمیشہ معیاری اسکوروں کے ساتھ پیش کیا جانا چاہیے، خاص طور پر طبی اور خصوصی تعلیم کے سیاق وسباق میں۔

**اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)**

1. خام اسکور کی تعریف کریں۔ خام اسکور کو ٹیسٹ کے نتائج کی بامعنی تشریح کے لیے ناکافی کیوں سمجھا جاتا ہے؟
2. ایک مؤکل نے تناؤ کی انوینٹری مکمل کی۔ اس کا خام اسکور 65 ہے۔ اصولی گروہ کا وسط 50 اور معیاری انحراف 7.5 ہے۔ اس کا Z-اسکور اور T-اسکور معلوم کریں، اور بتائیں کہ ہر ایک اصولی گروہ کے مقابلے میں اس کی تناؤ کی سطح کے بارے میں کیا بتاتا ہے۔

## 5.3 معیار اور کٹ آف اسکور (Norms and Cut-off Scores)

معیاری اسکور اور پرسینٹائل ہمیں کسی فرد کی کارکردگی کو ایک وسیع تر سیاق وسباق میں رکھنے میں مدد کرتے ہیں۔ لیکن اس سے فوری طور پر ایک نئی اور اہم بات سامنے آتی ہے: کس کا فراہم کردہ سیاق وسباق؟ جب ہم کہتے ہیں کہ کسی طالب علم کا اسکور "اوسط سے بہتر" ہے یا کسی مؤکل کی اضطراب کی سطح "بلند" ہے، تو ہم اس اسکور کا موازنہ کسی چیز سے کر رہے ہوتے ہیں — کسی حوالہ جاتی نقطے سے۔ یہی حوالہ جاتی نقطہ ہم معیار (Norm) کہتے ہیں۔

معیاروں اور کٹ آف اسکور کے متعلق تصور کو سمجھنا ہر اس مشیر کے لیے ضروری ہے جو معیاری تشخیصی آلات استعمال کرتا ہے۔ اس سمجھ کے بغیر، صحیح طریقے سے حاصل کردہ معیاری اسکور اور پرسینٹائل کو بھی غلط طریقے سے لاگو یا غلط سمجھا جا سکتا ہے۔

### 5.3.1 اصول کیا ہیں؟ (What Are Norms?)

آیئے ایک بار پھر وارنگل کی رہنے والی اپنی مشیر ریکھا کی طرف لوٹتے ہیں، جو سلمان کے 78 کے ذہانت کے اسکور پر غور کر رہی تھیں۔ پچھلی دفعہ میں ہم نے سیکھا کہ اس خام اسکور کو معیاری اسکور یا پرسینٹائل میں کیسے تبدیل کیا جاتا ہے۔ لیکن اس تبدیلی کو بامعنی طریقے سے کرنے کے لیے ہمیں ایک اصولی گروہ کی ضرورت ہے — ایسے لوگوں کا گروہ جن کے اسکور وہ حوالہ جاتی نقطہ بناتے ہیں جس کے خلاف سلمان کی کارکردگی کا موازنہ کیا جاتا ہے۔

اصول (Norm) افراد کے ایک واضح طور پر متعین، نمائندہ گروہ سے حاصل کردہ اسکوروں کا مجموعہ ہے — جسے معیار سازی کا نمونہ (Standardisation Sample) یا اصولی گروہ (Normative Group) کہتے ہیں — جنھوں نے پہلے سے ایک ہی ٹیسٹ

ایک ہی حالات میں دیا ہو۔ جب کوئی ٹیسٹ تیار اور معیاری بنایا جاتا ہے، تو اسے لوگوں کے ایک بڑے، احتیاط سے منتخب کردہ نمونے کو دیا جاتا ہے۔ ان کے اسکور اکٹھے کیے جاتے ہیں، تجزیہ کیے جاتے ہیں، اور ٹیسٹ کے ساتھ آنے والے اصول جدول بنانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جب بھی کوئی مشیر بعد میں وہ ٹیسٹ استعمال کرتا ہے، مؤکل کے اسکور کی تشریح اس پہلے سے قائم کردہ اصول کے مقابلے میں کرکے کی جاتی ہے۔

اسے اس طرح سمجھیں۔ فرض کریں آپ جاننا چاہتے ہیں کہ کسی بچے کی لمبائی اس کی عمر کے لیے معمول کی ہے یا نہیں۔ آپ صرف عدد کو — مثلاً 130 سینٹی میٹر — دیکھ کر اکیلے فیصلہ نہیں کرتے۔ آپ ایک نمو جدول (Growth Chart) سے رجوع کرتے ہیں، جو اس کی عمر اور جنس کے بچوں کی اوسط اور معمول کی حد دکھاتا ہے، جو ہزاروں بچوں سے اکٹھے کیے گئے ڈیٹا پر مبنی ہے۔ نمو جدول دراصل ایک اصول ہے۔ یہ انفرادی پیمائش کو ایک معلوم آبادی کے تعلق سے رکھ کر اسے معنی دیتا ہے۔

نفسیاتی اور تعلیمی تشخیص میں اصول بالکل اسی اصول پر کام کرتے ہیں۔ وہ مشیر کو بتاتے ہیں: "یہ رہا کہ اس فرد کا اسکور یکساں لوگوں کے ایک متعین گروہ کے اسکوروں کے مقابلے میں کہاں کھڑا ہے۔"

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ اصول وصفی (Descriptive) ہوتے ہیں، تجویزی (Prescriptive) نہیں۔ وہ ہمیں بتاتے ہیں کہ کیا ہے — یعنی کسی گروہ کی اوسط کارکردگی کیسی دکھتی ہے — نہ کہ کیا ہونا چاہیے۔ اصول یہ نہیں بتاتا کہ کیا مثالی یا مطلوب ہے۔ یہ صرف اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ کسی خاص وقت میں کسی خاص گروہ نے کیسی کارکردگی دکھائی۔

### 5.3.2 معیاروں کی اقسام (Types of Norms)

تمام معیار ایک جیسے نہیں ہوتے۔ اصولوں کی مختلف اقسام مختلف مقاصد کے لیے ہوتی ہیں، اور مشیر کو جاننا چاہیے کہ کسی دی گئی تشخیصی صورتحال کے لیے کون سی قسم مناسب ہے۔ اہم اقسام ذیل میں بیان کی گئی ہیں۔

**عمری معیار (Age Norms)**

عمری معیار مختلف عمری سطحوں پر افراد کی اوسط کارکردگی بیان کرتے ہیں۔ یہ بچوں کی علمی نشوونما، زبانی صلاحیت، اور تعلیمی حصول کی تشخیص میں خاص طور پر مفید ہیں۔

مثال کے طور پر، اگر کوئی بچہ ایسا خام اسکور حاصل کرتا ہے جو 9 سال اور 6 ماہ کی عمر کے بچوں کی اوسط کارکردگی کے مطابق ہے، تو ہم کہتے ہیں کہ بچے کا عمر مساوی اسکور 9.6 (Age Equivalent Score) ہے۔ عمری اصول بدیہی ہیں اور والدین کو سمجھانے میں آسان — "آپ کا بچہ ساڑھے نو سال کی عمر کے بچے کی عموماً متوقع سطح پر کارکردگی دکھا رہا ہے" فوری طور پر سمجھ میں آتا ہے۔

تاہم، عمری معیاروں کی ایک اہم حد ہے۔ وہ یہ فرض کرتے ہیں کہ نشوونما تمام بچوں میں یکساں اور خطی انداز میں آگے بڑھتی ہے — جو شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ عمری اصولوں میں ایک سال کا فرق عمر 5 سال (جہاں نشوونما تیز ہے) پر اور 15 سال (جہاں نشوونما سست ہو گئی ہے) پر بالکل مختلف معنی رکھتا ہے۔ اس وجہ سے عمری اصول چھوٹے بچوں کے لیے سب سے زیادہ معنی خیز ہیں اور بڑے نوجوانوں یا بالغوں

کے ساتھ احتیاط سے استعمال ہونے چاہئیں۔

**درجہ وار معیار(Grade Norms)**

درجہ وار معیار عمری اصولوں سے ملتے جلتے ہیں لیکن تعلیمی درجات پر مبنی ہیں نہ کہ تقویمی عمر پر۔ یہ ہندوستان میں تعلیمی ترتیبات میں، خاص طور پر حصول کی جانچ میں، بڑے پیمانے پر استعمال ہوتے ہیں۔

اگر کسی طالب علم کا پڑھنے کا اسکور گریڈ نارم 6.4 کے مطابق ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ طالب علم گریڈ 6 کے چوتھے مہینے میں اوسط طالب علم کی سطح پر کارکردگی دکھا رہا ہے۔ درجہ وار اصول اساتذہ اور اسکول کے منتظمین کے لیے مانوس ہیں اور اسکول میں مشاورت کے سیاق و سباق میں نتائج بیان کرنے کے لیے مفید ہو سکتے ہیں۔

عمری معیاروں کی طرح، تاہم، درجہ وار اصولوں کو بھی احتیاط سے تعبیر کیا جانا چاہیے۔ وہ ایک درجے کے اندر اختلافات کو مد نظر نہیں رکھتے، اور یہ فرضیہ کہ تمام گریڈ 6 کے طلبہ ایک ہی ترقیاتی مرحلے پر ہیں، بہت سادہ انگاری ہے۔

**پرسینٹائل معیار(Percentile Norms)**

پرسینٹائل معیار معیاری گروہ کے مقابلے میں کسی فرد کی حیثیت کو کسی دی گئی جگہ تک یا اس سے کم اسکور کرنے والوں کے فیصد کے حساب سے بیان کرتے ہیں۔ مشاورت کی عملی زندگی میں پرسینٹائل معیار معیاروں کی سب سے زیادہ استعمال ہونے والی قسم ہیں، کیونکہ وہ سمجھنے اور بیان کرنے میں آسان ہیں۔

پرسینٹائل معیار کی جدول مشیر کو فوری طور پر خام اسکور دیکھ کر اس کی متعلقہ پرسینٹائل رینک معلوم کرنے دیتی ہے۔ مثال کے طور پر، Sinha Anxiety Scale یا Raven's Progressive Matrices Indian Edition کے معیار جدول ہندوستانی طلبہ کے مختلف عمری گروہوں کے لیے پرسینٹائل اصول فراہم کرتے ہیں، جو مشیر کو مؤکل کے اسکور کی ہندوستانی اصولی نمونے کے تعلق سے تشریح کرنے دیتے ہیں۔

**معیاری اسکور معیار(Standard Score Norms)**

معیاری اسکور معیار کارکردگی کو معیاری اسکوروں—Z اسکور، T-اسکور، IQ اسکور، یا اسٹانائن—کے حساب سے بیان کرتے ہیں۔ یہ معیاروں کی سب سے اعداد و شمار کے لحاظ سے مضبوط قسم ہے اور باضابطہ نفسیاتی رپورٹوں اور طبی ترتیبات میں ترجیح دی جاتی ہے۔

معیاری اسکور معیاروں کا فائدہ یہ ہے کہ وہ مساوی فاصلے کے حامل ہیں (پرسینٹائل کے برعکس)، جس کا مطلب ہے کہ دو اسکوروں کے درمیان ایک ہی عددی فرق پیمانے پر کہیں بھی ایک ہی معنی رکھتا ہے۔ اس سے وہ مختلف ذیلی ٹیسٹوں یا مختلف تشخیصی آلات کے اسکوروں کا موازنہ کرنے کے لیے خاص طور پر موزوں ہو جاتے ہیں۔

ذیل کی جدول چار اقسام کے معیاروں کا فوری حوالے کے لیے خلاصہ اور موازنہ پیش کرتی ہے:

| معیار کی قسم (Type of Norm) | بنیاد (Based On) | بہترین استعمال (Best Used For) | حد (Limitation) |
|---|---|---|---|
| عمری اصول (Age Norms) | عمر کے حساب سے اوسط کارکردگی | بچوں کی نشوونما کی تشخیص | یکساں نشوونما فرض کرتے ہیں |
| درجہ وار اصول (Grade Norms) | درجے کے حساب سے اوسط کارکردگی | اسکول کی حصول جانچ | درجے کے اندر تنوع کو نظر انداز کرتے ہیں |
| پرسینٹائل اصول (Percentile Norms) | برابر یا کم اسکور کرنے والوں کا فیصد | غیر ماہرین سے رابطہ | مساوی فاصلے کی اکائیاں نہیں |
| معیاری اسکور اصول (Standard Score Norms) | اصولی گروہ کا وسط اور معیاری انحراف | طبی اور باضابطہ رپورٹیں | اعداد و شمار کی سمجھ درکار ہے |

### 5.3.3 کٹ آف اسکور — معنی اور استعمال (Cut-off Scores — Meaning and Use)

معیار پر مبنی تشریح سے گہرا تعلق رکھنے والا تصور کٹ آف اسکور (Cut-off Score) ہے۔ کٹ آف اسکور اسکور کے پیمانے پر ایک مخصوص مقام ہے جو افراد کو دو یا زیادہ زمروں میں تقسیم کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے — عموماً وہ جو حد سے اوپر ہیں اور وہ جو نیچے ہیں۔

کٹ آف اسکور مشاورت اور طبی سیاق و سباق میں وسیع پیمانے پر استعمال ہوتے ہیں:

- **ذہنی صحت کی حالتوں کے لیے اسکریننگ** (Patient Health Questionnaire (PHQ-9)**:** جو سب سے زیادہ استعمال ہونے والے ڈپریشن اسکریننگ آلات میں سے ایک ہے، اعتدال پسند ڈپریشن کے امکان کی نشاندہی کرنے کے لیے 10 کا کٹ آف اسکور استعمال کرتا ہے۔ 10 یا اس سے زیادہ اسکور مزید طبی جائزے کی ضرورت کا اشارہ دیتا ہے۔
- **تعلیمی تقسیم کے فیصلے :** پڑھنے کی تشخیص پر کٹ آف اسکور یہ طے کر سکتا ہے کہ آیا کوئی طالب علم تدارکی پڑھنے کے پروگرام میں رکھا جائے یا نہیں۔
- **انتخاب اور اہلیت :** پیشہ ورانہ پروگراموں کے داخلے کے امتحانات، بشمول ہندوستان میں مسابقتی امتحانات، اہلیت طے کرنے کے لیے کٹ آف اسکور استعمال کرتے ہیں۔
- **خطرے کی تشخیص :** خودکشی کے خطرے یا نشے کی لت سے متعلق مشاورتی سیاق و سباق میں، ساختی تشخیصی آلات پر کٹ آف اسکور ان افراد کی شناخت میں مدد کرتے ہیں جن پر فوری توجہ درکار ہے۔

یہ سمجھنا ضروری ہے کہ کٹ آف اسکور من مانے نہیں ہوتے۔ وہ محتاط تجرباتی تحقیق کے ذریعے قائم کیے جاتے ہیں، عموماً اسکور کے پیمانے

پر وہ مقام تلاش کر کے جو دو گروہوں کے درمیان سب سے اچھی طرح تمیز کرتا ہے—مثلاً طبی ڈپریشن والے اور بغیر ڈپریشن کے افراد—جبکہ غلط درجہ بندیوں کو کم سے کم رکھتا ہے۔

تاہم، کوئی کٹ آف اسکور مکمل نہیں ہوتا۔ کٹ آف اسکور استعمال کرتے وقت مشیر کو دو ممکنہ غلطیوں سے آگاہ رہنا چاہیے:

- **غلط مثبت (False Positive)** اس وقت ہوتی ہے جب کوئی شخص کٹ آف سے اوپر اسکور کرتا ہے لیکن دراصل اسے وہ حالت نہیں ہوتی۔ آلے نے غلطی سے اسے خطرے کا نشانہ قرار دے دیا۔
- **غلط منفی (False Negative)** اس وقت ہوتی ہے جب کوئی شخص کٹ آف سے نیچے اسکور کرتا ہے لیکن اسے دراصل وہ حالت ہوتی ہے۔ آلے نے اسے بالکل نظر انداز کر دیا۔

ان غلطیوں کے مضمرات سیاق و سباق پر منحصر ہیں۔ طبی اسکریننگ میں، غلط منفی عموماً زیادہ سنگین غلطی ہے—ضرورتمند شخص کی شناخت نہیں ہوتی۔ انتخاب کے سیاق و سباق میں، غلط مثبت زیادہ مہنگی ہو سکتی ہے—ایسے شخص کو غلطی سے داخل کر لیا جاتا ہے جو معیار پورا نہیں کرتا۔

اسی لیے کٹ آف اسکوروں کو ہمیشہ فیصلے میں مددگار آلات کے طور پر دیکھا جانا چاہیے، نہ کہ حتمی فیصلوں کے طور پر۔ کٹ آف سے ذرا نیچے یا ذرا اوپر آنے والا اسکور مشیر کو اضافی معلومات اکٹھی کرنے کی تحریک دینا چاہیے—نہ کہ فوری اور ناقابلِ واپسی فیصلہ کرنے کی۔

**اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)**

1. نفسیاتی اور تعلیمی تشخیص میں استعمال ہونے والی اصطلاح "معیار (Norm) "کی تعریف کریں۔ معیار کس طرح قائم کیا جاتا ہے، اور بامعنی اسکور کی تشریح کے لیے یہ کیوں ضروری ہے؟

## 5.3 تشخیصی ڈیٹا کی تصویری نمائندگی

## (Graphical Representation of Assessment Data)

اعداد، چاہے کتنے ہی احتیاط سے تشریح کیے گئے ہوں، جلدی سمجھنا مشکل ہو سکتے ہیں—خاص طور پر جب متعدد طلبہ یا تشخیص کے متعدد مواقع کا ڈیٹا سامنے ہو۔ ایک اچھی طرح بنایا گیا گراف چند سیکنڈوں میں وہ بات پہنچا سکتا ہے جو اعداد کی جدول کئی منٹ میں پہنچائے۔ یہ دفعہ تشخیص میں استعمال ہونے والے اہم تصویری آلات اور معمول کی تقسیم کے بنیادی تصور کا احاطہ کرتی ہے۔

### 5.4.1 تعدد تقسیم اور ہسٹوگرام (Frequency Distribution and Histogram)

جب مشیر کسی گروہ سے اسکور اکٹھے کر لے، تو پہلا قدم اکثر انھیں تعدد تقسیم (Frequency Distribution) میں منظم کرنا ہوتا ہے—ایک ایسا انتظام جو یہ دکھائے کہ ہر اسکور یا اسکور کی حد کتنی بار آتی ہے۔

فرض کریں ایک مشیر گیارہویں جماعت کے 30 طلبہ کو 50 سوالوں پر مشتمل تعلیمی تناؤ کا پیمانہ دیتا ہے۔ اسکوروں کو وقفوں میں منظم کرنے سے درج ذیل نتیجہ سامنے آتا ہے:

| اسکور کی حد (Score Range) | طلبہ کی تعداد (Number of Students) |
|---|---|
| 15–19 | 1 |
| 20–24 | 3 |
| 25–29 | 7 |
| 30–34 | 10 |
| 35–39 | 6 |
| 40–44 | 2 |
| 45–49 | 1 |

اکثر طلبہ درمیانی حد میں جمع ہیں، انتہاؤں پر بہت کم—یہ ایک ایسا نمونہ ہے جو معمول کی تقسیم کا جائزہ لیتے وقت مانوس لگے گا۔

ہسٹوگرام (Histogram) اس تعدد تقسیم کی تصویری شکل ہے۔ عمودی سلاخیں ہر اسکور کے وقفے-X) محور (کو ظاہر کرتی ہیں، اور سلاخ کی اونچائی تعدد-Y) محور (ظاہر کرتی ہے۔ بار چارٹ کے برعکس، ہسٹوگرام کی سلاخیں ایک دوسرے سے ملی ہوتی ہیں کیونکہ ڈیٹا مسلسل (Continuous) ہوتا ہے۔

ہسٹوگرام پڑھتے وقت یہ باتیں نوٹ کریں: (الف) تقسیم کا مرکز کہاں ہے—یہ اوسط کارکردگی کی عکاسی کرتا ہے؛ (ب) پھیلاؤ کتنا وسیع ہے—زیادہ چوڑا مطلب زیادہ تنوع؛ (ج) تقسیم ہم آہنگ ہے یا ترچھی—دائیں طرف لمبا دم مثبت ترچھاپن (Positive Skew) ہے، بائیں طرف منفی ترچھاپن (Negative Skew)؛ (د) کیا کوئی اکیلی سلاخ ایسے بیرونی اسکور (Outliers) کی نشاندہی کرتی ہے جن پر مزید توجہ درکار ہو۔

### 5.4.2 معمول کی تقسیم کا منحنی خط (The Normal Distribution Curve)

معمول کی تقسیم کا منحنی خط (جسے گھنٹی منحنی خط یا گاوسی منحنی خط بھی کہتے ہیں) تشخیص میں سب سے مرکزی تصویری تصور ہے۔ یہ بیان کرتا ہے کہ قدرتی طور پر پائی جانے والی بہت سی انسانی خصوصیات میں اسکور کس طرح تقسیم ہوتے ہیں—ذہانت، پڑھنے کی صلاحیت، اضطراب کی سطح، اور نفسیاتی خصائص کی وسیع رینج۔

اس کی تعریف کرنے والی خصوصیات یہ ہیں: وسط، وسطانہ، اور کثیر الوقوع سب برابر ہیں اور مرکز میں واقع ہیں؛ منحنی خط بالکل ہم آہنگ ہے؛ دم لامحدود پھیلتے ہیں لیکن کبھی بنیادی خط کو نہیں چھوتے۔

سب سے عملی لحاظ سے اہم خاصیت **68-95-99.7 قانون** ہے: معمول کی تقسیم میں، تقریباً 68 فیصد اسکور وسط سے 1 معیاری انحراف کے اندر آتے ہیں، تقریباً 95 فیصد 2 معیاری انحراف کے اندر، اور تقریباً 99.7 فیصد 3 معیاری انحراف کے اندر۔

IQ اسکوروں پر لاگو کرتے ہوئے (وسط=100، معیاری انحراف=15):

- تقریباً68 فیصد آبادی کا IQ 85 اور115 کے درمیان ہے
- تقریباً95 فیصد کا IQ 70 اور130 کے درمیان ہے
- صرف تقریباً 2.5 فیصد130 سے اوپر اسکور کرتے ہیں، اور صرف تقریباً2.5 فیصد70 سے نیچے

اسی لیے 70 سے کم IQ طبی لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے — یہ فرد کو وسط سے 2 معیاری انحراف سے زیادہ نیچے، آبادی کے نچلے 2.5 فیصد میں رکھتا ہے۔ معمول کی تقسیم کا منحنی خط تمام اصول پر مبنی تشریح کی بنیاد بھی فراہم کرتا ہے: معمول کی تقسیم میں، وسط سے بالکل 1 معیاری انحراف اوپر کا اسکور تقریباً84 ویں پرسینٹائل کے مطابق ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ تمام تشخیصی ڈیٹا معمول کی تقسیم کے مطابق نہیں ہوتا۔ کچھ خصائص — جیسے طبی امراض کا پھیلاؤ — ترچھے ہوتے ہیں، اور تشریح میں تقسیم کی اصل شکل کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

### 5.4.3 بار چارٹ، پائی چارٹ، اور پروفائل چارٹ (Bar Charts, Pie Charts, and Profile Charts)

بار چارٹ (Bar Charts) علیحدہ مستطیل سلاخیں استعمال کرتے ہوئے متعین زمروں میں اقدار کا موازنہ کرتے ہیں — مثلاً تین مختلف کلاسوں کے اوسط تناؤ اسکوروں کا موازنہ، یا کیریئر کے پانچ دلچسپی کے شعبوں میں کسی مؤکل کے اسکور دکھانا۔ اسکول مشاورت میں بار چارٹ عام طور پر اسکول انتظامیہ کو گروہی اسکریننگ کے نتائج پیش کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

پائی چارٹ (Pie Charts) ڈیٹا کو دائرے کے متناسب حصوں کی شکل میں پیش کرتے ہیں — جب یہ دکھانا ہو کہ ایک پوری کو حصوں میں کس طرح تقسیم کیا گیا ہے، مثلاً ذہنی صحت کی اسکریننگ آلے پر طلبہ کے کتنے تناسب ہلکی، اعتدال پسند، اور شدید زمروں میں آتے ہیں۔ یہ پانچ یا اس سے کم زمروں کے ساتھ بہتر کام کرتے ہیں اور متعدد گروہوں کا موازنہ کرنے کے لیے موزوں نہیں ہیں۔

پروفائل چارٹ (Profile Charts) یا سائیکوگراف (Psychographs) انفرادی تشخیص کے لیے سب سے زیادہ براہِ راست مفید تصویری آلہ ہے۔ یہ ایک ہی گراف پر متعدد ذیلی ٹیسٹوں یا ابعاد میں کسی شخص کے اسکور دکھاتا ہے، جس سے خوبیوں اور کمزوریوں کے نمونے فوری طور پر نظر آتے ہیں۔ پروفائل چارٹ بڑے نفسیاتی ٹیسٹ رپورٹس کی معیاری خصوصیت ہے — مثلاً WISC یا (CAS) Das-Naglieri Cognitive Assessment System دیتے وقت، نتائج اوسط حد کی پٹی کے ساتھ ذیلی ٹیسٹ پروفائل کی شکل میں سامنے آتے ہیں۔

پروفائل چارٹ پڑھتے وقت ان باتوں پر توجہ دیں: (الف) مجموعی سطح — کیا اکثر اسکور اوسط سے اوپر، اس میں، یا نیچے ہیں؟ (ب) چوٹیاں اور وادیاں — کون سے ذیلی ٹیسٹ نسبتاً خوبیاں یا کمزوریاں دکھاتے ہیں؟ (ج) فرق کی اہمیت — خلا ٹیسٹ کی پیمائش کی معیاری غلطی (Standard Error of Measurement) سے زیادہ ہونا چاہیے تب ہی اسے معنی خیز مانا جائے۔ ذیلی ٹیسٹوں کے درمیان 2–3 نقات کا فرق شاذ و نادر ہی اہم ہوتا ہے؛ 15–20 نقات کا فرق عموماً ہوتا ہے۔

### 5.4.4 تشخیصی گرافس کو درست طریقے سے پڑھنا(Reading Assessment Graphs Accurately)

چند عملی رہنما اصول: نتیجہ نکالنے سے پہلے ہمیشہ محوروں کو پڑھیں؛ دیکھیں کہ پیمانہ کہاں سے شروع ہوتا ہے-Y — محور جو صفر سے شروع نہ ہو چھوٹے فرق کو ڈرامائی بنا سکتا ہے؛ پروفائل چارٹ پر اوسط حوالہ خط یا رنگین پٹی تلاش کریں؛ ذیلی ٹیسٹ کے معمولی تغیرات کی زیادہ تشریح نہ کریں؛ اور گرافس کی تشریح ہمیشہ مؤکل کی تاریخ، رویے کے مشاہدات، اور دیگر ڈیٹا ذرائع کے ساتھ کریں۔

والدین یا اساتذہ کو گرافس پیش کرتے وقت، محوروں اور حوالہ حد کو عام زبان میں سمجھائیں: "یہ رنگین حصہ وہ حد دکھاتا ہے جہاں آپ کے بیٹے کی عمر کے اکثر بچے اسکور کرتے ہیں۔ اس ذیلی ٹیسٹ پر اس کا اسکور اس حد سے ذرا نیچے ہے، جو بتاتا ہے کہ یہ ایک ایسا شعبہ ہے جہاں اسے مدد سے فائدہ ہو سکتا ہے۔"

**اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)**

1. ایک مشیر مشاورت پروگرام کا جواز پیش کرنے کے لیے 40 طلبہ کے اضطراب کے اسکور اسکول پرنسپل کو پیش کرنا چاہتی ہے۔ آپ کس قسم کے گراف کی سفارش کریں گے، اور اسے کون سی خصوصیات نمایاں کرنی چاہئیں؟
2. IQ اسکوروں (وسط = 100، معیاری انحراف = 15) کو استعمال کرتے ہوئے، 68-95-99.7 قانون کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ یہ آبادی میں ذہانت کی تقسیم کے بارے میں ہمیں کیا بتاتا ہے۔

## 5.5 ٹیسٹوں میں تعلق اور موازنہ(Correlation and Comparison Across Tests)

عملی طور پر، مشاورتی تشخیص شاذ و نادر ہی ایک آلے پر انحصار کرتی ہے۔ سیکھنے کی مشکلات کے لیے کسی بچے کا جائزہ لینے والا اسکول مشیر ذہانت کا ٹیسٹ، حصول کا ٹیسٹ، اور رویے کی درجہ بندی کا پیمانہ دے سکتا ہے۔ جب متعدد تشخیصی آلات استعمال کیے جائیں تو مرکزی سوال یہ بنتا ہے: مختلف ٹیسٹوں کے نتائج آپس میں کس طرح تعلق رکھتے ہیں؟ اس سوال کا جواب دینے والا اعداد و شماری آلہ تعلق (Correlation) ہے۔

### 5.5.1 تشخیص میں تعلق کیا ہے؟(What is Correlation in Assessment?)

تعلق (Correlation) اس درجے کی طرف اشارہ کرتا ہے جس حد تک دو متغیر آپس میں تعلق رکھتے ہیں — جس حد تک ایک میں تبدیلیاں دوسرے میں تبدیلیوں سے وابستہ ہوتی ہیں۔ تشخیص میں، دونوں متغیر عموماً دو مختلف ٹیسٹوں کے اسکور ہوتے ہیں، یا ایک ہی ٹیسٹ کے دو مختلف مواقع پر حاصل کردہ اسکور۔

- جو طلبہ پڑھنے کی سمجھ پر اونچا اسکور کرتے ہیں وہ ذخیرۂ الفاظ پر بھی اونچا اسکور کرتے ہیں — یہ مثبت تعلق (Positive Correlation) ہے: دونوں متغیر ایک ہی سمت میں چلتے ہیں۔
- جو طلبہ تعلیمی اضطراب پر اونچا اسکور کرتے ہیں وہ حصول کے ٹیسٹوں پر کم اسکور کرتے ہیں — یہ منفی تعلق (Negative Correlation) ہے: متغیر مخالف سمتوں میں چلتے ہیں۔

- ریاضی کے اسکور اور بیرونی مزاج (Extraversion) کے درمیان کوئی قابلِ پیش گوئی تعلق نہیں — یہ صفر تعلق ہے: ایک جاننا دوسرے کے بارے میں کچھ نہیں بتاتا۔

تعلق سببیت (Causation) کا مطلب نہیں۔ پڑھنے کی سمجھ اور ذخیرۂ الفاظ کے درمیان مثبت تعلق کا مطلب یہ نہیں کہ ایک دوسرے کا سبب ہے؛ دونوں کسی بنیادی متغیر جیسے زبانی صلاحیت یا کتابوں تک رسائی کی عکاسی کر سکتے ہیں۔ یہ فرق مشاورتی عمل میں ہمیشہ برقرار رکھنا چاہیے۔

### 5.5.2 تعلق کا گتانک (The Correlation Coefficient)

تعلق کی قوت اور سمت کو عددی طور پر تعلق کے گتانک (Correlation Coefficient) کے ذریعے ظاہر کیا جاتا ہے، جسے r (Pearson's r) سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس کی قدر ہمیشہ −1.0 اور +1.0 کے درمیان ہوتی ہے:

| r کی قدر (Value of r) | سمت (Direction) | قوت (Strength) |
|---|---|---|
| +0.70 تا +1.0 | مثبت (Positive) | مضبوط (Strong) |
| +0.40 تا +0.69 | مثبت | اعتدال پسند (Moderate) |
| +0.10 تا +0.39 | مثبت | کمزور (Weak) |
| 0.00 | — | کوئی نہیں (None) |
| −0.10 تا −0.39 | منفی (Negative) | کمزور |
| −0.40 تا −0.69 | منفی | اعتدال پسند |
| −0.70 تا −1.0 | منفی | مضبوط |

عملی طور پر ±1.0 کے کامل تعلق تقریباً کبھی نہیں دیکھے جاتے۔ مثلاً زبانی ذہانت اور پڑھنے کی حصول کے درمیان تعلق عموماً r = 0.60–0.75 کے قریب ہوتا ہے۔

تعین کا گتانک ($r^2$ — Coefficient of Determination) ہمیں بتاتا ہے کہ دو متغیروں کے درمیان کتنا تغیر مشترک ہے۔ اگر دو ٹیسٹ r = 0.70 پر تعلق رکھتے ہیں، تو — $r^2 = 0.49$ وہ اپنے تغیر کا تقریباً 49 فیصد مشترک رکھتے ہیں۔ باقی 51 فیصد ہر ٹیسٹ کے لیے منفرد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تشخیصی بیٹری میں متعدد ٹیسٹ استعمال کرنا ایک ہی آلے پر انحصار کرنے سے زیادہ بھرپور تصویر دیتا ہے۔

### 5.5.3 مختلف ٹیسٹوں کے نتائج کا موازنہ (Comparing Results Across Different Tests)

ایک عام عملی چیلنج دو مختلف پیمانے استعمال کرنے والے ٹیسٹوں کے اسکوروں کا موازنہ کرنا ہے۔ ایک ٹیسٹ پر 75 کا اسکور شاندار کارکردگی ظاہر کر سکتا ہے اور دوسرے پر سرحدی کارکردگی۔ پہلے دونوں اسکوروں کو ایک مشترک پیمانے میں تبدیل کیے بغیر براہِ

راست موازنہ بے معنی ہے۔

حل یہ ہے کہ کوئی موازنہ کرنے سے پہلے تمام اسکوروں کو ایک ہی معیاری پیمانے پر ظاہر کریں — عموماً Z- اسکور، T- اسکور، یا IQ نوع کے معیاری اسکور (وسط = 100، معیاری انحراف = 15)۔

مثلاً: ایک بچہ ایک ہی پیمانے پر (وسط = 100، معیاری انحراف = 15) Full Scale IQ 92 اور پڑھنے کی حصول کا معیاری اسکور 78 حاصل کرتا ہے۔ 14 نقات کا فرق ممکنہ طور پر اہم ہے اور یہ بتا سکتا ہے کہ بچہ اپنی علمی صلاحیت کے مقابلے میں کم حصول کر رہا ہے — ایک ایسا نمونہ جو مزید تحقیق کا تقاضا کرتا ہے، خاص طور پر مخصوص سیکھنے کی معذوری کی تشخیص کے سیاق وسباق میں۔

جب مختلف ٹیسٹوں کے اسکور ایک مشترک پیمانے میں تبدیلی کے بعد بھی نمایاں طور پر مختلف ہوں، تو مشیر کو انھیں محض اوسط نہیں کرنا چاہیے یا ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دینی چاہیے۔ خود تضاد طبی لحاظ سے معلوماتی ہے — یہ تھکاوٹ، تحریک، ثقافتی یا زبانی عوامل، یا اس امکان کے بارے میں سوالات اٹھاتا ہے کہ آیا ٹیسٹ واقعی ایک ہی تعمیر ناپ رہے ہیں۔

## 5.5.4 مثلثی جانچ اور متعدد تشخیصی آلات کا استعمال

(Triangulation and the Use of Multiple Assessments)

زیادہ قابلِ اعتماد نتیجے تک پہنچنے کے لیے معلومات کے متعدد آزادانہ ذرائع استعمال کرنے کو مثلثی جانچ (Triangulation) کہتے ہیں۔ جب کسی بچے کی استاد کی درجہ بندی، والدین کی رپورٹ، اور براہِ راست تشخیص سب ایک ہی نتیجے پر آکر ملیں، تو مشیر اس نتیجے پر اس سے کہیں زیادہ اعتماد کر سکتا ہے جب صرف ایک ذریعہ استعمال کیا گیا ہو۔

جب دو ٹیسٹ جن کے درمیان نظری طور پر زیادہ تعلق ہونا چاہیے کسی مخصوص مؤکل کے لیے مختلف نتائج دیں، تو یہ تضاد خود طبی لحاظ سے معلوماتی ہے۔ یہ مشیر کو تحریک، حالاتی، یا ثقافتی عوامل کی تحقیق پر آمادہ کرتا ہے۔

ایک اچھی طرح بنائی گئی تشخیص یکجا صحت (Convergent Validity) پر بھی انحصار کرتی ہے — ایک ہی تعمیر کو ناپنے والے ٹیسٹ آپس میں تعلق رکھیں — اور امتیازی صحت (Discriminant Validity) پر بھی — مختلف تعمیرات کو ناپنے والے ٹیسٹ آپس میں کم تعلق دکھائیں۔ یہ چیک کرنا کہ نظری طور پر تعلق رکھنے والے اسکور واقعی تعلق رکھتے ہیں نتائج کی معنی خیزی پر ایک اندرونی معیاری جانچ فراہم کرتا ہے۔

خاندانوں کو تعلقاتی نمونے پیش کرتے وقت، تکنیکی زبان کی ضرورت نہیں: "آپ کی بیٹی کے دو الگ الگ یادداشت کے ٹیسٹوں پر اسکور دونوں ایک ہی سمت اشارہ کر رہے ہیں — دونوں بتاتے ہیں کہ قلیل المدتی زبانی یادداشت اس کے لیے نسبتاً دشوار شعبہ ہے۔ چونکہ دو آزادانہ ٹیسٹ متفق ہیں، اس لیے ہم اس نتیجے پر زیادہ یقین کر سکتے ہیں۔

**اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)**

1. تعلق (Correlation) کی تعریف کریں۔ مثبت اور منفی تعلق کے درمیان فرق مشاورتی یا تعلیمی سیاق وسباق سے ہر ایک کی ایک مثال دیتے ہوئے بیان کریں۔ تعین کا گتانک ($r^2$) ہمیں کیا بتاتا ہے؟
2. ایک مشیر 12 سالہ طالب علم کو ذہانت کا ٹیسٹ اور حصول کا ٹیسٹ دیتا ہے۔ ذہانت کا اسکور 105 اور حصول کا اسکور 84 ہے (دونوں وسط = 100، معیاری انحراف = 15 کے پیمانے پر)۔ دونوں ٹیسٹوں کے درمیان تعلق $r = 0.68$ ہے۔ 21 نقات کا فرق کیا بتا سکتا ہے، اور پختہ نتیجہ نکالنے سے پہلے آپ کیا اضافی معلومات تلاش کریں گے؟

## 5.6 زیادہ تشریح اور غلط تشخیص سے اجتناب (Avoiding Overinterpretation and Misdiagnosis)

اس اکائی میں تیار کیے گئے آلات – معیاری اسکور، اصول، کٹ آف اسکور، گرافس، اور تعلق – اس لیے طاقتور ہیں کیونکہ ان کے ساتھ سنگین ذمہ داری بھی آتی ہے۔ تشخیص کی تاریخ میں ایسے اچھی طرح دستاویزی معاملات موجود ہیں جہاں نتائج کو غلط طریقے سے پڑھا یا لاگو کیا گیا، جس سے بچوں کو غلطی سے خصوصی تعلیم میں رکھا گیا، افراد کو مواقع سے محروم کیا گیا، اور کمزور لوگوں کو ایسے نشانات دیے گئے جو عمر بھر ان کے ساتھ رہے۔ یہ نتائج بدنیتی سے کم اور اس ناسمجھی سے زیادہ پیدا ہوئے کہ تشخیصی ڈیٹا ہمیں کیا بتا سکتا ہے اور کیا نہیں۔

### زیادہ تشریح کیا ہے؟ (What is Overinterpretation?)

زیادہ تشریح (Overinterpretation) اس وقت ہوتی ہے جب مشیر ایسے نتائج نکالتا ہے جو ڈیٹا جائز طور پر حمایت کر سکتا ہے اس سے آگے جاتے ہوں – کسی اسکور کو کسی شخص کی مکمل اور حتمی تصویر کے طور پر دیکھنا بجائے اس کے کہ یہ مخصوص کاموں پر، ایک دن، خاص حالات میں کارکردگی کی محدود جھلک ہے۔ ایک ٹیسٹ اسکور ایک واحد تصویر کی طرح ہے: یہ کچھ حقیقی چیز پکڑتا ہے، لیکن یہ پوری زندگی نہیں پکڑ سکتا۔

زیادہ تشریح خاص طور پر خطرناک ہے جب ایک واحد اسکور کوئی اہم فیصلہ (تقسیم، تشخیص، کیریئر رہنمائی) کرتا ہو، جب اسکور کو ثابت سمجھا جائے نہ کہ نشوونما اور سیاق وسباق کے تحت بدلنے والی کارکردگی، اور جب ٹیسٹ کی اپنی قابلِ اعتماد ہونے اور صحت کی حدود کو نظر انداز کیا جائے۔

### ٹیسٹ کی تشریح میں عام غلطیاں (Common Errors in Test Interpretation)

تصدیقی تعصب (Confirmation Bias) ایسی معلومات کو نوٹ کرنے اور یاد رکھنے کا رجحان ہے جو پہلے سے موجود مفروضے کی تصدیق کرے جبکہ متضاد ثبوت کو نظر انداز کرے۔ اگر کوئی استاد کسی بچے کو "شاید سست" کہہ کر بھیجے اور بچہ اوسط سے کم کی حد میں اسکور کرے، تو تصدیقی تعصب مشیر کو دیگر مثبت نتائج — مضبوط مسئلہ حل کرنا، بلند تحریک، اچھی سماجی مہارتیں — نظر انداز کرنے پر آمادہ کر سکتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ نتیجہ نکالنے سے پہلے فعال طور پر تردید کرنے والے ثبوت تلاش کیے جائیں۔

ایک واحد اسکور پر زیادہ انحصار (Over-reliance on a Single Score) پیمائش کی معیاری غلطی (Standard Error of Measurement — SEM) کو نظر انداز کرتا ہے — وہ اعداد و شماری یاددہانی کہ اسکور ایک اندازہ ہے، نہ کہ ایک

درست نقطہ۔4 نقات کی SEM کے ساتھ 72 کا IQ رکھنے والے بچے کا حقیقی اسکور غالباً 68 اور 76 کے درمیان ہو گا، ایک حد جو دو مختلف درجہ بندیوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ کوئی بھی اہم فیصلہ ایک اسکور پر نہیں ٹکنا چاہیے۔

ہالہ اثر (Halo Effect) اس وقت ہوتا ہے جب کوئی ایک نمایاں خصوصیت—تعاون کرنے والا رویہ، پرکشش شخصیت، یا ایک مضبوط ذیلی ٹیسٹ—دیگر تمام نتائج کی تشریح کو مثبت یا منفی طور پر غیر ضروری رنگ دے۔

بنیادی شرحوں کو نظر انداز کرنا (Ignoring Base Rates) اسکریننگ میں خاص طور پر سنگین نتائج پیدا کرتا ہے۔ اگر اسکول کی آبادی میں ADHD کا حقیقی پھیلاؤ تقریباً 5–7 فیصد ہے، تو ایک اچھا اسکریننگ آلہ بھی وسیع پیمانے پر لاگو کیے جانے پر بہت سے غلط مثبت نتائج دے گا۔ ایک مشیر جو کٹ آف سے اوپر ہر اسکور کو ممکنہ ADHD سمجھے، وہ منظم طور پر متاثرہ بچوں کی تعداد کا زیادہ اندازہ لگائے گا۔

## نشان زدگی اور غلط تشخیص کا خطرہ (The Risk of Labelling and Misdiagnosis)

تعلیمی اور طبی ترتیبات میں نشانات (Labels) بہت بڑا سماجی وزن رکھتے ہیں۔ ایک بار جب کسی بچے کو ذہنی معذور یا جذباتی طور پر پریشان کہہ دیا جائے، تو یہ نشان اسکول کے سالوں اور اساتذہ میں اس کے ساتھ چلتا رہتا ہے، جو تعلیم کو، دستیاب مواقع کو، اور—سب سے زیادہ نقصاندہ طور پر—یہ بھی متاثر کرتا ہے کہ وہ خود کو کیسے دیکھتا ہے۔ Pygmalion Effect پر تحقیق یہ ثابت کرتی ہے کہ نشانات سے بنی استاد کی توقعات طالب علم کے نتائج پر وقت کے ساتھ قابلِ پیمائش اثرات مرتب کرتی ہیں۔

مشیروں کو اسکریننگ اور تشخیص کے درمیان واضح فرق برقرار رکھنا چاہیے۔ اسکریننگ آلہ ان افراد کی شناخت کرتا ہے جن پر مزید جائزے کی ضرورت ہو سکتی ہے؛ یہ تشخیص قائم نہیں کرتا۔ تشخیص کے لیے ایک جامع، کثیر طریقی، کثیر ذریعی عمل درکار ہے جو مناسب طور پر اہل پیشہ ور افراد کے ذریعے کیا جائے۔

## ثقافتی، زبانی، اور سیاق و سباق کا تعصب (Cultural, Linguistic, and Contextual Bias)

ہندوستانی سیاق و سباق میں، تعصب (Bias) غلط تشریح کے سب سے اہم اور کم سراہے جانے والے ذرائع میں سے ایک ہے۔ ثقافتی تعصب اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ٹیسٹ کا مواد منظم طور پر کچھ پس منظر کے افراد کو نقصان پہنچائے—ایک ذخیرۂ الفاظ کا ٹیسٹ جو شہری، متوسط طبقے، انگریزی زبان کے تجربے سے لیتا ہو، دیہی یا مادری زبان کے ذریعے تعلیم پانے والے بچوں کی زبانی صلاحیت کو کم اندازہ لگائے گا—نہ اس لیے کہ وہ بچے کم قابل ہیں، بلکہ اس لیے کہ ٹیسٹ ثقافتی مانوسیت کو صلاحیت سمجھ لیتا ہے۔ زبانی تعصب (Linguistic Bias) ہندوستان کے غیر معمولی تنوع سے مزید پیچیدہ ہو جاتا ہے: ترجمہ اکیلے اسے ختم نہیں کرتا، کیونکہ زبانوں میں تصورات اور جملوں کی ساخت معنی خیز طور پر مختلف ہوتی ہے۔ سماجی اقتصادی اور سیاق و سباق کا تعصب (Socioeconomic and Contextual Bias) کا مطلب ہے کہ جس بچے نے کبھی وقت بند تحریری امتحان نہیں دیا وہ کسی بھی ایسے ٹیسٹ میں نقصان میں ہو گا چاہے اس کی بنیادی صلاحیت کچھ بھی ہو۔

کوئی بھی نتیجہ تشریح کرنے سے پہلے، مشیر کو یہ پوچھنا چاہیے: کیا یہ ٹیسٹ اس شخص کے ثقافتی اور زبانی پس منظر کے لیے مناسب ہے؟ کیا

اصولی نمونہ اس پس منظر کے لوگوں کا نمائندہ تھا؟ کیا زندگی کے حالات نے ناپی جانے والی خصلت سے آزادانہ طور پر کارکردگی کو متاثر کیا ہو سکتا ہے؟ کیا مجھے ثقافتی فرق کو انفرادی کمی سمجھنے کا خطرہ ہے؟

**اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)**

1. زیادہ تشریح (Overinterpretation) کیا ہے؟ ٹیسٹ کی تشریح میں دو عام غلطیاں بیان کریں اور سمجھائیں کہ ہر ایک سے کیسے بچا جا سکتا ہے۔
2. ایک مشیر ساتویں جماعت کے تمام طلبہ کی ADHD کے لیے اسکریننگ کرتا ہے اور کٹ آف سے اوپر اسکور کرنے والے ہر طالب علم کے خاندان کو خط لکھتا ہے کہ ان کے بچے کو ADHD ہے اور فوری طبی مشاورت کی سفارش کرتا ہے۔ اس طریقے میں دو غلطیاں بیان کریں، بنیادی شرح (Base Rate) کی مطابقت سمجھائیں، اور بتائیں کہ مشیر کو اس کے بجائے کیا کرنا چاہیے تھا۔

## 5.7 خلاصہ (Summary)

اس اکائی میں ہم نے آزمون کے نتائج کی تشریح کے بنیادی نظریات اور عملی طریقۂ کار کا مطالعہ کیا۔ ہم نے سیکھا کہ خام اسکور کو بامعنی بنانے کے لیے اسے معیاری اسکور اور فیصدی درجات کی صورت میں سمجھا جاتا ہے، جبکہ اصول و معیار فرد کی کارکردگی کی تشریح کے لیے حوالہ فراہم کرتے ہیں۔ اصولی تشریح میں فرد کی کارکردگی کا دوسروں سے، جبکہ معیارِ حوالہ تشریح میں مقررہ معیار سے موازنہ کیا جاتا ہے۔ ہم نے کٹ آف اسکور، غلط مثبت اور غلط منفی کے مفاہیم اور مختلف اقسام کے اصول، مثلاً عمری، جماعتی، فیصدی اور معیاری اسکور اصول کا جائزہ لیا۔ اسی طرح تعدد تقسیم، ہسٹوگرام، نارمل تقسیم، 68-95-99.7 قانون، بار چارٹ، پائی چارٹ اور پروفائل چارٹ کے ذریعے تشخیصی معلومات کی پیش کش کو سمجھا۔ ارتباط کے ذریعے دو متغیرات کے درمیان تعلق اور مختلف آزمونوں کے نتائج کے موازنے کا طریقہ بھی سیکھا، جبکہ متعدد تشخیصی ذرائع سے معلومات کو یکجا کر کے فرد کی جامع تصویر تشکیل دینے کی اہمیت واضح ہوئی۔ اس اکائی میں حد سے زیادہ تشریح، غلط تشخیص، تصدیق تعصب، ہالہ اثر، بنیادی شرح کی غفلت اور پیمائش کی معیاری غلطی جیسے مسائل پر بھی توجہ دی گئی اور اس بات پر زور دیا گیا کہ ثقافتی، لسانی اور سیاقی اختلافات کو فرد کی کمزوری نہیں سمجھنا چاہیے۔ آخر میں، تشخیصی عمل میں اہلیت، باخبر رضامندی، تشریح میں احتیاط، عدم ضرر اور مسلسل خود احتسابی کی اخلاقی ذمہ داریوں کو اہم قرار دیا گیا۔ اس اکائی کا مرکزی پیغام یہ ہے کہ تشخیصی اعداد و شمار افراد کو متعین کرنے کے لیے نہیں بلکہ انہیں زیادہ مکمل، درست اور ہمدردانہ انداز میں سمجھنے کے لیے استعمال کیے جانے چاہییں۔

## 5.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی میں ہم نے درج ذیل معلومات حاصل کیں:

- خام اسکور، معیاری اسکور اور فیصدی درجات کے مفاہیم اور خام اسکور کی حدود کو سمجھا۔
- خام اسکور کو Z-اسکور اور T-اسکور میں تبدیل کرنے اور ان کی تشریح کا طریقہ سیکھا۔

- اصول و معیار کی مختلف اقسام اور اصول-حوالہ اور معیار-حوالہ تشریح کے درمیان فرق کو سمجھا۔
- کٹ آف اسکور، اس کے استعمال اور غلط مثبت و غلط منفی کے مفاہیم کو جانا۔
- ہسٹوگرام، نارمل تقسیم منحنی، بار چارٹ اور پروفائل چارٹ جیسی تشخیصی گرافیکی نمائندگیوں کو پڑھنے اور سمجھنے کا طریقہ سیکھا۔
- ارتباط اور ارتباطی گنجینے کے ذریعے مختلف تشخیصی نتائج کے باہمی تعلق اور موازنے کو سمجھا۔
- آزمون کی تشریح میں عام غلطیوں، مثلاً تصدیق تعصب، ہالہ اثر، بنیادی شرح کی غفلت اور ایک اسکور پر ضرورت سے زیادہ انحصار کو پہچانا۔
- تشخیص میں لیبل لگانے، غلط تشخیص اور ثقافتی، لسانی اور سیاقی تعصب کے خطرات کو سمجھا۔
- تشخیصی نتائج کی تشریح اور ابلاغ میں اخلاقی اصولوں کی اہمیت کو جانا۔

---

## 5.9 فرہنگ (Glossary)

| | |
|---|---|
| خام اسکور (Raw Score) | آزمون سے براہِ راست حاصل ہونے والا غیر تبدیل شدہ کل اسکور، جو صحیح جوابات یا درجہ بندیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ |
| معیاری اسکور (Standard Score) | ایسا تبدیل شدہ اسکور جو فرد کی کارکردگی کو اصولی گروہ کے وسط سے معیاری انحراف کی اکائیوں میں ظاہر کرتا ہے۔ |
| زیڈ اسکور (Z-Score) | ایسا معیاری اسکور جو فرد کے اسکور کو گروہ کے وسط اور معیاری انحراف کے حوالے سے ظاہر کرتا ہے۔ صفر اوسط کارکردگی کو ظاہر کرتا ہے۔ |
| ٹی اسکور (T-Score) | ایسا معیاری اسکور جس کا وسط 50 اور معیاری انحراف 10 مقرر کیا جاتا ہے۔ |
| فیصدی درجہ (Percentile Rank) | یہ ظاہر کرتا ہے کہ اصولی گروہ کے کتنے فیصد افراد کسی مقررہ اسکور کے برابر یا اس سے کم اسکور کرتے ہیں۔ |
| اصول و معیار (Norm) | نمائندہ معیار بندی نمونے سے حاصل کردہ اسکور، جو انفرادی اسکور کی تشریح کے لیے حوالہ فراہم کرتے ہیں۔ |
| اصول-حوالہ تشریح (Norm-Referenced Interpretation) | فرد کی کارکردگی کو اصولی گروہ کی کارکردگی کے مقابلے میں جانچنے کا طریقہ۔ |
| معیار-حوالہ تشریح (Criterion-Referenced Interpretation) | فرد کی کارکردگی کو ایک مقررہ معیار یا دہلیز کے مقابلے میں جانچنے کا طریقہ۔ |
| کٹ آف اسکور (Cut-off Score) | ایک مخصوص اسکور جو افراد کو مختلف زمروں میں تقسیم کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ |

| | |
|---|---|
| نارمل تقسیم منحنی (Normal Distribution Curve) | گھنٹی نما نظری تقسیم جس میں وسط، وسیط اور کثیر التکرار مرکز میں ہوتے ہیں اور 68-95-99.7 قانون سے اسکوروں کی تقسیم سمجھی جاتی ہے۔ |
| ارتباطی گنجینہ (Correlation Coefficient) (r) | 1.0— سے +1.0 تک عددی اشاریہ جو دو متغیرات کے درمیان تعلق کی قوت اور سمت ظاہر کرتا ہے۔ |
| حد سے زیادہ تشریح (Overinterpretation) | تشخیصی اعداد و شمار سے ایسے نتائج اخذ کرنا جو دستیاب شواہد سے زیادہ ہوں۔ |
| پیمائش کی معیاری غلطی (Standard Error of Measurement) (SEM) | ایسا شماریاتی تخمینہ جو ظاہر کرتا ہے کہ حاصل شدہ اسکور حقیقی اسکور سے کس حد تک مختلف ہو سکتا ہے۔ |

## 5.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

**معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)**

1. خام اسکور کی بہترین تعریف یہ ہے کہ یہ:

(a) ایک ایسا اسکور ہے جسے اصولی گروہ کے وسط اور معیاری انحراف کا استعمال کرتے ہوئے تبدیل کیا گیا ہو

(b) کسی بھی تبدیلی سے پہلے آزمون سے حاصل کردہ براہ راست، غیر تبدیل شدہ کل اسکور

(c) ایک ایسا اسکور جو ہمیں بتاتا ہے کہ کتنے فیصد افراد کسی مقررہ نقطے سے نیچے اسکور کرتے ہیں

(d) ایک ایسا اسکور جسے ثقافتی اور لسانی تعصب کے لیے ایڈجسٹ کیا گیا ہو

2. ایک طالب علم کسی آزمون میں 80 اسکور کرتا ہے۔ جماعت کا وسط 65 ہے اور معیاری انحراف 10 ہے۔ طالب علم کا Z- اسکور کیا ہے؟

(a) +0.75

(b) +1.25

(c) +1.50

(d) +2.00

3. T- اسکوروں کا مقررہ وسط اور معیاری انحراف یہ ہے:

(a) وسط=0، SD = 1

(b) وسط=100، SD = 15

(c) وسط=50، SD = 10

(d) وسط=500، SD = 100

4. ایک طالب علم پڑھنے کے آزمون میں 65ویں فیصدی پر اسکور کرتا ہے۔ اس کا مطلب ہے:

(a) طالب علم نے 65٪ سوالات کے صحیح جواب دیے

(b) طالب علم نے اصولی گروہ کے 65٪ سے زیادہ اسکور کیا

(c) طالب علم کا اسکور وسط سے 65 نقاط اوپر ہے

(d) طالب علم جماعت کے اوپری 65٪ میں ہے

5. درج ذیل میں سے کون سا نفسیاتی تشخیص میں استعمال ہونے والے اصول کی قسم نہیں ہے؟

(a) عمری اصول (Age norms)

(b) جماعتی اصول (Grade norms)

(c) حوصلہ افزائی کے اصول (Motivation norms)

(d) فیصدی اصول (Percentile norms)

6. معیار-حوالہ تشریح میں، طالب علم کے اسکور کا موازنہ کیا جاتا ہے:

(a) اصولی گروہ کی اوسط کارکردگی سے

(b) اسی جماعت کے دیگر طالب علموں کے اسکوروں سے

(c) ایک مقررہ، پہلے سے طے شدہ معیار یا دہلیز سے

(d) طالب علم کے پچھلے آزمون اسکوروں سے

7. PHQ-9 پر 10 کا کٹ-آف اسکور ظاہر کرتا ہے:

(a) کہ شخص میں ڈپریشن کی کوئی علامات نہیں ہیں

(b) کہ شخص کا اسکور اصولی گروہ کے اوسط سے نیچے ہے

(c) متوسط ڈپریشن کا امکان اور مزید تشخیص کی ضرورت

(d) کہ شخص کو فوری ہسپتال داخلے کی ضرورت ہے

8. نارمل تقسیم منحنی میں، تقریباً کتنے فیصد اسکور وسط کے اوپر اور نیچے ایک معیاری انحراف کے اندر آتے ہیں؟

(a) ٪50

(b) ٪68

(c) ٪85

(d) ٪95

9. کسی تشخیصی رپورٹ میں پروفائل چارٹ (psychograph) سب سے زیادہ مفید ہوتا ہے:

(a) کسی بڑے گروہ میں اسکوروں کی تعدد تقسیم دکھانے کے لیے

(b) ایک ہی گراف پر متعدد ذیلی آزمونوں میں کسی فرد کے اسکور ظاہر کرنے کے لیے

(c) دو مختلف جماعتوں کے اوسط اسکوروں کا موازنہ کرنے کے لیے

(d) تناسبی اعداد و شمار کو دائرے کے ٹکڑوں کے طور پر ظاہر کرنے کے لیے

10. دو متغیرات کے درمیان ارتباطی گنجینہ $r = -0.82$ ظاہر کرتا ہے:

(a) ایک کمزور مثبت تعلق

(b) دو متغیرات کے درمیان کوئی تعلق نہیں

(c) ایک مضبوط منفی تعلق

(d) ایک معتدل مثبت تعلق

11. $r = 0.70$ کے ارتباط کے لیے تعیین کا گنجینہ ($r^2$) (coefficient of determination) ہمیں بتاتا ہے:

(a) ایک متغیر میں ٪70 تغیر دوسرے کی وضاحت کرتا ہے

(b) ایک متغیر میں ٪49 تغیر دوسرے کے ساتھ مشترک ہے

(c) دو متغیرات کا تعلق بالکل کامل ہے

(d) کہ ارتباط شماریاتی اعتبار سے اہم نہیں ہے

12. درج ذیل میں سے کون سا تشخیص میں حد سے زیادہ تشریح کے تصور کی بہترین وضاحت کرتا ہے؟

(a) ایک ہی موکل کی تشخیص کے لیے ایک سے زیادہ آزمون کا استعمال

(b) تشخیصی اعداد و شمار سے ایسے نتائج اخذ کرنا جو اعداد و شمار جائز طور پر سہارا دے سکتے ہیں اس سے آگے جاتے ہیں

(c) مناسب اعتماد کے وقفوں کے ساتھ اسکور رپورٹ کرنا

(d) موکل کے اسکور کا ایک پرانے اصولی نمونے سے موازنہ

13. موکل کے بارے میں پہلے سے موجود یقین کی تصدیق کرنے والی معلومات تلاش کرنے اور نوٹس کرنے کا رجحان، جبکہ متضاد

ثبوت کو نظر انداز کرنا، کہلاتا ہے:

(a) ہالہ اثر(The halo effect)

(b) بنیادی شرح کی غفلت(Base rate neglect)

(c) تصدیق-تعصب(Confirmation bias)

(d) پگمالیئن اثر(The Pygmalion effect)

14. درج ذیل میں سے کون سا اس وقت سب سے زیادہ سنگین تشویش کی نمائندگی کرتا ہے جب شہری، انگریزی میڈیم طالب علموں پر معیار بند آزمون کا اطلاق دیہی، مادری زبان کے پس منظر کے بچے پر کیا جائے؟

(a) آزمون بچے کے لیے مکمل کرنے کے لیے بہت لمبا ہو سکتا ہے

(b) بچہ نئے پن کے اثرات کی وجہ سے توقع سے زیادہ اسکور کر سکتا ہے

(c) اصول گروہ کی عدم مطابقت بچے کی صلاحیت کو منظم طور پر کم تخمینہ لگا سکتی ہے

(d) مختلف پس منظر کی وجہ سے آزمون کی اعتماد پذیری بڑھ جائے گی

15. پیشہ ورانہ اخلاقی ضابطوں کے مطابق، ایک اسکریننگ ٹول جو کسی طالب علم کو ADHD کے خطرے میں قرار دیتا ہے، اسے سمجھا جانا چاہیے:

(a) ADHD کی ایک قطعی تشخیص جس کے لیے فوری طبی علاج ضروری ہے

(b) ایک اشارہ کہ طالب علم مزید جامع جائزے کا مستحق ہے

(c) اس بات کا ثبوت کہ طالب علم کو خصوصی تعلیم میں جگہ دی جانی چاہیے

(d) ایک مستقل لیبل جسے طالب علم کی فائل میں درج کیا جانا چاہیے

**مختصر جواب کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)**

1. خام اسکور کیا ہے؟ خام اسکوروں کی کوئی دو ایسی حدود بیان کریں جو نتائج اخذ کرنے سے پہلے انہیں معیاری اسکوروں یا فیصدی درجات میں تبدیل کرنا ضروری بناتی ہیں۔

2. فیصدی درجے (percentile) اور فیصد (percentage) میں فرق واضح کریں۔ والدین یا اساتذہ کو تشخیصی نتائج پہنچاتے وقت ایک مشیر کے لیے یہ فرق کیوں اہم ہے؟

3. نفسیاتی تشخیص میں اصول و معیار (norms) کیا ہوتے ہیں؟ وضاحت کریں کہ اصولوں کو تجویزی (prescriptive) کے بجائے وضاحتی (descriptive) کیوں کہا جاتا ہے۔

4. اصول-حوالہ جانچ (norm-referenced testing یا NRT) اور معیار-حوالہ جانچ (criterion-referenced

testing یا (CRT میں فرق بیان کریں۔ ہندوستانی تعلیمی یا مشاورتی تناظر سے ہر ایک کی ایک مثال دیں۔

5. کٹ-آف اسکور کیا ہے؟ کٹ-آف اسکوروں کے تناظر میں غلط مثبت (false positive) اور غلط منفی (false negative) کی اصطلاحات کی تعریف کریں، اور وضاحت کریں کہ دونوں قسم کی غلطیاں طبی اعتبار سے کیوں اہم ہیں۔

6. نارمل تقسیم منحنی کی وضاحت کریں اور 68-95-99.7 قانون بیان کریں۔ یہ قانون ایک مشیر کو موکل کے معیاری اسکور کی تشریح کرنے میں کس طرح مدد کرتا ہے؟

7. ارتباطی گنجینہ (correlation coefficient) کیا ہے؟ وضاحت کریں کہ قدریں r = +0.85، r = 0.00، اور r = −0.60 — دو تشخیصی متغیرات کے درمیان تعلق کے بارے میں کیا ظاہر کرتی ہیں۔

8. پیمائش کی معیاری غلطی (Standard Error of Measurement) یا (SEM سے کیا مراد ہے؟ مشیروں کو اسکور کو عین نقطوں کے بجائے اعتماد کے وقفوں (confidence intervals) کے طور پر کیوں رپورٹ اور تشریح کرنی چاہیے؟

9. آزمون کی تشریح میں غلطی کے ذرائع کے طور پر تصدیق-تعصب (confirmation bias) اور ہالہ اثر (halo effect) کی تعریف کریں۔ ایک مثال دیں کہ اسکول مشاورت کے تناظر میں ہر ایک کیسے ظاہر ہو سکتا ہے۔

10. نفسیاتی تشخیص میں ثقافتی تعصب (cultural bias) کیا ہے؟ ہندوستانی تناظر میں کام کرنے والے مشیروں کے لیے ثقافتی تعصب سے آگاہی خاص طور پر کیوں اہم ہے؟

## طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. خام اسکور، Z-اسکور، T-اسکور، اور IQ اسکور کے تصورات کی وضاحت کریں۔ اسکول مشاورتی تناظر سے مناسب مثالوں کا استعمال کرتے ہوئے، یہ واضح کریں کہ ہر قسم کا اسکور کس طرح حاصل کیا جاتا ہے اور یہ طالب علم کی کارکردگی کے بارے میں کیا بتاتا ہے۔

2. نفسیاتی اور تعلیمی تشخیص میں استعمال ہونے والے اصولوں کی چار بڑی اقسام — عمری اصول (age norms)، جماعتی اصول (grade norms)، فیصدی اصول (percentile norms)، اور معیاری اسکور اصول — (standard score norms) پر گفتگو کریں۔ ہر قسم کے لیے، اس کی خوبیاں اور حدود بیان کریں۔

3. تشخیصی اعداد و شمار کی تشریح اور ابلاغ میں گرافیکی نمائندگی کے کردار پر گفتگو کریں۔ اپنے جواب میں، ہسٹوگرام، نارمل تقسیم منحنی، بار چارٹ، اور پروفائل چارٹ کے مخصوص استعمالات بیان کریں، اور وضاحت کریں کہ ایک مشیر کو ہر قسم کے گراف کو درست طریقے سے کس طرح پڑھنا چاہیے۔ تشخیصی گرافوں کو پڑھتے وقت مشیر اور غیر ماہر افراد سب سے عام غلطیاں کیا کرتے ہیں، اور ان سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

4. ارتباط کے تصور اور مشاورتی تشخیص میں اس کے عملی اطلاقات کی وضاحت کریں۔ ارتباطی گنجینہ ہمیں دو آزمونوں کے درمیان تعلق

کے بارے میں کیا بتاتا ہے؟ جب ایک ہی موکل کو دیے گئے دو آزمون نمایاں طور پر مختلف اسکور دیں تو ایک مشیر کو کیا کرنا چاہیے؟

5. حد سے زیادہ تشریح (overinterpretation) کی تعریف کریں اور آزمون کی تشریح میں پانچ عام غلطیوں—تصدیق-تعصب (confirmation bias)، ایک اسکور پر ضرورت سے زیادہ انحصار، ہالہ اثر(halo effect) ، بنیادی شرح کی غفلت (base rate neglect)، اور پیمائش کی معیاری غلطی کی غفلت—پر تفصیل سے گفتگو کریں۔

6. تعلیمی اور طبی مشاورتی تناظر میں لیبل لگانے اور غلط تشخیص کے خطرات پر گفتگو کریں۔ پگمالیئن اثر (Pygmalion effect) کیا ہے، اور یہ تشخیص پر مبنی لیبل لگانے کے حقیقی دنیا کے نتائج کو کیسے ظاہر کرتا ہے؟ ہر مشیر کو اسکریننگ اور تشخیص کے درمیان کیا فرق برقرار رکھنا چاہیے، اور یہ فرق اخلاقی طور پر کیوں اہم ہے؟

7. نفسیاتی تشخیص میں ثقافتی، لسانی، اور سیاق وسباق کے تعصب کا تفصیلی جائزہ لکھیں، خاص طور پر ہندوستانی تناظر کے حوالے سے۔ اپنے جواب میں، وضاحت کریں کہ ہر قسم کے تعصب کا کیا مطلب ہے، یہ کیسے پیدا ہوتا ہے، اور زیرِ تشخیص فرد کے لیے اس کے کیا نتائج ہیں۔ ایک مشیر اپنے تشخیصی عمل میں ان تعصبات کے اثر کو کم سے کم کرنے کے لیے کیا اقدامات اٹھا سکتا ہے؟

8. تصور کریں کہ آپ ایک مشیر ہیں جس نے نویں جماعت کے ایک طالب علم کو جسے تعلیمی کم کارکردگی کی وجہ سے بھیجا گیا ہے، جامع تشخیصی بیٹری دی ہے۔ اس بیٹری میں ذہانت کا آزمون، پڑھنے کی صلاحیت کا آزمون، تعلیمی اضطراب کا پیمانہ، اور سیکھنے کے انداز کی فہرست شامل ہے۔ اس اکائی میں آپ نے معیاری اسکور، اصول، گرافیکی نمائندگی، ارتباط، اور اخلاقی تشریح کے بارے میں جو کچھ سیکھا ہے اسے استعمال کرتے ہوئے، مرحلہ وار بیان کریں کہ آپ چاروں آلات کے نتائج کو طالب علم کی صورتحال کی متماسک اور ذمہ دارانہ سمجھ میں کیسے تشریح کریں گے اور یکجا کریں گے۔

9. بحیثیت تشخیصی معالج مشیر کی اخلاقی ذمہ داریوں پر گفتگو کریں، جن میں اہلیت(competence) ، باخبر رضامندی (informed consent)، تشریح میں عاجزی(humility in interpretation) ، عدم ضرر(non-maleficence) ، اور مشورہ لینے اور حوالہ کرنے کی ذمہ داری (obligation to consult and refer) شامل ہیں۔ ہر اصول کے لیے، وضاحت کریں کہ یہ عملی لحاظ سے مشیر سے کیا مطالبہ کرتا ہے، اور ایک ایسی صورتحال بیان کریں جس میں اس اصول کو برقرار نہ رکھنے سے موکل کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

**معروضی سوالات کے جوابات:**

| سوال نمبر | 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 | 8 | 9 | 10 | 11 | 12 | 13 | 14 | 15 |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| جوابات | B | C | C | B | C | C | C | B | B | C | B | B | C | C | B |

## 5.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1. American Counseling Association. (2014). *ACA code of ethics*. American Counseling Association.
2. Anastasi, A., & Urbina, S. (1997). *Psychological testing* (7th ed.). Prentice Hall.
3. Cohen, R. J., Swerdlik, M. E., & Sturman, E. D. (2013). *Psychological testing and assessment: An introduction to tests and measurement* (8th ed.). McGraw-Hill.
4. Flanagan, D. P., Ortiz, S. O., & Alfonso, V. C. (2013). *Essentials of cross-battery assessment* (3rd ed.). John Wiley & Sons.
5. Garb, H. N. (1998). *Studying the clinician: Judgment research and psychological assessment*. American Psychological Association.
6. Gould, S. J. (1996). *The mismeasure of man* (revised ed.). W. W. Norton & Company.
7. Gregory, R. J. (2014). *Psychological testing: History, principles, and applications* (7th ed.). Pearson.
8. Kaplan, R. M., & Saccuzzo, D. P. (2017). *Psychological testing: Principles, applications, and issues* (9th ed.). Cengage Learning.
9. Sharma, S. (2011). *Educational and psychological measurement and evaluation*. PHI Learning.

# اکائی6: تشخیصی رپورٹوں کی تحریر اور پیشکش

(Writing and Presenting Assessment Reports)

اکائی کے اجزاء:


6.0 تمہید(Introduction)

6.1 مقاصد(Objectives)

6.2 ایک پیشہ ورانہ تشخیصی رپورٹ کے اجزاء اور اس کا فارمیٹ

(Components of a Professional Assessment Report, Format of psychological report)

6.3 تحریر میں وضاحت، درستی، اور رازداری (

(Clarity, Precision, and Confidentiality in Writing

6.4 مؤکلین اور اراکین کو نتائج پہنچانا (

(Communicating Results to Clients and Stakeholders

6.5 مشاورتی خلاصے اور سفارشات لکھنا

(Writing Counselling Summaries and Recommendations)

6.6 نتائج کا اخلاقی اشتراک اور دستاویزی شکل (Ethical Sharing and Documentation of Results)

6.7 خلاصہ(Summary)

6.8 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

6.9 فرہنگ(Glossary)

6.10 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

6.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)


## 6.0 تمہید (Introduction)

تشخیصی رپورٹیں وہ بنیادی ذریعہ ہیں جس کے توسط سے مشیر کے نتائج مشاورتی کمرے سے باہر وسیع دنیا تک پہنچتے ہیں — مؤکل، اس کے خاندان، اساتذہ، منتظمین، اور دیگر پیشہ ور افراد تک۔ ایک مشیر نے جتنی بھی مکمل تشخیص کی ہو، اگر نتائج کو تحریر میں واضح اور درست طریقے سے پیش نہ کیا جا سکے تو اس کوشش کا بڑا حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ رپورٹ، حقیقی معنوں میں، مشیر کی پیشہ ورانہ آواز کاغذ پر ہے۔ ایک اچھی طرح لکھی گئی تشخیصی رپورٹ محض ایک ریکارڈ نہیں — یہ پیشہ ورانہ ذمہ داری کا ایک عمل ہے جو مؤکل کے لیے دروازے

کھول سکتا ہے، وسائل حاصل کر سکتا ہے، مداخلتوں کی رہنمائی کر سکتا ہے، اور حقیقی معنوں میں زندگیاں بدل سکتا ہے۔

## 6.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ قابل ہوں گے کہ:

- ایک پیشہ ورانہ تشخیصی رپورٹ کے لازمی اجزاء کی شناخت اور وضاحت کریں اور ہر جزء کا مقصد بیان کریں؛
- تعلیمی، طبی، اور کیریئر مشاورت کے سیاق وسباق میں معیاری رپورٹ کی ترتیبیں (Formats) لاگو کریں؛
- تشخیصی تحریر میں وضاحت، درستی، اور تکنیکی زبان کا مناسب استعمال دکھائیں؛
- تشخیصی دستاویزات میں رازداری (Confidentiality) کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ معلومات کب شیئر کی جاسکتی یا ضرور کی جانی چاہیے؛
- مختلف سامعین کو حساسیت اور ثقافتی آگاہی کے ساتھ نتائج پہنچانے کی مؤثر حکمتِ عملیاں بیان کریں؛
- متعدد تشخیصی ذرائع کے نتائج یکجا کر کے اچھی طرح منظم مشاورتی خلاصے لکھیں؛
- مؤکل کے حالات کے مطابق مخصوص، شواہد پر مبنی سفارشات ترتیب دیں؛
- دستاویزات سے متعلق پیشہ ورانہ اور اخلاقی معیار لاگو کریں، بشمول RCI اور ACA رہنما اصول۔

## 6.2 ایک پیشہ ورانہ تشخیصی رپورٹ کے اجزاء اور اس کا فارمیٹ

(Components of a Professional Assessment Report and Format of psychological report)

ایک پیشہ ورانہ تشخیصی رپورٹ (Professional Assessment Report) ایک منظم دستاویز ہے، جس میں کسی فرد کی صلاحیتوں، روّیوں، دلچسپیوں اور نفسیاتی خصوصیات سے متعلق معلومات درج کی جاتی ہیں۔ اس رپورٹ کا مقصد فرد کی موجودہ صورتِ حال کو سمجھنا اور اس کی ضروریات کے مطابق مناسب رہنمائی اور مشاورت فراہم کرنا ہے۔ ایک معیاری تشخیصی رپورٹ میں مختلف اجزاء شامل ہوتے ہیں، جو معلومات کو واضح اور منظم انداز میں پیش کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ رپورٹ تیار کرتے وقت معلومات کی درستگی، رازداری اور معروضیت کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔ نفسیاتی رپورٹ کا فارمیٹ (Format of Psychological Report) رپورٹ کی ترتیب اور پیش کش کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک مناسب فارمیٹ کی مدد سے رپورٹ کو آسانی سے سمجھا، پڑھا اور اس کی بنیاد پر مناسب فیصلے کیے جاسکتے ہیں۔

### 6.2.1 ایک پیشہ ورانہ تشخیصی رپورٹ کے اجزاء (Components of a Professional Assessment Report)

#### 6.2.1.1 رپورٹ کیوں لکھیں؟ (Why Write a Report?)

رپورٹ کی ساخت کا جائزہ لینے سے پہلے، یہ پوچھنا ضروری ہے: رپورٹ لکھی ہی کیوں جائے؟ ایک تحریری تشخیصی رپورٹ پانچ الگ الگ مقاصد پورے کرتی ہے۔

یہ ایک **پیشہ ورانہ ریکارڈ (Professional Record)** ہے — ایک مستقل، تاریخ دار دستاویز جس میں یہ درج ہو کہ کیا جائزہ لیا گیا، کیسے، کیا پایا گیا، اور کیا سفارش کی گئی — جو مؤکل اور مشیر دونوں کی حفاظت کرتی ہے۔ یہ ایک **ابلاغی آلہ (Communication Tool)** ہے، جو نتائج ان تک پہنچاتا ہے جنھیں ان پر عمل کرنا ہے؛ تحریری ریکارڈ کے بغیر، اہم معلومات بھول سکتی ہیں یا غیر مستقل طریقے سے منتقل ہو سکتی ہیں۔ یہ **منصوبہ بندی اور مداخلت کی بنیاد (Basis for Planning and Intervention)** کا کام کرتی ہے، نتائج کو اساتذہ، والدین، اور دیگر پیشہ ور افراد کے لیے عملی رہنمائی میں بدلتی ہے۔ اس میں **اخلاقی اور قانونی وزن (Ethical and Legal Weight)** ہوتا ہے — خصوصی تعلیم میں تقسیم، معذوری کی تصدیق، اور قانونی کارروائیوں میں، رپورٹ اس بات کا فیصلہ کر سکتی ہے کہ کوئی شخص کیا وسائل یا فیصلے حاصل کرتا ہے۔ اور یہ **طولانی سمجھ (Longitudinal Understanding)** میں اہم کردار ادا کرتی ہے، مؤکل کی نشوونما کو دستاویزی شکل دیتی ہے اور جب وہ مشیروں یا اداروں کے درمیان منتقل ہو تو تسلسل فراہم کرتی ہے۔

### 6.2.1.2 لازمی اجزاء (Essential Components)

اگرچہ ترتیبیں مختلف ترتیبات میں مختلف ہوتی ہیں، لیکن ان بنیادی اجزاء پر وسیع پیشہ ورانہ اتفاقِ رائے ہے جو ہر جامع رپورٹ میں شامل ہونے چاہئیں۔

1. **شناختی معلومات — (Identifying Information)** پورا نام، تاریخِ پیدائش، عمر، جنس، جماعت، ادارہ، تشخیص کی تاریخ، جائزہ لینے والے کا نام، حوالہ جاتی ذریعہ، اور رپورٹ کی تاریخ۔ یہ محض حقیقت پر مبنی ہے، لیکن یہاں غلطیاں رپورٹ کو قانونی لحاظ سے غیر درست بنا سکتی ہیں۔ ہندوستانی سیاق و سباق میں، مادری زبان، مذہب، اور سماجی اقتصادی پس منظر کو اکثر سیاق و سباق کی مطابقت کی وجہ سے شامل کیا جاتا ہے۔
2. **حوالے کی وجہ — (Reason for Referral)** کس نے مؤکل کو بھیجا، پیش کردہ تشویشات، اور وہ مخصوص حوالہ جاتی سوالات جن کا جواب دینے کے لیے تشخیص بنائی گئی ہے۔ حوالہ جاتی سوالات پوری رپورٹ کو اس کی سمت دیتے ہیں: بعد میں آنے والے ہر حصے کو ان کا جواب دینے کی طرف بڑھنا چاہیے۔ مثالیں" : کیا اس طالبہ کو کوئی مخصوص سیکھنے کی معذوری ہے جو اسے امتحانی رعایتوں کی اہل بناتی ہے؟ "یا" کیا اس مؤکل کی اضطراب کی سطح طبی لحاظ سے اہم ہے؟"
3. **پس منظر کی معلومات — (Background Information)** انٹرویوز اور ریکارڈوں سے اکٹھی کی گئی متعلقہ سیاق و سباق کی معلومات: خاندانی پس منظر، ترقیاتی تاریخ (بچوں کے لیے)، طبی اور نفسیاتی تاریخ، تعلیمی تاریخ، اور ثقافتی، زبانی، اور سماجی اقتصادی پس منظر۔ یہ سوانحی تفصیل نہیں ہے — یہ بامعنی تشریح کے لیے ضروری ہے۔ کسی بچے کا کم زبانی استدلال کا اسکور بالکل مختلف معنی رکھتا ہے اگر وہ ابھی حال میں غیر ہندی بولنے والے علاقے سے منتقل ہوئی ہو اور کم وسائل والے اسکول میں تعلیم حاصل کی ہو۔

4. **رویے کے مشاہدات — (Behavioural Observations)** مؤکل نے جانچ کے دوران کیسا پیش آنا کیا: ظاہری شکل، تعاون، توجہ، کامیابی اور ناکامی پر رد عمل، ممتحن کے ساتھ تعلق، اور کوئی بھی عوامل جو صحت پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ ایک مؤکل جو توجہ کے پیمانے پر اوسط حد میں اسکور کرے لیکن جانچ کے دوران بار بار سنبھالنے کی ضرورت پڑے، وہ اسکور اکیلے سے کہیں زیادہ بھرپور طبی تصویر پیش کرتا ہے۔
5. **استعمال کیے گئے آلات — (Instruments Administered)** استعمال کیے گئے تمام ٹیسٹوں کی مکمل فہرست، بشمول ایڈیشن اور انتظام کی تاریخ۔ یہ شفافیت قارئین کو شواہد کی بنیاد سمجھنے میں مدد دیتی ہے اور مستقبل کے جائزہ لینے والوں کو تکمیلی نہ کہ ایک ہی جیسے آلات چننے میں مدد دیتی ہے۔
6. **نتائج اور تشریح — (Results and Interpretation)** رپورٹ کا اصل مرکز، جو عموماً آلے کے حساب سے نہیں بلکہ شعبے کے حساب سے منظم ہوتا ہے (علمی، تعلیمی، جذباتی، رویہ جاتی، پیشہ ورانہ) — کیونکہ اس سے متعدد ذرائع سے یکجا کرنا ممکن ہوتا ہے۔ ہر شعبے کے لیے: اسکور معیاری اسکور اور پرسینٹائل کی شکل میں وصفی درجہ بندیوں کے ساتھ درج کریں؛ عام زبان میں تشریح کریں؛ مشکلات کے ساتھ ساتھ خوبیاں بھی نوٹ کریں؛ کسی بھی صحت کے خدشات کو تسلیم کریں؛ اور نتائج کو حوالہ جاتی سوالات سے جوڑیں۔ یہ حصہ لازمی طور پر ایک بیانیہ (Narrative) ہونا چاہیے، نہ کہ اسکوروں کی فہرست۔ اسکور کی جدول اسے پورا کر سکتی ہے لیکن تحریری تشریح کی جگہ کبھی نہیں لے سکتی۔

7. **خلاصہ اور تاثرات — (Summary and Impressions)** ایسے قارئین کے لیے ایک مختصر خلاصہ جو پوری رپورٹ نہ پڑھ سکیں۔ اسے حوالہ جاتی سوالات دہرانے چاہئیں، اہم نتائج قابلِ رسائی طریقے سے خلاصہ کرنے چاہئیں، اور مشیر کے دائرہ کار کے اندر کسی تشخیصی تاثر کا ذکر کرنا چاہیے۔ اسے کوئی نئی معلومات شامل نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی نتائج کے حصے کو پوری طرح دہرانا چاہیے۔
8. **سفارشات — (Recommendations)** زیادہ تر عملی مقاصد کے لیے، سب سے اہم حصہ۔ سفارشات مخصوص ہونی چاہئیں ")ایک کثیر حسیاتی طریقہ استعمال کرتے ہوئے روزانہ 30 منٹ منظم صوتی تعلیم "نہ کہ "پڑھنے میں مدد فراہم کریں("، ترجیح بند، مؤکل کے اصل ماحول میں قابلِ عمل، شواہد پر مبنی، اور مناسب وصول کنندہ — اسکول، والدین، مؤکل، دیگر پیشہ ور افراد — کو مخاطب ہونی چاہئیں۔
9. **دستخط اور اسناد — (Signature and Credentials)** پورا نام، قابلیت، عہدہ، ادارہ جاتی وابستگی، دستخط، اور تاریخ۔ یہ پیشہ ورانہ جوابدہی کا اشارہ ہے۔ غیر دستخط شدہ یا غیر مناسب طور پر تصدیق شدہ رپورٹ ادارہ جاتی یا قانونی سیاق وسباق میں قبول نہیں کی جا سکتی۔

### 6.2.1.3 سیاق وسباق کے اعتبار سے تنوع (Variations Across Contexts)

اوپر بیان کردہ جامع ترتیب عالمگیر نہیں ہے۔ اسکول پر مبنی رپورٹیں (School-based Reports) مختصر اور عملی نقطۂ نظر

سے لکھی جاتی ہیں، اساتذہ اور والدین کے لیے قابلِ فہم زبان میں، تکنیکی اعداد و شمار کے بجائے کلاس روم سفارشات پر زور دیتے ہوئے۔ کیریئر مشاورت کی رپورٹیں (Career Counselling Reports) پیشہ ورانہ دلچسپیوں، قابلیتوں، اور اقدار پر توجہ مرکوز کرتی ہیں، عموماً مؤکل کو مخاطب ہوتی ہیں، اور مثبت، خوبیوں پر مبنی زبان استعمال کرتی ہیں۔ طبی نفسیاتی رپورٹیں (Clinical Psychological Reports) سب سے زیادہ تکنیکی تفصیل پر مشتمل ہوتی ہیں، DSM-5 یا ICD-11 تشخیصی تاثرات شامل کر سکتی ہیں، اور عموماً ذہنی صحت یا طبی پیشہ ور افراد کے لیے لکھی جاتی ہیں۔ مختصر مشاورتی خلاصے (Brief Counselling Summaries) مختصر ریکارڈ ہوتے ہیں جو اس وقت استعمال ہوتے ہیں جب پوری رپورٹ کی ضرورت نہ ہو۔

تمام تنوعات میں رہنما اصول ایک ہی ہے: ترتیب کو مقصد پورا کرنا چاہیے۔ لکھنے سے پہلے پوچھیں — اسے کون پڑھے گا؟ انھیں کیا جاننا ضروری ہے؟ اس کے نتیجے میں انھیں کیا کرنا ہے؟

## 6.2.2 نفسیاتی رپورٹ کا فارمیٹ (Format of Psychological Report)

نفسیاتی رپورٹ ایک منظم دستاویز ہے جس میں کسی فرد کی نفسیاتی کیفیت، صلاحیتوں، روّیوں اور کارکردگی سے متعلق معلومات کو ترتیب وار پیش کیا جاتا ہے۔ ایک معیاری نفسیاتی رپورٹ کے اہم اجزاء درج ذیل ہیں:

1۔ بنیادی معلومات (Basic Information)

اس حصے میں فرد کا نام، عمر، جنس، تعلیمی قابلیت، پیشہ اور دیگر ضروری معلومات درج کی جاتی ہیں۔ ان معلومات کی مدد سے فرد کی شناخت اور اس کے حالات کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

2۔ تشخیص کا مقصد (Purpose of Assessment)

اس حصے میں نفسیاتی تشخیص کرنے کی وجہ اور اس کے مقاصد بیان کیے جاتے ہیں۔ مثلاً طالب علم کی تعلیمی مشکلات، جذباتی مسائل، روّیوں یا ذہنی صلاحیتوں کا جائزہ لینا۔

3۔ پس منظر کی معلومات (Background Information)

اس حصے میں فرد کے خاندانی، تعلیمی، سماجی اور ذاتی پس منظر سے متعلق معلومات شامل کی جاتی ہیں۔ ان معلومات سے فرد کے حالات اور مسائل کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

4۔ استعمال شدہ طریقے اور آلات (Methods and Tools Used)

اس حصے میں تشخیص کے لیے استعمال کیے گئے طریقوں اور آلات کی وضاحت کی جاتی ہے۔ ان میں نفسیاتی ٹیسٹ، انٹرویو، مشاہدہ، سوال نامے اور درجہ بندی کے پیمانے شامل ہو سکتے ہیں۔ ان طریقوں کا انتخاب تشخیص کے مقصد کے مطابق کیا جاتا ہے۔

5۔ تشخیصی نتائج (Assessment Results)

اس حصے میں تشخیص کے دوران حاصل ہونے والے نتائج کو واضح اور منظم انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ ان میں ٹیسٹ کے اسکور، مشاہدات اور انٹرویو سے حاصل ہونے والی اہم معلومات شامل ہو سکتی ہیں۔

6۔ نتائج کی تشریح (Interpretation of Results)

اس حصے میں حاصل شدہ نتائج کا تجزیہ کیا جاتا ہے اور ان کے معنی واضح کیے جاتے ہیں۔ اس کے ذریعے فرد کی صلاحیتوں، دلچسپیوں، رویّوں اور مشکلات کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ نتائج کی تشریح کرتے وقت فرد کے پس منظر اور حالات کو بھی مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔

7۔ نتیجہ اور سفارشات (Conclusion and Recommendations)

اس حصے میں تشخیص کے اہم نتائج کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ فرد کی ضروریات کے مطابق مناسب تجاویز اور سفارشات دی جاتی ہیں۔ مثلاً طالب علم کو اضافی تعلیمی مدد، رہنمائی، مشاورت یا مزید تشخیص کی ضرورت ہو سکتی ہے۔

8۔ تاریخ اور دستخط (Date and Signature)

رپورٹ کے آخر میں اسے تیار کرنے والے ماہر کا نام، عہدہ، دستخط اور رپورٹ تیار کرنے کی تاریخ درج کی جاتی ہے۔ ضرورت کے مطابق ماہر کی پیشہ ورانہ قابلیت اور متعلقہ ادارے کی تفصیلات بھی شامل کی جا سکتی ہیں۔

نفسیاتی رپورٹ کا فارمیٹ معلومات کو منظم، واضح اور قابلِ فہم انداز میں پیش کرنے میں مدد دیتا ہے۔ رپورٹ تیار کرتے وقت درست معلومات، معروضیت، رازداری اور پیشہ ورانہ اخلاقیات کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ اس کی بنیاد پر مناسب رہنمائی اور فیصلے کیے جا سکیں۔

**اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)**

1. ایک پیشہ ورانہ تشخیصی رپورٹ کے کوئی پانچ لازمی اجزاء بیان کریں اور مجموعی ساخت میں ہر ایک کا مخصوص مقصد سمجھائیں۔
2. ایک ساتھی کا کہنا ہے کہ چونکہ وہ ہمیشہ نتائج زبانی طور پر سمجھاتی ہیں، اس لیے باضابطہ رپورٹ لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تین مخصوص مقاصد بیان کریں جو تحریری رپورٹ پورے کرتی ہے جو تنہا زبانی ابلاغ پورا نہیں کر سکتا۔

## 6.3 تحریر میں وضاحت، درستی، اور رازداری (Clarity, Precision, and Confidentiality in Writing)

ایک مشیر نے چاہے کتنی بھی اچھی اور اچھی طرح تشریح شدہ تشخیص کی ہو، پھر بھی ایسی رپورٹ تیار کر سکتا ہے جو اپنے قارئین کی ضروریات پوری نہ کرے — محض اس لیے کہ تحریر غیر واضح، غیر درست، یا لاپرواہی سے شیئر کی گئی ہو۔ یہ دفعہ تین اصولوں کا احاطہ کرتی ہے جو پیشہ ورانہ تشخیصی تحریر کو کنٹرول کرتے ہیں: **وضاحت (Clarity)** رپورٹ مطلوبہ سامعین کے لیے قابلِ فہم ہو، **درستی (Precision)** (زبان درست طریقے سے وہی ظاہر کرے جو ڈیٹا دکھاتا ہے)، اور **رازداری (Confidentiality)** (معلومات محفوظ ہو اور مناسب طریقے سے ظاہر کی جائے)۔ یہ الگ الگ صفات نہیں ہیں جنھیں انتخابی طور پر لاگو کیا جائے — یہ آپس میں جڑی ہوئی ہیں۔

جو رپورٹ واضح لیکن غیر درست ہو وہ گمراہ کر سکتی ہے۔ جو درست لیکن غیر واضح ہو وہ غلط پڑھی جا سکتی ہے۔ اور جو دونوں ہو لیکن لاپرواہی سے شیئر کی جائے وہ ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا سکتی ہے۔

### 6.3.1 وضاحت کے ساتھ لکھنا (Writing with Clarity)

وضاحت کا مطلب ہے ایسی دستاویز تیار کرنا جسے مطلوبہ قارئین بغیر ابہام کے اور بغیر تکنیکی تربیت کے سمجھ سکیں۔ بنیادی چیلنج یہ ہے کہ ایک طرف نفسیاتی تشخیص میں واقعی پیچیدہ تکنیکی تصورات ہوتے ہیں، دوسری طرف زیادہ تر رپورٹوں کے بنیادی قارئین — والدین، اساتذہ، اسکول منتظمین، مؤکلین — کا ان تصورات سے کوئی پس منظر نہیں ہوتا۔ ایسی تحریر جو دوسرے گروہ کی خدمت کرے بغیر پہلے سے خیانت کیے وضاحت کی اصل روح ہے۔

**پہلے اپنے سامعین کو جانیں۔** ایک لفظ لکھنے سے پہلے، پوچھیں: بنیادی قارئین کون ہیں؟ وہ پہلے سے کیا جانتے ہیں؟ انھیں کیا سمجھنا اور کس پر عمل کرنا ہے؟ کسی نیورولوجسٹ کے لیے رپورٹ کسی والدین کے لیے رپورٹ سے زیادہ تکنیکی علم فرض کر سکتی ہے۔ جب مخلوط سامعین کے لیے لکھ رہے ہوں — جو ہندوستانی ادارہ جاتی ترتیبات میں عام ہے — تو سب سے کم تکنیکی طور پر ماہر قاری کے لیے لکھیں جبکہ ماہر قارئین کے لیے درکار سختی برقرار رکھیں۔ پہلی بار استعمال پر تکنیکی اصطلاحات کی وضاحت کریں، تفصیلی حصوں سے پہلے قابلِ رسائی خلاصے استعمال کریں، اور یقینی بنائیں کہ خلاصہ اور سفارشات خود مکمل ہوں۔

**درستی قربان کیے بغیر سادہ زبان استعمال کریں۔** ایک ہی نتیجے کی یہ دو شکلیں دیکھیں:

شکل الف" : ممتحن کی صوتی کارروائی کے پیمانوں پر کارکردگی نے عمر کے مطابق اصولی گروہ کے مقابلے میں نمایاں کمزوریاں ظاہر کیں، جو گرافیم-صوتیم مطابقت کے حصول میں خلل کا اشارہ دیتی ہیں۔"

شکل ب": آواز کی آگاہی کے ٹیسٹ پر روی کی کارکردگی — یعنی الفاظ میں انفرادی آوازوں کو پہچاننے اور ان پر کام کرنے کی صلاحیت — اس کی عمر کے لیے اوسط سے نمایاں طور پر کم تھی۔ یہ نمونہ عموماً حروف کو ان کی متعلقہ آوازوں سے ملانے میں مشکل سے منسلک ہوتا ہے — جو پڑھنے کے لیے ایک بنیادی مہارت ہے۔"

دونوں ایک ہی طبی معلومات پہنچاتے ہیں۔ شکل ب ایسی زبان میں کرتا ہے جو کوئی والدین یا استاد سمجھ کر اس پر عمل کر سکے — بغیر کسی ضروری درستی کو کھوئے۔ عملی رہنما اصول: مختصر جملے استعمال کریں؛ پہلی بار استعمال پر تکنیکی اصطلاحات کی تعریف کریں") روی کی عمل کی یادداشت — یعنی معلومات ذہن میں رکھنے کی صلاحیت جبکہ اسے استعمال بھی کر رہا ہو — اوسط تھی("؛ فعل کے طور پر لکھیں نہ کہ مفعول کے طور پر؛ غیر ضروری تجریدی ناموں سے گریز کریں؛ ٹھوس مثالیں استعمال کریں") اس کا مطلب ہے کہ پریا کو کثیر مراحل کی ہدایات پر عمل کرنے یا کسی مسئلے کو حل کرتے وقت حسابات کا حساب رکھنے میں مشکل ہو سکتی ہے("۔

**منطقی انداز سے منظم کریں۔** ہر پیراگراف میں موضوعی جملے استعمال کریں تاکہ بتائیں کہ اس میں کیا ہے۔ خیالات کے درمیان تعلق ظاہر کرنے کے لیے تبدیلی کے الفاظ استعمال کریں۔ اس عام غلطی سے بچیں کہ نتائج اس ترتیب میں پیش کریں جس میں ٹیسٹ دیے گئے —

تحریری رپورٹ کی ترتیب کو مؤکل کے پروفائل کی منطقی ساخت کے مطابق ہونا چاہیے۔

### 6.3.2 درستی کے ساتھ لکھنا (Writing with Precision)

درستی کا مطلب ہے ایسے الفاظ چننا جو ڈیٹا کو صحیح طریقے سے ظاہر کریں—نہ زیادہ نہ کم۔ اس کے لیے اتنا مخصوص ہونا ضروری ہے کہ قارئین سمجھ سکیں کہ کیا پایا گیا، جبکہ احتمالی نتائج کے بارے میں مناسب حد تک محتاط رہنا بھی ضروری ہے۔

**مناسب طور پر احتیاطی زبان استعمال کریں۔** تشخیصی نتائج تقریباً کبھی یقینی نہیں ہوتے—وہ ناقص آلات کو انسانوں پر لاگو کر کے نکالے گئے احتمالی نتائج ہوتے ہیں جن کی پیچیدگی ہمیشہ کسی بھی ٹیسٹ سے آگے ہوتی ہے۔ رپورٹ کی زبان کو یہ ضرور ظاہر کرنا چاہیے:

| مبالغہ آمیز (Overstated) | مناسب طور پر درست (Appropriately Precise) |
|---|---|
| "عائشہ کو ADHD ہے۔" | "عائشہ کا پروفائل ADHD سے عام طور پر منسلک خصوصیات سے ہم آہنگ ہے؛ کسی ماہرِ نفسیاتی امراض کے ذریعے مزید تشخیص کی سفارش کی جاتی ہے۔" |
| "یہ طالب علم سیکھ نہیں سکتا۔" | "پڑھنے اور لکھنے میں اس طالب علم کی موجودہ کارکردگی جماعت کی توقعات سے نمایاں طور پر کم ہے۔" |
| "نتائج ثابت کرتے ہیں کہ رمیش ذہین ہے۔" | "استدلال کے پیمانوں پر رمیش کے اسکور اعلیٰ حد میں آتے ہیں، جو مضبوط ذہنی صلاحیت کی نشاندہی کرتے ہیں۔" |

دائیں کالم محض زیادہ محتاط نہیں ہے—یہ زیادہ درست ہے۔ ایک واحد تشخیص تشخیص ثابت نہیں کر سکتی؛ یہ اس سے ہم آہنگ نتائج پیدا کر سکتی ہے۔

**تشخیصی حد سے تجاوز سے بچیں (Avoid Diagnostic Overreach)۔** ہندوستان میں، باضابطہ نفسیاتی تشخیصیں — ADHD، آٹزم اسپیکٹرم ڈس آرڈر، ذہنی معذوری—لائسنس یافتہ طبی ماہرینِ نفسیات اور نفسیاتی امراض کے ماہرین کے دائرہ کار میں آتی ہیں، رہنمائی کرنے والے مشیروں کے نہیں۔ لکھنا کہ کسی طالب علم کو "ADHD ہے" پیشہ ورانہ حدود سے تجاوز ہے چاہے ڈیٹا اس کی کتنی بھی قوی نشاندہی کرے۔ درست طریقہ یہ ہے کہ نتائج بیان کریں، نوٹ کریں کہ پروفائل کسی خاص حالت سے ہم آہنگ ہے، اور مناسب طور پر اہل پیشہ ور کو حوالہ دینے کی سفارش کریں۔

**اسکوروں کے بارے میں مخصوص رہیں۔** "سلمیٰ نے ذخیرۂ الفاظ کے ٹیسٹ پر کم اسکور کیا" کہنے کی بجائے لکھیں: "سلمیٰ نے ذخیرۂ الفاظ کے ذیلی ٹیسٹ پر 82 کا معیاری اسکور (پرسینٹائل رینک = 12) حاصل کیا، جو اسے اپنی عمر کے لیے اوسط سے کم (Low Average) کی حد میں رکھتا ہے۔" مخصوص اسکور زیادہ معلوماتی ہوتے ہیں اور اگر نتائج پر بعد میں سوال اٹھے تو زیادہ قابلِ دفاع ہوتے ہیں۔

**مشاہدے کو نتیجے سے الگ رکھیں۔** رویے کے مشاہدات کا حصہ وہی بیان کرے جو براہِ راست دیکھا گیا؛ نتائج کا حصہ تشریح کی جگہ ہے۔ مثلاً —مشاہدہ": جانچ کے دوران، ارجن بغیر اجازت تین بار اپنی نشست سے اٹھا اور آٹھ مواقع پر سنبھالنے کی ضرورت پڑی۔ "نتیجہ :

"جانچ کے دوران ارجن کا پیش آنا مستقل توجہ اور جذبے پر قابو رکھنے میں مشکلات سے ہم آہنگ تھا، جس نے وقت بند کاموں پر اس کی کارکردگی کو متاثر کیا ہو سکتا ہے۔" دونوں کو خلط ملط کرنا — تشریحی بیانات کو ایسے لکھنا جیسے وہ مشاہدات ہوں — غیر درستی کا ایک عام ذریعہ ہے جس کے ممکنہ طور پر سنگین نتائج ہو سکتے ہیں۔

### 6.3.3 تشخیصی تحریر میں رازداری (Confidentiality in Assessment Writing)

رپورٹ لکھنے کو کنٹرول کرنے والے تمام اصولوں میں سے، کوئی بھی رازداری (Confidentiality) سے زیادہ اخلاقی اور قانونی وزن نہیں رکھتا — یعنی مؤکل کی ذاتی معلومات کی رازداری کی حفاظت کرنے اور یہ یقینی بنانے کی ذمہ داری کہ انھیں ان کی جانکاری اور رضامندی کے بغیر ظاہر نہ کیا جائے۔

**رازداری کی بنیاد** اخلاقی اور قانونی دونوں ہے۔ اخلاقی لحاظ سے، مؤکلین اعتماد کے تناظر میں حساس معلومات شیئر کرتے ہیں؛ اس اعتماد کو توڑنا فرد اور وسیع تر تعلق — مؤکلین اور مشاورت کے پیشے کے درمیان — دونوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ قانونی لحاظ سے، ہندوستانی آئین کے آرٹیکل 21 کے تحت رازداری کا حق ایک بنیادی حق ہے، جسے تاریخی فیصلے جسٹس کے ایس پٹو اسوامی بنام یونین آف انڈیا (2017) میں تصدیق کی گئی۔ ACA اخلاقی ضابطہ (2014) اور RCI رہنما اصول دونوں میں تشخیصی معلومات کی رازداری پر واضح دفعات ہیں۔

**رپورٹ کے مواد میں :** صرف حوالہ جاتی سوالات سے متعلق معلومات شامل کریں؛ ذاتی تفصیلات — خاندانی رکن کی قانونی تاریخ، گھریلو تنازعات — شامل نہ کریں جب تک براہِ راست متعلقہ نہ ہوں اور واضح رضامندی سے ظاہر نہ کی گئی ہوں۔ پوری رپورٹ میں شخص محور، احترام آمیز زبان استعمال کریں" : سیکھنے کی معذوری والا طالب علم "نہ کہ "معذور طالب علم"۔

**باخبر رضامندی اور رسائی :** مؤکلین — یا نابالغوں کے لیے ان کے والدین یا سرپرست — کو یہ جاننے کا حق ہے کہ رپورٹ لکھی جا رہی ہے، اس میں کیا ہے، اسے کون حاصل کرتا ہے، اور اسے کیسے استعمال کیا جائے گا۔ تشخیص شروع ہونے سے پہلے رضامندی حاصل کرنی چاہیے اور تیسرے فریق کے ساتھ شیئر کرنے سے پہلے دوبارہ تصدیق کرنی چاہیے۔ مؤکلین کو عام طور پر اپنی رپورٹوں تک رسائی کا حق ہے۔

رازداری کے تسلیم شدہ استثنائی مواقع میں شامل ہیں: خود یا دوسروں کو نقصان پہنچانے کا قابلِ یقین خطرہ، عدالتی حکم، نابالغ کی حفاظت یا فلاح، اور سنگین فوری نقصان کی روک تھام۔ یہاں تک کہ تب بھی، صرف کم سے کم ضروری معلومات ظاہر کریں، جہاں ممکن ہو پہلے سے مؤکل کو مطلع کریں، اور وجوہات دستاویزی شکل میں لکھیں۔

**ذخیرہ اور تلفی :** جسمانی ریکارڈ مقفل ہونے چاہئیں اور صرف مجاز اہلکاروں کے لیے قابلِ رسائی؛ الیکٹرونک ریکارڈ پاس ورڈ سے محفوظ اور انکرپٹڈ ہونے چاہئیں؛ ڈیجیٹل طریقے سے بھیجی جانے والی رپورٹیں محفوظ چینلوں کے ذریعے ہونی چاہئیں۔ نابالغوں سے متعلق ریکارڈ عموماً بلوغت تک اور پھر مزید ایک مقرر مدت تک رکھے جاتے ہیں؛ بالغ مؤکل کے ریکارڈ آخری رابطے سے کم از کم سات سال تک۔ جسمانی تلفی کے لیے ریشہ ریشہ کرنا ضروری ہے؛ الیکٹرونک تلفی کے لیے مستقل حذف ضروری ہے۔

**اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)**

1. درج ذیل جملے کو وضاحت اور درستی دکھانے کے لیے دوبارہ لکھیں، پھر آپ نے جو تبدیلیاں کیں انھیں سمجھائیں" :مختلف علمی پیمانوں پر بچے کی کارکردگی بعض شعبوں میں کسی حد تک ناموافق پائی گئی، جس کے تعلیمی کارکردگی پر ممکنہ طور پر کچھ مضمرات ہوسکتے ہیں۔"
2. ایک اسکول مشیر کو کسی طالب علم کے آجر کا فون آتا ہے جو تشخیصی رپورٹ کی نقل مانگتا ہے۔ آجر بتاتا ہے کہ طالب علم نے کسی عہدے کے لیے درخواست دی ہے۔ مشیر کو رازداری، باخبر رضامندی، اور پیشہ ورانہ اخلاقیات کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے کیسا جواب دینا چاہیے؟

## 6.4 مؤکلین اور اراکین کو نتائج پہنچانا (Communicating Results to Clients and Stakeholders)

ایک تحریری رپورٹ، چاہے کتنی ہی احتیاط سے تیار کی گئی ہو، شاذ و نادر ہی وہ بنیادی ذریعہ ہوتی ہے جس سے تشخیصی نتائج پہنچائے جاتے ہیں۔ زیادہ تر سیاق و سباق میں اس کے ساتھ براہِ راست تاثرات کی گفتگو بھی ہوتی ہے—جو مشیر کی پیشہ ورانہ مہارتوں میں سب سے مشکل باہمی مہارتوں میں سے ایک ہے۔ یہ دفعہ مختلف سامعین کو نتائج حساسیت اور مؤثر طریقے سے پہنچانے کے لیے درکار مہارتیں پیدا کرتی ہے۔

### 6.4.1 مؤثر نتائج کے ابلاغ کے اصول(Principles of Effective Results Communication):

تاثرات ایک علاجی مداخلت ہے۔ علاجی تشخیص (Therapeutic Assessment) پر تحقیق نے ظاہر کیا ہے کہ نتائج کیسے پہنچائے جاتے ہیں اس کے مؤکلین کی خود سمجھ اور بعد کی مداخلتوں میں شرکت پر قابلِ پیمائش اثرات ہوتے ہیں۔ مہارت سے دیے گئے تاثرات واقعی تبدیلی لانے والے ہوسکتے ہیں—ایک نوجوان جو خاموشی سے یہ یقین رکھتا ہو کہ وہ "کند ذہن" ہے، اس سیشن سے اپنا پورا خود تصور بدلا ہوا محسوس کر سکتا ہے۔ لاپرواہی سے، ناقابلِ فہم زبان میں اور جذباتی توجہ کے بغیر دیے گئے تاثرات دیرپا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

**اچھی طرح تیاری کریں۔** کسی بھی تاثراتی سیشن سے پہلے، تمام نتائج کا جائزہ لیں اور ہر اسکور اور سفارش کو عام زبان میں سمجھانے کے لیے تیار رہیں۔ ممکنہ سوالوں کا اندازہ لگائیں ("یہ کیوں ہوا؟"، "کیا یہ بہتر ہو گا؟"، "اب ہم کیا کریں؟")، نتائج کے جذباتی اثر پر غور کریں، اور مخصوص، قابلِ عمل حوالہ جاتی معلومات تیار رکھیں۔

**مؤکل کے اپنے نقطۂ نظر سے شروع کریں۔** نتائج پیش کرنے سے پہلے پوچھیں: "آپ نے تشخیصی عمل کو کیسا پایا؟ آپ کے خیال میں آپ جن مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں ان کے بارے میں آپ کیا سوچتے ہیں؟" یہ حقیقی احترام کا اشارہ دیتا ہے، مفید سیاق و سباق کی معلومات فراہم کرتا ہے، اور آمرانہ کے بجائے تعاون پر مبنی لہجہ قائم کرتا ہے۔

**خوبیوں سے آغاز کریں۔** مشکلات کی طرف آنے سے پہلے مؤکل کی خوبیوں کا حقیقی اعتراف کرتے ہوئے شروع کریں۔ جو مؤکل ابتدائی لمحات میں دیکھا اور قدر کیا ہوا محسوس کریں وہ بعد میں آنے والی مشکل معلومات کو بہتر طور پر جذب کر پاتے ہیں۔

**پوری گفتگو میں سمجھ جانچتے رہیں۔** تاثرات ایک گفتگو ہے، نہ کہ پیشکش۔ باقاعدہ جانچنے والے سوالات استعمال کریں — "کیا یہ ابھی تک سمجھ میں آیا؟"، "کیا آپ اپنے الفاظ میں بتا سکتے ہیں کہ آپ نے ابھی کیا سمجھا؟" — اور جذباتی رد عمل کے لیے حقیقی جگہ پیدا کریں۔ ایک والدین جو آبدیدہ ہو جائیں یا ایک نوجوان جو خاموش ہو جائے، کچھ اہم بات کہہ رہے ہیں، اور جو مشیر ہمدردی کے ساتھ جواب دینے کے لیے رکتا ہے وہ بالآخر اس سے کہیں زیادہ مؤثر ہو گا جو تکنیکی مواد کے ساتھ آگے بڑھتا رہے۔

### 6.4.2 مؤکلین کے ساتھ رابطہ (Communicating with Clients):

بالغ مؤکلین کے ساتھ، تاثرات کو باخبر بالغوں کے درمیان مکالمے کے طور پر انجام دیں۔ مشیر کے پاس تکنیکی مہارت ہے؛ مؤکل کے پاس اپنی زندگی اور سیاق و سباق کا علم ہے۔ جہاں ممکن ہو مؤکل کی اپنی زبان اور حوالہ جاتی ڈھانچہ استعمال کریں — اگر وہ اپنی مشکل کو "دباؤ میں میرا ذہن خالی ہو جانا" کہتے ہیں، تو کوئی بھی تکنیکی اصطلاح اس فقرے سے جوڑیں نہ کہ ٹھنڈے طریقے سے اصطلاح متعارف کرائیں۔ اہم نتائج کا تحریری خلاصہ فراہم کریں جسے مؤکل اپنی رفتار سے پڑھ سکے، کیونکہ بہت سے مؤکل سیشن کے دوران بہت کم جذب کرتے ہیں اگر نتائج جذباتی لحاظ سے اہم ہوں۔

بچوں اور نوجوانوں کے ساتھ، اصطلاح سے پاک، عمر کے مطابق، ٹھوس زبان استعمال کریں۔ بچے کے اپنے تجربے سے لی گئی تشبیہات اچھی طرح کام کرتی ہیں: "آپ جانتے ہیں کہ کچھ لوگوں کو تیز دوڑنا آسان لگتا ہے لیکن لمبے وقت تک بیٹھنا مشکل؟ آپ کا دماغ بھی اسی طرح کام کرتا ہے — کچھ چیزیں آسانی سے آتی ہیں، اور کچھ کو زیادہ کوشش درکار ہے۔" حدود پر رکنے کے بجائے اس پر توجہ مرکوز کریں کہ کیا کیا جا سکتا ہے، بچے کو محض تشخیص کے موضوع کے طور پر نہیں بلکہ ایک شریکِ کار کے طور پر شامل کریں، اور خوفزدہ کیے بغیر ایمانداری سے بات کریں۔ بچے عموماً جانتے ہیں جب وہ مشکل میں ہوتے ہیں؛ جھوٹی تسلی پر بھروسہ نہیں کیا جاتا۔

### 6.4.3 خاندانوں کے ساتھ رابطہ (Communicating with Families):

خاندان کے افراد اکثر وہ لوگ ہوتے ہیں جو سفارشات پر عمل کریں گے اور روزمرہ کی مدد فراہم کریں گے جو اس بات کا تعین کرتی ہے کہ آیا نتائج حقیقی مدد میں تبدیل ہوتے ہیں۔ بہت سے والدین تاثراتی گفتگو میں گہرا جذباتی بوجھ لے کر آتے ہیں — سکون، احساسِ جرم، پریشانی، اور بے یقینی بیک وقت موجود ہو سکتی ہیں۔ ان جذباتی دھاروں کو تسلیم کرنا، نہ کہ محض تکنیکی معلومات پیش کرنا، ہی گفتگو کو حقیقی معنوں میں مددگار بناتا ہے۔

تفصیلی نتائج شروع کرنے سے پہلے ایک مختصر سمت دہندہ بیان سے خاندانوں کو تیار کریں: "میں چاہتا ہوں کہ راوی کی خوبیوں سے شروع کریں اس سے پہلے کہ ہم ان شعبوں کی بات کریں جہاں اسے مزید مدد کی ضرورت ہے۔" الزام دینے والی زبان سے پرہیز کریں — بچے کی مشکلات کے بارے میں نتائج کبھی والدین کی ناکامی کا اشارہ نہیں دینے چاہئیں۔ تجریدی اسکوروں کو ٹھوس بنانے کے لیے بصری آلات جیسے

ایک سادہ معمول کا منحنی خط کا خاکہ یا ذیلی ٹیسٹ پروفائل چارٹ استعمال کریں۔ ثقافتی پہلوؤں کا خیال رکھیں: بہت سے ہندوستانی خاندانوں میں، سیکھنے کی مشکلات یا ذہنی صحت سے متعلق نتائج کے ساتھ نمایاں بدنامی (Stigma) جڑی ہو سکتی ہے، اور ابلاغ خاندان کی اقدار اور عالمی نقطۂ نظر کا احترام کرنے والا ہونا چاہیے۔ سیشن کو ہمیشہ اگلے اقدامات کے بارے میں تحریری معلومات فراہم کر کے بند کریں، بشمول کسی بھی ایسی سہولت یا پیشہ ور کے مخصوص نام اور رابطے کی تفصیلات جن کے پاس خاندان کو بھیجا جا رہا ہو۔

### 6.4.4 اساتذہ اور دیگر پیشہ ور افراد کے ساتھ رابطہ

(Communicating with Teachers and Other Professionals)

اساتذہ کو عملی، عمل پر مبنی معلومات کی ضرورت ہے۔ نتائج کو قابلِ مشاہدہ کلاس روم رویوں میں ترجمہ کریں—"صوتی کارروائی میں کمزوری" کہنے کے بجائے کہیں: "آپ محسوس کر سکتے ہیں کہ راوی انجان الفاظ کو آواز نکال کر پڑھنے میں مشکل محسوس کرتا ہے، بار بار ہجے کی غلطیاں کرتا ہے، اور زبانی ہدایات کی ترتیب پر عمل کرنے میں مشکل محسوس کرتا ہے۔" اساتذہ کے لیے سفارشات معمول کے کلاس روم سیاق و سباق میں قابلِ حصول ہونی چاہئیں۔ استاد کے اپنے مشاہدات مدعو کریں—"کیا یہ آپ نے کلاس میں جو دیکھا ہے اس سے میل کھاتا ہے؟"—تاکہ تجویز کردہ حکمتِ عملیوں میں ان کی شمولیت اور دلچسپی بڑھے۔ جب کسی گروہ جیسے اسٹاف میٹنگ میں پیش کریں، تو صرف وہ معلومات شیئر کریں جو ہر شخص کے پیشہ ورانہ کردار سے براہِ راست متعلق ہوں اور پوری گفتگو میں طالب علم کی عزت کی حفاظت کریں۔

دیگر پیشہ ور افراد—ڈاکٹر، ماہرینِ نفسیات، سماجی کارکن—سے رابطے میں، کسی بھی انکشاف سے پہلے باخبر رضامندی حاصل کریں، وصول کنندہ پیشہ ور کو نتائج کی بنیاد سمجھنے کے لیے کافی سیاق و سباق فراہم کریں، اور تشخیص کی حدود کے بارے میں واضح رہیں۔ ماہر ساتھیوں کے ساتھ بھی، وضاحت کا اصول لاگو ہوتا ہے۔

### 6.4.5 مشکل نتائج پہنچانا (Delivering Difficult Findings)

ایک عملی ڈھانچہ: **ماحول تیار کریں**—رازداری، کافی وقت، اور آرام دہ ماحول یقینی بنائیں؛ **مؤکل پہلے سے کیا جانتا ہے یہ قائم کریں**—ان کی موجودہ سمجھ اس کو متاثر کرتی ہے کہ وہ نئی معلومات کو کیسے لیں گے؛ **ایک پیشگی اشارہ دیں**"—میں کچھ ایسے نتائج شیئر کرنا چاہتا ہوں جو اہم ہیں، اور کچھ سننا مشکل لگ سکتا ہے"؛ **نتائج واضح اور ایمانداری سے بتائیں**—اہم نتائج کو ضرورت سے زیادہ تحفظاتی باتوں میں نہ دبائیں؛ **آگے بڑھنے سے پہلے جذباتی ردعمل کا جواب دیں**—رکیں اور ردعمل کو ہمدردی کے ساتھ تسلیم کریں؛ اور **امید اور عمل کی طرف جائیں**—اس پر توجہ مرکوز کریں کہ کیا کیا جا سکتا ہے، کیونکہ جو نتائج پہلے تباہ کن لگتے ہیں وہ اکثر قابلِ انتظام بن جاتے ہیں جب ایک واضح، قابلِ یقین منصوبے کے ساتھ ہوں۔

**اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)**

1. وضاحت کریں کہ تشخیصی تاثرات کو علاجی مداخلت کیوں کہا جاتا ہے۔ سامعین سے قطع نظر، کوئی بھی تاثراتی سیشن کن اصولوں کی رہنمائی میں ہونا چاہیے؟
2. ایک مشیر 10 سالہ بچے کے والدین کو علمی تشخیص کے نتائج پہنچا رہا ہے۔ نتائج سرحدی ذہنی صلاحیت (Borderline Intellectual Ability) ظاہر کرتے ہیں۔ والدین کا نفسیات میں کوئی پس منظر نہیں اور وہ ایک روایتی برادری سے تعلق رکھتے ہیں جہاں علمی مشکل کے ساتھ نمایاں بدنامی جڑی ہوئی ہے۔ مشیر کو تین مخصوص موافقتیں بیان کریں، اور سمجھائیں کہ باپ کے ممکنہ سوال کا کیسا جواب دینا چاہیے: "کیا اس کا مطلب ہے کہ میرا بچہ ذہنی طور پر معذور ہے؟"

## 6.5 مشاورتی خلاصے اور سفارشات لکھنا

(Writing Counselling Summaries and Recommendations)

خلاصہ اور سفارشات کسی بھی تشخیصی رپورٹ کے سب سے زیادہ عملی لحاظ سے نتیجہ خیز حصے ہیں۔ مصروف قارئین پہلے انھی کی طرف رجوع کرتے ہیں، اور یہی طے کرتے ہیں کہ تشخیص کا محتاط کام حقیقی مدد میں ترجمہ ہوتا ہے — یا فائلنگ کیبینٹ میں ایک غیر استعمال شدہ دستاویز بن کر رہ جاتا ہے۔

### 6.5.1 مشاورتی خلاصہ (The Counselling Summary)

مشاورتی خلاصہ سب سے اہم نتائج کا ایک مختصر، یکجا ترکیب ہے۔ یہ نتائج کے حصے کی تکرار یا تلخیص نہیں ہے۔ نتائج کا حصہ شعبے بہ شعبے، اسکور بہ اسکور نتائج پیش کرتا ہے۔ خلاصہ پیچھے ہٹ کر پوچھتا ہے: "یہ سارے نتائج مل کر جو مجموعی تصویر بناتے ہیں وہ کیا ہے؟" یہ فرق — نتائج پیش کرنے اور انھیں یکجا کرنے کے درمیان — تشخیصی رپورٹ لکھنے میں سب سے اہم فرقوں میں سے ایک ہے۔ ایک حقیقی خلاصہ متعدد ذرائع سے معلومات یکجا کرتا ہے، سب سے زیادہ طبی اہمیت کے نمونوں کی شناخت کرتا ہے، اور ایک پیشہ ورانہ سمجھ پیش کرتا ہے جو اپنے اجزاء کے مجموعے سے بڑی ہوتی ہے۔

ایک مؤثر مشاورتی خلاصے میں پانچ تعریفی خصوصیات ہوتی ہیں۔ یہ **مختصر** ہوتا ہے — عموماً دو سے چار پیراگراف سے زیادہ نہیں؛ ہر جملہ اپنی جگہ کما کر لاتا ہے۔ یہ **یکجا کنندہ** ہوتا ہے — یہ نتائج کو الگ الگ درج کرنے کے بجائے شعبوں میں ربط پیدا کرتا ہے۔ مثلاً، اگر کسی بچے کی تشخیص سے اوسط ذہنی صلاحیت، نمایاں طور پر اوسط سے کم پڑھنے اور لکھنے کی مہارت، مضبوط بصری-مکانی استدلال، اور تعلیمی اضطراب ظاہر ہو، تو خلاصے کو دکھانا چاہیے کہ یہ نتائج کس طرح آپس میں تعلق رکھتے ہیں: کس طرح غیر تسلیم شدہ خواندگی کی مشکلات نے اضطراب میں حصہ ڈالا، اور کس طرح بصری-مکانی خوبی پر پردہ پڑا رہا۔ یہ **حوالہ جاتی سوالوں کا براہِ راست اور واضح جواب دیتا ہے** — اس لڑی کو بند کرتا ہے جسے حوالے نے کھولا تھا۔ یہ غیر ماہر قارئین کے لیے **قابلِ رسائی** ہے۔ اور یہ **متوازن** ہے، مشکلات کے ساتھ ساتھ حقیقی خوبیاں پیش کرتا ہے۔

قدم بہ قدم طریقہ: پہلے، حوالہ جاتی سوالوں کی طرف لوٹیں — یہ آگے آنے والی ہر چیز کا قطب نما ہے۔ دوسرے، تین سے پانچ سب سے

زیادہ طبی اہمیت کے نتائج کی شناخت کریں۔ تیسرے، مؤکل کی سب سے اہم خوبیوں کی شناخت کریں۔ چوتھے، ربط کی لڑیاں تلاش کریں —وہ نمونے جو انفرادی نتائج کو ایک مربوط تصویر میں جوڑتے ہیں۔ پانچویں، نقاط کے بجائے مسلسل نثر میں مسودہ لکھیں؛ بیانیہ شکل ربط دکھاتی ہے اور پیشہ ورانہ فیصلے کو اس طرح پیش کرتی ہے جو نقاط کی فہرست نہیں کر سکتی۔

ایک مفید خود جانچ: "اگر کوئی مصروف استاد صرف یہ خلاصہ پڑھے، تو کیا اسے سب سے اہم نتائج کی درست اور کافی مکمل سمجھ ہو گی؟"

### 6.5.2 سفارشات لکھنا (Writing Recommendations)

سفارشات تشخیصی نتائج کو مؤکل، اس کے خاندان، اور دیگر پیشہ ور افراد کے لیے ایک عملی نقشۂ راہ میں ترجمہ کرتی ہیں۔ سفارشات کا حصہ وہ جزء بھی ہے جو سب سے زیادہ بری طرح لکھا جاتا ہے — مبہم، عمومی، یا غیر حقیقت پسندانہ سفارشات تشخیصی رپورٹوں کی سب سے عام کمزوریوں میں سے ہیں، اور ایسی سفارش جس پر عمل نہ کیا جا سکے کسی کی مدد نہیں کرتی۔

مؤثر سفارشات **مخصوص اور قابلِ عمل** ہوتی ہیں۔ موازنہ کریں:

| مبہم (Vague) | مخصوص اور قابلِ عمل (Specific and Actionable) |
|---|---|
| "اضافی تعلیمی مدد فراہم کریں۔" | "نادیہ کو ایک کثیر حسیاتی صوتی پروگرام استعمال کرتے ہوئے روزانہ 30 منٹ انفرادی منظم خواندگی کی تعلیم فراہم کریں۔" |
| "مزید تشخیص کے لیے حوالہ دینے پر غور کریں۔" | "ارجن کو ADHD کی باضابطہ تشخیصی تشخیص کے لیے کسی طبی ماہرِ نفسیات کے پاس بھیجیں۔" |
| "مؤکل کی جذباتی ضروریات کو پورا کریں۔" | "امتحانی کارکردگی سے متعلق اضطراب کے انتظام کی حکمتِ عملیوں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے مؤکل کو انفرادی مشاورت کے لیے بھیجیں۔" |

سفارشات **شواہد پر مبنی** ہوتی ہیں۔ ہر ایک کو تشخیصی نتائج سے صراحت کے ساتھ نکلنا چاہیے، ربط دینے والی زبان استعمال کرتے ہوئے: "صوتی آگاہی کے پیمانے پر راوی کے 8ویں پرسینٹائل کے اسکور کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، سفارش کی جاتی ہے کہ..." یہ مشیر کے استدلال کو شفاف اور قابلِ دفاع بناتا ہے۔

سفارشات **ترجیح بند** ہوتی ہیں۔ تمام ضروریات یکساں فوری نہیں ہوتیں۔ چار سے چھ اچھی طرح ترتیب دی گئی سفارشات پندرہ کے ایک جامع فہرست سے کہیں زیادہ قابلِ عمل ہوتی ہیں۔ جو وصول کنندہ مغلوب محسوس کریں وہ عمل نہیں کریں گے۔

سفارشات **مناسب وصول کنندہ کو مخاطب** ہوتی ہیں، واضح سرخیوں کے تحت منظم: اسکول کے لیے سفارشات، والدین کے لیے سفارشات، مؤکل کے لیے سفارشات، دیگر پیشہ ور افراد کے لیے سفارشات۔ ہر قاری فوری طور پر وہ تلاش کر سکتا ہے جو اس سے متعلق ہے۔

سفارشات **حقیقت پسندانہ** ہوتی ہیں۔ ایسی سفارش جس کے لیے اسکول کے پاس وسائل نہ ہوں، یا نجی علاج جو خاندان برداشت نہ کر سکے، مؤکل کی مدد نہیں کرتی چاہے نیت کتنی ہی اچھی ہو۔ سفارش کرنے سے پہلے اصل سیاق و سباق جانیں۔

سفارشات **خوبی پر مبنی انداز میں** ہوتی ہیں۔ "راوی کی مضبوط بصری-مکانی استدلال کو خاکوں اور گرافیکل منتظمین کے ذریعے تحریری متن کے ساتھ معلومات پیش کر کے استعمال کیا جاسکتا ہے" اس سے کہیں زیادہ مفید ہے کہ "راوی کو ایسے کام نہ دیں جن میں طویل پڑھنا شامل ہو۔"

### 6.5.3 عام کمزوریاں(Common Weaknesses)

| کمزوری(Weakness) | اصلاحی طریقہ(Corrective Approach) |
|---|---|
| خلاصہ محض نتائج کا حصہ دہراتا ہے | یکجا کریں—صرف اسکور نہیں، نمونوں کی شناخت کریں |
| خلاصہ حوالہ جاتی سوالوں کا جواب نہیں دیتا | ہر حوالہ جاتی سوال کے لیے لڑی کو واضح طور پر بند کریں |
| سفارشات مبہم ہیں | مداخلت، تعدد، اور فراہم کنندہ کا نام لیں |
| سفارشات کی کوئی شواہدی بنیاد نہیں | ہر سفارش کو مخصوص نتائج سے جوڑنے کے لیے ربط دینے والی زبان استعمال کریں |
| بہت زیادہ غیر مختلف سفارشات | چار سے چھ کو ترجیح دیں، سب سے فوری پہلے |
| سفارشات سیاق و سباق کے لیے غیر حقیقت پسندانہ ہیں | سفارش کرنے سے پہلے دستیاب وسائل جانیں |
| سفارشات وصول کنندہ کے اعتبار سے منظم نہیں | اسکول، والدین، مؤکل، دیگر پیشہ ور افراد کے لیے واضح سرخیاں استعمال کریں |
| خلاصہ صرف کمزوریوں پر توجہ دیتا ہے | ہر خلاصے میں حقیقی خوبیاں ضرور شامل کریں |

**اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)**

1. نتائج کے حصے اور مشاورتی خلاصے کے درمیان فرق بیان کریں۔ کون سی مخصوص خصوصیات ایک مؤثر خلاصے کو محض مناسب خلاصے سے الگ کرتی ہیں، اور ایک حقیقی خلاصہ لکھنا نتائج کے حصے کو سمیٹنے سے زیادہ مشکل کیوں ہے؟
2. درج ذیل سفارش کو مخصوص، قابلِ عمل، اور شواہد پر مبنی بنانے کے لیے دوبارہ لکھیں، یہ بھی بتاتے ہوئے کہ اس پر عمل کرنے کا ذمہ دار کون ہے: "سفارش کی جاتی ہے کہ طالب علم کی پڑھنے کی مشکلات کو دور کرنے کے لیے مناسب اقدامات کیے جائیں۔"

## 6.6 نتائج کا اخلاقی اشتراک اور دستاویزی شکل(Ethical Sharing and Documentation of Results)

تشخیصی دستاویزات سے متعلق اخلاقی ذمہ داریاں تشخیصی ریکارڈ کے پورے دورانیے میں پھیلی ہوئی ہیں—ابتدائی رضامندی سے لے کر ذخیرہ، اشتراک، اور بالآخر تلفی تک۔ ہندوستان میں، جہاں مشیروں کے لیے باضابطہ ضابطہ جاتی ڈھانچے ابھی ترقی پذیر ہیں اور ریکارڈ رکھنے کے حوالے سے ادارہ جاتی ثقافتیں بہت مختلف ہیں، مشیر کی اپنی اخلاقی وابستگیاں اکثر مؤکل کی رازداری اور وقار کی بنیادی ضامن ہوتی

ہیں۔

### 6.6.1 اخلاقی ڈھانچہ (The Ethical Framework)

چار اصول اخلاقی دستاویز سازی اور اشتراک کی بنیاد بناتے ہیں۔

- **خود مختاری اور باخبر رضامندی (Autonomy and Informed Consent)** ۔ افراد کو یہ فیصلہ کرنے کا حق ہے کہ ان کے بارے میں معلومات تک کون رسائی رکھتا ہے۔ تشخیص میں، یہ باخبر رضامندی کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے — ابتدا میں ایک بار کے واقعے کے طور پر نہیں بلکہ ایک جاری مکالمے کے طور پر۔ کسی تیسرے فریق کے ساتھ رپورٹ شیئر کرنے سے پہلے تحریری رضامندی حاصل کی جانی چاہیے، جس میں وصول کنندہ، مقصد، اور رضامندی واپس لینے کے مؤکل کے حق کی وضاحت ہو۔ نابالغ مؤکلین کے لیے، رضامندی والدین یا سرپرست سے حاصل کی جاتی ہے، لیکن بچے کی عمر کے مطابق رضامندی بھی اخلاقی احترام کے طور پر لی جانی چاہیے۔
- **خیر خواہی اور عدم نقصان رسانی (Beneficence and Non-maleficence)** ۔ مناسب طریقے سے شیئر کی گئی تشخیصی معلومات گہرے فائدے کی حامل ہو سکتی ہیں۔ وہی معلومات بغیر رضامندی کے، غیر محفوظ ذرائع سے، یا ایسے فریقین کو شیئر کی جائیں جن کی جائز ضرورت نہیں، مؤکل کے تعلیمی مواقع، روزگار کے امکانات، اور ذاتی وقار کو سنگین نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ ہر اشتراک کا فیصلہ ایک حقیقی اخلاقی فیصلہ ہونا چاہیے: نہ صرف "کیا مجھے یہ شیئر کرنے کی اجازت ہے؟" بلکہ "کیا مجھے کرنی چاہیے؟ ممکنہ نتائج کیا ہیں؟"
- **انصاف (Justice)** ۔ تمام مؤکلین پس منظر یا خود وکالت کرنے کی صلاحیت سے قطع نظر یکساں اخلاقی تحفظ کے مستحق ہیں۔ کمزور مؤکلین — بچے، معذور افراد، پسماندہ برادریوں کے افراد — کو اپنی رازداری کی خلاف ورزی کا سب سے زیادہ خطرہ ہے اور ازالہ طلب کرنے کی سب سے کم صلاحیت ہے۔
- **وفاداری (Fidelity)** ۔ اگر مشیر صرف مخصوص مقاصد کے لیے مخصوص فریقین کے ساتھ نتائج شیئر کرنے کا وعدہ کرتا ہے، تو اس وعدے کو پورا کرنا ضروری ہے۔ اسے توڑنا اس بنیادی اعتماد کو نقصان پہنچاتا ہے جس پر مشاورتی تعلق قائم ہے۔

### 6.6.2 کم سے کم ضروری اصول اور رازداری کی حدود

(Minimum Necessary Principle and Confidentiality Limits)

یہاں تک کہ جب رضامندی مناسب طریقے سے حاصل کر لی گئی ہو، مشیر کو صرف مخصوص مقصد کے لیے کم سے کم ضروری معلومات ہی شیئر کرنی چاہئیں۔ کلاس روم میں رہنمائی مانگنے والے استاد کو طالب علم کی علمی خوبیاں، مشکلات، اور تجویز کردہ رعایتیں جاننا ضروری ہے — طالب علم کا خاندانی پس منظر، ذہنی صحت کی تاریخ، یا تشخیصی انٹرویو سے ذاتی انکشافات نہیں۔

رازداری مطلق نہیں ہے۔ تسلیم شدہ استثنائی مواقع میں شامل ہیں: خود یا دوسروں کو نقصان پہنچانے کا قابلِ یقین خطرہ؛ عدالتی حکم؛ نابالغ کی

حفاظت یا فلاح؛ اور سنگین فوری نقصان کی روک تھام۔ ہندوستان میں، POCSO قانون 2012 مخصوص لازمی رپورٹنگ کی ذمہ داریاں پیدا کرتا ہے جب تشخیصی نتائج یا انکشافات بچوں کے خلاف جنسی جرائم ظاہر کریں۔ جب بھی رازداری بغیر رضامندی کے توڑنی پڑے، مشیر کو جہاں ممکن ہو پہلے مؤکل کو مطلع کرنا چاہیے، صرف کم سے کم ضروری معلومات شیئر کرنی چاہئیں، اور وجوہات مکمل طور پر دستاویزی شکل میں لکھنی چاہئیں۔

### 6.6.3 دستاویز سازی اور ریکارڈ رکھنا (Documentation and Record-Keeping)

ایک مکمل تشخیصی فائل میں شامل ہونا چاہیے: دستخط شدہ باخبر رضامندی فارم؛ اصل حوالہ جاتی دستاویز؛ ٹیسٹ کے خام پروٹوکول اور اسکور شیٹ؛ باضابطہ تشخیصی رپورٹ؛ تاثراتی سیشنوں کے مختصر نوٹ؛ تمام خط و کتابت؛ اور کسی بھی بعد کے انکشافات کے ریکارڈ۔ دستاویز سازی درست ہونی چاہیے — جو واقعی ہوا اس کی عکاسی کرے، نہ کہ کسی پسندیدہ تشریح کی حمایت کے لیے منتخب طریقے سے درج کی جائے — اور فوری طور پر مکمل کی جائے، مثالی طور پر ہر رابطے کے 24 گھنٹوں کے اندر۔ باضابطہ تشخیصی رپورٹیں تشخیص مکمل ہونے کے دو سے چار ہفتوں کے اندر حتمی شکل میں ہونی چاہئیں۔

برقراری کے رہنما اصول:

| مؤکل کی قسم (Client Type) | تجویز کردہ برقراری کی مدت (Recommended Retention Period) |
|---|---|
| نابالغ مؤکلین (Minor Clients) | بلوغت (18 سال) تک اور پھر کم از کم 7 سال |
| بالغ مؤکلین (Adult Clients) | آخری پیشہ ورانہ رابطے سے کم از کم 7 سال |
| قانونی کارروائیوں کے مؤکلین (Clients in Legal Proceedings) | تمام کارروائیاں مکمل طور پر ختم ہونے تک |

**ذخیرہ اور تلفی:** جسمانی ریکارڈ مقفل فائلنگ کیبینٹ میں رکھے جائیں جو صرف مجاز اہلکاروں کے لیے قابلِ رسائی ہوں۔ الیکٹرونک ریکارڈ پاس ورڈ سے محفوظ اور انکرپٹڈ، محفوظ ادارہ جاتی سرورز پر ذخیرہ کیے جائیں، اور کبھی مشترک ڈرائیوز، ذاتی آلات، یا غیر انکرپٹڈ ای میل یا WhatsApp پر نہ ہوں۔ تلفی پر، جسمانی ریکارڈ کراس کٹ شریڈ کیے جائیں؛ الیکٹرونک ریکارڈ ڈیٹا تباہی سافٹ ویئر کے ذریعے مستقل طور پر حذف کیے جائیں۔ تلفی خود بھی دستاویزی شکل میں درج کی جانی چاہیے۔

**اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)**

1. کم سے کم ضروری اصول کی وضاحت کریں۔ کسی طالب علم کا نیا اسکول مکمل تشخیصی فائل مانگتا ہے، بشمول خام ٹیسٹ پروٹوکول، انٹرویو نوٹس، اور باضابطہ رپورٹ۔ کیا مشیر یہ سب شیئر کرنے کا پابند ہے؟ فیصلے کی رہنمائی کے لیے کون سے عوامل اہم ہیں؟
2. ایک 16 سالہ طالب علم تشخیصی انٹرویو کے دوران انکشاف کرتا ہے کہ اسے خودکشی کے خیالات آ رہے ہیں اور صریحاً مشیر سے کہتا ہے کہ اپنے والدین کو نہ بتائیں۔ مشیر کو رازداری کے طالب علم کی درخواست اور اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کے درمیان کشمکش کو کیسے حل

کرنا چاہیے، اور ہر قدم کو کیسے دستاویزی شکل میں درج کرنا چاہیے؟

## 6.7 خلاصہ (Summary)

ایک پیشہ ورانہ تشخیصی رپورٹ متعدد اہم مقاصد پوری کرتی ہے — پیشہ ورانہ ریکارڈ کے طور پر، رابطے کے ذریعے کے طور پر، مداخلت کی منصوبہ بندی کی بنیاد کے طور پر، اور ایک اخلاقی اور قانونی دستاویز کے طور پر۔ ایک جامع رپورٹ کے نو بنیادی اجزاء ہیں — شناختی معلومات، حوالہ کی وجہ، پس منظر کی معلومات، امتحان کے دوران رویے کا مشاہدہ، استعمال شدہ آلات، نتائج اور تشریح، خلاصہ اور تاثرات، سفارشات، اور دستخط اور اسناد — اور ہر ایک رپورٹ کی مجموعی افادیت میں الگ کردار ادا کرتا ہے۔ رپورٹ کا فارمیٹ اس کے مقصد کے مطابق ہونا چاہیے، چاہے وہ اسکول کی بنیاد پر ہو، طبی ہو، یا کیریئر کونسلنگ کا تناظر ہو۔

تشخیصی تحریر میں وضوح، درستگی اور رازداری تین ناقابل علیحدہ اصول ہیں۔ وضوح کا مطلب سامعین کو جاننا، سادہ زبان استعمال کرنا اور منطقی طریقے سے منظم کرنا ہے۔ درستگی کا تقاضا ہے کہ مناسب طور پر محتاط زبان استعمال کی جائے، تشخیصی حد سے تجاوز سے گریز کیا جائے، اسکور کے بارے میں مخصوص ہوا جائے، اور مشاہدے کو نتیجے سے مستقل طور پر الگ کیا جائے۔ رازداری — جو اخلاقی اقدار اور قانونی فریم ورکس دونوں میں جڑی ہوئی ہے بشمول پٹاسوامی فیصلہ — یہ حکم دیتی ہے کہ صرف ضروری چیز لکھی جائے، باعزت زبان استعمال کی جائے، اور تحریری رضامندی کے ساتھ صرف مناسب فریقوں کو افشاء کیا جائے۔

تشخیصی نتائج کا رابطہ — مؤکلوں، خاندانوں، اساتذہ اور دیگر پیشہ ور افراد کے ساتھ — خود ایک علاجی مداخلت ہے۔ مؤثر تاثراتی سیشنوں کے لیے مکمل تیاری، مؤکل کے اپنے نقطہ نظر سے شروع کرنا، طاقتوں سے آغاز کرنا، اور سمجھ کو مسلسل جانچنا ضروری ہے۔ بالغوں، بچوں اور نوعمروں، خاندانوں، اساتذہ، اور دیگر پیشہ ور افراد کے ساتھ رابطہ مختلف نقطہ نظر کی ضرورت ہے — ہر ایک کی تکنیکی تفہیم، جذباتی داؤ، اور عملی ضروریات کے مطابق۔

ایک حقیقی کونسلنگ خلاصہ محض نتائج کا خلاصہ نہیں ہے — یہ متعدد ذرائع سے نتائج کا ایک مربوط، قابل رسائی اور متوازن انضمام ہے جو حوالہ سوالات کا براہ راست جواب دیتا ہے۔ مؤثر سفارشات مخصوص اور قابل عمل، ثبوت پر مبنی، ترجیحی، مناسب وصول کنندگان سے خطاب کرنے والی، حقیقت پسندانہ اور سیاق وسباق کے مطابق مناسب، اور مثبت، طاقتوں پر مبنی زبان میں لکھی ہوئی ہونی چاہئیں۔

تشخیصی نتائج کی اخلاقی اشتراک اور دستاویز سازی خود مختاری اور باخبر رضامندی، فلاح اور نقصان سے بچاؤ، انصاف اور منصفانہ پن، اور وفاداری اور پیشہ ورانہ دیانت کے اصولوں پر مبنی ہے۔ کم از کم ضروری اصول ہر افشاء فیصلے پر حاکم ہے۔ رازداری کی حدود میں خود کو یا دوسروں کو نقصان پہنچانے کے خطرے، بچوں کے تحفظ کی ذمہ داریاں پاکسو ایکٹ کے تحت، اور عدالتی احکامات شامل ہیں۔ تمام ریکارڈ — جسمانی اور الیکٹرانک — محفوظ طریقے سے محفوظ کیے جانے چاہئیں، مناسب مدت تک رکھے جانے چاہئیں، اور ذمہ دارانہ طریقے سے ضائع کیے جانے چاہئیں۔ ہندوستانی تناظر میں ریگولیٹری خلاء، غیر رسمی ادارہ جاتی ثقافتیں، کثیر لسانی تناظر، اور ڈیجیٹل ڈیٹا پر ائیویسی سبھی خاص توجہ کا تقاضا کرتے ہیں۔

## 6.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی میں ہم نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- پیشہ ورانہ نفسیاتی تشخیصی رپورٹ کے بنیادی اجزا اور ان کے مقاصد کو سمجھا۔
- تشخیصی نتائج کی دستاویز سازی، اشتراک اور رازداری کے بنیادی اخلاقی اصولوں کو جانا۔
- مشاورت میں رازداری اور معلومات کے تحفظ سے متعلق اہم قانونی و اخلاقی پہلوؤں کا مطالعہ کیا۔
- تحریری تشخیصی رپورٹ کی اہمیت اور ضرورت کو سمجھا۔
- کونسلنگ خلاصے اور نتائج کے درمیان فرق اور مختلف تشخیصی ذرائع سے حاصل معلومات کو مربوط کرنے کی اہمیت کو سمجھا۔
- رازداری کو رضامندی کے ساتھ اور مخصوص حالات میں رضامندی کے بغیر افشا کرنے کے حالات میں فرق کیا۔
- واضح، منظم اور معیاری تشخیصی رپورٹ تیار کرنے کے اصول سیکھے۔
- تشخیصی رپورٹ کے مکمل پن، وضوح، درستگی، انضمام اور اخلاقی معیار کا جائزہ لینے کا طریقہ سمجھا۔
- دستاویز سازی اور معلومات کے اشتراک میں باخبر رضامندی، کم از کم ضروری افشا اور رازداری کی حدود کی اہمیت کو سمجھا۔
- تشخیصی دستاویز سازی اور معلومات کے اشتراک میں اخلاقی اصولوں کے عملی اطلاق کو جانا۔
- بطور تشخیصی مشیر، مؤکل کے وقار، فلاح و بہبود اور عدم ضرر سے متعلق پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کو سمجھا۔

## 6.9 فرہنگ (Glossary)

| | |
|---|---|
| **تشخیصی رپورٹ (Assessment Report)** | تشخیص کے مقصد، نتائج، تشریح اور سفارشات پر مشتمل تحریری دستاویز۔ |
| **رازداری (Confidentiality)** | مؤکل کی ذاتی معلومات کو محفوظ رکھنے اور غیر مجاز افشا سے بچانے کی ذمہ داری۔ |
| **باخبر رضامندی (Informed Consent)** | تشخیص اور معلومات کے اشتراک سے قبل مؤکل کی واضح اور رضاکارانہ رضامندی۔ |
| **حوالہ سوالات (Referral Questions)** | وہ مخصوص سوالات جن کے جوابات حاصل کرنے کے لیے تشخیص کی جاتی ہے۔ |
| **فلاح (Beneficence)** | مؤکل کے بہترین مفاد میں عمل کرنے کا اخلاقی اصول۔ |
| **نقصان سے بچاؤ (Non-Maleficence)** | مؤکل کو نقصان سے محفوظ رکھنے کا اخلاقی اصول۔ |
| **کم از کم ضروری اصول (Minimum Necessary Principle)** | کسی مقصد کے لیے صرف ضروری معلومات کا اشتراک کرنے کا اصول۔ |
| **سفارشات (Recommendations)** | تشخیصی نتائج کی بنیاد پر مؤکل کے لیے عملی اور مناسب رہنمائی۔ |
| **درستگی (Precision)** | تشخیصی معلومات کو درست اور محتاط انداز میں پیش کرنے کا اصول۔ |
| **تشخیصی حد سے تجاوز** | تشخیصی شواہد یا پیشہ ورانہ دائرۂ کار سے تجاوز کرتے ہوئے تشخیصی دعوے کرنا۔ |

| | |
|---|---|
| | (Diagnostic Overreach) |

## 6.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

**معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)**

1. ایک تحریری نفسیاتی تشخیصی رپورٹ کا بنیادی مقصد کیا ہے؟
   (a) کونسلر کی آلات تشخیص کے تکنیکی علم کا مظاہرہ کرنا
   (b) پیشہ ورانہ ریکارڈ، رابطے کے ذریعے، اور مداخلت کی منصوبہ بندی کی بنیاد کے طور پر کام کرنا
   (c) مؤکل کی ذاتی تاریخ اور خاندانی پس منظر کا مستقل ریکارڈ فراہم کرنا
   (d) مؤکلوں اور خاندانوں کے ساتھ تشخیصی نتائج کے زبانی رابطے کی ضرورت کو ختم کرنا
2. تشخیصی رپورٹ کا وہ حصہ جو وضاحت کرتا ہے کہ مؤکل کو تشخیص کے لیے کیوں بھیجا گیا اور تشخیص کیا جواب دینے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا، اسے کہتے ہیں:
   (a) پس منظر کی معلومات
   (b) رویے کے مشاہدات
   (c) حوالہ کی وجہ
   (d) خلاصہ اور تاثرات
3. ایک نفسیاتی تشخیصی رپورٹ کی شناختی معلومات کے حصے میں عام طور پر کیا شامل نہیں ہوتا؟
   (a) مؤکل کی تاریخ پیدائش اور عمر
   (b) حوالہ دینے والے ذریعے کا نام
   (c) مؤکل کی دانشورانہ صلاحیت کے بارے میں کونسلر کی تشریح
   (d) تشخیص کی تاریخ یا تاریخیں
4. ایک کونسلر رپورٹ میں لکھتا ہے: "امتحانی سیشن کے دوران بچہ واضح طور پر پریشان اور مضطرب تھا۔" یہ جملہ کس کی مثال ہے؟
   (a) درست اور صحیح رویے کا مشاہدہ
   (b) ایک نتیجہ جسے براہ راست مشاہدے کی طرح پیش کیا گیا ہے
   (c) معیار حوالہ تشریح کا مناسب استعمال
   (d) ایک اچھی طرح سے لکھا ہوا خلاصہ بیان
5. تشخیصی رپورٹوں میں وضوح کے ساتھ لکھنے کا اصول کونسلر سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ:

(a) پیشہ ورانہ اہلیت ظاہر کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ تکنیکی اصطلاحات استعمال کرے

(b) خصوصی پیشہ ورانہ سامعین کے لیے خصوصی طور پر لکھے

(c) ایسی دستاویز تیار کرے جسے مطلوبہ قارئین بغیر مشکل یا ابہام کے سمجھ سکیں

(d) رپورٹ کو تشخیص کی پیچیدگی سے قطع نظر زیادہ سے زیادہ دو صفحات تک محدود کرے

6. تشخیصی رپورٹ میں مناسب طور پر محتاط زبان کا استعمال کیا کام کرتا ہے؟

(a) کونسلر کے نتائج کی پیشہ ورانہ ساکھ کو کم کرتا ہے

(b) تشخیصی نتائج کی امکانی نوعیت کو درست طریقے سے ظاہر کرتا ہے

(c) مؤکل کو اپنے تشخیصی نتائج کے بارے میں کوئی بھی معنی خیز معلومات دینے سے گریز کرتا ہے

(d) رپورٹ میں ثبوت پر مبنی استدلال کی ضرورت کی جگہ لیتا ہے

7. وہ اخلاقی اصول جو کونسلر سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ کسی مخصوص افشاء مقصد کے لیے صرف کم از کم ضروری معلومات مشترک کرے، اسے کہتے ہیں:

(a) انتباہ کا فرض

(b) فلاح کا اصول

(c) کم از کم ضروری اصول

(d) وفاداری کا اصول

8. پیشہ ورانہ اخلاقی ہدایات کے مطابق، کسی فریق ثالث کے ساتھ تشخیصی رپورٹ مشترک کرنے کے لیے باخبر رضامندی کس طرح حاصل کی جانی چاہیے؟

(a) تشخیصی عمل کے آغاز میں زبانی طور پر اور دوبارہ نہیں

(b) ابتدائی تشخیصی رضامندی فارم پر دستخط کے وقت فرض کی جائے

(c) تحریری شکل میں، وصول کنندہ، مقصد اور اشتراک کی حدود کو مخصوص کرتے ہوئے

(d) صرف اس وقت ضروری ہے جب مؤکل کے فوری خاندان سے باہر کے فریقوں کے ساتھ مشترک کریں

9. تشخیصی نتائج کا مؤکل اور ان کے خاندان کے ساتھ تاثراتی سیشن کو بہترین طور پر سمجھا جاتا ہے:

(a) ایک انتظامی رسمی کارروائی جو تشخیص کے حقیقی کام کے بعد ہوتی ہے

(b) ایک علاجی مداخلت جو مؤکل کی خود فہمی اور فلاح پر اہم اثر ڈال سکتی ہے

(c) کونسلر کے لیے خاندان کو اپنا تکنیکی علم ظاہر کرنے کا موقع

(d) ایک ایسا عمل جو اختیاری ہے جب نتائج سیدھے اور غیر پیچیدہ ہوں

10. اساتذہ اور اسکول کے منتظمین کو تشخیصی نتائج پہنچاتے وقت، کونسلر کو بنیادی طور پر توجہ دینی چاہیے:
(a) استعمال شدہ آلات کی تکنیکی نفسیاتی خصوصیات
(b) ہر رپورٹ شدہ اسکور کی تفصیلی شماریاتی بنیاد
(c) عملی، کلاس روم مرکوز معلومات اور مخصوص، قابل عمل سفارشات
(d) مؤکل کی مکمل ذاتی اور ترقیاتی تاریخ

## مختصر جواب کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. ایک پیشہ ورانہ نفسیاتی تشخیصی رپورٹ کے کسی چار بنیادی اجزاء کے نام لکھیں اور ہر ایک کا مقصد مختصراً بیان کریں۔
2. تشخیصی رپورٹ تحریر میں وضوح کے اصول سے کیا مراد ہے؟
3. تشخیصی رپورٹ تحریر میں مشاہدے اور نتیجے کے درمیان فرق کی وضاحت کریں۔
4. تشخیصی رپورٹنگ کے تناظر میں تشخیصی حد سے تجاوز سے کیا مراد ہے؟ ایک مثال دیں۔
5. تشخیصی رپورٹ کے اشتراک میں باخبر رضامندی سے کیا مراد ہے؟ تحریری رضامندی کیوں ضروری ہے؟
6. تشخیصی تاثرات پہنچانے کے سینڈوچ نقطہ نظر کی وضاحت کریں۔ اس کے فوائد بیان کریں۔
7. مؤثر مشاورتی خلاصے کی دو اہم خصوصیات بیان کریں۔
8. تشخیصی رپورٹ میں شواہد پر مبنی سفارش سے کیا مراد ہے؟ ایک مثال دیں۔
9. ایسے تین حالات بیان کریں جن میں کونسلر اخلاقی یا قانونی طور پر رازداری افشا کرنے کا پابند ہو سکتا ہے۔
10. ہندوستانی تناظر میں تشخیصی رپورٹ نویسی یا اس کے اشتراک سے متعلق دو اخلاقی چیلنجز بیان کریں۔

## طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. ایک پیشہ ورانہ نفسیاتی تشخیصی رپورٹ کے نو بنیادی اجزاء کی تفصیل سے وضاحت کریں۔ ہر جزء کے لیے اس کا مقصد بیان کریں، وضاحت کریں کہ اس میں کیا ہونا چاہیے، اور ایک عام غلطی کی نشاندہی کریں جو کونسلر اس جزء کو لکھنے میں کرتے ہیں۔ اپنے جواب کو اسکول کونسلنگ کے تناظر سے مثالوں کے ساتھ واضح کریں۔
2. ایک ساتھی کونسلر کہتا ہے: "میں ہمیشہ اپنی تشخیصی رپورٹیں تکنیکی زبان میں لکھتا ہوں — اگر والدین سمجھ نہیں سکتے تو وہ اپنے ڈاکٹر سے پوچھ سکتے ہیں۔" اس اکائی میں بحث کیے گئے وضوح، درستگی اور سامعین کے مناسب رابطے کے اصولوں کی بنیاد پر، اپنے ساتھی کو ایک تفصیلی جواب لکھیں جس میں وضاحت کریں کہ یہ نقطہ نظر پیشہ ورانہ طور پر ناکافی اور اخلاقی طور پر پریشان کن کیوں ہے۔ مخصوص مثالیں شامل کریں کہ تکنیکی زبان کو درستگی قربان کیے بغیر سادہ زبان میں کیسے دوبارہ لکھا جا سکتا ہے۔
3. رازداری کے اخلاقی اصول پر گائیڈنس اور کونسلنگ مشق میں تشخیصی دستاویز سازی اور اشتراک کے حوالے سے بحث کریں۔ اپنے

جواب میں ہندوستانی تناظر میں رازداری کی اخلاقی اور قانونی بنیادوں کی وضاحت کریں، ان حالات کی وضاحت کریں جن میں رازداری قانونی طور پر توڑی جا سکتی ہے، اور ان مخصوص چیلنجوں پر بحث کریں جو ڈیجیٹل رابطہ اور غیر رسمی ادارہ جاتی ثقافتیں ہندوستانی کونسلنگ کی ترتیبات میں رازداری کو برقرار رکھنے کے لیے پیش کرتی ہیں۔

4. تشخیصی رپورٹوں میں مؤثر سفارشات کی خصوصیات کی تفصیل سے بحث کریں۔
5. اخلاقی فریم ورک پر بحث کریں جو تشخیصی ریکارڈ کی دستاویز سازی اور مکمل دور کے انتظام — ابتدائی ریکارڈ تخلیق سے لے کر محفوظ کرنے، برقرار رکھنے اور حتمی ضائع کرنے تک — پر حاکم ہے۔

**معروضی سوالات کے جوابات:**

| سوال نمبر | 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 | 8 | 9 | 10 |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| جوابات | B | C | C | B | C | B | C | C | B | C |

## 6.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)


1. American Counseling Association. (2014). *ACA code of ethics*. American Counseling Association.
2. Cohen, R. J., Swerdlik, M. E., & Sturman, E. D. (2013). *Psychological testing and assessment: An introduction to tests and measurement* (8th ed.). McGraw-Hill.
3. Corey, G., Corey, M. S., & Callanan, P. (2015). *Issues and ethics in the helping professions* (9th ed.). Cengage Learning.
4. Finn, S. E., & Tonsager, M. E. (1992). Therapeutic effects of providing MMPI-2 test feedback to college students awaiting therapy. *Psychological Assessment, 4*(3), 278–287.
5. Gregory, R. J. (2014). *Psychological testing: History, principles, and applications* (7th ed.). Pearson.
6. Groth-Marnat, G., & Wright, A. J. (2016). *Handbook of psychological assessment* (6th ed.). John Wiley & Sons.
7. Kaplan, R. M., & Saccuzzo, D. P. (2017). *Psychological testing: Principles, applications, and issues* (9th ed.). Cengage Learning.

8. Ministry of Electronics and Information Technology, Government of India. (2019). *Personal Data Protection Bill, 2019*. Government of India.

9. Ministry of Women and Child Development, Government of India. (2012). *Protection of Children from Sexual Offences Act, 2012*. Government of India.

10. Ownby, R. L. (1997). *Psychological reports: A guide to report writing in professional psychology* (3rd ed.). John Wiley & Sons.

11. Sharma, S. (2011). *Educational and psychological measurement and evaluation*. PHI Learning.

12. Supreme Court of India. (2017). *Justice K.S. Puttaswamy (Retd.) vs. Union of India*, Writ Petition (Civil) No. 494 of 2012.

13. Tallent, N. (1993). *Psychological report writing* (4th ed.). Prentice Hall.

# اکائی 7: تعلیمی اور کیریئر مشاورت میں احتساب / تشخیص

(Assessment in Educational and Career Counselling)

اکائی کے اجزاء:


7.0 تمہید (Introduction)

7.1 مقاصد (Objectives)

7.2 تعلیمی تشخیص کے آلات (Tools for Academic Assessment)

7.3 سیکھنے کی مشکلات، ہونہار پن، اور اصلاحی ضروریات کی شناخت

(Identifying Learning Difficulties, Giftedness, and Remedial Needs)

7.4 کیریئر تشخیص کی فہرستیں — دلچسپی، اقدار، صلاحیت

(Career Assessment Inventories — Interest, Values, Aptitude)

7.5 نتائج کو تعلیمی یا پیشہ ورانہ فیصلوں کی رہنمائی کے لیے استعمال کرنا

(Using Results to Guide Academic or Career Decisions)

7.6 اسکول کی ترتیبات میں اسکریننگ اور تشخیصی تشخیص (Screening vs Diagnostic Assessment in School Settings)

7.7 خلاصہ (Summary)

7.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

7.9 فرہنگ (Glossary)

7.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

7.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)


## 7.0 تمہید (Introduction)

تعلیم اور پیشہ ورانہ ترقی انسانی زندگی کے دو انتہائی اہم شعبے ہیں۔ ایک فرد جو تعلیمی راستے اختیار کرتا ہے، جو پیشہ ورانہ انتخاب کرتا ہے، جن مواقع تک وہ رسائی حاصل کرتا ہے یا جن سے محروم رہتا ہے — یہ فیصلے نہ صرف اس کے پیشہ ورانہ مستقبل کو بلکہ اس کی شناخت، مقصد، اور خود اعتمادی کو بھی شکل دیتے ہیں۔ ان دو شعبوں میں رہنمائی اور مشاورت اس لیے ایک مشیر کا سب سے اہم کام ہے۔ اور موثر تعلیمی و پیشہ ورانہ مشاورت کے مرکز میں تشخیص ہے — وہ منظم، شواہد پر مبنی عمل جس کے ذریعے یہ سمجھا جاتا ہے کہ کوئی شخص اس وقت

کہاں ہے، وہ کس چیز کی صلاحیت رکھتا ہے، وہ کیا قدر کرتا ہے، اور وہ اپنی توانائیاں کہاں سب سے زیادہ نتیجہ خیز طریقے سے لگا سکتا ہے۔

تعلیمی اور پیشہ ورانہ مشاورت میں تشخیص ایک وسیع اور متنوع شعبہ ہے۔ اس میں رسمی معیار بند آزمون اور غیر رسمی مشاہدے پر مبنی آلات دونوں شامل ہیں۔ اس میں ذہانت، تعلیمی کارکردگی، سیکھنے کے انداز، پیشہ ورانہ دلچسپیوں، پیشہ ورانہ صلاحیتوں، اور ذاتی اقدار کی پیمائش شامل ہے۔ تعلیمی اور پیشہ ورانہ مشاورت میں تشخیص ایک غیر جانبدار، خالصتاً تکنیکی اقدام نہیں ہے۔ یہ ایک پیشہ ورانہ عمل ہے جو ایک سماجی، ثقافتی، اور اخلاقی تناظر میں پیوست ہے — جس میں مشیر کے کیا تشخیص کریں، کیسے کریں، اور نتائج کو کیسے استعمال کریں کے انتخابات کے حقیقی لوگوں پر حقیقی نتائج ہوتے ہیں۔ اس اکائی کا مقصد نہ صرف وہ تکنیکی اہلیت پیدا کرنا ہے جو تعلیمی اور پیشہ ورانہ تشخیصی آلات کو مؤثر طریقے سے استعمال کرنے کے لیے ضروری ہے، بلکہ وہ پیشہ ورانہ سمجھ بھی پیدا کرنا ہے جو انہیں ذمہ داری کے ساتھ استعمال کرنے کے لیے ضروری ہے۔

## 7.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد طلبا اس قابل ہوں گے کہ:

- تعلیمی مشاورتی تناظر میں تعلیمی تشخیص کے لیے استعمال ہونے والے بڑے آلات کی شناخت اور وضاحت کریں، بشمول ذہانت، تعلیمی کارکردگی، اور سیکھنے کے انداز کی پیمائش، اور ہر زمرے کے آلے کا مقصد اور مناسب استعمال بیان کریں؛
- سیکھنے کی مشکلات، فکری ہونہار پن، اور اصلاحی ضروریات کی تشخیص پر مبنی شناخت کی وضاحت کریں، اور ہر آبادی سے متعلق مخصوص تشخیصی طریقوں، آلات، اور پیشہ ورانہ تحفظات بیان کریں؛
- پیشہ ورانہ تشخیص کی تین بڑی اقسام — دلچسپی کی فہرستیں (Interest Inventories) ، اقدار کی تشخیص (Values Assessments)، اور صلاحیت کے آزمون — (Aptitude Tests) میں فرق کریں، اور وضاحت کریں کہ ہر زمرہ پیشہ ورانہ مشاورت کے عمل میں کس طرح ایک الگ اور تکمیلی جہت کا اضافہ کرتا ہے؛
- بیان کریں کہ تعلیمی اور پیشہ ورانہ تشخیصوں کے نتائج تعلیمی اور پیشہ ورانہ فیصلہ سازی کی رہنمائی کے لیے کس طرح استعمال ہوتے ہیں، بشمول متعدد تشخیصی ذرائع کو ایک متماسک، شواہد پر مبنی رہنمائی منصوبے میں ضم کرنا؛
- اسکول کی سطح پر اسکریننگ تشخیص اور تشخیصی تشخیص کے درمیان فرق بیان کریں، اور ہر ایک سے وابستہ مخصوص مقاصد، آلات، پیشہ ورانہ حدود، اور اخلاقی تحفظات کی شناخت کریں؛
- حقیقت پسندانہ مشاورتی منظرناموں پر تعلیمی اور پیشہ ورانہ تشخیصی آلات کا علم لاگو کریں، مناسب آلات کے انتخاب، نتائج کی ذمہ دارانہ تشریح، اور نتائج کو طالب علموں، خاندانوں، اور تعلیمی پیشہ ور افراد کے لیے عملی رہنمائی میں تبدیل کرنے کی صلاحیت کا مظاہرہ کریں؛
- ہندوستانی تناظر میں تعلیمی اور پیشہ ورانہ تشخیص کی مخصوص چیلنجوں کو پہچانیں — بشمول لسانی اور ثقافتی تنوع، سماجی اقتصادی عدم

مساوات، اور مسابقتی امتحانی نظاموں کے دباؤ—اور ثقافتی لحاظ سے حساس اور سیاق وسباق کے لحاظ سے مناسب تشخیصی طریقوں کی وضاحت کریں؛

- تعلیمی اور پیشہ ورانہ مشاورت میں تشخیصی عمل کو منظم کرنے والی اخلاقی ذمہ داریوں سے آگاہی ظاہر کریں، بشمول اہلیت، انصاف پسندی، باخبر رضامندی، اور نشان زدگی اور غلط تشخیص سے گریز سے متعلق ذمہ داریاں۔

## 7.2 تعلیمی تشخیص کے آلات (Tools for Academic Assessment)

تعلیمی تشخیص، تعلیمی مشاورت کی بنیاد ہے۔ اس سے پہلے کہ ایک مشیر کسی اسکول میں مشکلات کا سامنا کرنے والے طالب علم کی مدد کر سکے، اسے پہلے اس مشکل کی نوعیت اور حد کو سمجھنا ہو گا—اور اس سے پہلے کہ وہ غیر معمولی کارکردگی دکھانے والے طالب علم کو پہچان سکے، اس کے پاس اس غیر معمولی کارکردگی کی شناخت اور دستاویزی کرنے کے قابلِ اعتماد ذرائع ہونے چاہئیں۔ تعلیمی تشخیص کے آلات وہ ذریعہ ہیں جن کے ذریعے یہ سمجھ بوجھ حاصل ہوتی ہے—وہ ذرائع جن کے ذریعے مشیر ایک استاد کی حوالگی تشویش یا والدین کی فکر سے آگے بڑھ کر اس بات کی شواہد پر مبنی، پیشہ ورانہ طور پر قابلِ دفاع تصویر تک پہنچتا ہے کہ ایک طالب علم تعلیمی لحاظ سے کہاں ہے، وہ وہاں کیوں ہے، اور کیا چیز اسے آگے بڑھنے میں مدد دے سکتی ہے۔

تعلیمی مشاورت میں تعلیمی تشخیص ایک واحد عمل نہیں بلکہ ایک پرتوں والا عمل ہے۔ یہ ذہانت کی وسیع پیمائشوں سے شروع ہوتا ہے—وہ فکری بنیادیں جن پر تعلیمی سیکھنا استوار ہے—اور آہستہ آہستہ تعلیمی کارکردگی، سیکھنے کے انداز، اور ان مخصوص ذہنی عمل کی زیادہ مخصوص پیمائشوں کی طرف بڑھتا ہے جو تعلیمی کارکردگی کے مختلف شعبوں میں بنیاد کا کام کرتے ہیں۔ ہر پرت مشیر کی سمجھ بوجھ میں گہرائی اور خصوصیت کا اضافہ کرتی ہے، اور مل کر وہ جامع تصویر فراہم کرتی ہیں جو موثر تعلیمی رہنمائی کے لیے ضروری ہے۔

### 7.2.1 ذہانت کی پیمائش (Measures of Cognitive Ability)

ذہانت—استدلال، سیکھنے، مسائل حل کرنے، اور معلومات پر کارروائی کرنے کی صلاحیت—تعلیمی تشخیص کی سب سے بنیادی جہت ہے۔ ذہانت کی پیمائشیں مشیر کو بتاتی ہیں کہ ایک طالب علم سیکھنے کے کام میں کیا فکری وسائل لاتا ہے، اور وہ لازمی حوالہ نقطہ فراہم کرتی ہیں جس کے خلاف تعلیمی کارکردگی کو بامعنی طریقے سے جانچا جا سکتا ہے۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ ذہانت ایک واحد، اکہری صلاحیت نہیں ہے۔ علمِ نفسیات اور سائیکومیٹرکس (Psychometrics) میں دہائیوں کی تحقیق نے یہ ثابت کیا ہے کہ جسے ہم "ذہانت" یا "ذہنی صلاحیت" کہتے ہیں وہ دراصل ایک پیچیدہ، کثیر جہتی تعمیر ہے جو کئی الگ لیکن باہم متعلق صلاحیتوں پر مشتمل ہے—زبانی استدلال (Verbal Reasoning)، غیر زبانی استدلال (Non-verbal Reasoning)، مکانی صلاحیت (Spatial Ability)، عاملِ حافظہ (Working Memory)، عملیاتی رفتار (Processing Speed)، اور مزید۔ تعلیمی تشخیص میں استعمال ہونے والے بڑے ذہانت کے آزمون اس کثیر جہتی سمجھ کو ظاہر کرتے ہیں اور نہ صرف ایک مجموعی صلاحیت کا تخمینہ بلکہ مخصوص ذہنی خوبیوں اور کمزوریوں کی ایک متفرق پروفائل بھی فراہم کرتے ہیں۔

### ہندوستان میں استعمال ہونے والے ذہانت کے آزمون

ہندوستان میں تعلیمی مشاورت اور نفسیاتی تشخیص میں کئی ذہانت کے آزمون استعمال کیے جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ استعمال ہونے والوں میں شامل ہیں:

#### ہندوستانی بچوں کے لیے مالن کا ذہانت پیمانہ (Malin's Intelligence Scale for Indian Children — MISIC)

MISICبچوں کے لیے ویکسلر ذہانت پیمانے (Wechsler Intelligence Scale for Children — WISC) کی ہندوستانی موافقت ہے، جسے .R.B مالن نے تیار کیا اور ہندوستانی نمونے پر معیار بند کیا۔ یہ زبانی اور غیر زبانی ذہانت دونوں کی پیمائش فراہم کرتا ہے اور مکمل پیمانے کا IQ اسکور، زبانی IQ اسکور، اور کارکردگی IQ اسکور دیتا ہے۔ MISIC ہندوستان میں بچوں کے لیے انفرادی طور پر دیے جانے والے ذہانت کے آزمونوں میں سے سب سے زیادہ استعمال ہونے والا ہے، خاص طور پر طبی اور خصوصی تعلیم کے تناظر میں۔

#### بینے-کامت ذہانت آزمون (Binet-Kamat Test of Intelligence — BKT)

بینے-کامت آزمون اسٹینفورڈ-بینے ذہانت پیمانے (Stanford-Binet Intelligence Scale) کی ہندوستانی موافقت ہے، جسے .V.A کامت نے تیار کیا۔ یہ ذہنی عمر (Mental Age — MA) اور ذہانت قصر (Intelligence Quotient — IQ) کے طور پر ظاہر کی گئی عمومی ذہانت کی پیمائش فراہم کرتا ہے، اور ہندوستان میں پری اسکول عمر سے لے کر نوجوانی تک کے بچوں کی تشخیص کے لیے بڑے پیمانے پر استعمال ہوتا ہے۔ BKT ان طبی تناظر میں خاص طور پر مفید ہے جہاں ذہنی معذوری کا شبہ ہو، کیونکہ یہ پیمائش کی رینج کو انتہائی کم صلاحیت کی سطح پر کام کرنے والے بچوں تک بڑھاتا ہے۔

#### ریون کی ترقی پذیر میٹریکسیں (Raven's Progressive Matrices — RPM)

ریون کی ترقی پذیر میٹریکسیں — مختلف عمر اور صلاحیت کی سطحوں کے لیے تین ورژن میں دستیاب: چھوٹے بچوں کے لیے رنگین ترقی پذیر میٹریکسیں (Coloured Progressive Matrices — CPM) ، بڑے بچوں اور بالغوں کے لیے معیاری ترقی پذیر میٹریکسیں (Standard Progressive Matrices — SPM)، اور اعلیٰ صلاحیت کے افراد کے لیے اعلیٰ ترقی پذیر میٹریکسیں (Advanced Progressive Matrices — APM) — خلاصی استدلال (Abstract Reasoning) کی غیر زبانی پیمائشیں ہیں۔ چونکہ ان کے لیے کسی لسانی مہارت کی ضرورت نہیں، اس لیے یہ لسانی طور پر متنوع یا غیر انگریزی بولنے والے پس منظر کے بچوں کی تشخیص کے لیے خاص طور پر مفید ہیں، جو انھیں ہندوستانی کثیر لسانی تناظر میں خاص طور پر اہم بناتا ہے۔ RPM کے کئی ورژن کے لیے ہندوستانی اصول دستیاب ہیں۔

### 7.2.2 تعلیمی کارکردگی کی پیمائش (Measures of Academic Achievement)

جبکہ ذہانت کے آزمون ہمیں بتاتے ہیں کہ ایک طالب علم سیکھنے میں کیا فکری وسائل لاتا ہے، تعلیمی کارکردگی کے آزمون ہمیں بتاتے ہیں کہ اس نے دراصل کیا سیکھا ہے — مخصوص تعلیمی شعبوں جیسے پڑھنا، لکھنا، ریاضی، اور عمومی علم میں اس کی موجودہ اہلیت کی

سطح۔

تعلیمی مشاورت میں تعلیمی کارکردگی کی تشخیص کئی الگ مقاصد کی خدمت کرتی ہے۔ یہ جماعت یا عمر کی توقعات کے مقابلے میں طالب علم کی موجودہ کارکردگی کی سطح قائم کرتی ہے۔ یہ تعلیمی مضامین کے اندر اور ان کے درمیان خوبی اور کمزوری کے مخصوص شعبوں کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہ صلاحیت-کارکردگی موازنے کا کارکردگی کا پہلو فراہم کرتی ہے جو مخصوص سیکھنے کی مشکلات کی شناخت میں مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔ اور یہ وقت کے ساتھ طالب علم کی تعلیمی ترقی کو دستاویزی شکل دیتی ہے، تعلیمی مداخلتوں کی کارگری—یاناکارگری—کا ثبوت فراہم کرتی ہے۔

**معیاربند کارکردگی آزمون(Standardised Achievement Tests)**

معیاربند تعلیمی کارکردگی آزمون مخصوص تعلیمی شعبوں میں کارکردگی کی اصول-حوالہ یامعیار-حوالہ پیمائشیں فراہم کرتے ہیں، جو مشیر کو کسی متعین حوالہ گروہ یامقررہ جماعت کی سطح کے معیاروں کے ساتھ طالب علم کی کارکردگی کا موازنہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

**پڑھنے کی تشخیص کے آلات(Reading Assessment Tools)**

پڑھنا وہ تعلیمی مہارت ہے جسے تعلیمی مشاورت میں سب سے زیادہ کثرت سے جانچا جاتا ہے، کیونکہ پڑھنے کی مشکلات سیکھنے کی مشکلات کی سب سے عام شکل ہیں اور کیونکہ پڑھنے کی صلاحیت تقریباً تمام دیگر تعلیمی مضامین میں کارکردگی کی بنیاد ہے۔

پڑھنے کی تشخیص عموماً کئی الگ اجزا کا جائزہ لیتی ہے:

- صوتی آگاہی — (Phonological Awareness) الفاظ میں انفرادی آوازوں کی شناخت اور ان میں تصرف کرنے کی صلاحیت، جو تحریری متن کو سمجھنے کی بنیادی مہارت ہے
- لفظ کی شناخت اور سمجھ — (Word Recognition and Decoding) انفرادی الفاظ کو درست اور روانی سے پڑھنے کی صلاحیت
- پڑھنے کی روانی — (Reading Fluency) زبانی پڑھنے کی رفتار اور درستگی، جو لفظ کی شناخت کی خودکاری کو ظاہر کرتی ہے
- پڑھنے کی سمجھ — (Reading Comprehension) تحریری متن سے معنی سمجھنے اور اخذ کرنے کی صلاحیت

ہندوستان میں، ہندی اور علاقائی زبانوں میں دستیاب پڑھنے کی تشخیص کے آلات میں NIMHANS ، قومی تعلیمی تحقیق وتربیت کونسل (National Council of Educational Research and Training — NCERT)، اور مختلف ریاستی سطح کے تعلیمی وسائل مراکز کی تیار کردہ موافقتیں شامل ہیں۔ ہندوستانی زبانوں کے لیے ڈسلیکسیا تشخیص (Dyslexia Assessment for Languages of India — DALI) جو ہندوستانی زبانوں میں پڑھنے کی مشکلات کی تشخیص کے لیے تیار کی گئی ہے—ہندوستانی بچوں کے لیے ثقافتی اور لسانی لحاظ سے مناسب پڑھنے کی تشخیص میں ایک اہم پیش رفت کی نمائندگی کرتی ہے۔

**ریاضی کے کارکردگی آزمون(Mathematics Achievement Tests)**

ریاضی کی تشخیص بنیادی اعداد شماری—گنتی، اعداد کی شناخت، مرتبہ قدر—سے لے کر حسابی عمل تک، اور اعلیٰ درجے کی ریاضیاتی استدلال

اور مسئلہ حل تک کی مہارتوں کا جائزہ لیتی ہے۔ معیار بند ریاضی آزمون مشیر کو یہ شناخت کرنے کی اجازت دیتے ہیں کہ آیا طالب علم کی مشکلات تمام ریاضیاتی شعبوں میں عمومی ہیں یا مخصوص شعبوں تک محدود ہیں — مثلاً، ایک طالب علم جو ریاضیاتی تصورات تو سمجھتا ہے لیکن حساب کے طریقہ کاری پہلوؤں میں نمایاں مشکلات رکھتا ہے، وہ ڈسکالکولیا (Dyscalculia) سے ہم آہنگ پروفائل پیش کر سکتا ہے۔

### تحریر کی تشخیص (Writing Assessment)

تحریری اظہار وہ تعلیمی مہارت ہے جسے تعلیمی تشخیص میں سب سے زیادہ نظر انداز کیا جاتا ہے، پھر بھی لکھنے کی مشکلات سیکھنے کی سب سے عام اور تعلیمی لحاظ سے سب سے زیادہ نقصاندہ مشکلات میں سے ہیں۔ تحریر کی تشخیص متعدد اجزا کا جائزہ لیتی ہے — ہاتھ سے لکھنے کی روانی اور پڑھنے کے قابل ہونا، ہجے کی درستگی، ذخیرۂ الفاظ، جملے کی ساخت، اور تحریری مضمون کی تنظیم اور ہم آہنگی۔ تحریر کی تشخیص کے لیے استعمال کیے جانے والے آلات میں تحریری زبان کے معیار بند آزمون اور تحریر کی پیداواریت اور معیار کی نصاب پر مبنی پیمائشیں دونوں شامل ہیں۔

**اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)**

1. ہندوستانی تعلیمی مشاورتی تناظر میں استعمال ہونے والے تین مخصوص ذہانت کے آزمونوں کی وضاحت کریں — بشمول MISIC ، بینے-کامت آزمون، اور ریون کی ترقی پذیر میٹریکسیں۔
2. معیار بند کارکردگی آزمونوں کی وضاحت کریں۔

## 7.3 سیکھنے کی مشکلات، ہونہار پن، اور اصلاحی ضروریات کی شناخت

(Identifying Learning Difficulties, Giftedness, and Remedial Needs)

دفعہ 7.2 میں، ہم نے تعلیمی تشخیص کے لیے دستیاب بڑے آلات کا جائزہ لیا — وہ آلات جن کے ذریعے تعلیمی مشیر کسی طالب علم کی ذہنی صلاحیتوں، تعلیمی کارکردگی، اور سیکھنے کی خصوصیات کی شواہد پر مبنی سمجھ بوجھ حاصل کرتا ہے۔ اس دفعہ میں، ہم ان آلات کو تین مخصوص آبادیوں پر لاگو کریں گے جن پر تعلیمی مشاورت میں خاص توجہ درکار ہے: سیکھنے کی مشکلات والے طالب علم، ہونہار اور باصلاحیت طالب علم، اور اصلاحی ضروریات کے حامل طالب علم۔ ان تینوں آبادیوں میں سے ہر ایک الگ تشخیصی چیلنج پیش کرتی ہے، مختلف آلات اور طریقوں کی ضرورت ہوتی ہے، اور مشیر کی طرف سے پیشہ ورانہ ردعمل کا ایک مختلف مجموعہ مانگتی ہے۔

ان تینوں آبادیوں کو جوڑنے والی ایک مشترک حقیقت یہ ہے: ماہرانہ تشخیص کے بغیر، ان کی ضروریات کے غیر تسلیم شدہ رہنے کا امکان ہے۔ مخصوص سیکھنے کی مشکل والے طالب علم کو اکثر کاہل یا غیر محرک کہہ کر غلط پہچان لیا جاتا ہے۔ ہونہار طالب علم کو اکثر اوسط کارکردگی پر مرکوز نظام میں نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اور اصلاحی ضروریات کے حامل طالب علم کو اکثر پیچھے رہنے دیا جاتا ہے جبکہ نصاب اس کے بغیر آگے بڑھتا رہتا ہے۔ مہارت اور حساسیت کے ساتھ لاگو کی گئی تشخیص، اس غیر مرئیت کے چکر کو توڑنے کے لیے مشیر کا سب سے طاقتور آلہ ہے۔

### 7.3.1 سیکھنے کی مشکلات کی شناخت (Identifying Learning Difficulties)

سیکھنے کی مشکل سے مراد مخصوص تعلیمی مہارتوں — پڑھنا، لکھنا، یا ریاضی — کو حاصل کرنے یا استعمال کرنے میں ایک نمایاں اور مستقل چیلنج ہے جو طالب علم کی مجموعی ذہنی صلاحیت اور تعلیمی مواقع کو دیکھتے ہوئے غیر متوقع ہے۔ مخصوص سیکھنے کی مشکل کی تعریف کرنے والی خصوصیت وہ تضاد ہے جو طالب علم کی ذہنی صلاحیت کی بنیاد پر متوقع حصول اور کسی مخصوص تعلیمی شعبے میں اس کی اصل کارکردگی کے درمیان پایا جاتا ہے۔

سیکھنے کی مشکلات ہندوستان میں تعلیمی مشیروں کو بھیجی جانے والی سب سے زیادہ عام تشویشات میں سے ہیں۔ یہ تمام سماجی اقتصادی، ثقافتی، اور لسانی گروہوں میں پائی جاتی ہیں، اور ان کی ذاتی قیمت بہت زیادہ ہے — نہ صرف تعلیمی کارکردگی میں بلکہ خود اعتمادی، ہم جماعتوں کے ساتھ تعلقات، خاندانی حرکیات، اور طویل مدتی تعلیمی اور پیشہ ورانہ نتائج میں بھی۔

#### مخصوص سیکھنے کی مشکلات کی اقسام (Types of Specific Learning Difficulties)

تین سب سے زیادہ شناخت کی جانے والی مخصوص سیکھنے کی مشکلات یہ ہیں:

**ڈسلیکسیا — (Dyslexia)** پڑھنے میں ایک مخصوص سیکھنے کی مشکل، جو لفظ کی شناخت، سمجھ، اور ہجے میں مستقل مشکلات سے متصف ہے، جو صوتی کارروائی (Phonological Processing) میں کمزوریوں میں جڑی ہوئی ہے۔ ڈسلیکسیا والے طالب علموں کی عموماً اوسط یا اوسط سے زیادہ ذہانت ہوتی ہے اور انھیں مناسب تعلیم ملتی ہے، لیکن ان فوائد کے باوجود وہ پڑھنے میں نمایاں طور پر جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔

**ڈسکالکولیا — (Dyscalculia)** ریاضی میں ایک مخصوص سیکھنے کی مشکل، جو عدد کے احساس، حسابی عمل، اور ریاضیاتی استدلال میں مستقل مشکلات سے متصف ہے۔ ڈسکالکولیا ہندوستانی تناظر میں ڈسلیکسیا سے کم تسلیم شدہ ہے لیکن اتنی ہی عام اور متاثرہ طالب علموں کے لیے اتنی ہی نقصاندہ ہے۔

**ڈسگرافیا — (Dysgraphia)** تحریری اظہار میں ایک مخصوص سیکھنے کی مشکل، جو ہاتھ سے لکھنے، ہجے، اور تحریری ترکیب کی تنظیم میں نمایاں مشکلات سے متصف ہے۔ ڈسگرافیا اکثر ڈسلیکسیا کے ساتھ ہوتا ہے اور اکثر غیر شناخت شدہ رہتا ہے کیونکہ لکھنے کی مشکلات کو لاپرواہی یا ناکافی کوشش سے منسوب کیا جاتا ہے۔

#### سیکھنے کی مشکلات کی شناخت میں مشیر کا کردار

رہنمائی مشیر کے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ سیکھنے کی مشکلات کی شناخت میں ان کے پیشہ ورانہ کردار کی حدود کیا ہیں۔ مخصوص سیکھنے کی مشکلات کی باضابطہ تشخیص — خاص طور پر جہاں اس کے قانونی یا تعلیمی استحقاق کے مضمرات ہوں — عموماً طبی ماہرینِ نفسیات، خصوصی ماہرینِ تعلیم، اور تعلیمی ماہرینِ نفسیات کے دائرہ کار میں آتی ہے، نہ کہ تنہا رہنمائی مشیروں کے۔ رہنمائی مشیر کا کردار ابتدائی اسکریننگ کرنا، ان طالب علموں کی شناخت کرنا جن پر مزید جائزے کی ضرورت ہو سکتی ہے، مناسب طریقے سے حوالہ دینا، اپنی اہلیت کے اندر تشخیصی ڈیٹا فراہم کرنا، اور اسکول کے نظام کے اندر طالب علم کی ضروریات کی حمایت کرنا ہے۔

### 7.3.2 ہونہار پن کی شناخت(Identifying Giftedness)

ہونہار پن سے مراد نمایاں طور پر اوسط سے بہتر ذہنی صلاحیت ہے، جو اکثر اعلیٰ سطح کی تخلیقیت، کام کے تئیں وابستگی، اور مخصوص شعبے کے ہنر کے ساتھ ہوتی ہے۔ ہندوستانی تعلیمی تناظر میں، ہونہار طالب علم ایک کثیر اً نظر انداز کردہ آبادی ہیں —اوسط اور اوسط سے کم کارکردگی پر مبنی نظام کے سایے میں دب جاتے ہیں، اور اکثر یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ وہ ماہر مدد کے بغیر تعلیمی طور پر اپنا خیال خود رکھنے کے قابل ہیں۔

حقیقت میں، ہونہار طالب علموں کی حقیقی اور مخصوص ضروریات ہوتی ہیں جو، جب پوری نہ ہوں، کم حصول، بے توجہی، جذباتی مشکلات، اور انسانی صلاحیت کے نمایاں ضیاع کا سبب بن سکتی ہیں۔ اس لیے محتاط تشخیص کے ذریعے ہونہار پن کی شناخت کوئی سہولت نہیں —یہ ایک پیشہ ورانہ ذمہ داری ہے۔

#### تعریفیں اور شناختی معیار(Definitions and Identification Criteria)

ہونہار پن کی تعریف سب سے زیادہ ذہنی صلاحیت کے لحاظ سے کی جاتی ہے — عموماً 130 یا اس سے زیادہ کا IQ اسکور، جو وسط سے دو معیاری انحراف سے زیادہ اوپر کارکردگی کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم، ہونہار پن کے عصری نمونے —بشمول رینزولی کا تین حلقوں کا نمونہ (Renzulli's Three-Ring Model)، جو ہونہار پن کو اوسط سے بہتر صلاحیت، تخلیقیت، اور کام کے تئیں وابستگی کے سنگم کے طور پر بیان کرتا ہے —یہ تسلیم کرتے ہیں کہ تنہا ذہنی صلاحیت شناخت کی ناکافی بنیاد ہے۔

#### ہونہار پن کے لیے تشخیصی طریقہ(Assessment Approach for Giftedness)

تعلیمی مشاورت میں ہونہار پن کی تشخیص عموماً درج ذیل پر مشتمل ہوتی ہے:

**ذہانت کی جانچ — (Intelligence Testing)** انفرادی طور پر دیے جانے والے ٹسٹ جیسے MISIC یا ریون کی اعلیٰ ترقی پذیر میٹریکسیں (Raven's Advanced Progressive Matrices) ہونہار پن کی شناخت کے مقاصد کے لیے ذہنی صلاحیت کی سب سے قابلِ اعتماد پیائش فراہم کرتے ہیں۔ گروہی ذہانت کے ٹسٹ ابتدائی اسکریننگ کے لیے استعمال کیے جاسکتے ہیں لیکن مثبت اسکریننگ والے طالب علموں کے لیے انفرادی تشخیص سے اس کی پیروی کرنی چاہیے۔

**کارکردگی کی جانچ — (Achievement Testing)** تمام مضامین میں طالب علم کی تعلیمی کارکردگی کو دستاویزی شکل دینے اور عمومی ذہنی صلاحیت کے ساتھ ساتھ مخصوص شعبے کے ہنر کے شعبوں کی شناخت کے لیے۔

**تخلیقیت کی تشخیص—(Creativity Assessment)**ٹورنس تخلیقی سوچ کے ٹسٹ (Torrance Tests of Creative Thinking—TTCT) جیسے آلات منشعب سوچ(Divergent Thinking)، روانی، لچک، اور اصالت کا جائزہ لیتے ہیں — تخلیقی صلاحیت کی وہ جہتیں جو ہونہار پن کے اہم اجزا ہیں لیکن معیاری ذہانت کے ٹسٹوں میں نہیں پکڑی جاتیں۔

**استاد اور والدین کی نامزدگی — (Teacher and Parent Nominations)** ساختی نامزدگی فارم جو اساتذہ اور والدین سے طالب

علم کو ہونہار پن کے رویہ جاتی اشاریوں پر جانچنے کو کہتے ہیں — ذہنی تجسس، سوال کرنے کی گہرائی، تیز رفتار سیکھنا، غیر معمولی مسئلہ حل کرنے کے طریقے — اہم تکمیلی معلومات فراہم کرتے ہیں۔

**طالب علم کی خود رپورٹ اور پورٹ فولیو — (Student Self-report and Portfolio)** اپنی دلچسپیوں، گہری مشغولیت کے شعبوں، اور تخلیقی پیداوارات کے بارے میں طالب علم کا اپنا بیان ہونہار تشخیص میں ایک قیمتی اور اکثر کم استعمال شدہ معلومات کا ذریعہ فراہم کرتا ہے۔

**خصوصی تحفظات: دو استثنائی طالب علم (Special Considerations: Twice-Exceptional Students)**

ہونہار آبادی کے اندر ایک خاص طور پر اہم اور کثیر اً نظر انداز کردہ ذیلی گروہ دو استثنائی (Twice-Exceptional) طالب علم ہیں — وہ طالب علم جو بیک وقت ہونہار بھی ہیں اور سیکھنے کی مشکل یا دیگر معذوری کے حامل بھی ہیں۔ ان طالب علموں میں، ہونہار پن اور سیکھنے کی مشکل ایک دوسرے کو چھپا سکتی ہیں — طالب علم کی ذہنی خوبیاں اس حد تک معاوضہ دیتی ہیں کہ سیکھنے کی مشکل واضح نہیں ہوتی، جبکہ سیکھنے کی مشکل تعلیمی کارکردگی کو اس حد تک دبا دیتی ہے کہ ہونہار پن تسلیم نہیں کیا جاتا۔ ان طالب علموں کے پروفائل کی دونوں جہتوں کی شناخت کرنے اور یہ یقینی بنانے کے لیے محتاط، جامع تشخیص ضروری ہے کہ ان کے ہنر اور ان کی مشکلات دونوں کو مناسب توجہ ملے۔

### 7.3.3 اصلاحی ضروریات کی شناخت (Identifying Remedial Needs)

اصلاحی ضروریات سے مراد کسی طالب علم کی تعلیمی مہارتوں یا علم میں نمایاں خلا ہیں جو اسے اپنے موجودہ جماعت کی سطح پر نصاب تک رسائی سے روکتے ہیں — ایسے خلا جن کو دور کرنے کے لیے ہدفی، منظم مداخلت درکار ہے۔ اصلاحی ضروریات کے تمام طالب علموں کو طبی معنوں میں سیکھنے کی مشکلات نہیں ہوتیں؛ بہت سے ایسے عوامل کی وجہ سے پیچھے رہ گئے ہیں جیسے اسکول میں بے قاعدہ حاضری، ناکافی سابقہ تعلیم، بیماری، سماجی اقتصادی محرومی، یا خاندانی حالات کی رکاوٹ۔

مخصوص سیکھنے کی مشکل والے طالب علم اور ماحولیاتی یا تعلیمی عوامل سے پیدا ہونے والی اصلاحی ضروریات والے طالب علم کے درمیان فرق تعلیمی مشاورت کے سب سے اہم — اور سب سے زیادہ عملی طور پر چیلنجنگ — فیصلوں میں سے ایک ہے۔ اس کے طالب علم کے لیے درکار مدد کی قسم پر براہِ راست مضمرات ہیں: ڈسلیکسیا والے طالب علم کو بنیادی صوتی کارروائی کے خسارے کو ہدف بنانے والی ماہر مداخلت درکار ہے؛ اسکول سے غیر حاضری کی وجہ سے پیچھے رہنے والے طالب علم کو اس نصابی مواد کی منظم دوبارہ تعلیم درکار ہے جس تک وہ رسائی نہیں کر سکا۔

**اصلاحی ضروریات کے لیے تشخیصی طریقہ (Assessment Approach for Remedial Needs)**

اصلاحی ضروریات کی تشخیص سیکھنے کی مشکلات یا ہونہار پن کی تشخیص سے زیادہ عملی نقطۂ نظر پر مبنی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد تشخیص نہیں بلکہ تعلیمی منصوبہ بندی ہے — مخصوص طور پر یہ شناخت کرنا کہ طالب علم کیا جانتا ہے اور کیا نہیں جانتا، اور ہدفی تعلیم کے لیے ایک واضح نقشہ فراہم کرنا۔

اصلاحی ضروریات کی تشخیص کے اہم آلات میں شامل ہیں:

**معیار پر مبنی ٹسٹ — (Criterion-referenced Tests)** جو اصولی گروہ میں طالب علم کی موازناتی حیثیت کے بجائے مخصوص نصابی مقاصد پر ان کی مہارت کا جائزہ لیتے ہیں۔ معیار پر مبنی پڑھنے کی تشخیص، مثلاً، ٹھیک طور پر یہ شناخت کرتی ہے کہ طالب علم نے کون سے صوتی اصول، بصری الفاظ، یا سمجھ کی حکمتِ عملیاں سیکھ لی ہیں اور کون سی ابھی نہیں سیکھی۔

**غلطی کا تجزیہ — (Error Analysis)** کسی طالب علم کے تعلیمی کام میں کی جانے والی مخصوص غلطیوں کا منظم جائزہ، جو کسی بھی خلاصہ اسکور سے زیادہ درست طریقے سے ان کی غلط فہمیوں اور خلا کی نوعیت کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً، ایک طالب علم جو تفریق میں مرتبہ قدر کی مستقل غلطیاں کرتا ہے، اس کی اصلاحی ضرورت اس سے مختلف ہے جو بے ترتیب حسابی غلطیاں کرتا ہے۔

**نصاب پر مبنی پیمائش — (Curriculum-Based Measurement — CBM)** تعلیمی مہارتوں کی مختصر، بار بار، معیار بند جانچیں جو نصاب سے لی جاتی ہیں، جو طالب علم کی ترقی کی رفتار اور وقت کے ساتھ اصلاحی مداخلت کی کارگری کی نگرانی کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔

**متحرک تشخیص — (Dynamic Assessment)** تشخیص کا ایک باہمی طریقہ جو نہ صرف یہ جانچتا ہے کہ طالب علم آزادانہ طور پر کیا کر سکتا ہے بلکہ مدد سے وہ کیا حاصل کر سکتا ہے — ویگوتسکی کی اصطلاح میں ان کی قریبی ترقی کا علاقہ (Zone of Proximal Development)۔ متحرک تشخیص خاص طور پر محروم پس منظر کے طالب علموں کے لیے قیمتی ہے جہاں جامد ٹسٹ اسکور حقیقی سیکھنے کی صلاحیت کو کم تخمینہ کر سکتے ہیں۔

| **اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)** |
|---|
| 1. مخصوص سیکھنے کی مشکل کی تعریف کرنے والی خصوصیت کیا ہے؟ تین سب سے عام اقسام کے نام لیں اور مختصراً وضاحت کریں۔ |
| 2. ہونہار طالب علموں کی شناخت کے لیے استعمال ہونے والے دو تشخیصی آلات کے نام بتائیں اور ہر ایک کیا ناپتا ہے بیان کریں۔ |

## 7.4 کیریئر تشخیص کی فہرستیں - دلچسپی، اقدار، صلاحیت

(Career Assessment Inventories - Interest, Values, Aptitude)

کیریئر تشخیص کسی فرد کی نفسیاتی خصوصیات کے بارے میں منظم طور پر معلومات اکٹھا کرنے کا عمل ہے — ان کی دلچسپیاں، اقدار، اور صلاحیتیں — جو باخبر اور تسلی بخش کیریئر کے فیصلے کرنے سے متعلق ہیں۔ اس دفعہ میں زیرِ بحث کیریئر تشخیص کے آلات کی تین اقسام مقابل نہیں بلکہ تکمیلی ہیں — ہر ایک فرد کے پیشہ ورانہ پروفائل کی ایک الگ اور ضروری جہت کو پکڑتا ہے، اور مل کر وہ جامع بنیاد فراہم کرتے ہیں جس کی موثر کیریئر مشاورت کو ضرورت ہے۔

### 7.4.1 دلچسپی کی فہرستیں (Interest Inventories)

کیریئر کی دلچسپیاں ان سرگرمیوں، مضامین، اور کام کے ماحول سے متعلق ہیں جو کسی شخص کو دلچسپ، خوشگوار، اور محرک لگتے ہیں۔ دلچسپی کی فہرستیں ان ترجیحات کے نمونے اور قوت کو منظم طریقے سے ناپتی ہیں، کیریئر کی تلاش کے لیے ایک ساختی بنیاد فراہم کرتی

ہیں جو طالب علم کی فوری اور اکثر محدود کیریئر کے اختیارات کے بارے میں آگاہی سے آگے جاتی ہے۔

کیریئر کی دلچسپیوں کا سب سے اثر انگیز نظری ڈھانچہ ہالینڈ کا RIASEC نمونہ (Holland's RIASEC Model) ہے، جو دلچسپیوں کو چھ اقسام میں منظم کرتا ہے — حقیقت پسند (Realistic)، تحقیقی (Investigative)، فنی (Artistic)، سماجی (Social)، کاروباری (Enterprising)، اور روایتی — (Conventional) اور یہ تجویز کرتا ہے کہ کیریئر کی تسلی سب سے زیادہ اس وقت ہوتی ہے جب کسی شخص کی دلچسپی کی قسم ان کے کام کے ماحول کی قسم سے میل کھاتی ہو۔ ہالینڈ کا نمونہ کئی بڑے پیمانے پر استعمال ہونے والی دلچسپی کی فہرستوں کی بنیاد ہے بشمول Strong Interest Inventory اور Self-Directed Search (SDS)۔

ہندوستانی تناظر میں کیریئر دلچسپی تشخیص کے آلات میں شامل ہیں:

- بھٹناگر اور بھٹناگر کی تیار کردہ کیریئر دلچسپی فہرست (Career Interest Inventory)، جو ہندوستانی طالب علموں پر معیار بند ہے۔
- S.N. راؤ کی تیار کردہ پیشہ ورانہ دلچسپی ریکارڈ (Vocational Interest Record — VIR)، جو ہندوستانی اسکول اور کالج مشاورت میں بڑے پیمانے پر استعمال ہوتا ہے
- NCERT کی تیار کردہ کیریئر ترجیح ریکارڈ (Career Preference Record)، جو ثانوی اسکول کیریئر رہنمائی میں استعمال کے لیے ہے

دلچسپی کی فہرستیں استعمال کرتے وقت، مشیر کو یاد رکھنا چاہیے کہ دلچسپیاں صلاحیتیں نہیں ہیں — ایک طالب علم طب میں انتہائی دلچسپی رکھ سکتا ہے لیکن سائنسی استدلال کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔ دلچسپی کے نتائج کو ہمیشہ صلاحیت اور کارکردگی کے ڈیٹا کے ساتھ تشریح کرنا چاہیے۔

### 7.4.2 اقدار کی تشخیص (Values Assessments)

کیریئر اقدار کام کے ان پہلوؤں سے متعلق ہیں جنھیں کوئی فرد سب سے زیادہ اہم سمجھتا ہے — وہ نتائج، حالات، اور تجربات جو کام کو معنی خیز اور تسلی بخش بناتے ہیں۔ اقدار دلچسپیوں سے الگ ہیں — جبکہ دلچسپیاں یہ بیان کرتی ہیں کہ کوئی شخص کیا کرنا پسند کرتا ہے، اقدار یہ بیان کرتی ہیں کہ کوئی شخص کام سے تکمیل محسوس کرنے کے لیے کیا چاہتا ہے۔

کیریئر مشاورت میں جانچی جانے والی عام کام کی اقدار میں شامل ہیں:

- داخلی اقدار — (Intrinsic Values) ذہنی محرک، تخلیقیت، خود مختاری، مقصد کا احساس
- خارجی اقدار — (Extrinsic Values) مالی معاوضہ، ملازمت کا تحفظ، سماجی حیثیت، کام کے حالات
- سماجی اقدار — (Social Values) دوسروں کی مدد، ٹیم ورک، معاشرے کی خدمت

کیریئر مشاورت میں اقدار کی تشخیص کے لیے استعمال ہونے والے آلات میں Super کی تیار کردہ Work Values Inventory، Super اور Nevill کی تیار کردہ Values Scale، اور ہندوستانی موافقتیں جیسے کہ کئی ہندوستانی یونیورسٹی کیریئر مشاورت مراکز میں

استعمال ہونے والی Work Values Questionnaire شامل ہیں۔

کسی طالب علم کے اقدار کے پروفائل کو سمجھنا ہندوستانی تناظر میں خاص طور پر اہم ہے، جہاں کیریئر کے فیصلے اکثر خاندانی توقعات، سماجی دباؤ، اور معاشی ضرورت سے شکل پاتے ہیں جو طالب علم کی اپنی اقدار سے میل کھا سکتی ہیں یا نہیں بھی۔ ایک مشیر جو کسی طالب علم کو اپنی کام کی اقدار کو بیان کرنے اور جانچنے میں مدد کرتا ہے، اسے ان مقابل دباؤ کو سنبھالنے کے لیے ایک ضروری آلہ فراہم کرتا ہے۔

### 7.4.3 صلاحیت کے ٹسٹ(Aptitude Tests)

کیریئر کی صلاحیتیں ان مخصوص قابلیتوں اور استعدادوں سے متعلق ہیں جو مخصوص کیریئر کے شعبوں میں کامیابی کی پیش گوئی کرتی ہیں — زبانی صلاحیت(Verbal Ability) ، عددی استدلال(Numerical Reasoning) ، مکانی تصور (Spatial Visualisation)، مکینیکل صلاحیت(Mechanical Aptitude) ، کلریکل رفتار اور درستگی (Clerical Speed and Accuracy)، وغیرہ۔ صلاحیت کے ٹسٹ ان شعبہ مخصوص صلاحیتوں کو ناپتے ہیں اور ان کیریئر کے شعبوں کے بارے میں شواہد پر مبنی رہنمائی فراہم کرتے ہیں جن میں کوئی شخص سب سے زیادہ کامیاب ہونے اور اہلیت پر مبنی تسلی پانے کا امکان رکھتا ہے۔

ہندوستانی کیریئر مشاورت میں بڑے پیمانے پر استعمال ہونے والی صلاحیت کی بیٹریوں میں شامل ہیں:

- تفریقی صلاحیت ٹسٹ — (Differential Aptitude Tests — DAT) جو آٹھ الگ صلاحیتیں ناپتا ہے بشمول زبانی استدلال، عددی صلاحیت، تجریدی استدلال، مکینیکل استدلال، اور مکانی تعلقات
- عمومی صلاحیت ٹسٹ بیٹری — (General Aptitude Test Battery — GATB) جو پیشہ ورانہ رہنمائی کے لیے تیار کی گئی ہے اور روزگار اور کیریئر مشاورت کی ترتیبات میں بڑے پیمانے پر استعمال ہوتی ہے
- NCERT کی تیار کردہ اسکول کے طالب علموں کے لیے صلاحیت ٹسٹ (Aptitude Test for School Students) — جو ہندوستانی ثانوی اسکول کے طالب علموں پر معیار بند ہے اور زبانی، عددی، اور مکانی صلاحیتوں کا احاطہ کرتا ہے

صلاحیت ٹسٹ کے نتائج سب سے زیادہ مفید اس وقت ہوتے ہیں جب طالب علم کے مکمل تشخیصی پروفائل کے تناظر میں تشریح کی جائے۔ مضبوط زبانی صلاحیت لیکن کمزور عددی صلاحیت والا طالب علم تمام کیریئروں کے لیے نامناسب نہیں ہے — وہ مختلف کیریئروں کی رینج کے لیے موزوں ہے اس طالب علم سے جس کی الٹی پروفائل ہو، اور مشیر کا کام ان کی ان امکانات کو تعمیری طریقے سے پہچاننے اور تلاش کرنے میں مدد کرنا ہے۔

### 7.4.4 تین جہتوں کو یکجا کرنا(Integrating the Three Dimensions)

سب سے موثر کیریئر تشخیص تینوں جہتوں — دلچسپی، اقدار، اور صلاحیت — کے نتائج کو ایک مربوط پروفائل میں یکجا کرتی ہے۔ وہ طالب علم جس کی دلچسپیاں، اقدار، اور صلاحیتیں کسی مخصوص کیریئر کے شعبے پر ایک ساتھ آتی ہوں، اس سمت کے لیے ایک مضبوط اور اچھی طرح بنیاد رکھی گئی بنیاد رکھتا ہے۔ جہاں تینوں جہتیں الگ ہوں — جہاں مثلاً کوئی طالب علم کسی شعبے میں انتہائی دلچسپ ہو لیکن اس

کے لیے درکار صلاحیت نہ رکھتا ہو—وہاں مشیر کا کام طالب علم کو اس تضاد کو ایمانداری سے، تخلیقی طریقے سے، اور امکانات کو قبل از وقت بند کیے بغیر تلاش کرنے میں مدد کرنا ہے۔

| اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress) |
|---|
| 1. ہالینڈ کے RIASEC نمونے کا نام لیں اور مختصراً وضاحت کریں۔ کیریئر دلچسپی تشخیص کے لیے یہ کیوں اہم ہے؟ |
| 2. کیریئر کی دلچسپیوں اور کیریئر کی اقدار میں فرق کریں۔ مشاورتی سیاق وسباق سے ہر ایک کی ایک مثال دیں۔ |

## 7.5 نتائج کو تعلیمی یا پیشہ ورانہ فیصلوں کی رہنمائی کے لیے استعمال کرنا

(Using Results to Guide Academic or Career Decisions)

تشخیصی نتائج، چاہے کتنی احتیاط سے اکٹھے کیے گئے اور درست طریقے سے تشریح کیے گئے ہوں، اس وقت تک قدر نہیں رکھتے جب تک انھیں بامعنی رہنمائی میں تبدیل نہ کیا جائے—جب تک وہ اسکور شیٹ سے نکل کر ان اصل فیصلوں، منصوبوں، اور اقدامات میں نہ آجائیں جو کسی طالب علم کی تعلیمی اور پیشہ ورانہ زندگی کو شکل دیتے ہیں۔ یہ دفعہ اس بات کا جائزہ لیتی ہے کہ تعلیمی مشیر تشخیصی نتائج کو منظم، شواہد پر مبنی، اور طالب علم پر مرکوز انداز میں تعلیمی اور پیشہ ورانہ فیصلہ سازی کی رہنمائی کے لیے کیسے استعمال کرتا ہے۔

### 7.5.1 تشخیص سے عمل تک: بنیادی اصول (From Assessment to Action: The Core Principle)

رہنمائی میں تشخیصی نتائج کے استعمال کو کنٹرول کرنے والا بنیادی اصول یہ ہے کہ تشخیص طالب علم کی خدمت کرتی ہے، نظام کی نہیں۔ نتائج طالب علموں کو پہلے سے طے شدہ زمروں میں درجہ بند، ترتیب دینے، یا چھانٹنے کے لیے نہیں اکٹھے کیے جاتے۔ وہ انفرادی طالب علم کے بارے میں مشیر کی سمجھ کو گہرا کرنے کے لیے اکٹھے کیے جاتے ہیں—ان کی خوبیاں، ان کی چیلنجیں، ان کی خواہشات (Aspirations)، اور ان کا سیاق وسباق—اور اس سمجھ کو ان فیصلوں کی خدمت میں لگانے کے لیے جو طالب علم کی فلاح وبہبود اور نشوونما کو حقیقی معنوں میں آگے بڑھائیں (Groth-Marnat & Wright, 2016)۔

اس اصول کا ایک براہِ راست عملی مضمون ہے: تشخیصی نتائج کی تشریح ہمیشہ طالب علم کی زندگی کے مکمل سیاق وسباق میں کی جانی چاہیے۔ کیریئر کی صلاحیت کا اسکور طالب علم کا مستقبل طے نہیں کرتا۔ تعلیمی کارکردگی کا اسکور طالب علم کی صلاحیت کی تعریف نہیں کرتا۔ یہ ڈیٹا نقاط ہیں—اہم، شواہد پر مبنی، اور پیشہ ورانہ طور پر اکٹھے کیے گئے—لیکن یہ رہنمائی کی گفتگو میں آدان (Inputs) ہیں، نہ کہ کسی چھانٹنے والی مشین کے صادان (Outputs)۔

### 7.5.2 تعلیمی فیصلوں کے لیے تشخیصی نتائج کا استعمال

(Using Assessment Results for Academic Decisions)

تشخیصی نتائج سے رہنمائی پانے والے تعلیمی فیصلے کئی وسیع زمروں میں آتے ہیں:

**تقسیم کے فیصلے — (Placement Decisions)** طالب علم کے لیے مناسب تعلیمی ماحول، شعبہ، یا سطح کا تعین کرنا۔ وہ طالب علم جس کی علمی تشخیص نمایاں طور پر اوسط سے بہتر صلاحیت ظاہر کرے لیکن جس کی کارکردگی جماعت کی سطح سے نمایاں طور پر کم ہو، اسے افزودگی (Enrichment) اور ہدفی سیکھنے کی مدد دونوں کی ضرورت ہو سکتی ہے — ایک ایسا تقسیم کا فیصلہ جو ذمہ داری سے کرنے کے لیے ڈیٹا کے دونوں مجموعوں کی ضرورت ہے۔

**شعبے کا انتخاب — (Stream Selection)** ہندوستانی تعلیمی تناظر میں سب سے زیادہ نتیجہ خیز تعلیمی فیصلوں میں سے ایک دسویں سے گیارہویں جماعت کی منتقلی پر شعبے کا انتخاب ہے — سائنس، کامرس، یا آرٹس۔ زبانی صلاحیت، عددی صلاحیت، مکانی استدلال، اور متعلقہ مضامین میں تعلیمی کارکردگی کے تشخیصی ڈیٹا اس زیادہ اہمیت والے فیصلے میں ایک معروضی اور شواہد پر مبنی آدان فراہم کرتے ہیں، طالب علم کی اپنی دلچسپیوں اور خاندانی توقعات کے ساتھ مل کر۔

**مداخلت کی منصوبہ بندی — (Intervention Planning)** تشخیصی نتائج ان مخصوص مہارتوں، علم، یا ذہنی عمل کی شناخت کرتے ہیں جن پر ہدفی مدد کی ضرورت ہے، جو انفرادی تعلیمی منصوبے یا اصلاحی پروگرام کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ مشیر علمی تشخیص، کارکردگی کی جانچ، اور غلطی کے تجزیے کے نتائج استعمال کرتے ہوئے طالب علم کی شناخت شدہ ضروریات کے مطابق مخصوص مداخلتوں کی سفارش کرتا ہے۔

**رعایت کے فیصلے — (Accommodation Decisions)** شناخت شدہ سیکھنے کی مشکلات والے طالب علموں کے لیے، تشخیصی نتائج امتحانی رعایتوں — اضافی وقت، کاتب (Scribe)، بڑے حروف میں چھپائی، یا متبادل شکلیں — کی درخواست کے لیے شواہد کی بنیاد فراہم کرتے ہیں، جو تعلیمی معیاروں سے سمجھوتہ کیے بغیر مساوی مواقع فراہم کرتے ہیں۔

### 7.5.3 کیریئر فیصلوں کے لیے تشخیصی نتائج کا استعمال (Using Assessment Results for Career Decisions)

تشخیصی نتائج سے رہنمائی پانے والے کیریئر کے فیصلوں میں دلچسپی، اقدار، اور صلاحیت کے ڈیٹا کو ایک مربوط اور ذاتی نوعیت کے کیریئر رہنمائی منصوبے میں شامل کرنا ہوتا ہے۔ درج ذیل اقدامات ایک عملی ڈھانچہ فراہم کرتے ہیں:

1۔ **پروفائل بنائیں۔** دلچسپی کی فہرستوں، اقدار کی تشخیص، اور صلاحیت کے ٹسٹوں کے نتائج کو ایک واحد یکجا پروفائل میں اکٹھا کریں۔ ہم آہنگی کے شعبوں کی شناخت کریں — جہاں دلچسپیاں، اقدار، اور صلاحیتیں ایک ہی سمت اشارہ کریں — کیونکہ یہ کیریئر کی تلاش کے لیے سب سے امید افزا شعبوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

2۔ **اختیارات تلاش کریں۔** پروفائل کو استعمال کرتے ہوئے کیریئر کے اختیارات کی ایک رینج پیدا کریں جو طالب علم کی جانچی گئی خصوصیات سے ہم آہنگ ہو۔ کیریئر معلومات کے نظام، پیشہ ورانہ ڈیٹا بیس، اور کیریئر کی تلاش کی ویب سائٹیں — بشمول حکومتِ ہند کا نیشنل کیریئر سروس پورٹل — (National Career Service Portal) تجریدی پروفائل کی جہتوں کو ٹھوس کیریئر امکانات میں تبدیل کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

**3۔ حقیقت کی جانچ کریں۔** طالب علم کے ساتھ شناخت شدہ اختیارات پر بات کریں، درکار تعلیمی راستوں، محنت کے بازار کی حقیقتوں، اور طالب علم کے پروفائل اور ہر کیریئر کی اصل مانگ کے درمیان ہم آہنگی کا جائزہ لیں۔ طالب علم کو مبہم خواہش سے باخبر، حقیقت پسندانہ منصوبہ بندی کی طرف بڑھنے میں مدد کریں۔

**4۔ خاندان کو شامل کریں۔** ہندوستانی تناظر میں، کیریئر فیصلہ سازی میں خاندان کی شمولیت نہ صرف ثقافتی لحاظ سے مناسب ہے بلکہ عملی طور پر ضروری بھی ہے۔ مشیر کو والدین اور خاندان کے افراد کو رہنمائی کے عمل میں شامل کرنا چاہیے، انھیں تشخیصی نتائج سمجھنے اور طالب علم کی ابھرتی ہوئی کیریئر سمت کے ساتھ تعمیری طریقے سے مشغول ہونے میں مدد دینی چاہیے۔

**5۔ جائزہ لیں اور نظر ثانی کریں۔** کیریئر رہنمائی ایک بار کا واقعہ نہیں ہے۔ تشخیصی نتائج کو دوبارہ دیکھا جانا چاہیے جیسے جیسے طالب علم ترقی کرے، نئی معلومات سامنے آئے، اور محنت کا بازار تبدیل ہو۔

| **اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)** |
|---|
| 1. رہنمائی میں تشخیصی نتائج کے استعمال کو کنٹرول کرنے والا بنیادی اصول کیا ہے؟ یہ اہم کیوں ہے؟ |
| 2. کیریئر تشخیصی نتائج کو کیریئر فیصلوں کی رہنمائی کے لیے استعمال کرنے کے پانچ مرحلے والے ڈھانچے کی وضاحت کریں۔ |

## 7.6 اسکول کی ترتیبات میں اسکریننگ اور تشخیصی تشخیص

(Screening vs Diagnostic Assessment in School Settings)

تعلیمی مشاورتی عمل میں سب سے اہم تصوراتی فرقوں میں سے ایک اسکریننگ تشخیص اور تشخیصی تشخیص (Diagnostic Assessment) کے درمیان فرق ہے۔ تشخیص کی یہ دونوں اقسام مختلف مقاصد پورے کرتی ہیں، مختلف آلات استعمال کرتی ہیں، مختلف سطح کی پیشہ ورانہ مہارت درکار ہوتی ہے، اور مختلف قسم کی پیشہ ورانہ کارروائی کا باعث بنتی ہیں۔ دونوں کو خلط ملط کرنا—اسکریننگ کے نتیجے کو تشخیص (Diagnosis) کے طور پر پیش کرنا، یا وہاں تشخیصی آلات استعمال کرنا جہاں سادہ اسکریننگ کافی ہو—اسکول پر مبنی تشخیصی عمل میں سب سے عام اور نتیجہ خیز غلطیوں میں سے ایک ہے۔

### 7.6.1 اسکریننگ تشخیص(Screening Assessment)

اسکریننگ تشخیص ایک مختصر، موثر، کم لاگت عمل ہے جو ان طالب علموں کی شناخت کے لیے بنایا گیا ہے جو کسی مخصوص مشکل کے لیے خطرے میں ہو سکتے ہیں اور اس لیے مزید، زیادہ جامع جائزے کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ اسکریننگ کا مقصد تشخیص کرنا نہیں ہے — یہ ایک بڑی آبادی کو دو گروہوں میں تقسیم کرنا ہے: وہ جنھیں مزید تشخیص کی ضرورت ہو سکتی ہے، اور وہ جنھیں نہیں۔

اسکریننگ آلات کی خصوصیات میں شامل ہیں:

- **اختصار — (Brevity)** انھیں جلدی دیا جانے کے لیے بنایا جاتا ہے، اکثر بیک وقت بڑے گروہوں کو
- **حساسیت — (Sensitivity)** انھیں جتنے ممکن ہو سکے حقیقی خطرے والے طالب علموں کی شناخت کے لیے بنایا جاتا ہے،

یہاں تک کہ کچھ غلط مثبت (False Positives) کی قیمت پر بھی

- **کم لاگت — (Low Cost)** انھیں ماہر تربیت کے بغیر اساتذہ یا مشیروں کے ذریعے نافذ کیا جاسکتا ہے
- **قابلِ رسائی ہونا — (Accessibility)** نتائج پیچیدہ سائیکو میٹرک اسکوروں کے بجائے سادہ، قابلِ عمل شرائط میں ظاہر کیے جاتے ہیں

ہندوستانی اسکول کی ترتیبات میں استعمال ہونے والے اسکریننگ آلات کی مثالوں میں شامل ہیں:

- NIMHANS اور مختلف ریاستی تعلیمی وسائل مراکز کی تیار کردہ مخصوص سیکھنے کی معذوری (Specific Learning Disabilities — SLD) اسکریننگ جانچ فہرستیں
- ڈسلیکسیا اسکریننگ ٹسٹ — پڑھنے کی مشکل کے رویہ جاتی اشاریوں کی ایک مختصر استاد کے ذریعے دی جانے والی جانچ فہرست
- سماجی اور جذباتی مشکلات کی اسکریننگ کے لیے استعمال ہونے والے سماجی پیمائش کے آلات (Sociometric Tools) اور کلاس روم مشاہدے کے نظام الاوقات
- ابتدائی شناخت کے لیے گروہی ذہانت کے ٹسٹ جن طالب علموں کو انفرادی علمی تشخیص کی ضرورت ہوسکتی ہے

اسکریننگ کا ایک اہم اصول یہ ہے کہ مثبت اسکریننگ نتیجہ تشخیص نہیں ہے۔ ڈسلیکسیا کے لیے مثبت اسکریننگ والے طالب علم کی شناخت ایسے شخص کے طور پر کی گئی ہے جسے ڈسلیکسیا ہوسکتا ہے اور جو مزید جائزے کا مستحق ہے — بس اتنا ہی۔ جو مشیر والدین کو اسکریننگ نتیجہ ایک تصدیق شدہ تشخیص کے طور پر پہنچاتا ہے اس نے ایک سنگین پیشہ ورانہ غلطی کی ہے جس کے طالب علم اور خاندان کے لیے ممکنہ طور پر نقصاندہ نتائج ہوسکتے ہیں۔

### 7.6.2 تشخیصی تشخیص (Diagnostic Assessment)

تشخیصی تشخیص ایک جامع، گہرائی میں کیا گیا جائزہ ہے جو کسی اہل پیشہ ور کے ذریعے کسی طالب علم کی مشکلات کی نوعیت، شدت، اور بنیادی وجوہات کا تعین کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اسکریننگ کے برعکس، تشخیصی تشخیص انفرادی نوعیت کی، وقت طلب، اور خصوصی تربیت اور پیشہ ورانہ مہارت کی ضرورت والی ہے۔

تشخیصی تشخیص کی خصوصیات میں شامل ہیں:

- **جامعیت — (Comprehensiveness)** یہ متعدد آلات اور ڈیٹا ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے کارکردگی کے متعدد شعبوں کا جائزہ لیتی ہے۔
- **خصوصیت — (Specificity)** اس کا مقصد نہ صرف یہ شناخت کرنا ہے کہ مشکل موجود ہے بلکہ یہ ٹھیک کیا ہے، کتنی شدید ہے، اور اس کی بنیاد میں کیا ہے
- **پیشہ ورانہ مہارت — (Professional Expertise)** اس کے لیے معیار بند طبی آلات کی انتظام کاری اور تشریح میں

تربیت درکار ہے

- **باضابطہ نتائج** — (Formal Conclusions) یہ مخصوص تشخیصی نتائج پیدا کرتی ہے جن میں پیشہ ورانہ، تعلیمی، اور بعض اوقات قانونی وزن ہوتا ہے

ہندوستانی اسکول کی ترتیبات میں، باضابطہ تشخیصی تشخیص عموماً طبی ماہرینِ نفسیات، تعلیمی ماہرینِ نفسیات، یا وسائل مراکز اور اسپتالوں میں ماہر ٹیموں کے ذریعے کی جاتی ہے۔ تشخیصی عمل میں رہنمائی مشیر کا کردار ابتدائی اسکریننگ کرنا، مناسب طریقے سے حوالہ دینا، سیاق وسباق کی معلومات فراہم کرنا، اور بعد میں تشخیصی نتائج کو اسکول اور خاندان تک پہنچانا ہے۔

### 7.6.3 اسکریننگ اور تشخیص کے درمیان تعلق (The Relationship Between Screening and Diagnosis)

اسکریننگ اور تشخیصی تشخیص مقابل طریقے نہیں ہیں—یہ ایک مربوط تشخیصی عمل کے یکے بعد دیگرے مراحل ہیں۔ اسکریننگ اس آبادی کی شناخت کرتی ہے جسے مزید جائزے کی ضرورت ہے؛ تشخیصی تشخیص ان افراد کی گہرائی میں سمجھ فراہم کرتی ہے جس کی باخبر فیصلہ سازی کو ضرورت ہے۔

درج ذیل جدول اہم فرق کا خلاصہ کرتی ہے:

| خصوصیت (Feature) | اسکریننگ (Screening) | تشخیصی تشخیص (Diagnostic Assessment) |
|---|---|---|
| مقصد (Purpose) | خطرے میں طالب علموں کی شناخت | مشکل کی نوعیت اور شدت کا تعین |
| دائرہ (Scope) | مختصر اور وسیع | جامع اور گہرائی میں |
| آلات (Tools) | جانچ فہرستیں، گروہی ٹسٹ، درجہ بندی کے پیمانے | انفرادی معیار بند ٹسٹ، طبی انٹرویو |
| کون کرتا ہے (Who Conducts) | استاد، مشیر | طبی یا تعلیمی ماہرِ نفسیات |
| نتیجہ (Outcome) | حوالہ جاتی فیصلہ | تشخیص اور مداخلت کا منصوبہ |
| درکار وقت (Time Required) | منٹوں سے ایک گھنٹے تک | متعدد سیشنوں میں کئی گھنٹے |

### 7.6.4 پیشہ ورانہ حدود اور اخلاقی ذمہ داریاں (Professional Boundaries and Ethical Responsibilities)

اسکریننگ اور تشخیص کے درمیان فرق کے رہنمائی مشیر کی پیشہ ورانہ حدود پر براہِ راست مضمرات ہیں۔ اسکریننگ کرنا اور مناسب حوالے دینا واضح طور پر مشیر کے دائرۂ عمل کے اندر ہے۔ مخصوص سیکھنے کی مشکلات، ذہنی معذوری، ADHD، یا دیگر طبی حالات

کی باضابطہ تشخیص کرنا نہیں ہے—اس کے لیے طبی یا تعلیمی ماہرِ نفسیات کی خصوصی تربیت درکار ہے۔

ان حدود کو برقرار رکھنا مشیر کی اثر انگیزی پر کوئی قدغن نہیں—یہ پیشہ ورانہ دیانتداری کا اظہار ہے۔ ایک مشیر جو اپنے دائرۂ عمل کے اندر رہے، اچھی طرح اسکریننگ کرے، فوری اور مناسب طریقے سے حوالہ دے، اور ماہر ساتھیوں کے ساتھ مؤثر طریقے سے تعاون کرے، وہ طالب علموں کو اس سے کہیں بہتر خدمت فراہم کرتا ہے جو کارگری یا رسائی کے نام پر اپنی اہلیت سے آگے بڑھتا ہے۔

**اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)**

2. اسکریننگ تشخیص کی تعریف کریں۔ اس کی چار تعریف کرنے والی خصوصیات کیا ہیں؟
3. والدین کو اسکریننگ نتیجہ تصدیق شدہ تشخیص کے طور پر پہنچانا ایک سنگین پیشہ ورانہ غلطی کیوں ہے؟

## 7.7 خلاصہ (Summary)

تعلیمی اور پیشہ ورانہ مشاورت میں تشخیص ایک پرتوں والا، کثیر آلات پر مبنی عمل ہے جو علمی صلاحیت کے ٹسٹوں، تعلیمی کارکردگی کی پیائشوں، سیکھنے کے انداز کی فہرستوں، اور غیر رسمی مشاہداتی آلات سے استفادہ کرتا ہے—ہر ایک مشیر کی طالب علم کے بارے میں سمجھ میں ایک الگ جہت کا اضافہ کرتا ہے۔ ہندوستانی تناظر میں استعمال ہونے والے بنیادی ذہانت کے ٹسٹ—بشمول MISIC، بینے-کامت ٹسٹ، ریون کی ترقی پذیر میٹریکسیں، اور—Das-Naglieri CAS مختلف مقاصد پورے کرتے ہیں اور مختلف تشخیصی صورتحالوں کے لیے موزوں ہیں، اور صحیح آلے کا انتخاب ہمیشہ حوالہ جاتی سوال، طالب علم کی خصوصیات، اور دستیاب آلات کے سائیکومیٹرک معیار سے رہنمائی لینا چاہیے۔

تعلیمی مشاورت میں خاص توجہ کے مستحق طالب علموں میں مخصوص سیکھنے کی مشکلات والے—ڈسلیکسیا، ڈسکالکولیا، اور ڈسگرافیا—ہونہار اور دو استثنائی (Twice-Exceptional) طالب علم، اور ماحولیاتی یا تعلیمی عوامل کی وجہ سے اصلاحی ضروریات والے طالب علم شامل ہیں۔ ہر آبادی کو ایک مختلف تشخیصی طریقہ اور ایک مختلف پیشہ ورانہ ردعمل درکار ہے، اور تینوں معاملات میں مشیر کا کردار اسکریننگ، حوالہ دینے، اور حمایت (Advocacy) پر مرکوز ہے نہ کہ باضابطہ تشخیص پر، جو طبی ماہر کی ذمہ داری رہتی ہے۔

کیریئر تشخیص تین تکمیلی ستونوں پر قائم ہے—ہالینڈ کے RIASEC نمونے پر مبنی دلچسپی کی فہرستیں، Super کے ڈھانچے سے اخذ کردہ اقدار کی تشخیص، اور شعبہ مخصوص صلاحیتوں کی پیائش کرنے والے صلاحیت کے ٹسٹ۔ مل کر، یہ تینوں جہتیں ایک یکجا پیشہ ورانہ پروفائل بناتی ہیں جو شواہد پر مبنی کیریئر رہنمائی کی بنیاد بنتی ہے۔ تشخیصی نتائج—چاہے تعلیمی ہوں یا پیشہ ورانہ—ہمیشہ مشاورتی گفتگو میں آدان ہوتے ہیں نہ کہ حتمی فیصلے، اور انھیں رہنمائی کے عمل میں تبدیل کرنے کے لیے ایک منظم، طالب علم پر مرکوز طریقے کی ضرورت ہوتی ہے جو خاندان کو شامل کرے اور طالب علم کی ترقی کے ساتھ نظر ثانی کے لیے کھلا رہے۔

اسکول پر مبنی تشخیصی عمل میں ایک بنیادی فرق اسکریننگ اور تشخیصی تشخیص کے درمیان ہے۔ اسکریننگ مختصر، وسیع، اور مشیر کے دائرۂ عمل کے اندر رہے؛ تشخیصی تشخیص جامع، ماہرانہ، اور باضابطہ پیشہ ورانہ اور بعض اوقات قانونی وزن رکھتی ہے۔ اس فرق کو برقرار

رکھنا طالب علموں کو قبل از وقت نشان زدگی (Labelling) کے نقصان سے بچاتا ہے، مشیر کی پیشہ ورانہ دیانتداری کی حفاظت کرتا ہے، اور یہ یقینی بناتا ہے کہ ہر طالب علم کو تشخیصی مہارت کی وہ سطح ملے جس کی اس کی ضروریات واقعی تقاضا کرتی ہیں۔

## 7.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد ہم نے:

- تعلیمی مشاورت میں استعمال ہونے والے تعلیمی تشخیص کے اہم آلات اور ان کی مختلف اقسام کے بارے میں سیکھا۔
- مخصوص سیکھنے کی مشکلات، جیسے ڈسلیکسیا، ڈسکالکولیا اور ڈسگرافیا، اور ان کی شناخت کے بنیادی طریقوں کے بارے میں سیکھا۔
- کیریئر تشخیص میں دلچسپی، اقدار اور صلاحیت کی فہرستوں اور ٹیسٹوں کے استعمال اور باہمی فرق کو سمجھا۔
- اسکریننگ تشخیص اور تشخیصی تشخیص کے مفہوم، مقاصد اور باہمی فرق کے بارے میں سیکھا۔
- سیکھنے کی مشکلات کی شناخت میں صلاحیت-کارکردگی تضاد اور خارجی معیاروں کی اہمیت کو سمجھا۔
- کیریئر مشاورت میں ہالینڈ کے RIASEC نمونے اور دلچسپی، اقدار اور صلاحیت کے نتائج کی اہمیت کے بارے میں سیکھا۔
- متحرک تشخیص کی اہمیت اور اسے جامد معیار بند جانچ سے مختلف کرنے کے طریقے کو سمجھا۔
- مختلف تعلیمی تشخیصی صورتِ حال میں مناسب تشخیصی آلے کے انتخاب اور اس کے انتخاب کی وجوہات کے بارے میں سیکھا۔
- کیریئر تشخیص کے مختلف نتائج کو یکجا کرکے پیشہ ورانہ پروفائل تشکیل دینے اور کیریئر فیصلہ سازی میں ان کے استعمال کے بارے میں سیکھا۔
- اسکول کی سطح پر سیکھنے کی مشکلات، ہونہار پن اور اصلاحی ضروریات کی اسکریننگ، حوالہ جاتی فیصلوں اور نتائج کی مؤثر ترسیل کے بارے میں سیکھا۔
- رہنمائی مشیر، طبی ماہر اور تعلیمی ماہرِ نفسیات کے پیشہ ورانہ دائرۂ کار اور حوالہ دینے کی ضرورت کے بارے میں سیکھا۔
- ہندوستانی تعلیمی تناظر میں تشخیصی آلات کی لسانی، ثقافتی، اخلاقی اور نفسی پیمائشی موزونیت کا جائزہ لینے کے بارے میں سیکھا۔
- اسکریننگ کے نتائج کو تشخیصی نتائج کے طور پر پیش کرنے کے اخلاقی مضمرات اور مشیر کی پیشہ ورانہ حدود کو سمجھا۔

## 7.9 فرہنگ (Glossary)

| | |
|---|---|
| تعلیمی کارکردگی کا ٹیسٹ (Academic Achievement Test) | ایسا معیار بند تشخیصی آلہ جو پڑھنے، لکھنے، ریاضی اور دیگر تعلیمی شعبوں میں طالب علم کی موجودہ کارکردگی کو جانچتا ہے۔ |
| صلاحیت کا ٹیسٹ (Aptitude Test) | ایسا تشخیصی آلہ جو زبانی استدلال، عددی صلاحیت، مکانی تصور اور دیگر استعدادوں کو جانچتا ہے تاکہ تعلیمی یا پیشہ ورانہ کامیابی کے امکانات کا اندازہ لگایا جا سکے۔ |

| | |
|---|---|
| کیریئر دلچسپی فہرست (Career Interest Inventory) | ایسا تشخیصی آلہ جو فرد کی پیشہ ورانہ دلچسپیوں اور ترجیحات کی شناخت میں مدد دیتا ہے۔ |
| تشخیصی تشخیص (Diagnostic Assessment) | ایک جامع جائزہ جس کے ذریعے طالب علم کی مشکلات کی نوعیت، شدت اور ممکنہ وجوہات کا تعین کیا جاتا ہے۔ |
| متحرک تشخیص (Dynamic Assessment) | ایسا تشخیصی طریقہ جس میں یہ جانچا جاتا ہے کہ طالب علم مدد اور رہنمائی کے ذریعے کس حد تک سیکھ اور کارکردگی دکھا سکتا ہے۔ |
| ڈسکالکولیا(Dyscalculia) | ریاضی میں مخصوص سیکھنے کی مشکل جس میں عددی سمجھ، حساب اور ریاضیاتی استدلال میں دشواری ہوتی ہے۔ |
| ڈسگرافیا(Dysgraphia) | تحریری اظہار سے متعلق مخصوص سیکھنے کی مشکل جس میں لکھنے، ہجے اور تحریری اظہار میں نمایاں دشواری ہوتی ہے۔ |
| ڈسلیکسیا(Dyslexia) | پڑھنے سے متعلق مخصوص سیکھنے کی مشکل جس میں الفاظ کی شناخت، روانی، سمجھ اور ہجے میں دشواری ہوتی ہے۔ |
| ہونہار پن(Giftedness) | ذہنی یا کسی مخصوص شعبے میں نمایاں اعلیٰ صلاحیت، جس کے لیے طالب علم کی تعلیمی ضروریات کے مطابق اضافی مواقع اور معاونت درکار ہو سکتی ہے۔ |
| سیکھنے کی مشکل(Learning Difficulty) | پڑھنے، لکھنے یا ریاضی جیسی مخصوص تعلیمی مہارتوں کو سیکھنے یا استعمال کرنے میں نمایاں اور مستقل دشواری۔ |
| اصلاحی ضروریات(Remedial Needs) | تعلیمی مہارتوں یا علم میں موجود ایسے خلا جنہیں اضافی تدریس، مشق اور معاونت کے ذریعے دور کرنے کی ضرورت ہو۔ |
| اسکریننگ تشخیص (Screening Assessment) | ایک مختصر تشخیصی عمل جس کے ذریعے مزید جامع جائزے کی ضرورت رکھنے والے طلبہ کی ابتدائی شناخت کی جاتی ہے۔ |
| دو استثنائی طالب علم-(Twice Exceptional Students) | ایسے طلبہ جو بیک وقت ہونہار بھی ہوں اور سیکھنے کی مشکل یا کسی دوسری معذوری کا سامنا بھی کر رہے ہوں۔ |
| کام کی اقدار(Work Values) | کام سے متعلق وہ پہلو اور ترجیحات جنہیں فرد اہم سمجھتا ہے اور جو اس کے لیے کام کو بامعنی اور اطمینان بخش بناتے ہیں۔ |

## 7.10 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

## معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1. MISIC کس مشہور ذہانت کے ٹسٹ کی ہندوستانی موافقت ہے؟

(a) اسٹینفورڈ-بینے پیمانہ

(b) ریون کی ترقی پذیر میٹریکسیں

(c) بچوں کے لیے ویکسلر ذہانت پیمانہ(WISC)

(d) Das-Naglieri CAS،

2. ریون کی ترقی پذیر میٹریکسیں ہندوستانی کثیر لسانی تناظر میں خاص طور پر مفید کیوں ہیں؟

(a) یہ MISIC سے سستی ہیں

(b) ان کے لیے کسی لسانی مہارت کی ضرورت نہیں

(c) یہ صرف ہندی میں دستیاب ہیں

(d) یہ صرف بالغوں کے لیے ہیں

3. پڑھنے میں مخصوص سیکھنے کی مشکل جو صوتی کارروائی میں کمزوری سے جڑی ہو، کیا کہلاتی ہے؟

(a) ڈسکالکولیا

(b) ڈسگرافیا

(c) ڈسلیکسیا

(d) ADHD

4. ہونہار پن کے لیے عموماً کتنا IQ اسکور درکار سمجھا جاتا ہے؟

(a) 110 یا اس سے زیادہ

(b) 120 یا اس سے زیادہ

(c) 125 یا اس سے زیادہ

(d) 130 یا اس سے زیادہ

5. رینزولی کے تین حلقوں کے نمونے کے مطابق، ہونہار پن کن تین عناصر کا سنگم ہے؟

(a) ذہانت، یادداشت، اور رفتار

(b) اوسط سے بہتر صلاحیت، تخلیقیت، اور کام کے تئیں وابستگی

(c) پڑھنا، لکھنا، اور ریاضی

(d) دلچسپی، اقدار، اور صلاحیت

6. ہالینڈ کے RIASEC نمونے میں حرف "I" کس قسم کی دلچسپی کو ظاہر کرتا ہے؟

(a) بین الاقوامی (International)

(b) تخیلاتی (Imaginative)

(c) تحقیقی (Investigative)

(d) انتظامی (Institutional)

7. کیریئر اقدار (Career Values) اور کیریئر دلچسپیوں (Career Interests) میں بنیادی فرق کیا ہے؟

(a) دلچسپیاں صلاحیتوں کو ظاہر کرتی ہیں جبکہ اقدار کمزوریوں کو

(b) دلچسپیاں کیا کرنا پسند ہے یہ بتاتی ہیں جبکہ اقدار کام سے کیا چاہیے یہ بتاتی ہیں

(c) اقدار پیدائشی ہوتی ہیں جبکہ دلچسپیاں سیکھی جاتی ہیں

(d) دونوں ایک ہی چیز ہیں

8. اسکریننگ تشخیص کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

(a) باضابطہ تشخیص قائم کرنا

(b) IQ اسکور معلوم کرنا

(c) خطرے میں طالب علموں کی شناخت کرنا جو مزید جائزے کے مستحق ہوں

(d) والدین کو نتائج پہنچانا

9. وہ طالب علم جو بیک وقت ہونہار بھی ہو اور سیکھنے کی مشکل کا حامل بھی، کیا کہلاتا ہے؟

(a) اعلیٰ صلاحیت کا حامل (High Ability)

(b) دو استثنائی (Twice-Exceptional)

(c) اعتدال پسند (Moderate)

(d) سرحدی (Borderline)

10. متحرک تشخیص (Dynamic Assessment) کس تصور پر مبنی ہے؟

(a) ذہنی معذوری کی شناخت

(b) ویگوتسکی کی قریبی ترقی کا علاقہ (Zone of Proximal Development)

(c) ہالینڈ کا RIASEC نمونہ

(d) صوتی کارروائی کی کمزوری

## مختصر جواب کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. MISIC، بینے-کامت ٹسٹ، اور ریون کی ترقی پذیر میٹریکسوں کے درمیان بنیادی فرق بیان کریں۔ ہر ایک کس صورتحال میں زیادہ موزوں ہے؟
2. مخصوص سیکھنے کی مشکل کی تعریف کریں اور تعلیمی مشاورت میں سیکھنے کی مشکلات کی شناخت میں رہنمائی مشیر کا مناسب کردار واضح کریں۔
3. دواستثنائی (Twice-Exceptional) طالب علم کسے کہتے ہیں؟ ایسے طالب علم کی تشخیص میں کیا مشکلات پیش آتی ہیں؟
4. اصلاحی ضروریات (Remedial Needs) اور مخصوص سیکھنے کی مشکل میں فرق کریں۔ یہ فرق تعلیمی مداخلت کے انتخاب کو کس طرح متاثر کرتا ہے؟
5. ہالینڈ کے RIASEC نمونے کے چھ اقسام کے نام لکھیں اور مختصراً بتائیں کہ یہ نمونہ کیریئر مشاورت میں کیوں اہمیت رکھتا ہے۔

## طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. ہندوستان میں تعلیمی مشاورت کے تناظر میں استعمال ہونے والے ذہانت کے بڑے ٹسٹوں کا تفصیلی جائزہ لیں۔ MISIC، بینے-کامت ٹسٹ، اور ریون کی ترقی پذیر میٹریکسوں کا موازنہ کریں اور بتائیں کہ ہر ایک کب، کیوں، اور کس آبادی کے لیے زیادہ مناسب ہے۔
2. تعلیمی مشاورت میں تعلیمی کارکردگی کی تشخیص کے مقاصد اور طریقوں کی تفصیل دیں۔ پڑھنے، ریاضی، اور تحریر کی تشخیص کے آلات کا جائزہ لیں اور ہندوستانی تناظر میں دستیاب آلات کی خصوصیات بیان کریں۔
3. ڈسلیکسیا، ڈسکالکولیا، اور ڈسگرافیا کی تفصیلی وضاحت کریں۔ ہر ایک کی خصوصیات، تشخیصی طریقہ، اور رہنمائی مشیر کے پیشہ ورانہ کردار کی حدود بیان کریں۔
4. اسکریننگ تشخیص اور تشخیصی تشخیص کے درمیان تفصیلی فرق بیان کریں۔ دونوں کے مقاصد، آلات، کون کرتا ہے، اور نتائج کا موازنہ کریں۔ ایک رہنمائی مشیر کو اپنی پیشہ ورانہ حدود برقرار رکھنا کیوں ضروری ہے؟
5. تعلیمی فیصلہ سازی میں تشخیصی نتائج کے استعمال کی تفصیل دیں۔ تقسیم کے فیصلے، شعبے کا انتخاب، مداخلت کی منصوبہ بندی، اور رعایت کے فیصلوں میں تشخیصی ڈیٹا کا کردار بیان کریں۔ ہندوستانی تعلیمی تناظر میں مثالیں دیں۔

## معروضی سوالات کے جوابات:

| سوال نمبر | 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 | 8 | 9 | 10 |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| جوابات | C | B | C | D | B | C | B | C | B | B |

## 7.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)


1. Kaplan, R. M., & Saccuzzo, D. P. (2017). *Psychological testing: Principles, applications, and issues* (9th ed.). Cengage Learning.
2. Flanagan, D. P., Ortiz, S. O., & Alfonso, V. C. (2013). *Essentials of cross-battery assessment* (3rd ed.). John Wiley & Sons.
3. Groth-Marnat, G., & Wright, A. J. (2016). *Handbook of psychological assessment* (6th ed.). John Wiley & Sons.
4. Sharma, S. (2011). *Educational and psychological measurement and evaluation.* PHI Learning.
5. Gregory, R. J. (2014). *Psychological testing: History, principles, and applications* (7th ed.). Pearson.
6. National Council of Educational Research and Training (NCERT) https://www.ncert.nic.in
7. National Institute of Mental Health and Neurosciences (NIMHANS), Bangalore https://www.nimhans.ac.in
8. National Career Service Portal, Government of India https://www.ncs.gov.in
9. Rehabilitation Council of India (RCI) https://www.rehabcouncil.nic.in

# اکائی 8: طبی اور خصوصی تناظرات میں احتساب و جائزہ

(Assessment in Clinical and Special Contexts)

اکائی کے اجزاء:


8.0 تمہید (Introduction)

8.1 مقاصد (Objectives)

8.2 مختلف صلاحیتوں کے حامل افراد کے لیے پہلو اور خصوصی ضروریات کے لیے تشخیصی جائزہ
(Considerations for Differently-Abled Individuals and Assessment for Special Needs — LD, ASD, ADHD)

8.3 طبی اداروں میں تشخیصی استعمال — اضطراب، افسردگی، اور صدمہ
(Diagnostic Use in Clinical Settings — Anxiety, Depression, and Trauma)

8.4 موافقتی تشخیصی طریقے، غیر زبانی اور ثقافتی لحاظ سے موزوں آلات
(Adaptive Assessment Methods, Non-Verbal and Culturally Appropriate Tools)

8.5 بین الشعبہ جاتی ٹیموں میں مشیروں کا کردار، حوالگی کے عمل، اور تشخیصی نتائج پر مبنی پیروی
(Role of Counsellors in Interdisciplinary Teams, Referral Processes, and Follow-up Based on Assessment Outcomes)

8.6 خصوصی معلمین اور ماہرین نفسیات کے ساتھ تعاون (Collaborating with Special Educators and Psychologists)

8.7 خلاصہ (Summary)

8.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

8.9 فرہنگ (Glossary)

8.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

8.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)


## 8.0 تمہید (Introduction)

رہنمائی اور مشاورت کا عمل صرف روایتی درس گاہ یا پیشہ ورانہ رہنمائی کے کمرے تک محدود نہیں ہے۔ اسپتالوں، بحالی مراکز (rehabilitation centres)، خصوصی مدارس، بچوں کی نشوونما کے کلینکس، کمیونٹی دماغی صحت مراکز، اور جامع تعلیم (inclusive education) کے اداروں میں کام کرنے والے مشیر ایسے افراد سے واسطہ پڑتا ہے جن کی تشخیصی ضروریات عام طلبہ کے مقابلے میں

کہیں زیادہ پیچیدہ، حساس، اوراخلاقی تقاضوں سے بھرپور ہوتی ہیں۔یہ وہ افراد ہیں جن کی معذوریاں، نشوونماتی فرق (developmental differences)، ذہنی صحت کے مسائل، صدمے کے تجربات، یا ثقافتی ولسانی پس منظر اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ مشیر معیاری تشخیصی طریقہ کار (standard assessment protocols) سے آگے سوچے اور اپنے کام میں گہری پیشہ ورانہ معلومات، ثقافتی حساسیت، اور اخلاقی احتیاط برتے۔

طبی اور خصوصی تناظرات میں تشخیص و جائزہ کئی ایسی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے جو اسے تعلیمی اور پیشہ ورانہ جائزے کی مرکزی دھارے سے الگ کرتی ہیں۔ جن افراد کا جائزہ لیا جاتا ہے وہ زیادہ متنوع اور اکثر زیادہ کمزور ہوتے ہیں — آٹزم اسپیکٹرم ڈس آرڈر (autism spectrum disorder) سے متاثر بچے، ذہنی معذوری (intellectual disabilities) کے حامل افراد، توجہ کی کمی اور انتہائی سرگرمی کے عارضے (ADHD) میں مبتلا طلبہ، طبی اضطراب (clinical anxiety) یا افسردگی (depression) کا شکار افراد، صدمے کے متاثرین، اور پسماندہ لسانی و ثقافتی پس منظر رکھنے والے لوگ۔ ان تناظرات میں تشخیصی فیصلوں کے نتائج اکثر بہت زیادہ اہم ہوتے ہیں — خصوصی خدمات کے لیے اہلیت کا تعین، طبی علاج کی رہنمائی، قانونی فیصلوں کی بنیاد فراہم کرنا، یا پیچیدہ ضروریات کے حامل بچے کے تعلیمی مستقبل کی تشکیل۔ اور مشیر پر پیشہ ورانہ تقاضے اسی لحاظ سے بڑھ جاتے ہیں — جن میں نہ صرف خصوصی تشخیصی آلات کے استعمال میں تکنیکی مہارت بلکہ بین الشعبہ جاتی تعاون (interdisciplinary collaboration)، حوالگی کے عمل (referral processes)، اور کمزور افراد کے ساتھ جائزے کو کنٹرول کرنے والی اخلاقی ذمہ داریوں کی گہری سمجھ بھی شامل ہے۔

ہندوستان میں ماہرانہ طبی اور خصوصی ضروریات کے تشخیص و جائزے کی ضرورت شدید اور بڑھتی ہوئی ہے۔ معذور افراد کے حقوق کا قانون، 2016 (Rights of Persons with Disabilities Act, 2016) نے معذور افراد کی شناخت اور معاونت کے قانونی ڈھانچے کو نمایاں طور پر وسعت دی ہے، جس سے تعلیمی اور طبی اداروں میں کام کرنے والے مشیروں اور دیگر پیشہ ور افراد کی نئی ذمہ داریاں پیدا ہوئی ہیں۔ اضطراب (anxiety)، افسردگی (depression)، اور صدمے سے متعلق عوارض (trauma-related disorders) جیسے ذہنی صحت کے مسائل کی بڑھتی ہوئی پہچان — جسے کووِڈ-19 وبا کے تجربات نے مزید تیز کیا — نے ایسے مشیروں کی مانگ میں اضافہ کیا ہے جو طبی تشخیصی جائزے کرنے اور ان کی تعبیر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ اور ہندوستان میں جامع تعلیم کی پالیسی کی مسلسل توسیع نے مشیروں کو کثیر الشعبہ (multidisciplinary) ٹیموں کے مرکز میں لا کھڑا کیا ہے جو متعدد خصوصی ضروریات کے حامل طلبہ کا جائزہ لینے اور انہیں سہارا دینے کے لیے کام کرتی ہیں۔

یہ اکائی ان تمام تقاضوں کو منظم طریقے سے پورا کرتی ہے۔ ذیلی حصہ 8.2 خصوصی ضروریات کے حامل افراد سے متعلق مخصوص پہلوؤں اور تشخیصی طریقوں کا جائزہ لیتا ہے — جن میں سیکھنے کی معذوریاں (learning disabilities)، آٹزم اسپیکٹرم ڈس آرڈر (autism spectrum disorder)، اور ADHD شامل ہیں — اور اس بات پر توجہ دیتا ہے کہ مختلف صلاحیتوں کے حامل افراد کے لیے جائزے کو منصفانہ اور بامعنی بنانے کے لیے کیا تبدیلیاں درکار ہیں۔ ذیلی حصہ 8.3 طبی اداروں میں تشخیص کے تشخیصی استعمال (diagnostic use) کو موضوع بناتا ہے اور مشاورتی عمل میں اضطراب، افسردگی، اور صدمے کے جائزے کے لیے استعمال ہونے

والے آلات اور طریقوں کا جائزہ لیتا ہے۔ ذیلی حصہ 8.4 موافقتی تشخیصی طریقوں (adaptive assessment methods) اور غیر زبانی (non-verbal) اور ثقافتی طور پر موزوں آلات کے استعمال کا احاطہ کرتا ہے — یہ طریقے اس وقت ناگزیر ہوتے ہیں جب معیاری تشخیصی پروٹوکول ناقابلِ اطلاق یا غیر منصفانہ ہوں۔ ذیلی حصہ 8.5 بین الشعبہ جاتی ٹیموں، حوالگی کے عمل، اور تشخیصی نتائج سے پیدا ہونے والی پیروی کی ذمہ داریوں میں مشیر کے کردار کا جائزہ لیتا ہے۔ اور آخر میں ذیلی حصہ 8.6 خصوصی معلمین (special educators) اور ماہرین نفسیات (psychologists) کے ساتھ مؤثر تعاون کے لیے درکار مخصوص مہارتوں اور پیشہ ورانہ رویوں کا احاطہ کرتا ہے — وہ ساتھی جن کے ساتھ مشیر کو طبی اور خصوصی تناظرات میں سب سے زیادہ مل کر کام کرنا ہوتا ہے۔

طبی اور خصوصی تناظرات میں تشخیص و جائزہ اس بلاک میں پڑھی گئی ہر چیز کے مکمل انضمام کا تقاضا کرتا ہے — اکائی 5 کی تعبیری مہارتیں، اکائی 6 کی رپورٹ نگاری اور مواصلات کی مہارتیں، اور اکائی 7 کا تعلیمی و پیشہ ورانہ تشخیص کا علم — یہ سب اب ایسے افراد اور اداروں پر لاگو کیے جاتے ہیں جہاں داؤ اونچے ہیں، چیلنجز بڑے ہیں، اور فائدے اور نقصان دونوں کا امکان سب سے زیادہ ہے۔ یہ صحیح معنوں میں رہنمائی اور مشاورت میں تشخیصی عمل کی سب سے مطالبہ خیز سرحد ہے۔

## 8.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- مختلف صلاحیتوں کے حامل افراد، خصوصاً سیکھنے کی معذوری، آٹزم اور ADHD کے جائزے کے لیے مناسب تشخیصی طریقوں اور آلات کا انتخاب کر سکیں۔
- اضطراب، افسردگی اور صدمے کے جائزے میں نفسیاتی تشخیص کے مناسب استعمال، نتائج کی تعبیر اور پیشہ ورانہ حدود کو سمجھ سکیں۔
- لسانی، ثقافتی اور معذوری سے متعلق ضروریات کے مطابق موافقتی اور مناسب تشخیصی طریقوں کا انتخاب کر سکیں۔
- بین الشعبہ جاتی تشخیصی ٹیم میں رہنمائی مشیر کے کردار اور حوالہ و پیروی کے عمل کی وضاحت کر سکیں۔
- مختلف ماہرین کے ساتھ تشخیصی جائزے میں مؤثر پیشہ ورانہ تعاون کر سکیں۔
- مشاورتی صورتِ حال میں مناسب تشخیصی طریقوں کا انتخاب، نتائج کی ذمہ دارانہ تعبیر اور مؤثر ابلاغ کر سکیں۔
- ہندوستان میں معذور افراد کے جائزے سے متعلق قانونی و پالیسی تقاضوں، خصوصاً معذور افراد کے حقوق کے قانون، 2016، کی وضاحت کر سکیں۔
- کمزور افراد کے جائزے میں باخبر رضامندی، ثقافتی حساسیت، وقار کے تحفظ اور غلط تشخیص سے بچاؤ کی اخلاقی ذمہ داریوں کو سمجھ سکیں۔

## 8.2 مختلف صلاحیتوں کے حامل افراد کے لیے پہلو اور خصوصی ضروریات کے لیے تشخیصی جائزہ

(Considerations for Differently-Abled Individuals and Assessment for Special Needs-LD, ASD, ADHD)

مختلف صلاحیتوں کے حامل افراد کا جائزہ لینا ان پیشہ ورانہ ذمہ داریوں میں سے ہے جو ایک مشیر انجام دے سکتا ہے اور جو سب سے زیادہ پیشہ ورانہ مطالبات رکھتی ہیں۔ معیاری تشخیصی پروٹوکول — (standard assessment protocols) جو مرکزی دھارے کے تعلیمی اداروں میں عام طور پر نشوونما پانے والے افراد کے لیے تیار کیے گئے ہیں — اکثر اس وقت نامناسب، غیر منصفانہ، یا تکنیکی لحاظ سے غیر درست ہوتے ہیں جب انہیں معذور افراد پر بغیر ترمیم کے لاگو کیا جائے۔ مختلف صلاحیتوں کے حامل افراد کا بامعنی جائزہ نہ صرف خصوصی آلات کی تکنیکی معلومات کا تقاضا کرتا ہے بلکہ مشیر کے نقطہ نظر کی بنیادی از سر نو ترتیب کا بھی — معیاری طریقہ کار سے انفرادی، لچک دار، اور وقار پر مبنی عمل کی طرف۔

معذور افراد کے حقوق کا قانون، 2016 (Rights of Persons with Disabilities Act, 2016) اکیس قسم کی معذوریوں کو تسلیم کرتا ہے، جن میں مخصوص سیکھنے کی معذوریاں (specific learning disabilities)، آٹزم اسپیکٹرم ڈس آرڈر (autism spectrum disorder)، ذہنی معذوری (intellectual disability)، اور دماغی فالج (cerebral palsy) شامل ہیں۔ یہ قانون تعلیمی اداروں اور پیشہ ور افراد — بشمول مشیروں — کے لیے مخصوص ذمہ داریاں عائد کرتا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ تشخیصی عمل قابلِ رسائی (accessible)، منصفانہ (fair)، اور فرد کے حقوق اور وقار کے مکمل احترام کے ساتھ انجام دیا جائے۔

### 8.2.1 مختلف صلاحیتوں کے حامل افراد کے تشخیصی جائزے کے لیے عمومی پہلو

(General Considerations for Assessment of Differently-Abled Individuals)

تشخیصی عمل میں معذوری کی تمام اقسام پر چند اصول لاگو ہوتے ہیں:

**تشخیصی ماحول کی قابلِ رسائی ہونا (Accessibility of the assessment environment)** ۔ جسمانی ماحول قابلِ رسائی ہونا چاہیے — نقل و حرکت کی خرابیوں (mobility impairments) والے افراد کے لیے رکاوٹوں سے پاک، بصری مشکلات (visual difficulties) والوں کے لیے مناسب روشنی سے آراستہ، اور حسی حساسیت (sensory sensitivities) والوں کے لیے ضرورت سے زیادہ سماعتی خلل سے محفوظ۔

**معیاری طریقہ کار میں ترمیم (Modification of standard procedures)** ۔ یہ یقینی بنانے کے لیے کہ جائزہ مطلوبہ خصوصیت (intended construct) کی پیمائش کرے نہ کہ معذوری کی، معیاری وقت کی حدود (standard time limits)، جواب دینے کے طریقے (response formats)، اور انتظامی طریقہ کار (administration procedures) میں ترمیم کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ بڑھا ہوا وقت (extended time)، تحریری کی بجائے زبانی جواب (oral rather than written responses)، بڑے حروف

میں مواد(enlarged print) ،اور معاون ٹیکنالوجی (assistive technology) کا استعمال سب سے زیادہ عام طور پر درکار ترامیم میں شامل ہیں۔

**معلومات کے متعدد ذرائع(Multiple sources of information)** ۔ مختلف صلاحیتوں کے حامل افراد کے لیے، رسمی ٹیسٹ کے نمبروں کو ہمیشہ مشاہداتی معلومات(observational data) ، انٹرویو کی معلومات، طبی اور نشوونماتی تاریخ (medical and developmental history)، اور والدین، اساتذہ، اور دیگر پیشہ ور افراد کی رپورٹس سے مکمل کرنا ضروری ہے۔ کوئی ایک نمبر مختلف صلاحیتوں کے حامل فرد کے پروفائل کی پیچیدگی کو مناسب طور پر بیان نہیں کر سکتا۔

**وقار اور خود مختاری کا احترام(Respect for dignity and autonomy)** ۔ جائزہ فرد کی شخصیت کے مکمل احترام کے ساتھ کیا جانا چاہیے۔ گفتگو کا رخ خود اس فرد کی طرف ہونا چاہیے —نہ کہ صرف ساتھ آئے بالغوں کی طرف—اور فرد کا اپنے تجربے کا بیان حاصل کیا جانا چاہیے اور اسے اہمیت دی جانی چاہیے۔

### 8.2.2 سیکھنے کی معذوریوں کے لیے تشخیصی جائزہ(Assessment for Learning Disabilities — LD)

سیکھنے کی معذوریوں کے جائزے کے لیے ذہانت(cognitive ability) ، تعلیمی کارکردگی (academic achievement)، اور مخصوص پروسیسنگ مہارتوں — (specific processing skills) خاص طور پر صوتی پروسیسنگ (phonological processing)، کام کرنے والی یادداشت(working memory) ، اور پروسیسنگ کی رفتار (processing speed) — کی جامع تشخیص کی ضرورت ہوتی ہے، ساتھ میں نشوونماتی اور تعلیمی تاریخ کا مکمل جائزہ بھی۔ ناپی گئی ذہانت اور تعلیمی کارکردگی کے درمیان فرق (discrepancy) سیکھنے کی معذوری کی شناخت کا مرکزی پہلو ہے، جسے تیزی سے مداخلت کے ردِ عمل (Response to Intervention — RTI) کے فریم ورک سے بھی تکمیل ملتی ہے جو اضافی شواہد کے ذریعہ کے طور پر اعلیٰ معیاری تعلیم کے ساتھ طالب علم کے ردِ عمل کا جائزہ لیتا ہے۔

ہندوستان میں سیکھنے کی معذوری کے جائزے کے لیے استعمال ہونے والے آلات میں NIMHANS انڈیکس برائے مخصوص سیکھنے کی معذوریاں(NIMHANS Index for Specific Learning Disabilities) ،ہندوستانی زبانوں کے لیے ڈسلیکسیا تشخیص(Dyslexia Assessment for Languages of India — DALI) ،اور RPwD قانون کے فریم ورک کے تحت تیار کردہ مخصوص سیکھنے کی معذوری چیک لسٹ (Specific Learning Disability — Checklist) شامل ہیں۔ تشخیصی نتائج کو ایسے طریقے سے دستاویز کیا جانا چاہیے جو فرد کی RPwD قانون کے تحت معذوری سند (disability certification) اور امتحانی سہولیات (examination accommodations) کے لیے درخواست میں مدد کرے۔

### 8.2.3 آٹزم اسپیکٹرم ڈس آرڈر کے لیے تشخیصی جائزہ(Assessment for Autism Spectrum Disorder-ASD)

آٹزم اسپیکٹرم ڈس آرڈر ایک نیوروڈیولپمنٹل (neurodevelopmental) کیفیت ہے جس کی خصوصیت سماجی مواصلت

(social communication)اور تعامل (interaction) میں مستقل مشکلات اور محدود، دہرائے جانے والے رویوں (restricted, repetitive patterns of behaviour)، دلچسپیوں، اور سرگرمیوں کے نمونوں کی موجودگی ہے۔ ASD کا جائزہ ایک خصوصی، کثیر الشعبہ عمل (specialist, multidisciplinary process) ہے جو اکیلے کام کرنے والے رہنمائی مشیر کے دائرہ کار سے باہر ہے۔

ASD کے جائزے میں مشیر کا کردار ابتدائی مشاہدے اور اسکریننگ (screening) کے گرد مرکوز ہے — جیسے محدود نظروں کا ملنا(limited eye contact) ، متبادل گفتگو (reciprocal conversation) میں مشکلات، معمول پر اصرار (insistence on routine)، اور غیر معمولی حسی ردِ عمل (unusual sensory responses) جیسے رویاتی اشارے کی شناخت — اور کثیر الشعبہ ٹیم کو بروقت حوالگی۔ ہندوستانی ماحول میں استعمال ہونے والے اسکریننگ آلات میں بچپن کی آٹزم ریٹنگ اسکیل (Childhood Autism Rating Scale — CARS)اور آٹزم تشخیص کا ہندوستانی پیمانہ (Indian Scale for Assessment of Autism — ISAA) شامل ہیں — مؤخر الذکر خاص طور پر ہندوستانی تناظر کے لیے تیار کیا گیا ہے اور RPwD قانون کے تحت معذوری سند کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

### 8.2.4 ADHD کے لیے تشخیصی جائزہ(Assessment for ADHD)

توجہ کی کمی اور انتہائی سرگرمی کا عارضہ (Attention Deficit Hyperactivity Disorder — ADHD) مستقل اور نشوونماتی لحاظ سے غیر مناسب سطح کی بے توجہی(inattention) ، انتہائی سرگرمی(hyperactivity) ، اور جلد بازی (impulsivity) کی خصوصیت رکھتا ہے جو مختلف ماحول میں کام کاج کو نمایاں طور پر متاثر کرتی ہے۔ ADHD کا جائزہ کثیر طریقہ کار (multimodal)ہے — کوئی ایک ٹیسٹ تشخیص نہیں قائم کرتا۔ اس میں والدین اور اساتذہ کی طرف سے مکمل کی گئی رویاتی ریٹنگ اسکیلیں(behavioural rating scales) ، براہِ راست مشاہدہ(direct observation) ، ذہانت کا جائزہ (cognitive assessment)، اور طبی انٹرویو شامل ہیں۔

ہندوستانی ماحول میں استعمال ہونے والے آلات میں کونرز ریٹنگ اسکیلز(Conners' Rating Scales) ، وینڈر بلٹ ADHD تشخیصی ریٹنگ اسکیل(Vanderbilt ADHD Diagnostic Rating Scale) ، اور منظم طبی انٹرویوز (structured clinical interviews)شامل ہیں۔ مشیر کا کردار مشاہداتی اور سیاقی معلومات (observational and contextual data) فراہم کرنا، ابتدائی اسکریننگ کرنا، اور رسمی تشخیصی تشخیص کے لیے طبی ماہرِ نفسیات (clinical psychologist) یا نشوونماتی ماہرِ اطفال (developmental paediatrician) کے پاس حوالگی کرنا ہے۔

| اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress) |
| --- |
| 1. تین عمومی اصول بیان کریں جو مختلف صلاحیتوں کے حامل افراد کے جائزے کی رہنمائی کرنی چاہیے، قطع نظر مخصوص معذوری کے۔ |
| 2. RTI فریم ورک کیا ہے، اور یہ سیکھنے کی معذوریوں کے جائزے میں کس طرح حصہ ڈالتا ہے؟ |

## 8.3 طبی اداروں میں تشخیصی استعمال - اضطراب، افسردگی، اور صدمہ

(Diagnostic Use in Clinical Settings – Anxiety, Depression, and Trauma)

اضطراب (anxiety)، افسردگی (depression)، اور صدمے سے متعلق عوارض (trauma-related disorders) جیسے ذہنی صحت کے مسائل پورے ہندوستان میں مشاورتی عمل میں سامنے آنے والے سب سے زیادہ عام مسائل میں سے ہیں۔ طبی اداروں میں جائزہ ایک الگ اور اہم مقصد پورا کرتا ہے—نہ صرف مؤکل کی مشکلات کی تفصیل بیان کرنا بلکہ تشخیصی سمجھ (diagnostic understanding) میں حصہ ڈالنا، علاج کی منصوبہ بندی (treatment planning) کی رہنمائی کرنا، اور علاج کی پیش رفت (therapeutic progress) کی نگرانی کرنا۔ طبی تناظرات میں کام کرنے والے مشیر کو اس مقصد کے لیے استعمال ہونے والے آلات سے واقف ہونا چاہیے، ان کی مناسب تعبیر کو سمجھنا چاہیے، اور پیشہ ورانہ حدود (professional boundaries) کے بارے میں واضح آگاہی رکھنی چاہیے جو ان کے استعمال کو کنٹرول کرتی ہیں۔

### 8.3.1 اضطراب کا تشخیصی جائزہ (Assessment of Anxiety)

اضطراب طبی مشاورت میں سب سے زیادہ عام طور پر جائزہ لی جانے والی کیفیتوں میں سے ایک ہے۔ یہ ایک وسیع طیف میں ظاہر ہوتا ہے — عمومی فکر (generalised worry) اور سماجی اضطراب (social anxiety) سے لے کر گھبراہٹ کے عارضے (panic disorder) اور مخصوص خدشات (specific phobias) تک — اور اس کے درست جائزے کے لیے خود رپورٹ کے پیمانے (self-report measures) اور طبی مشاہدہ (clinical observation) دونوں درکار ہیں۔

اضطراب کے جائزے کے لیے وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والے آلات میں شامل ہیں:

- **بیک اضطراب انونٹری — (Beck Anxiety Inventory — BAI)** ایک 21 اشیاء پر مشتمل خود رپورٹ پیمانہ جو اضطراب کی علامات کی شدت کا جائزہ لیتا ہے، جو طبی اور مشاورتی اداروں میں وسیع پیمانے پر استعمال ہوتا ہے
- **حالتی-صفاتی اضطراب انونٹری — (State-Trait Anxiety Inventory — STAI)** اسپیل برگر (Spielberger) کا تیار کردہ یہ آلہ صورتحالی اضطراب — حالتی (state) اور دائمی اضطراب کی صلاحیت — صفاتی (trait) کے درمیان فرق کرتا ہے، اور طبی لحاظ سے مفید تفریق فراہم کرتا ہے
- **ہیملٹن اضطراب ریٹنگ اسکیل — (Hamilton Anxiety Rating Scale — HAM-A)** طبی اور نفسیاتی اداروں میں اضطراب کی علامات کی شدت کے جائزے کے لیے استعمال ہونے والا معالج کی طرف سے چلایا جانے والا پیمانہ
- **سنہا کا اضطراب پیمانہ — (Sinha's Anxiety Scale)** ہندوستانی آبادیوں پر معیار بند کیا گیا ہندوستانی آلہ، جو ہندوستان میں تعلیمی اور طبی مشاورتی اداروں میں وسیع پیمانے پر استعمال ہوتا ہے

اضطراب کے جائزوں کی تعبیر کرتے وقت، مشیر کو طبی کٹ آف اسکور (clinical cut-off scores)، مؤکل کا ثقافتی پس منظر —

کیونکہ اضطراب مختلف ثقافتوں میں مختلف طریقوں سے ظاہر ہوتا ہے—اور یہ کہ آیا اضطراب بنیادی پیش کردہ مسئلہ ہے یا کسی اور کیفیت جیسے افسردگی یا صدمے کی ثانوی علامت ہے، یہ سب باتیں مد نظر رکھنی چاہئیں۔

### 8.3.2 افسردگی کا تشخیصی جائزہ(Assessment of Depression)

افسردگی ہندوستان اور عالمی سطح پر ذہنی صحت کا ایک اہم مسئلہ ہے جو اگر غیر شناخت اور غیر علاج شدہ رہے تو نمایاں خطرات لاتا ہے۔ افسردگی کے تشخیصی آلات مختصر اسکریننگ کے آلات سے لے کر جامع طبی پیمانوں تک کی قسم میں آتے ہیں۔
افسردگی کے لیے عام طور پر استعمال ہونے والے تشخیصی آلات میں شامل ہیں:

- **بیک ڈپریشن انونٹری—دوسرا ایڈیشن — (Beck Depression Inventory — Second Edition — BDI-II)** ایک 21 اشیاء پر مشتمل خود رپورٹ آلہ جو افسردگی کی علامات کی شدت کی پیمائش کرتا ہے، جو طبی عمل میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والے افسردگی کے پیمانوں میں سے ایک ہے
- **مریض صحت سوالنامہ — 9 — (Patient Health Questionnaire — 9 — PHQ-9)** ایک مختصر، آزادانہ دستیاب اسکریننگ آلہ جو بنیادی دیکھ بھال اور مشاورتی اداروں میں وسیع پیمانے پر استعمال ہوتا ہے، جس کا معتدل افسردگی کے لیے 10 کا قائم کردہ کٹ آف اسکور ہے
- **ہیملٹن ڈپریشن ریٹنگ اسکیل — (Hamilton Depression Rating Scale — HAM-D)** افسردگی کی شدت کے جائزے کے لیے طبی اور نفسیاتی اداروں میں معالج کی طرف سے چلایا جانے والا آلہ
- **بچوں کا افسردگی انونٹری 7 — (Children's Depression Inventory — CDI)** سے 17 سال کی عمر کے بچوں اور نوعمروں میں افسردگی کی علامات کے جائزے کے لیے استعمال ہوتا ہے

افسردگی کے جائزے میں ایک اہم اصول اسکریننگ اور تشخیص کے درمیان فرق ہے۔ PHQ-9 اور BDI-II ایسے افراد کی شناخت کرتے ہیں جن میں طبی لحاظ سے اہم افسردگی ہو سکتی ہے—یہ تشخیص قائم نہیں کرتے۔ افسردگی کے عارضے کی رسمی تشخیص کے لیے ایک اہل ذہنی صحت پیشہ ور (qualified mental health professional) کی طرف سے جامع طبی جائزے کی ضرورت ہے۔ مشیر کا کردار اسکریننگ کرنا، بلند اسکور کی شناخت کرنا، خطرے کی نگرانی کرنا—بشمول خودکشی کے خیالات — (suicidal ideation) اور مناسب حوالگی کرنا ہے۔

### 8.3.3 صدمے کا تشخیصی جائزہ(Assessment of Trauma)

صدمے کا جائزہ خاص چیلنجز پیش کرتا ہے کیونکہ صدمے سے متعلق علامات—دخیل یادیں(intrusive memories)، انتہائی چوکسی(hypervigilance)، جذباتی بے حسی(emotional numbing)، اجتناب — (avoidance) اضطراب اور افسردگی کے ساتھ نمایاں طور پر ہم آہنگ ہو سکتی ہیں، اور اس لیے بھی کہ خود جائزے کا عمل اگر احتیاط کے ساتھ حساسیت سے نہ کیا جائے

تو دوبارہ صدمے (retraumatising) کا سبب بن سکتا ہے۔

صدمے کے جائزے کے لیے استعمال ہونے والے آلات میں شامل ہیں:

- **واقعے کا اثر پیمانہ — نظر ثانی شدہ — (Impact of Event Scale — Revised — IES-R)** ایک خود رپورٹ پیمانہ جو صدمے کے بعد کے دباؤ کی علامات بشمول دخالت(intrusion) ، اجتناب(avoidance) ، اور انتہائی جوش (hyperarousal)کا جائزہ لیتا ہے
- **DSM-5 کے لیے PTSD چیک لسٹ — (PTSD Checklist for DSM-5 — PCL-5)** ایک20 اشیاء پر مشتمل خود رپورٹ پیمانہ جو DSM-5 میں PTSD کے تشخیصی معیار (diagnostic criteria) کے ساتھ ہم آہنگ ہے
- **صدمے کی علامت انونٹری — (Trauma Symptom Inventory — TSI)** ایک جامع طبی آلہ جو صدمے سے متعلق علامات کی وسیع رینج کا جائزہ لیتا ہے

صدمے سے باخبر تشخیص (trauma-informed assessment) کے لیے ضروری ہے کہ مشیر پورے عمل میں مؤکل کے حفاظت کے احساس کو ترجیح دے، صدماتی مواد کے بارے میں تفتیش شروع کرنے سے پہلے واضح رضامندی حاصل کرے، مؤکل کی رفتار سے آگے بڑھے، اور جائزے کے دوران اگر تکلیف پیدا ہو تو فوری سہارا دینے کے لیے تیار رہے۔

| **اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)** |
|---|
| 1. ہندوستانی طبی مشاورتی اداروں میں اضطراب کے جائزے کے لیے استعمال ہونے والے دو آلات کے نام بتائیں اور بیان کریں کہ ہر ایک کیا ناپتا ہے۔ |
| 2. افسردگی کی اسکریننگ اور اس کی تشخیص میں کیا فرق ہے؟ افسردگی کے جائزے میں مشیر کا مناسب کردار کیا ہے؟ |

## 8.4 موافقتی تشخیصی طریقے، غیر زبانی اور ثقافتی لحاظ سے موزوں آلات

(Adaptive Assessment Methods, Non-Verbal and Culturally Appropriate Tools)

معیاری تشخیصی پروٹوکول (standard assessment protocols) ایسے عام طور پر نشوونما پانے والے افراد کے لیے تیار کیے گئے ہیں جو لسانی لحاظ سے ماہر (linguistically proficient) ہوں، رسمی امتحانی حالات سے ثقافتی طور پر واقف ہوں، اور اہم حسی یا حرکی خرابیوں (sensory or motor impairments) سے پاک ہوں۔ جب یہ شرائط پوری نہ ہوں — جیسا کہ طبی اور خصوصی ضروریات کے تشخیصی جائزے میں اکثر ہوتا ہے — تو معیاری پروٹوکول ایسے نتائج پیدا کر سکتے ہیں جو غیر درست(invalid) ، غیر منصفانہ(unfair) ، یا گمراہ کن ہوں۔ موافقتی تشخیصی طریقے (adaptive assessment methods) اور ثقافتی لحاظ سے موزوں آلات اس چیلنج کا حل تشخیصی عمل میں ترمیم کر کے پیش کرتے ہیں تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ جو کچھ ناپا جا رہا ہے وہ مطلوبہ خصوصیت (intended construct) ہے نہ کہ فرد کی معذوری، لسانی پس منظر، یا جائزے سے ثقافتی ناواقفیت۔

### 8.4.1 موافقتی تشخیصی طریقے(Adaptive Assessment Methods)

موافقتی تشخیص (adaptive assessment) سے مراد معیاری تشخیصی طریقہ کار کی منظم ترمیم ہے تاکہ جس فرد کا جائزہ لیا جارہاہے اس کی مخصوص ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ موافقت کا مقصد جائزے کو آسان بنانا نہیں بلکہ اسے منصفانہ بنانا ہے—تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ جائزہ اس چیز کی پیائش کرے جو اسے کرنی چاہیے نہ کہ فرد کی معذوری یا حالاتی نقصان (circumstantial disadvantage) کی۔

عام موافقتی ترامیم (common adaptive modifications) میں شامل ہیں:

**بڑھا ہوا وقت(Extended time)** ۔ سیکھنے کی معذوریوں، ADHD، پروسیسنگ کی رفتار کی مشکلات، یا حرکی خرابیوں (motor impairments) کے حامل افراد کو جائزہ مکمل کرنے کے لیے اضافی وقت کی ضرورت ہوسکتی ہے اور اس سے ناپی جانے والی صلاحیت میں کوئی کمی ظاہر نہیں ہوتی۔ بڑھا ہوا وقت تشخیصی سہولیات میں سب سے زیادہ دی جانے والی اور شواہد سے تائید یافتہ ترامیم میں سے ایک ہے۔

**جواب دینے کے طریقوں میں ترمیم(Modified response formats)** ۔ معیاری تحریری جواب کے طریقے حرکی مشکلات (motor difficulties)، بصری خرابیوں(visual impairments) ، یا شدید لکھنے کی معذوری (severe dysgraphia) کے حامل افراد کے لیے قابلِ رسائی نہیں ہوسکتے۔ متبادل جواب دینے کے طریقے —زبانی جواب(oral responses) ، اشارے سے جواب(pointing responses) ، معاون ٹیکنالوجی (assistive technology) کا استعمال، یا کاتب کی مدد (scribe assistance) — جائزے کو یہ ظاہر کرنے دیتے ہیں کہ فرد دراصل کیا جانتا اور کرسکتا ہے۔

**پیش کش کے طریقوں میں تبدیلی(Altered presentation formats)** ۔ بصری خرابیوں والے افراد کے لیے تشخیصی مواد بڑے حروف میں یا بریل (Braille) میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ سماعت کی خرابیوں والوں کے لیے زبانی ہدایات اشاروں کی زبان (sign language) یا تحریری شکل میں دی جاسکتی ہیں۔ شدید ذہنی یا مواصلاتی مشکلات والے افراد کے لیے سادہ ہدایات اور عملی مثالیں ضروری ہوسکتی ہیں۔

**وقفے اور رفتار کا تعین(Breaks and pacing)** ۔ محدود برداشت، شدید اضطراب، یا توجہ کی مشکلات والے افراد کے لیے جائزے کو مختصر سیشنوں میں تقسیم کرنا جن میں منصوبہ بند وقفے ہوں، ان کی صلاحیتوں کی درست تصویر حاصل کرنے کے لیے ضروری ہوسکتا ہے۔

**مانوس اور آرام دہ ماحول(Familiar and comfortable settings)** ۔ ASD یا شدید اضطراب کے حامل افراد کے لیے، کسی انجان طبی کمرے کی بجائے مانوس ماحول میں جائزہ کرنا—بچے کا گھر، ان کا کمرۂ جماعت، یا ایک پرسکون اور متوقع جگہ —نتائج کی درستی (validity) کو نمایاں طور پر بہتر بنا سکتا ہے۔

تمام ترامیم کو تشخیصی رپورٹ میں احتیاط سے دستاویز کیا جانا چاہیے، اور نتائج کی تعبیر کے لیے ہر ترمیم کے مضمرات کو واضح طور پر تسلیم کیا جانا چاہیے۔

### 8.4.2 غیر زبانی تشخیصی آلات(Non-Verbal Assessment Tools)

غیر زبانی تشخیصی آلات (non-verbal assessment tools) ایسے کاموں کے ذریعے ذہانت (cognitive abilities)، استدلال(reasoning) ، اور مسئلہ حل کرنے (problem-solving) کی صلاحیتوں کو ناپتے ہیں جن میں زبان کی ضرورت نہیں ہوتی — نہ زبانی ہدایات اور نہ زبانی جواب۔ یہ اس وقت ناگزیر ہوتے ہیں جب زبان کی رکاوٹیں (language barriers)، سماعت کی خرابیاں، مواصلاتی عوارض(communication disorders) ، یا محدود رسمی تعلیم زبانی جائزوں کو نامناسب یا غیر درست بناتی ہے۔

وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والے غیر زبانی تشخیصی آلات میں شامل ہیں:

- **ریون کے پروگریسیو میٹریسیز — (Raven's Progressive Matrices — RPM)** نمونے مکمل کرنے کے کاموں (pattern completion tasks)کے ذریعے تجریدی استدلال (abstract reasoning) کی پیمائش کرتا ہے جن میں کسی زبان کی ضرورت نہیں۔ تین ورژنز میں دستیاب — رنگین(Coloured) ، معیاری(Standard) ، اور اعلیٰ — (Advanced)جو عمر اور صلاحیت کی وسیع رینج کا احاطہ کرتے ہیں
- **لیٹر انٹرنیشنل پرفارمنس اسکیل — (Leiter International Performance Scale)** مکمل طور پر غیر زبانی ذہانت کا ٹیسٹ جو سماعت کی خرابی، تقریر یا زبان کے عوارض، یا محدود انگریزی مہارت والے افراد کے لیے تیار کیا گیا ہے
- **یونیورسل نان ورببل انٹیلی جنس ٹیسٹ — (Universal Nonverbal Intelligence Test — UNIT)** مکمل طور پر غیر زبانی کاموں کے ذریعے یادداشت (memory) اور استدلال (reasoning) کا جائزہ لیتا ہے، جو لسانی اور ثقافتی لحاظ سے متنوع آبادیوں کے لیے موزوں ہے
- **انسان کی تصویر بنانے کا ٹیسٹ — (Draw-A-Person Test)** بچوں میں غیر زبانی ذہانت اور بعض اوقات جذباتی کام کاج (emotional functioning) کے اضافی پیمانے کے طور پر استعمال ہوتا ہے

### 8.4.3 ثقافتی لحاظ سے موزوں آلات(Culturally Appropriate Tools)

تشخیص میں ثقافتی موزونیت (cultural appropriateness) سے مراد یہ ہے کہ تشخیصی آلہ کسی مخصوص ثقافتی پس منظر کے افراد کے لیے کس حد تک درست (valid) اور منصفانہ (fair) ہے۔ ثقافتی لحاظ سے موزوں آلہ ایسے مواد، مثالیں، اور اصول (norms) استعمال کرتا ہے جو جائزہ لی جانے والی آبادی کے لیے متعلقہ اور مانوس ہوں، بجائے اس کے کہ ایک غالب ثقافتی فریم ورک کو فرض کر لیا جائے۔

ہندوستانی تناظر میں ثقافتی لحاظ سے موزوں تشخیص کوئی اضافی سہولت نہیں — یہ ایک پیشہ ورانہ ضرورت ہے۔ اہم پہلوؤں میں شامل ہیں:

- صرف مغربی اصولوں(Western norms) والے آلات کی بجائے ہندوستانی آبادیوں پر معیار بند کیے گئے آلات کو ترجیح دینا

- جہاں ممکن ہو مؤکل کی مادری زبان میں دستیاب آلات کا استعمال کرنا
- تکلیف کے ثقافتی طور پر مخصوص اظہار سے آگاہ رہنا — مثلاً ہندوستانی آبادیوں میں نفسیاتی تکلیف کے اظہار کے طور پر جسمانی شکایات (somatic complaints) کا عام ہونا
- ایسی اشیاء سے گریز کرنا جو شہری، انگریزی میڈیم، یا اعلیٰ سماجی و اقتصادی تناظر سے مخصوص ثقافتی معلومات یا زندگی کے تجربات فرض کرتی ہوں

ثقافتی موزونیت کو ذہن میں رکھ کر تیار کیے گئے ہندوستانی آلات میں آٹزم تشخیص کا ہندوستانی پیمانہ (Indian Scale for Assessment of Autism — ISAA)، ہندوستانی زبانوں کے لیے ڈسلیکسیا تشخیص (Dyslexia Assessment for Languages of India — DALI)، سنہا کا اضطراب پیمانہ (Sinha's Anxiety Scale)، اور NIMHANS کے مختلف تشخیصی آلات شامل ہیں جو ہندوستانی طبی آبادیوں پر معیار بند کیے گئے ہیں۔

**اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)**

1. موافقتی تشخیص (adaptive assessment) کی تعریف کریں۔ کوئی سی تین عام موافقتی ترامیم کے نام بتائیں اور ہر ایک کا مقصد بیان کریں۔
2. ہندوستانی تناظر میں غیر زبانی تشخیصی آلات خاص طور پر کیوں اہم ہیں؟ دو غیر زبانی آلات کے نام بتائیں اور بیان کریں کہ ہر ایک کیا ناپتا ہے۔

## 8.5 بین الشعبہ جاتی ٹیموں میں مشیروں کا کردار، حوالگی کے عمل، اور تشخیصی نتائج پر مبنی پیروی

(Role of Counsellors in Interdisciplinary Teams, Referral Processes, and Follow-up Based on Assessment Outcomes)

طبی اور خصوصی تناظرات میں تشخیصی جائزہ شاذ و نادر ہی تنہائی میں کام کرتا ہے۔ جن آبادیوں کی خدمت کی جاتی ہے ان کی پیچیدگی — متعدد معذوریوں کے حامل بچے، بیک وقت ذہنی صحت اور نشوونمائی کیفیتوں (co-occurring mental health and developmental conditions) کے حامل افراد، ہم آہنگ دیکھ بھال کی ضرورت والے صدمے کے متاثرین — ایک مربوط، کثیر الشعبہ (multidisciplinary) ردِ عمل کا تقاضا کرتی ہے جو کوئی اکیلا پیشہ ور فراہم نہیں کر سکتا۔ ان تناظرات میں رہنمائی مشیر کی تاثیر نہ صرف ان کی انفرادی تشخیصی مہارتوں پر بلکہ بین الشعبہ جاتی ٹیم کے ایک کارآمد رکن کے طور پر کام کرنے، بروقت اور مناسب حوالگی کرنے، اور تشخیصی نتائج کے ابلاغ کے بعد بامعنی پیروی (follow-up) برقرار رکھنے کی ان کی صلاحیت پر منحصر ہے۔

### 8.5.1 بین الشعبہ جاتی ٹیموں میں مشیر کا کردار (The Counsellor's Role in Interdisciplinary Teams)

بین الشعبہ جاتی ٹیم (interdisciplinary team) مختلف شعبوں کے پیشہ ور افراد کا ایک گروہ ہے — نفسیات

(psychology)، نفسیاتی طب(psychiatry) ، خصوصی تعلیم(special education) ، پیشہ ورانہ تھراپی (occupational therapy)، تقریر اور زبان کی تھراپی(speech and language therapy) ، سماجی کام(social work) ، اور طب — (medicine) جو پیچیدہ ضروریات کے حامل افراد کے لیے خدمات کی تشخیص، منصوبہ بندی، اور فراہمی کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔ ہر رکن اپنی خصوصی مہارت کا حصہ ڈالتا ہے، اور ٹیم کی اجتماعی سمجھ اس سے کہیں بڑھ کر ہوتی ہے جو کوئی اکیلا رکن حاصل کر سکتا ہے۔ بین الشعبہ جاتی ٹیم میں رہنمائی مشیر کی مخصوص شراکتیں (specific contributions) یہ ہیں:

**تشخیصی شراکتیں(Assessment contributions)** ۔ مشیر تعلیمی اور نفسیاتی اسکریننگ جائزوں، رویاتی مشاہدات، تعلیمی تاریخ، اور طالب علم اور خاندان کے ساتھ منظم انٹرویوز سے حاصل معلومات کا حصہ ڈالتا ہے۔ یہ معلومات ماہرانہ جائزوں کے نتائج کو تناظر فراہم کرتی ہیں اور ٹیم کو مختلف ماحول میں فرد کے کام کاج کی مکمل تصویر دیتی ہیں۔

**مواصلت اور ہم آہنگی(Communication and coordination)** ۔ مشیر اکثر خاندان اور ماہر ٹیم کے درمیان بنیادی رابطے کے نقطے (primary point of contact) کے طور پر کام کرتا ہے — تکنیکی نتائج کو قابلِ فہم زبان میں بیان کرتا ہے، یہ یقینی بناتا ہے کہ خاندان تشخیصی عمل اور اس کے نتائج کو سمجھیں، اور کیس میں شامل مختلف پیشہ ور افراد کے درمیان مواصلت کو آسان بناتا ہے۔

**وکالت(Advocacy)** ۔ ٹیم کے اندر، مشیر مؤکل کے حقوق، وقار، اور بہترین مفادات کی وکالت کرتا ہے — یہ یقینی بناتا ہے کہ تشخیصی نتائج مواقع کھولنے کے لیے استعمال کیے جائیں نہ کہ حدود عائد کرنے کے لیے، اور یہ کہ مؤکل کی اپنی آواز اور ترجیحات منصوبہ بندی کے فیصلوں میں نمائندگی پائیں۔

**نفاذ میں معاونت(Implementation support)** ۔ ٹیم کے تشخیص اور منصوبہ بندی کے بعد، مشیر مدرسے یا کمیونٹی کے ماحول میں سفارشات کے نفاذ میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے — پیش رفت کی نگرانی کرتا ہے، حکمت عملیوں کو ترتیب دیتا ہے، اور ٹیم کو نتائج سے آگاہ کرتا ہے۔

### 8.5.2 حوالگی کے عمل(Referral Processes)

بروقت اور مناسب حوالگی (referral) طبی اور خصوصی ضروریات کے تشخیصی جائزے میں سب سے اہم پیشہ ورانہ مہارتوں میں سے ایک ہے۔ جو حوالگی بہت دیر سے کی جائے، غلط پیشہ ور کی طرف ہو، یا ناکافی معلومات کے ساتھ کی جائے، وہ ابتدائی جائزے کی معیار سے قطع نظر مؤکل کی خدمت نہیں کرتی۔

مؤثر حوالگی کے عمل میں شامل ہے:

**کب حوالگی کرنی ہے یہ جاننا(Knowing when to refer)** ۔ مشیر کو اس وقت حوالگی کرنی چاہیے جب مؤکل کی ضروریات ان کے عمل کے دائرہ کار (scope of practice) سے تجاوز کریں — جب رسمی تشخیص درکار ہو، جب ماہرانہ مداخلت کی ضرورت ہو، یا جب پیش کش کی پیچیدگی کثیر الشعبہ تشخیص کا تقاضا کرے۔ حوالگی اہلیت کی ناکامی نہیں؛ یہ پیشہ ورانہ دیانت داری (professional

(integrityکا اظہار ہے۔

**کہاں حوالگی کرنی ہے یہ جاننا(Knowing where to refer)** ۔ مشیر کو اپنے تناظر میں دستیاب ماہر خدمات سے واقف ہونا چاہیے — طبی ماہرین نفسیات، نشوونماتی ماہرین اطفال(developmental paediatricians) ، نفسیاتی معالجین، خصوصی معلمین، تقریر کے معالجین(speech therapists) ، اور پیشہ ورانہ معالجین — اور ان راستوں سے بھی جو مؤکلین کو ان خدمات تک پہنچاتے ہیں۔ ہندوستان میں متعلقہ وسائل میںNIMHANS ، ضلعی اسپتالوں کے نفسیاتی بیرونی مریض شعبے (district hospitals with psychiatric outpatient departments)، خصوصی مدارس، ابتدائی مداخلت مراکز(early intervention centres) ، اور RPwD قانون کے فریم ورک کے تحت ضلعی معذوری بحالی مراکز (district disability rehabilitation centres) شامل ہیں۔

**حوالگی کا مؤثر ابلاغ(Communicating the referral effectively)** ۔ حوالگی کے خط یا رپورٹ میں وصول کرنے والے پیشہ ور کو کافی تناظر فراہم کیا جانا چاہیے — حوالگی کی وجہ، متعلقہ تشخیصی نتائج کا خلاصہ، وہ مخصوص سوال جس کو حوالگی حل کرنے کے لیے ہے، اور کوئی بھی فوری تشویش جیسے خود کو نقصان پہنچانے کا خطرہ۔

**باخبر رضامندی حاصل کرنا(Obtaining informed consent)** ۔ ہر حوالگی کے لیے مؤکل یا سرپرست کی باخبر رضامندی (informed consent)ضروری ہے۔ مشیر کو کوئی بھی حوالگی شروع کرنے سے پہلے یہ بتانا چاہیے کہ کس سے رابطہ کیا جارہا ہے، کیوں، اور کون سی معلومات شیئر کی جائیں گی۔

### 8.5.3 تشخیصی نتائج پر مبنی پیروی(Follow-up Based on Assessment Outcomes)

تشخیص نتائج کی فراہمی کے ساتھ ختم نہیں ہوتا۔ پیشہ ورانہ ذمہ داری پیروی تک وسیع ہے — اس بات کی نگرانی کہ آیا سفارشات پر عمل درآمد ہوا ہے، آیا مؤکل کی ضروریات پوری ہو رہی ہیں، اور آیا حالات بدلنے کے ساتھ تشخیصی نتائج درست رہتے ہیں۔

پیروی کی ذمہ داریوں میں شامل ہیں: طے شدہ وقفوں پر طالب علم کی پیش رفت کا جائزہ لینا، نتائج کے بارے میں ماہر پیشہ ور افراد سے رابطے میں رہنا، جب نمایاں تبدیلیاں آئیں تو تشخیصی نتائج کو اپ ڈیٹ کرنا، اور جب ابتدائی سفارشات ناکافی ثابت ہوں تو اضافی وسائل کے لیے وکالت کرنا۔

| **اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress)** |
|---|
| 1. رہنمائی مشیر بین الشعبہ جاتی تشخیصی ٹیم میں چار مخصوص شراکتیں کیا کرتا ہے؟ |
| 2. مؤثر حوالگی کے عمل میں کیا شامل ہے؟ ایک اچھی حوالگی کے کوئی سی تین اہم عناصر کے نام بتائیں۔ |

## 8.6 خصوصی معلمین اور ماہرین نفسیات کے ساتھ تعاون

(Collaborating with Special Educators and Psychologists)

ان تمام بین الشعبہ جاتی تعلقات میں سے جو طبی اور خصوصی تناظرات میں تشخیصی عمل کی تعریف کرتے ہیں، دو تعلقات خاص طور پر رہنمائی مشیر کی روزمرہ پیشہ ورانہ زندگی کے مرکز میں ہیں — خصوصی معلمین (special educators) کے ساتھ تعلق اور ماہرین نفسیات (psychologists) کے ساتھ تعلق۔ یہ ساتھی ایسی مہارت لاتے ہیں جو مشیر کی اپنی مہارت کی تکمیل اور توسیع کرتی ہے، اور ان کے درمیان تعاون کا معیار ان طلبہ اور مؤکلین کے حاصل کردہ نتائج پر براہِ راست اور قابلِ پیمائش اثر ڈالتا ہے جن کی وہ مشترکہ طور پر خدمت کرتے ہیں۔

مؤثر تعاون محض ایک پیشہ ورانہ شائستگی نہیں — یہ ایک طبی اور اخلاقی ضرورت ہے۔ خصوصی ضروریات اور طبی عمل کی خصوصیت رکھنے والے پیچیدہ، اہم تشخیصی حالات میں، کوئی اکیلا پیشہ ور وہ تمام معلومات، مہارتیں، یا نقطہ نظر نہیں رکھتا جو مؤکل کی اچھی طرح خدمت کے لیے درکار ہوں۔ تعاون وہ طریقہ کار ہے جس کے ذریعے کسی بھی انفرادی پیشہ ور کی سمجھ میں موجود خلاء کو پر کیا جاتا ہے، غلطی کے خطرات کم کیے جاتے ہیں، اور مؤکل کے مفادات سب سے قابلِ اعتماد طریقے سے محفوظ ہوتے ہیں۔

### 8.6.1 خصوصی معلمین کے ساتھ تعاون (Collaborating with Special Educators)

خصوصی معلمین نصاب کی موافقت (curriculum adaptation)، انفرادی تعلیمی منصوبہ بندی (individualised education planning)، معاون ٹیکنالوجی (assistive technology)، اور معذور طلبہ کے لیے شواہد پر مبنی تعلیمی مداخلتوں (evidence-based instructional interventions) کا گہرا علم لاتے ہیں۔ کمرۂ جماعت میں طلبہ کے ساتھ ان کا روزانہ، مسلسل رابطہ انہیں طالب علم کے کام کاج کا مشاہداتی علم دیتا ہے جسے کوئی رسمی جائزہ نقل نہیں کر سکتا۔

رہنمائی مشیر اور خصوصی معلم کے درمیان نتیجہ خیز تعاون میں شامل ہے:

**مشترکہ تشخیصی منصوبہ بندی (Shared assessment planning)** ۔ جائزہ شروع ہونے سے پہلے، مشیر اور خصوصی معلم کو حوالگی کے سوال پر گفتگو کرنی چاہیے، اس بات پر اتفاق کرنا چاہیے کہ ہر ایک کیا معلومات کا حصہ ڈالے گا، اور یہ یقینی بنانا چاہیے کہ ان کے اپنے اپنے جائزے ایک دوسرے کی تکمیل کریں نہ کہ دہرائیں۔ خصوصی معلم کا نصاب پر مبنی جائزہ (curriculum-based assessment) اور کمرۂ جماعت کے مشاہدات مشیر کی رسمی جانچ کے لیے ضروری سیاقی معلومات فراہم کرتے ہیں۔

**نتائج کی مشترکہ تعبیر (Joint interpretation of findings)** ۔ تشخیصی نتائج کی تعبیر مل کر کرنا بہترین ہے۔ طالب علم کمرۂ جماعت میں کس طرح کام کرتا ہے اس کا خصوصی معلم کا علم رسمی ٹیسٹ کے نمبروں کی مشیر کی تعبیر کو مالامال کرتا ہے، اور مشیر کے سائیکومیٹرک (psychometric) نتائج خصوصی معلم کے مشاہدات کے لیے ایک معروضی فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔ رسمی ٹیسٹ کی کارکردگی اور کمرۂ جماعت کے کام کاج کے درمیان تضادات (discrepancies) کو خاص طور پر مل کر تلاش کرنا ضروری ہے۔

**مشترکہ مداخلت کی منصوبہ بندی(Collaborative intervention planning)** ۔ سب سے مؤثر انفرادی تعلیمی منصوبے (individualised education plans) مل کر تیار کیے جاتے ہیں، جو مشیر کے تشخیصی نتائج اور خصوصی معلم کے شواہد پر مبنی تعلیمی حکمت عملیوں کے علم دونوں سے استفادہ کرتے ہیں۔ مشیر تشخیصی شواہد کا حصہ ڈالتا ہے؛ خصوصی معلم اس علم کو مؤثر تعلیمی عمل میں تبدیل کرنے کی تدریسی مہارت (pedagogical expertise) کا حصہ ڈالتا ہے۔

**مسلسل رابطہ(Ongoing communication)** ۔ تعاون ابتدائی تشخیص اور منصوبہ بندی کے بعد ختم نہیں ہوتا۔ مشیر اور خصوصی معلم کے درمیان باقاعدہ رابطہ یہ یقینی بناتا ہے کہ مداخلت کی حکمت عملیاں ارادے کے مطابق نافذ ہو رہی ہیں، طالب علم کی پیش رفت کی نگرانی ہو رہی ہے، اور جب ضرورت ہو تو منصوبے کو ترتیب دیا جا رہا ہے۔

### 8.6.2 ماہرین نفسیات کے ساتھ تعاون(Collaborating with Psychologists)

طبی اور تعلیمی ماہرین نفسیات نفسیاتی تشخیص(psychological assessment) ، تشخیص(diagnosis) ، اور علاجی مداخلت (therapeutic intervention) میں ماہرانہ مہارت لاتے ہیں جو رہنمائی مشیر کے عمل کے دائرہ کار سے آگے ہے۔ماہرین نفسیات کے ساتھ تعاون اس وقت ناگزیر ہے جب رسمی تشخیص، نیورو سائیکولوجیکل جائزہ (neuropsychological assessment)، یا نفسیاتی علاج (psychological treatment) درکار ہو۔

رہنمائی مشیر اور ماہرِ نفسیات کے درمیان نتیجہ خیز تعاون میں شامل ہے:

**واضح کردار کا تعین(Clear role differentiation)** ۔ مشیر اور ماہرِ نفسیات کے درمیان ان کے اپنے اپنے کرداروں کی مشترکہ اور واضح سمجھ ہونی چاہیے — ہر ایک کیا جائزہ لے گا، رپورٹ میں ہر ایک کیا حصہ ڈالے گا، اور مخصوص فیصلوں کی ذمہ داری کس کی ہے۔ کرداروں کے بارے میں ابہام (ambiguity) پیشہ ورانہ تناؤ کا ایک عام ذریعہ اور مؤکل کے لیے خطرہ ہے۔

**باعزت معلومات کی شراکت(Respectful information sharing)** ۔ مشیر سیاقی معلومات لاتا ہے — طالب علم کی مدرسے کی تاریخ، خاندانی پس منظر، ثقافتی تناظر، اور روزمرہ کے کام کاج کی — جو ماہرِ نفسیات کے رسمی جائزے کو مالامال کرتی ہے۔ یہ معلومات فعال طور پر، درست طریقے سے، اور مناسب رازداری (confidentiality) کے تحفظات کے ساتھ شیئر کی جانی چاہیے۔

**ماہرانہ مہارت سے سیکھنا(Learning from specialist expertise)** ۔ ماہرین نفسیات کے ساتھ تعاون مشیروں کے لیے پیشہ ورانہ ترقی (professional development) کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ مشترکہ کیس مباحثوں میں شرکت، تشخیصی رپورٹیں پڑھنا، اور سائیکومیٹرک نتائج اور طبی استدلال (clinical reasoning) کے بارے میں سوالات پوچھنا وقت کے ساتھ مشیر کے تشخیصی علم کو بڑھاتا ہے۔

**خاندانوں کے ساتھ یکساں ابلاغ(Unified communication to families)** ۔ جب کسی طالب علم کے جائزے میں مشیر اور ماہرِ نفسیات دونوں شامل رہے ہوں، تو خاندان سے ان کا ابلاغ مربوط (coordinated) اور یکساں (consistent) ہونا چاہیے۔ مختلف

پیشہ ور افراد کی طرف سے متضاد پیغامات الجھن پیدا کرتے اور خاندان کا اعتماد کمزور کرتے ہیں۔

| اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your progress) |
| --- |
| تعاون کے تشخیصی عمل میں خصوصی معلمین کیا مخصوص مہارت لاتے ہیں؟ دو طریقے بتائیں جن میں مشیر اور خصوصی معلم مؤثر طریقے سے تعاون کر سکتے ہیں۔<br>جب مشیر اور ماہرِ نفسیات کسی جائزے پر مل کر کام کریں تو واضح کردار کا تعین کیوں ضروری ہے؟ کرداروں کے بارے میں ابہام سے کیا خطرات پیدا ہوتے ہیں؟ |

## 8.7 خلاصہ(Summary)

طبی اور خصوصی تناظرات میں تشخیص و جائزہ مرکزی دھارے کے تعلیمی ماحول میں تشخیص کے مقابلے میں پیشہ ورانہ علم، ثقافتی حساسیت، اور اخلاقی ذمہ داری کی ایک نوعی طور پر مختلف سطح کا تقاضا کرتا ہے۔ جن افراد کا جائزہ لیا جاتا ہے — سیکھنے کی معذوریوں، آٹزم اسپیکٹرم ڈس آرڈر(autism spectrum disorder)،ADHD، طبی اضطراب(clinical anxiety)،افسردگی (depression)، صدمے کی تاریخ کے حامل افراد، اور لسانی و ثقافتی لحاظ سے متنوع پس منظر رکھنے والے لوگ - ایسے طریقوں کا تقاضا کرتے ہیں جو معیاری پروٹوکول سے آگے جائیں اور منصفانہ پن(fairness)، وقار(dignity)، اور پورے انسان کی حقیقی سمجھ کو ترجیح دیں۔

مختلف صلاحیتوں کے حامل افراد کا جائزہ کئی ناقابلِ گفت و شنید اصولوں پر قائم ہے — ماحول کی قابلِ رسائی ہونا، معیاری طریقہ کار میں ترمیم، متعدد معلوماتی ذرائع کا استعمال، اور فرد کے وقار اور خود مختاری کا غیر متزلزل احترام۔ معذور افراد کے حقوق کا قانون، 2016 (Rights of Persons with Disabilities Act, 2016) وہ قانونی ڈھانچہ فراہم کرتا ہے جس کے اندر ہندوستان میں یہ اصول عملی شکل اختیار کرتے ہیں۔ تین سب سے زیادہ عام طور پر سامنے آنے والی خصوصی ضروریات کی آبادیوں کے لیے — سیکھنے کی معذوریوں،ASD، اور ADHD والوں کے لیے — جائزہ کثیر طریقہ کار(multimodal) ، کثیر الشعبہ(multidisciplinary) ، اور ہمیشہ مشیر کے عمل کے دائرہ کار (scope of practice) کے واضح شعور کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اسکریننگ اور حوالگی مشیر کے کردار میں آتی ہے؛ رسمی تشخیص طبی ماہر (clinical specialist) کا کام ہے۔

اضطراب، افسردگی، اور صدمے کا طبی جائزہ معیاری آلات کی ایک مخصوص رینج سے واقفیت کا تقاضا کرتا ہے — بشمول BAI ، STAI، BDI-II، PHQ-9، IES-R، اور — PCL-5 جن میں سے ہر ایک مخصوص علامات کے گروہوں (symptom clusters) کی شدت اور نوعیت کی پیمائش کے لیے بنایا گیا ہے۔ اسکریننگ اور تشخیص کے درمیان اہم فرق طبی ماحول میں خاص طور پر اہمیت رکھتا ہے، جہاں قبل از وقت یا غلط لیبل لگانے کے نتائج سب سے سنگین ہوتے ہیں۔ صدمے سے باخبر جائزہ-(trauma informed assessment) مزید ایک ایسے عزم کا تقاضا کرتا ہے جو تکنیکی آلے کے انتخاب سے بہت آگے جاتا ہے، یعنی حفاظت،

رفتار، اور حساسیت کا عزم۔

معیاری تشخیصی پروٹوکول اکثر ان افراد کے لیے ناکام رہتے ہیں جن کی معذوری، لسانی پس منظر، یا ثقافتی تناظر انہیں نامناسب بناتا ہے۔ موافقتی تشخیصی طریقے — بشمول بڑھا ہوا وقت، جواب دینے کے طریقوں میں ترمیم، پیش کش میں تبدیلی، اور لچک دار رفتار — یہ یقینی بناتے ہیں کہ جائزہ مطلوبہ خصوصیت (intended construct) کی پیمائش کرے نہ کہ اتفاقی نقصان کی۔ غیر زبانی آلات جیسے ریون کے پروگریسیو میٹریسیز (Raven's Progressive Matrices)، لیٹر اسکیل (Leiter Scale)، اور UNIT ایسے مقامات پر درست ذہانت کا جائزہ فراہم کرتے ہیں جہاں زبان پر مبنی آلات ناکافی ہوں۔ ثقافتی موزونیت (cultural appropriateness) کے لیے ہندوستانی آبادیوں پر معیار بند کیے گئے آلات کا فعال انتخاب، جہاں دستیاب ہو مادری زبان کے آلات کو ترجیح، اور نفسیاتی مشکلات کے جسمانی اظہار جیسے ثقافتی طور پر مخصوص تکلیف کے اظہار کے طریقوں کے بارے میں حساسیت درکار ہے۔

بین الشعبہ جاتی ٹیموں میں مشیر کا کردار تشخیصی شراکت، مواصلت اور ہم آہنگی، وکالت، اور نفاذ میں معاونت تک پھیلا ہوا ہے۔ مؤثر حوالگی — یہ جاننا کہ کب، کہاں، اور کیسے حوالگی کرنی ہے، اور کافی تناظر اور باخبر رضامندی کے ساتھ حوالگی کا ابلاغ کرنا — طبی اور خصوصی ضروریات کے عمل میں سب سے اہم پیشہ ورانہ مہارتوں میں سے ہے۔ پیشہ ورانہ ذمہ داری نتائج کی فراہمی کے ساتھ ختم نہیں ہوتی؛ پیروی کی نگرانی (follow-up monitoring)، پیش رفت کا جائزہ، اور مسلسل وکالت مشیر کے کردار کا لازمی حصہ ہیں۔

خصوصی معلمین اور ماہرین نفسیات کے ساتھ تعاون مشیر کے کام کا اختیاری اضافہ نہیں — یہ ایک طبی اور اخلاقی ضرورت ہے۔ خصوصی معلمین کے ساتھ، نتیجہ خیز تعاون میں مشترکہ تشخیصی منصوبہ بندی، نتائج کی مشترکہ تعبیر، مشترکہ مداخلت کی منصوبہ بندی، اور مسلسل رابطہ شامل ہے۔ ماہرین نفسیات کے ساتھ، اس میں واضح کردار کا تعین، فعال اور خفیہ معلومات کی شراکت، اور خاندانوں سے ابلاغ کی ہم آہنگی شامل ہے۔ دونوں تعاون کے تعلقات مشیر کے لیے پیشہ ورانہ تعلیم و ترقی (professional learning and development) کے اہم ذرائع بھی ہیں۔

## 8.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی میں ہم نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- مختلف صلاحیتوں کے حامل افراد کے جائزے سے متعلق اہم پہلوؤں اور معذور افراد کے حقوق کے قانون، 2016 کے متعلقہ تقاضوں کے بارے میں سیکھا۔
- سیکھنے کی معذوری، آٹزم اسپیکٹرم ڈس آرڈر اور ADHD کی تعریف، تشخیصی طریقوں اور پیشہ ورانہ حدود کے بارے میں سیکھا۔
- اضطراب، افسردگی اور صدمے کے جائزے میں استعمال ہونے والے اہم تشخیصی آلات اور اسکریننگ و تشخیص کے فرق کو سمجھا۔
- موافقتی تشخیص اور خصوصی ضروریات کے مطابق تشخیصی طریقوں میں ضروری تبدیلیوں کے بارے میں سیکھا۔

- غیر زبانی اور ثقافتی طور پر موزوں تشخیصی آلات اور ہندوستانی تناظر میں ان کی اہمیت کو سمجھا۔
- بین الشعبہ جاتی تشخیصی ٹیم میں مشیر کے کردار، حوالگی کے عمل اور پیروی کے بارے میں سیکھا۔
- خصوصی معلمین اور ماہرینِ نفسیات کے ساتھ مؤثر پیشہ ورانہ تعاون کے لیے ضروری مہارتوں اور رویوں کو سمجھا۔
- PHQ-9 اور BAI جیسے آلات کے اسکریننگ نتائج کی ذمہ دارانہ تعبیر اور مناسب حوالگی کے طریقۂ کار کے بارے میں سیکھا۔
- صدمے سے باخبر جائزے کے اصول اور اس کے روایتی تشخیصی طریقوں سے فرق کو سمجھا۔
- کثیر الشعبہ تشخیصی عمل میں مشیر، خصوصی معلم اور ماہرِ نفسیات کے مختلف کرداروں کو سمجھا۔
- فرد کی معذوری، لسانی اور ثقافتی پس منظر کے مطابق موزوں تشخیصی طریقوں کا انتخاب کرنا سیکھا۔
- طبی تشخیصی آلات کے نتائج کی ذمہ دارانہ تعبیر، مناسب حوالگی اور پیروی کے طریقوں کو سمجھا۔
- ہندوستانی تناظر میں مختلف آبادیوں کے لیے تشخیصی آلات کی موزونیت کا تنقیدی جائزہ لینا سیکھا۔
- تشخیص میں اخلاقی ذمہ داریوں اور پیشہ ورانہ حدود کی اہمیت کو سمجھا، خصوصاً مشیر کے دائرۂ کار سے باہر کے معاملات میں مناسب ماہر کی طرف حوالہ دینے کے اصول کو۔
- مختلف صلاحیتوں کے حامل افراد کے لیے معیاری تشخیصی طریقوں کی حدود اور موافقتی و ثقافتی طور پر حساس تشخیص کے اصولوں کو سمجھا۔

---

## 8.9 فرہنگ (Glossary)

| | |
|---|---|
| موافقتی تشخیص (Adaptive Assessment) | فرد کی معذوری، لسانی یا دیگر ضروریات کے مطابق تشخیصی طریقہ کار میں مناسب تبدیلی کرنا تاکہ جائزہ منصفانہ ہو۔ |
| توجہ کی کمی اور انتہائی سرگرمی کا عارضہ (ADHD) | ایک نیوروڈیولپمنٹل کیفیت جس میں بے توجہی، انتہائی سرگرمی اور جلد بازی کی علامات نمایاں ہوتی ہیں۔ |
| آٹزم اسپیکٹرم ڈس آرڈر (ASD) | ایک نیورو ڈیولپمنٹل کیفیت جس میں سماجی مواصلت اور تعامل میں مشکلات اور محدود یا دہرائے جانے والے رویے شامل ہوتے ہیں۔ |
| ثقافتی موزونیت (Cultural Appropriateness) | تشخیصی آلے کا مختلف ثقافتی اور لسانی پس منظر رکھنے والے افراد کے لیے مناسب اور منصفانہ ہونا۔ |
| متحرک تشخیص (Dynamic Assessment) | ایسا تشخیصی طریقہ جس میں فرد کی آزادانہ کارکردگی کے ساتھ مدد اور رہنمائی کے ذریعے سیکھنے کی صلاحیت بھی جانچی جاتی ہے۔ |
| غیر زبانی تشخیص | ایسا جائزہ جس میں زبان کے بجائے تصویری، عملی یا غیر زبانی کاموں کے ذریعے صلاحیتوں کو |

| | |
|---|---|
| (Non-Verbal Assessment) | جانچا جاتا ہے۔ |
| صدمے سے باخبر تشخیص (Trauma-Informed Assessment) | ایسا تشخیصی طریقہ جو فرد کی حفاظت، رضامندی، جذباتی کیفیت اور صدمے کے ممکنہ اثرات کو مدنظر رکھتا ہے۔ |
| دوگنی استثنائی (Twice-Exceptional) | ایسے افراد جو بیک وقت ہونہار بھی ہوں اور سیکھنے کی معذوری یا کسی دوسری کیفیت کے حامل بھی ہوں۔ |

## 8.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

### معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1. معذور افراد کے حقوق کا قانون، 2016 (Rights of Persons with Disabilities Act, 2016) کتنی اقسام کی معذوریوں کو تسلیم کرتا ہے؟

(a) بارہ

(b) پندرہ

(c) اکیس

(d) پچیس

2. آٹزم تشخیص کا ہندوستانی پیمانہ (Indian Scale for Assessment of Autism — ISAA) بنیادی طور پر کس مقصد کے لیے استعمال ہوتا ہے؟

(a) ہندوستانی مدارس میں طلبہ کی سیکھنے کی معذوریوں کی اسکریننگ

(b) RPwD قانون کے تحت آٹزم کی شناخت اور معذوری سند

(c) نوعمروں میں ADHD کی علامات کا جائزہ

(d) نشوونماتی تاخیر کے حامل بچوں میں اضطراب کی پیمائش

3. مداخلت کے ردِ عمل (Response to Intervention — RTI) کا فریم ورک سیکھنے کی معذوری کے جائزے میں کس طرح حصہ ڈالتا ہے؟

(a) ہندوستانی بچوں کے لیے ایک معیاری آئی کیو ٹیسٹ بیٹری فراہم کر کے

(b) اضافی تشخیصی شواہد کے طور پر اعلیٰ معیاری تعلیم کے ساتھ طالب علم کے ردِ عمل کا جائزہ لے کر

(c) انفرادی ذہانت کے جائزے کی ضرورت کو مکمل طور پر ختم کر کے

(d) ذہنی معذوری کی سند کے لیے کٹ آف اسکور قائم کر کے

4. حالتی-صفاتی اضطراب انونٹری (State-Trait Anxiety Inventory — STAI) اضطراب کے تشخیصی آلات میں منفرد ہے کیونکہ یہ:

(a) ہندوستانی آبادیوں پر معیار بند کی جانے والی واحد اضطراب اسکیل ہے

(b) صورتحالی اضطراب اور اضطراب کی طرف مستقل رجحان کے درمیان فرق کرتی ہے

(c) ایک معالج کی طرف سے چلائی جانے والی اسکیل ہے جس کے انتظام کے لیے ماہرانہ تربیت درکار ہے

(d) خاص طور پر تعلیمی کارکردگی کے تناظر میں اضطراب کی پیائش کرتی ہے

5. PHQ-9 پر 10 یا اس سے زیادہ کا اسکور ظاہر کرتا ہے:

(a) بڑے افسردگی کے عارضے (major depressive disorder) کی تصدیق شدہ تشخیص

(b) معتدل افسردگی کا امکان اور مزید طبی تشخیص کی ضرورت

(c) شدید افسردگی جس کے لیے فوری اسپتال میں داخلہ درکار ہے

(d) یہ کہ مؤکل خود کو نقصان پہنچانے کے قریبی خطرے میں ہے

6. صدمے سے باخبر جائزہ (trauma-informed assessment) معیاری طبی جائزے سے بنیادی طور پر اس لیے مختلف ہے کیونکہ یہ:

(a) دوبارہ صدمے سے بچانے کے لیے صرف غیر زبانی آلات استعمال کرتا ہے

(b) مؤکل کے حفاظت کے احساس کو ترجیح دیتا ہے، مؤکل کی رفتار سے آگے بڑھتا ہے، اور اگر تکلیف پیدا ہو تو فوری سہارا دینے کے لیے تیار رہتا ہے

(c) مشیروں کی بجائے صرف نفسیاتی معالجین کی طرف سے انجام دیا جاتا ہے

(d) معیاری آلات استعمال نہیں کرتا اور مکمل طور پر طبی مشاہدے پر انحصار کرتا ہے

7. موافقتی تشخیصی ترمیم کا بنیادی مقصد یہ ہے:

(a) جس فرد کا جائزہ لیا جا رہا ہے اس کے لیے جائزے کو آسان بنانا

(b) جائزہ مکمل کرنے کے لیے درکار وقت کم کرنا

(c) یہ یقینی بنانا کہ جو کچھ ناپا جائے وہ مطلوبہ خصوصیت ہو نہ کہ اتفاقی نقصان

(d) رسمی معیاری جانچ کو غیر رسمی مشاہداتی جائزے سے بدلنا

8. ریون کے پروگریسیو میٹریسیز (Raven's Progressive Matrices) ہندوستانی کثیر اللسانی تناظر میں خاص طور پر قیمتی ہے کیونکہ:

(a) اسے ہندوستان کی تمام بائیس درج فہرست زبانوں پر معیار بند کیا گیا ہے

(b) یہ ایک غیر زبانی ٹیسٹ ہے جو زبانی مہارت کی ضرورت کے بغیر تجریدی استدلال کی پیائش کرتا ہے

(c) یہ دیہی ہندوستانی آبادیوں کے لیے خاص طور پر تیار کردہ عمر کے اصول فراہم کرتا ہے

(d) یہ ادراک کی PASS تھیوری کے تمام شعبوں کا جائزہ لیتا ہے

9. نفسیاتی جائزے میں ثقافتی موزونیت (cultural appropriateness) کے لیے مشیر سے یہ تقاضا ہے کہ وہ:

(a) سائیکومیٹرک معیار سے قطع نظر صرف ہندوستان میں تیار کردہ آلات استعمال کرے

(b) استعمال سے پہلے مغربی آلات کو علاقائی زبانوں میں ترجمہ کرے

(c) فعال طور پر ایسے آلات کا انتخاب کرے جو فرد کے مخصوص ثقافتی پس منظر کے لیے درست اور منصفانہ ہوں

(d) غیر شہری پس منظر کے مؤکلین کے ساتھ معیاری آلات کے استعمال سے گریز کرے

10. واقعے کا اثر پیمانہ — نظر ثانی شدہ (Impact of Event Scale — Revised — IES-R) کون سے تین علاماتی گروہوں کا جائزہ لیتا ہے؟

(a) بے توجہی، انتہائی سرگرمی، اور جلد بازی

(b) دخالت (intrusion)، اجتناب (avoidance)، اور انتہائی جوش (hyperarousal)

(c) افسردگی، اضطراب، اور جسمانی شکایات

(d) سماجی مواصلت، محدود رویہ، اور حسی پروسیسنگ

## مختصر جواب کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. وہ عمومی اصول کیا ہیں جو مختلف صلاحیتوں کے حامل افراد کے جائزے کی رہنمائی کرنے چاہئیں؟
2. بچپن کی آٹزم ریٹنگ اسکیل (Childhood Autism Rating Scale — CARS) اور آٹزم تشخیص کے ہندوستانی پیمانے (Indian Scale for Assessment of Autism — ISAA) کے درمیان فرق بیان کریں۔
3. افسردگی کے تشخیصی آلات کے طور پر بیک ڈپریشن انونٹری (BDI-II) اور مریض صحت سوالنامہ (PHQ-9) کے درمیان فرق بیان کریں۔
4. صدمے سے باخبر جائزہ (trauma-informed assessment) کیا ہے؟ تین مخصوص طریقے بیان کریں جن میں صدمے سے باخبر تشخیصی عمل معیاری طبی تشخیصی طریقہ کار سے مختلف ہے۔
5. موافقتی تشخیص (adaptive assessment) کی تعریف کریں۔
6. طبی اور خصوصی ضروریات کے تشخیصی جائزے میں غیر زبانی تشخیصی آلات کیوں ناگزیر ہیں؟
7. ہندوستان میں نفسیاتی جائزے کے تناظر میں ثقافتی موزونیت کا کیا مطلب ہے؟
8. بین الشعبہ جاتی تشخیصی ٹیم میں رہنمائی مشیر کی چار مخصوص شراکتوں کی وضاحت کریں۔

9. طبی اور خصوصی ضروریات کی مشاورت میں مؤثر حوالگی کے عمل کے اہم عناصر کیا ہیں؟
10. رہنمائی مشیر اور طبی ماہرِ نفسیات کے درمیان نتیجہ خیز تعاون کے لیے درکار مخصوص پیشہ ورانہ مہارتوں اور رویوں کی وضاحت کریں۔

**طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)**

1. تین خصوصی ضروریات کی آبادیوں کے لیے استعمال ہونے والے تشخیصی طریقوں کی تفصیل سے گفتگو کریں — سیکھنے کی معذوریوں کے حامل طلبہ، آٹزم اسپیکٹرم ڈس آرڈر کے حامل طلبہ، اور ADHD کے حامل طلبہ۔ ہر آبادی کے لیے کیفیت کی تعریف کرنے والی خصوصیات، استعمال ہونے والے تشخیصی آلات اور طریقے، رہنمائی مشیر کا کردار، اور وہ پیشہ ورانہ حدود جن کی پاسداری ضروری ہے، بیان کریں۔
2. مشاورتی عمل میں اضطراب، افسردگی، اور صدمے کے طبی جائزے پر گفتگو کریں۔ ہر کیفیت کے لیے دستیاب بڑے تشخیصی آلات بیان کریں۔
3. موافقتی تشخیص کے تصور کا تنقیدی جائزہ لیں۔ تشخیصی رپورٹ میں موافقتی ترامیم کو کیسے دستاویز کیا جانا چاہیے، اور نتائج کی تعبیر کے لیے موافقتی ترامیم کے کیا مضمرات ہیں؟
4. ہندوستانی تناظر میں غیر زبانی اور ثقافتی لحاظ سے موزوں تشخیصی آلات کی اہمیت پر گفتگو کریں۔ دستیاب اہم غیر زبانی تشخیصی آلات اور ان کے موزوں استعمال کی وضاحت کریں۔
5. طبی اور خصوصی ضروریات کے ماحول میں بین الشعبہ جاتی تشخیصی ٹیموں میں رہنمائی مشیر کے کردار پر گفتگو کریں۔ مشیر ٹیم میں کیا مخصوص مہارت لاتا ہے، اور یہ ماہرین نفسیات، خصوصی معلمین، نفسیاتی معالجین، اور دیگر ماہر پیشہ ور افراد کی شراکتوں کی تکمیل کیسے کرتی ہے؟
6. ہندوستان میں طبی اور خصوصی تناظرات میں تشخیصی عمل کے چیلنجوں کا تنقیدی جائزہ لیں۔

**معروضی سوالات کے جوابات:**

| سوال نمبر | 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 | 8 | 9 | 10 |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| جوابات | C | B | B | B | B | B | C | B | C | B |

## 8.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)


1. Kaplan, R. M., & Saccuzzo, D. P. (2017). *Psychological testing: Principles, applications, and issues* (9th ed.). Cengage Learning.
2. Groth-Marnat, G., & Wright, A. J. (2016). *Handbook of psychological assessment* (6th ed.). John Wiley & Sons.
3. Cohen, R. J., Swerdlik, M. E., & Sturman, E. D. (2013). *Psychological testing and assessment: An introduction to tests and measurement* (8th ed.). McGraw-Hill.
4. Flanagan, D. P., Ortiz, S. O., & Alfonso, V. C. (2013). *Essentials of cross-battery assessment* (3rd ed.). John Wiley & Sons.
5. Corey, G., Corey, M. S., & Callanan, P. (2015). *Issues and ethics in the helping professions* (9th ed.). Cengage Learning.
6. Sharma, S. (2011). *Educational and psychological measurement and evaluation.* PHI Learning.
7. Ministry of Law and Justice, Government of India. (2016). *The Rights of Persons with Disabilities Act, 2016.* Government of India. Available at: https://www.disabilityaffairs.gov.in
8. Rehabilitation Council of India. (2014). *Code of ethics for rehabilitation professionals.* Rehabilitation Council of India. Available at: https://www.rehabcouncil.nic.in
9. Ministry of Women and Child Development, Government of India. (2012). *Protection of Children from Sexual Offences Act, 2012.* Government of India. Available at: https://wcd.nic.in/pocso-act
10. National Institute of Mental Health and Neurosciences (NIMHANS), Bangalore https://www.nimhans.ac.in
11. Umang – National Helpline for Persons with Disabilities
12. https://www.disabilityaffairs.gov.in

13. iCall – Psychosocial Helpline, TISS Mumbai https://icallhelpline.org
14. American Psychiatric Association. (2013). *Diagnostic and statistical manual of mental disorders* (5th ed.). American Psychiatric Publishing.
15. Beck, A. T., Steer, R. A., & Brown, G. K. (1996). *Beck Depression Inventory – Second Edition manual.* The Psychological Corporation.
16. Naglieri, J. A., & Das, J. P. (1997). *Cognitive Assessment System interpretive handbook.* Riverside Publishing.
17. Weiss, L. G., Oakland, T., & Aylward, G. P. (2010). *Bayley Scales of Infant and Toddler Development* (3rd ed.). The Psychological Corporation.